هذا الکتاب ... وکارے محکم الدین

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَّشَاءُ

الحمد للہ کہ کتاب مقدس مستطاب الہام انتساب موید بتائید روح القدس

نسخۂ اعجاز چون وحی فلک آمدہ | گر کلماتش خرد عیسوی اعجاز دید

المسمّٰی باعجاز عیسوی

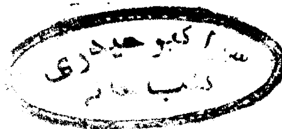
عہد عتیق و جدید نقض عنوانش یافت | حجۂ تحریف از و لوئی با خبر رسید

الملقب بمصقلِ تحریف

سال شروعش بگفت حضرت روح القدس | مصقلہ تحریف عہد عتیق و جدید ۱۸۵۳

تصنیف جناب مولوی رحمت اللہ صاحب کیرانوی باہتمام بندہ محمد امیر خان عفی عنہ

در مطبع منعمیہ واقعہ چھلی بیت محلہ اکبرآباد مطبوع شد



فہرست

فہرست علماء یہود و عیسائیہ کی جنکا اس کتاب مین نام آیا ہے

پوشیدہ نہ ہے کہ اس فہرست مین اکثر انگریزی بولی کے مخرج کا لحاظ رکھا گیا ہے نہ کسی اور بولی کا فقط اور علیحدہ کتابون و مشہور بدعتیون و فرقوں کے نام چھوڑ دیے گئے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لاکہہ لاکہہ شکر اور تعریف وس خدای پاک کو کہ جسنے ہمکو اپنے رسول مقبول کے
طفیل سے خلعت ایمانسے ممتاز کرکے وہ توفیق دی کہ شبہون اور اعتراضون
منکرون اور ملحدون کو جو اونسے بہ نسبت ملت حقہ احمدیہ کے تعصب
یا سفاہت سے سرزد ہوی یا ہوتی ہین دفع کرین اور اپنے فضل بیحد سے
اون خرابیون پر جو اگلی کتب مین بسبب خباثت ملحدون یا بسبب شرارت
اون لوگو کے جو ٹہیک ٹہیک مصداق آیۃ وافی ہدایت فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ
يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ
لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا کے ہین واقع ہوی تہین اپنا مطلع کیا
کہ آسانی سے ہمکو ممکن ہوا کہ اثبات تحریف کا اون کتب مین کرسکین

اور ہزار ہزار درود سرور انبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جن پر یہ کلام
اعجاز التیام اوترا کہ بفحوای مضمون ہدایت مشحون انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحافظون کے کسی ملحد یا منکر سے آج تک ایک حرف اوسکا بھی
محرف نہو سکا اور سو سو رحمت خدا کی آل اور اصحاب خیر البشر پر کہ جنکے
وسیلہ سے نقش گمراہی اور کفر کا اکثر جا سے مٹا اور نور توحید کا
دلوں مین خلقت کے بجای خار وخس بت پرستی اور آتش پرستی
اور تثلیث کے جما اما بعد حمد اور نعت کے واضح ہو کہ اگر پادری صاحب
فرقہ پروٹسٹنٹ کے صرف بانٹنے ترجموں اپنی کتب مقدسہ کے اور معانی
اونکے پر اکتفا کرتے تو مسلمانوں کو اون سے کچھ تعرض نہوتا لکن وے اصول
ملت اسلامیہ پر اپنی تحریر اور تقریر مین طعن کرتے ہین اور اونکی زبان اور
قلم پر واہی تباہی اعتراض بہ نسبت حضرت خاتم النبیین کے گذرتے ہین اور
اپنی تحریر اور تقریر مین کبھی کبھی ایسا ہی دعوا کرتے ہین کہ اگر کوئی ہمکو جواب
دیگا تو رنج نہوگا اور اونکے چند مسائل مین جن پر اونکا بڑا شور وغل ہے
بڑا مسئلہ تحریف کا ہے اور حق بھی یہہ ہے کہ باقی اونکے سب مسئلے اسکی
فروع ہین اسلیئے مناسب معلوم ہوا کہ اس باب مین ایک رسالہ
مستقلہ لکھا جاوے اور اوسمین حال کتب عہد عتیق اور جدید کا کچھ
بسط کے ساتھہ بیان ہو کہ اوس سے حقیقت دعوی اہل اسلام کی

بخوبی ظاہر ہو جاوے اب کئی امر واجب الاظہار ہین اول یہہ کہ تحریف کہتے ہین بات کے بدل ڈالنے کو اور یہہ بدل ڈالنا خواہ باعتبار معنی کے ہو اور اسکو تحریف معنوی کہتے ہین خواہ باعتبار لفظونکے اور اسکو تحریف لفظی کہتے ہین پہر تحریف لفظی خواہ اسطرح پر ہو کہ ایک لفظ کو دوسرے لفظ کے موضع مین رکھدین خواہ اسطور پر کہ کسی لفظ کو اپنی طرف سے بڑہا دین یا کہٹا دین اور جب معنے تحریف کے معلوم ہوگئے تو جاننا چاہیئے کہ ہم دعوی کرتے ہین کہ بلاشبہ کتابون عہد عتیق او جدید مین تحریف معنوی اور لفظی دونون طہور مین آئین ہین لیکن جو تحریف معنوی مین مابین عیسائیون اور اہل اسلام کے نزاع نہین تو اس رسالہ مین اثبات اسکا نکیا جاگا اور تحریف لفظی جو متنازع فیہ ہے اثبات اوسکا اوتین مقصدون اس رسالہ مین ہوگا اور بالاصالہ اسی سے گفتگو ہوگی گو بالتبع دوسرا امر کا بہی ذکر آجاوے اور انشاء اللہ علماء محققین عیسائی مذہب کے اقرار سے بخوبی ثابت ہوجائگا کہ اون کتب کے بعض جا مین بعض لفظ بعض لفظ سے بدلا گیا اور بعض جا لفظ یا جملہ بڑہایا گیا اور بعض جا سے لفظ یا جملہ اوڑا یا گیا ہے اور اسیکو ہم تحریف اون کتب کی کہتے ہین خواہ اسکو عیسائی لوگ کہین کہ شرارت سے بے دیانتون سے قصداً ظہور مین آئی خواہ بسبب مفقود ہونے تواتر لفظی کے غلطی کاتبون یا وہم اصلاح دینے والون کی طرف

نسبت کرین کیونکہ ہمارے دعوی مین سب قسمون تحریف لفظی مین
مراد عام ہے کہ قصداً واقع ہو یا بغیر قصد کے دوم یہہ کہ جو کچھ اس رسالہ
مین منقول ہوگا وہ کتابون معتبر فرقہ پروٹسٹنٹ اور رومن کاتلک سے
مثل تاریخ یوسی بیس اور تفسیر ہارن جو ۱۸۲۲ء مین لندن مین چہپی
اور تفسیر ہنری اور اسکات جو لندن مین چہپی ہے اور تفسیر لارڈنر
جو ۱۸۲۷ء مین لندن مین چہپی ہے اور دس جلد مین ہے اور تفسیر جارج
ڈوالی اور رچرڈ مینٹ جو ۱۸۴۸ء مین لندن مین چہپی ہے وغیرہا کے
منقول ہوگا لیکن بسبب فرق محاورہ زبان اردو اور انگریزی کے نقل
بطور حاصل مضمون کے عمل مین آویگی نہ بطور ترجمہ لفظی کے سیوم
یہہ کہ ترجمہ درسون کتب مقدسہ کا ان ترجمون سے نقل کرینگے جنکو
پادریون فرقہ پروٹسٹنٹ نے کیا ہے اور وہ نقل بقدر حاجت کے
کبہی فقط اردو ترجمہ سے اور کبہی اردو اور فارسی اور کبہی اردو اور
فارسی اور عربی سے عمل مین آویگی اور بعض جا بنظر زیادتی ضرورت کے حوالہ
ترجمون انگریزیکا بہی دیا جائیگا اسلیئے عادت حضرت پروٹسٹنٹون کی ہے
کہ جب کسی موضع مین ترجمہ انکے قول کے مخالف پڑے فرماتے
ہین کہ مترجم نے غلطی کی گو وہ مترجم بہی انہین کے فرقہ کا تہا اور جب بہت
ترجمے مختلف مترجمونکے ہون توشاید ایسا ارشاد نہ کرین سیئے اصورت

ارشاد مین طرفتانی کو بهی گنجایش هوگی چهارم یهه که جو ترجمے اردو اور
فارسی بسبب لیتے رہتے هین تو اس لیئے اس رساله مین جن ترجمون سے
نقل هوگی اونکو یهان لکهدیتے هین ایک ترجمه اردو پانچ کتابون موسی علیه
السلام کا جو سنه ۱۸۲۲ مین شیورام پور کے چهاپه خانه مین چهپا هے اور
ایک اور ترجمه اردو کا جو تمام کتابون عهد عتیق کا دو جلد مین کلکته مین
چهپا هے منجمله جلد اول پیدائش سے آستیر تک سنه ۱۸۴۲ مین اور جلد
دوسری کتاب ایوب سے ملاکیا تک سنه ۱۸۴۳ مین اور ایک ترجمه
فارسیه تمام عهد عتیق کا چار جلد مین منجمله جلد اول پیدائش سے
استثنا تک جو سنه ۱۸۳۹ مین بلده لندن مین اور تین جلدین سنه ۱۸
مین کلکته مین چهپی هین اور ایک اور ترجمه فارسیه تمام عهد عتیق کا دو جلد مین
جو سنه ۱۸۴۵ع مطابق سنه ۱۲۶۱ هجریه مین بلده ادن برغ (یعنی عدن) مین چهپا هے
اور ایک ترجمه عربیه عهد عتیق اور جدید کا جو سنه ۱۸۳۱ مین ایک جلد کے
اندر لندن مین چهپا هے اور ترجمے اردو عهد جدید کے منطبعه سنه ۱۸۳۹
اور سنه ۱۸۴۱ اور سنه ۱۸۴۲ اور سنه ۱۸۴۴ جو کلکته مین چهپے هین اور ترجمه فارسیه
عهد جدید کا جو سنه ۱۸۴۲ مین کلکته مین چهپا هے اور پروٹسٹنٹون کے ترجمے
انگریزی مهری منطبعه سنه ۱۸۱۹ اور سنه ۱۸۳۰ اور سنه ۱۸۳۵ اور سنه ۱۸۳۶ کے اور
رومن کاتهلک کا ترجمه انگریزی جو سنه ۱۸۴۰ مین بلده ڈبلن مین چهپا هے

پنجم یہہ کہ بعض جا اس رسالہ مین ملحدونکی کتابون سے بہی نقل آویگی اس سے
کوئی یون نہ سمجہے کہ ہم خدانخواستہ ملحدون کو اچہا یا اونکے کلام کو
سند سمجہتے ہین یا اونکی تحریر ہمکو پسند آتی ہے حاشا وکلا بلکہ ہمارے
نزدیک وے سب مردود اور کافر ہین اور کلام اونکے محض کفر اور قابل
نفرت کے ہے اور بلا شبہہ ہم دشمن موسی اور عیسے اور اور انبیاء علیہم السلام کو
برابر دشمن محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے گنتے ہین اور یہہ بات تو ایک ہمارے
مذہب کے ضروریات سے ہے بلکہ وہ نقل محض اسلیے ہے کہ مسلمانونکو
معلوم ہو جاوے کہ جو طعن کہ فرقہ پروٹسٹنٹ والون نے بہ نسبت
قرآن یا حدیث یا حضرت خاتم النبیین کے آج تک کئے ہین وے بالنسبت
اون طعنون کے جو ملحدون نے بہ نسبت توریت اور انجیل اور اور کتب انبیاء کے
اور عیسی اور موسی اور اور انبیاء علیہم السلام کے کئے ہین کچہہ بہی نہین بلکہ
حقیقۃً اس فرقہ والون نے ایسے واہی تباہی اعتراض کرنے اونہین
ملحدون سے سیکہے ہین اور بعض جا اونہین کے اعتراضونکو لے لیا ہے
جیسا کہ یہہ بات بخوبی اوسپر واضح ہے جسنے ملحدونکی کتابونکو دیکہا ہے
مثل تصنیفات اسپای نوزا اور کتاب ٹولینڈ جسکا نام آمینٹر سنہ ۱۶۹۸ اور
مین چہپی ہے اور چہہ رسالے وولسٹن کے جو سنہ ۱۷۲۷ سے سنہ ۱۷۲۹ تک
چہپے ہین اور کتاب مورل فلاسفر جو سنہ ۱۷۴۴ مین چہپی ہے اور کتاب

جو سنہ ۱۸۴۸ مین چھپی ہے اور کتاب اگسینو مو جو سنہ ۱۸۱۳ مین لندن مین چھپی ہے
اور کتاب عبو مسن تکیجی اور کتاب جی ہو آن وَنیلڈر یعنی یہواہ کی نقاب اوٹھائی
گئی) جو سنہ ۱۸۱۶ مین لندن مین چھپی ہے اور کتاب تور بیجز جسکا ترجمہ جان سن نے
کیا اور وہ سنہ ۱۸۱۹ مین لندن مین چھپا اور کتاب کلارک جو سنہ ۱۸۳۹ مین لیڈس
مین چھپی ہے اور کتاب ڈیونٹ جو سنہ ۱۸۴۳ مین بوسٹن مین چھپی ہے اور کتاب
اور کتاب اسٹراس جو سنہ ۱۸۴۶ مین لندن مین چھپی ہے اور کتاب پارکر جو سنہ ۱۸۵۲ مین لندن مین
چھپی اور کتاب ہیلنیہ اور کتاب لارڈ بولنگ بروک اور کتاب پارسن جو جرمنی زبان
مین ہے اور کتاب الکہیو پامر اور تصنیفات ٹیلر اور تصنیفات روسو اور تصنیفات والفری اور کتاب
ریس گریفتہ اور کتاب اسمتہہ اور کتاب نیومن فیزس او فیتہ اور اور اور جو تفصیل انکی
موجب طوالت ہے اور اکثر کے نام کی فرد تفصیل آخر کتاب پارکر مین لگی
ہوئی ہے اور اس قسم کی اکثر کتابین مطبع جاپ مین کے اندر لندن مین چھپین
اور چھپتے جاتے ہین اور الحاد نی پرلی درجہ کا جرمن مین اور کثرت سے فرانس
مین سر اوٹہار کہا ہے اور لندن مین بہی کثرت اس فرقہ کی روز بروز ہوتی
جاتی ہے جیسا انشاء اللہ آخر مین کچہہ حال اسکا مرقوم ہوگا اور رسالہ ہذا مین
ایک مقدمہ اور تین مقصد اور ایک خاتمہ ہے اور نام اسکا اعجاز عیسوی
رکہا گیا اللہ تعالی موافق نام اسکے اسکو کرے اور خاتمہ اسکے مولف کا
بخیر فرما کے اوسکو قرب جوار رحمت اپنے مین رکہے اور شرع علو اختتام

اس رسالہ کا سنہ ۱۲۷۰ ایکہزار دو سو ستر ہجری مین ظہور مین آیا مقدمہ
اور اسمین تین فصلین ہین پہلی فصل اس امر کے بیان مین کہ عہد عتیق کی
کتابون اور اونکے مصنفون کا کیا کیا نام ہے اور بیان کچھ حال بعض
اون کتب مین عہد عتیق کی دو قسم کی کتابین ہین ایک وہ جو جمہور
مسیحی سلف کے انکی صداقت تسلیم کرتے تہے دوسری وہ جو اون مین
اختلاف تہا قسم اول کی اٹھتیس ۳۸ کتابین ہین ۱ کتاب پیدایش
۲ کتاب خروج ۳ کتاب احبار ۴ کتاب گنتی ۵ کتاب استثنا ۶
کتاب یوشع ۷ کتاب القضات ۸ کتاب راعوث ۹ کتاب اول
سموئیل ۱۰ کتاب دوم سموئیل ۱۱ کتاب اول سلاطین ۱۲ کتاب دوم
سلاطین ۱۳ کتاب اول اخبار الایام ۱۴ کتاب دوم اخبار الایام
۱۵ کتاب اول عزرا ۱۶ کتاب دوم عزرا کہ اسکو کتاب نحمیا بھی کہتے ہین
۱۷ کتاب ایوب ۱۸ زبور داود ۱۹ امثال سلیمان ۲۰ کتاب جامعہ
۲۱ نشید الانشاد ۲۲ کتاب اشعیا ۲۳ کتاب یرمیاہ ۲۴ مراثی یرمیا
۲۵ کتاب حزقیل ۲۶ کتاب دانیال ۲۷ کتاب ہوشع ۲۸ کتاب یوئیل
۲۹ کتاب عاموس ۳۰ کتاب عوبدیا ۳۱ کتاب یونان ۳۲ کتاب میخا
۳۳ کتاب ناحوم ۳۴ کتاب حبقوق ۳۵ کتاب صفونیا ۳۶ کتاب حجی
۳۷ کتاب زکریا ۳۸ کتاب ملاخیا اور ان کتابون کو یہودی لوگ بھی مانتے ہین

اور کتاب پیدایش سے استثنا تک پانچون کتابون کو تصنیف موسی
علیہ السلام کی کہتے ہین اسطرح پر کہ یونہی بیان اور بعض اور محققین
جو بعد اوسکے ہوئی کہتے ہین کہ کتاب پیدایش کو موسی علیہ السلام نے
مین لکھا تھا جب کہ مدین مین اپنے خسر کے بکریان چراتے تہے اور یعقوب ڈوڈو
کہتا ہے کہ بعد نکال لانے بنی اسرائیل کے مصر سے اور رب موسی
بن نگمان کہتا ہے کہ جب چالیس دن رات تک موسی علیہ السلام پہاڑ پر
رہے تہے اوسوقت خدا نے سب مضمون اس کتاب کا اونکو فرما دیا تہا
اور بعد نزول پہاڑ کے اونہون نے اس کتاب کو لکھا اور یہہ قول مختار
بعض علماء یہود کا ہے اور قول دوسرا مختار جمہور متاخرین کا ہے اور اول کے
موافق لازم آتا ہے کہ یہہ کتاب الصام کے موافق مرقوم ہو اور کتاب
خروج کے محققین مظنون یون ہے کہ موسی علیہ السلام نے بعد ملنے الواح اور
تیار ہونے صندوق کے لکھی ہے اور کتاب گنتی کے محققین یہہ گمان ہے
کہ یہہ میدان موآب مین لکھی گئی جیسا کہ درس تیرہوین باب چھتیسوین
اوس کتاب سے سمجھا جاتا ہے اور کتاب استثنا کے محققین یہہ گمان ہے
کہ یہہ بہی میدان موآب مین تہوڑے دنون پہلے موت موسی علیہ السلام کے
لکھی گئی جیسا ملانے درس ۵ باب ۱ سے ساتہہ درس ۱ باب ۳۴ اس کتاب کے
بوجہا جاتا ہے اور کتاب یوشع کی جبر ہاڈ اور ڈیوڈ بیتی اور هیوٹ

انجیل مین ہے ... پس اس کتاب مین بابت نام مصنف کی ... زمانہ تصنیف ... معلوم ... نہ تصنیف ... [illegible] ... نام مصنف کی ... اس کتاب مین جو

اور بشپ پاٹرک اور ٹاملائن اور ڈاکٹر گری کے نزدیک تصنیف یوشع
علیہ السلام کی ہے اور ڈاکٹر لائٹ فٹ کے نزدیک تصنیف فینحاس
کی اور کالون کے نزدیک لعازر کی اور ہنری کے نزدیک یرمیا علیہ
السلام کی اور وانٹل کے نزدیک صموئیل علیہ السلام کی ہے اور تطبیق
دیئے ورس ۲۶۳ باب ۱۵ اس کتاب سے ورس ۶ اور ۷ اور ۸ باب ۵
کتاب دوسرے صموئیل کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کتاب ساتوین برس
سلطنت داؤد علیہ السلام سے پہلے لکھی گئی ہے گو لکھنے والا اسکا
کوئی ہو اور عہد یوشع علیہ السلام سے اس عہد تک کبھی گذرا ہو
اور کتاب القضات مین بھی بڑا ہی اختلاف ہے بعضے اوسکو تصنیف
فینحاس کی اور بعضے حزقیا کی اور بعضے یرمیا کی اور بعضے حزقیل کی اور
عزرا کی بتلاتے ہین پھر بعضے ان سے کہتے ہین کہ اسکے مصنف نے اسکو
ملفوظات سے اور بعضے کہتے ہین کہ کاغذ دفتر سے دیکھ کر لکھا ہوگا اور
یہودی کہتے ہین کہ یہ تصنیف صموئیل علیہ السلام کی ہے اور اس صورت مین کہ
مصنف اوسکا حزقیا ہو کتاب الہامی نہین اسلئے کہ وہ بادشاہ تھا
نہ نبی اور کتاب راعوث مین بھی اختلاف ہے بعضے حزقیا کی اور بعضے عزرا کی
اور یہودی اور جمہور عیسائی اسکو صموئیل علیہ السلام کی تصنیف کہتے
ہین اور یہ کتاب بھی صورت اول مین الہامی نہین ہوسکتی جیسا اوپر گذرا

پس اس کتاب مین بابت نام مصنف کی صراحت اور نہ زمانہ تصنیف ہے ضمناً تین طرح کا خلاف نکلا اور مقدمہ بیبل پر چھپا ۱۸۱۹ مین ... [illegible] ... ایک ... کا قصہ ہے اور کتاب یونان ایک کہانی ہے جیسا کہ ... [illegible] جلد ... مطبوعہ ۱۸۲۲ صفحہ ۵۲۰ مین اسی مقدمہ سے نقل کیا ہے ۱۲ منہ

اور کتاب اول صموئیل مین چوبیس ۲۴ باب تصنیف صموئیل علیہ السلام کی
اور باقی باب اس کتاب کے اور ساری کتاب دوسری صموئیل کی
تصنیف گاڈ اور نتہان کی کہتے ہین مگر یہہ معلوم نہین کہ گاڈ کی تصنیف کسقدر ہے
اور نتہان کی کسقدر ہے اور کتاب اول اور دوم سلاطین مین بہی بڑا اختلاف ہے
بعضے کہتے ہین کہ داود اور سلیمان اور حزقیا نے آپ ہی اپنی اپنی سلطنت کا
حال لکہا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اونکو گاڈ اور نتہان اور اشعیا اور
یرمیا اور اور پیغمبرون نے جو سلطنت اسرائیل اور یہودا کے وقت مین
تہے لکہا ہے اور کتاب اول اور دوم اخبار الایام کو عبری لوگ تصنیف
عزرا کی بتلاتے ہین کہ اونہون نے بعد رہائی کے قید بابل سے بدد حجی
اور ذکریا علیہما السلام کے لکہی ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مصنف اسکا
وہی ہے جو مصنف کتابون سلاطین کا ہے اور کتاب نحمیا کو
اتہانیسیس اور ایپی فینس اور کریزاسٹم وغیرہم تصنیف عزرا کی اور بعضے
تصنیف نحمیا کی بتلاتے ہین اور قول دوسرا مختار ہے مگر وہ سب کتاب
اس مختار کی موافق بہی تصنیف نحمیا کی نہین ہوسکتی جیسا انشاء اللہ
فصل دوسری مقصد دوسرے مین ذکر اسکا آتا ہے اور کتاب ایوب کا حال تو
بہت برا ہی ہے اسلیے کہ اولا اسی بات مین اختلاف ہے کہ ایوب کوئی شخص تہا
یا محض اسم فرضی ہے ربی میمانی دیز جو بڑا عالم مشہور یہود کا ہے

اور لِبکلرک اور میکالس اور سِملر اور بِشپ اسٹاک وغیرہم کہتے ہین
کہ اَیُّوب محض ایک فرضی نام ہے اور کتاب اوسکی محض ایک افسانہ
اور جھوٹی کہانی ہے اور کامِٹ اور وَانٹِل وغیرہما کہتے ہین کہ اَیُّوب کوئی
شخص تھا پھر ثانیا مقرین وجود مین اونکے زمانہ مین اختلاف ہے بعضے ہم عہد
موسی علیہ السلام اور بعضے بعد زمانہ یوشع علیہ السلام کے ہم عہد قضات کے
اور بعضے ہم عہد اَھاسی رُوس یا اَردشیر بادشاہ ایران کے اور بعضے
ہم عہد سُلیمان عَلَیہِ السَّلام کے اور بعضے ہم عہد بخت نصر کے اور بعضے
ہم عہد یعقوب عَلَیہِ السَّلام کے کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اوس زمانہ
مین تھی جو پیشتر تشریف لانے ابراہیم عَلَیہِ السَّلام کے بیچ ملک کنعان مین
گذرا ھار نصاحب کہتے ہین کہ بلکل اِن خیالونکا دلیل کافی اونکی کمزوری کی ہے
پھر ثالثا اسمین عوط بستی اوکی جسکا ذکر درس اول باب اول مین ہے
کس ملک مین تھی اختلاف ہے بوچارٹ اور سِپانھیم اور کامِٹ وغیرہم کہتے
ہین کہ زمین ریگستان علاقہ ملک عرب مین اور میکالِس اور اِلجن درہ
دمشق مین بتلاتے ہین اور بِشپ لُوذ اور ارچ بِشپ کاجی اور ڈاکٹر
ھیلز اور ڈاکٹر گوڈ اور بعض متاخرین کہتے ہین کہ عوط نام ادومیہ کا ہے
پھر رابعا مصنف اوس کتاب مین اختلاف ہے بعضے الیہو کو اور بعضے ایوب
کو اور بعضے مُوسے عَلَیہِ السَّلام کو اور بعضے سُلیمان عَلَیہِ السَّلام کو

اور بعضے اشعیا علیہ السلام کو کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ کوئی شخص
منسا بادشاہ کی وقت مین تہا کہ نام اوسکا معلوم نہین اور بعضے حزقیل
اور بعضے عزرا کو کہتے ہین اور ارجن کہتا ہے کہ مصنف اسکا کوئی شخص اولاد
الیہو سے ہے اور جو موسٰے علیہ السلام کو کہتے ہین ہمارا دین اختلاف
بعض متقدمین کے نزدیک حضرت موسی نے ابتداءً اوسکو تصنیف کر کے
عبری مین لکہا ہے اور ارجن کے نزدیک حضرت موسی نے عبری مین سریانی
سے ترجمہ کیا ہے پس اس کتاب مین باعتبار تفصیل کے بائیس وجہ سے
اختلاف ہے شاید انہین اختلاف کا لحاظ کر کے جناب لوتہر مصلح دین عیسوی
جو پیشوائی فرقہ پروٹسٹنٹ کے ہین فرمایا ہوگا کہ وہ تو ایک کہانی ہے
جیسا کہ وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ مین لکہتا ہے اور زبور داؤد
حال بہی قریب کتاب ایوب کے ہے اور لاڑا اختلاف اوسکے مصنف مین
قدما سے ارجن اور کریزاستم اور اگسٹائن اور انبروس اور یوتہمیس
اور اور قدما کہتے ہین کہ ساری کتاب زبور تصنیف داؤد علیہ السلام
کی ہے اور اوسکے مقابلے مین ہلیری او اتہانیشیس اور جیروم اور یوسیبیس اور اور مشائخ
اوس امر کی منکر ہین اور ہارن صاحب کہتا ہے کہ قول اول محض غلط ہے اور بعض
مفسرین نے بعض زبورون کو کہا ہے کہ زمانہ مقابیس مین تصنیف ہوئی ہین
لیکن یہہ رای ضعیف ہے انتہی ملخصا اور دوسرے فرقہ کے نزدیک ۳۰ زبور سے زائد

ایسے ہین کہ اونکا مصنف معلوم نہین اور باقی سے دس زبور نوی سے نناویں تک
تصنیف موسی علیہ السلام کی اور اکہتر زبور داؤد علیہ السلام کی اور
بارہ زبور آساف کی مگر جو بہتروین اور اناسیوین زبور کو جو آساف کی
طرف منسوب ہین بعض نے انکا کیا ہے کہ وے تصنیف اساف کی نہین
اور گیارہ زبور قورح کے تین بیٹون کے اور آسجا بہی بعضون نے کہا ہے
کہ یہہ گیارہ زبور تصنیف کسی اور کی ہین کہ اونہونے انکے نام پر کردیے ہین
اور اٹہاسیوان زبور ہیمان کی اور نواسیوان زبور ایتھان کی اور
بہتروان اور ایکسو ستائیسوان سلیمان علیہ السلام کی اور تین زبور
جدوتہن کی تصنیف ہین اور بعض کسی اور کی پس زائد تس زبور کا
مصنف مجہول الحال اور بعض کا موسی علیہ السلام اور بعض کا داؤد
اور بعض کا سلیمان علیہ السلام اور بعض کا آساف اور بعض کا ہیمان اور
بعض کا ایتہان اور بعض کا جدوتہن اور بعض کا تین بیٹے قورح کے اور بعض
اور اور نکلا اور کامت صاحب کہتے ہین کہ زبور مین داؤد کی
تصنیف سے کل پینتالیس زبور ہین اور بس باقی اورون کی تصنیف ہین
اور علماء یہود کہتے ہین کہ یہ زبور تصنیف ان شخصون کی ہین آدم
ابراہیم موسی آساف ہیمان جدوتہن تین بیٹے
قورح کے اور داؤد نے سب زبورونکو لیکر ایک جلد مین جمع کر دیا ہے

تو داؤد فقط ایک جلد مین جمع کرنے والے ہین نہ مصنف اور یہہ قول ضعیف ہے
ہارن صاحب کہتے ہین کہ مختار علماء متاخرین یہود اور تمام مفسرین
عیسائیونکا یہہ ہے کہ یہہ کتاب تصنیف ان شخصون کی ہے موسیٰ داؤد
سلیمان آساف ہمان اتھان جدوتھن اور تین بیٹے قورح کے
پھر ثانیاً اس مین اختلاف ہے کہ کس زمانہ مین ایک جلد مین جمع ہوئے
ہین بعضے زمانے داؤد علیہ السلام مین اور بعضے زمانہ حزقیا
مین کہ جامعین ملازمین اور دوست حزقیاہ کے تھے اور بعضے مختلف
زمانون مین کہتے ہین پھر ثالثاً اختلاف ہے ناموں اون زبورون کے الہامی ہین
یا غیر الہامی کہ کسی غیر نبی نے نام اون زبورونکا اپنی طرف سے رکھدیا
اور کتاب امثال سلیمان کو بعضے تصنیف سلیمان علیہ السلام کی بتلاتے
ہین مگر یہہ تو غلط ہے اور اختلاف محاورہ اور تکرار فقرونکا اور دونون باب
تیسوین اور اکتیسوین اس کتاب کے اس احتمال کو رد کرتے ہین اور انشاء اللہ
آگے ذکر اسکا آویگا اور کوئی دلیل ایسی نہین کہ سلیمان علیہ السلام نے
اس کتاب کو جمع کیا ہو اسلیئے رائے جمہور یہہ ہے کہ بہت لوگون نے
مثل حزقیا اور اشعیا اور شائد عزرا نے بھی جمع کیا ہے اور اگر اور
لموئیل معلوم نہین کہ کون شخص ہین بعضون نے وہم کیا ہے کہ یہہ نام
سلیمان علیہ السلام کے تھے مگر مستر ہولڈن نے اس خیال باطل کو

خوب ہی طرح رد کیا ہے اور مضمون باب تیسویں اور اکتیسویں کا اس خیال
فاسد کو مٹاتا ہے اور کتاب جامعہ مین ہی بڑا اختلاف ہے بعضے تصنیف
سلیمان علیہ السلام کی اور ربی قمچی کہ یہود کا عالم مشہور ہے تصنیف
آشعیا علیہ السلام کی اور تالمیوڈ یعنی علماء تصنیف حزقیا کی بتلاتے
ہین اور گرٹ و ٹٹس کہتا ہے کہ بحکم زوربابل کے اوسکے بیٹی ابیہود کی تعلیم
لیئے کسی شخص نے تصنیف کی تہی اور جہان کہ عالم عیسائی ہے اور بعضے
علماء جرمن کے خیال کرتے ہین کہ بعد قید بابل کے تصنیف ہوئی اور وِرتل
کہتا ہے کہ انٹیوکس ایپی فانس کے وقت مین لکہی گئی اور یہود ی
جب قید سے چہوٹ کر آئے تہے اوسوقت اونہون نے اس کتاب کے مضمونکو
بدعتی اور اختلافی سمجہ کر کتب الہامی سے الگ کر دیا تہا مگر پیچہے سے
پہر ملا ئے گئے اور کتاب نشید الانشاد بعضی تصنیف سلیمان علیہ السلام
یا کسی عہد اونکیکی کہتے ہین اور ڈاکٹر کنی کاٹ اور بعضے متاخرین کہتے ہین
کہ تصنیف سلیمان علیہ السلام کی اوسکو کہنا غلط ہے بلکہ بہت عرصہ کے
پیچہے سلیمان علیہ السلام سے تصنیف ہوئی ہے تہیوڈ ور دجو بشپ ما
سوشیا کا تہا اور جو تہے اور پانچوین صدی مین گذرا ہے اس کتاب کو
اور کتاب ایوب کو بہت ہی برا کہتا ہے اور سیمن اور لیکلرک کو ہی
اوسکی صداقت پہ کلام تہا اور وسٹن کہتا ہے کہ یہہ تو ایک راگ اوباشانہ

باوجود اوسکے مضمون بدعتی اور اختلافی تہیکہ ۱۲ منہ

اسکو کتاب الہامی سے نکالنا چاہئے اور ایسی ہی رای بعض متاخرین
کی تھی اور سِملر کہتا ہے کہ ظاہرا یہہ جعلی کتاب ہے اور گاسٹیلیو نے
حکم دیا کہ یہہ کتاب کتب عہد عتیق سے نکالی جاوے کہ ایک ناپاک
اگ ہے اور کتاب حزقیل مین علماء یہود کو تردد تھا کہ کتب مقدسہ
مین داخل کیجاوے یا نہین اور کتاب دانیال کا یہہ حال ہے کہ یہودی تالمد
جناب مسیح کے اور اسیطرح یہودی متاخرین دانیال علیہ السلام کو
نبی نہین گنتے بلکہ کہتے ہین کہ وہ ایک نوکر بادشاہ بابل کا تھا اور انکے
نزدیک کتاب دانیال کتاب نبوت نہین اور یوہی فیس اونکو نبی
کہتا ہے اور کتاب یوئیل کا زمانہ تصنیف معلوم نہین اسلیئے نہین معلوم
کہ یوئیل علیہ السلام کب تھے اور کہان رہے ربّی قیمچی عالم مشہور
یہود کا اور اور لوگ سلطنت یعورام مین اور مصنف تاریخ صدر اولام خورد
اور صدر اولام بزرگ کی جو تاریخین مشہور یہود کی ہین اور جارچی
اور اور علماء یہود کے اور دروسیس اور آبیخ لیشب بوکم اور اور
علما مسیحی سلطنت منسا مین اور ٹارنوویس اور اکرمن اور کالمٹ
اور اور لوگ سلطنت یوسیا مین اور وٹ رنگا اور مولڈن ہوڈ
اور رہوزن ملر اور بہت متاخرین موافق قول اباربنل کی سلطنت
عزیاہ مین کہتے ہین اور کتاب عوبدیا بھی معلوم نہین کہ کس زمانہ مین

تصنیف ہوی جیروم اور علماء یہود کہتے ہین کہ یہہ عوبدیاہ وہی شخص ہے
جو گورنر بادشاہ اخاب کا تہا اور محققین کہتے ہین کہ وہ ہی جو داروغہ
بیت المقدس کا یوشیا کی طرف سے تہا اور اوسکا ذکر درس ١١
باب ٣٤ کتاب دوم اخبار الایام مین آیا ہے اور ڈیوپن سلطنت آحاز مین
اور گروٹس اور ہیوٹ اور ڈاکٹر لائٹ فٹ اور اور مفسرین ہم عہد
ہوشع اور یوئیل اور عاموس کی بتلاتے ہین اور آرچ بشپ نیوکم
ہم عہد یرمیا علیہ السلام کے گمان کرتا ہے اور کتاب ناحوم ہی
معلوم نہین کہ کس زمانہ مین لکہی گئی بعضے کہتے ہین کہ ناحوم علیہ السلام
سلطنت یوتام مین تہے اور بعضے سلطنت منسا مین اور بعضے سلطنت
یوشیا مین کہتے ہین اور بعضے قریب ٥١٠ کے قبل ولادت مسیح علیہ السلام
بتلاتے ہین اور کتاب حبقوق کا ہی ایسا ہی حال ہے بعضے اوسکو سلطنت
منسا مین اور آرچ بشپ اشر سلطنت یہویاقیم مین ہم عہد یرمیا
علیہ السلام کی کہتے ہین اور یہہ ہی نہین معلوم کہ کس قوم سے تہے اور وطن انکا
کہان تہا اور کتاب ملاخیا کا ہی کچہہ ایسا ہی حال ہے اوریجن کہتا ہے
کہ ملاخیا آدمی نہ تہا ملک فرشتہ تہا جو متشکل بشکل آدمی ہو گیا تہا اور
کالمٹ اور جیروم اور اور متقدمین کہتے ہین کہ ملاخیا عزرا کا نام ہے

اور مر وزن ملر کہتا ہے کہ یہہ شخص عیر عزرا کا لیے آرچ بشپ نیو کم کہتا ہے
کہ چارسو چھتیس برس پہلے ولادت مسیح علیہ السلام کے اور ڈاکٹر
کنی کاٹ چارسو بتیس برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے بتلاتا ہے
اور یہی مختار ڈاکٹر ہیلز کا ہے اور مختار ہارنصاحب کا یہہ ہے کہ عیر
عزرا کے تھی اور اوس زمانہ مین گذرے جس مین بعد موت عزرا کے
یہود کچھہ بگڑ گئے تھے جب بیان قسم اول سے فراغت ہوئی اب بیان قسم
دوسری کا سنیے اور اس قسم کی تھے نو کتابین ہین ۱ کتاب استیر
۲ کتاب باروق ۳ ایک حصہ کتاب دانیال کا ۴ کتاب طوبیاس
۵ کتاب جوڈتھ ۶ کتاب وزدم ۷ کتاب ایکلیزیاسٹیکس
۸ اور ۹ دو کتاب مقابیس کی یہود انکا کچھہ بڑا اعتبار نکرتے تھے اور
مسیحیون مین تسلیم اور عدم تسلیم انکی مین اختلاف ہے اور انشاء اللہ فصل
دوسری مین بیان اوسکا آتا ہے **فصل** دوسری بیان عہد جدید مین عہد جدید مین
بہی دو قسم کی کتابین ہین قسم اول کو وے کتب کہ انکو جمہور قدما نے مانا اور
قسم دوسری کی وے کتب جو اونمین اختلاف تھا قسم اول کی تھے
کتابین ہین انجیل متی انجیل مرقس انجیل لوقا انجیل یوحنا
اور اعمال حواریین اور نامہ پولوس کے سوای نامہ عبرانیون کے اور نامہ اول
پطرس کا اور نامہ اول یوحنا کا مگر اب ان کتب مسلمہ کا یہی حال سنیے

بیان انجیل متی کا

کہ انجیل متی جو اول اناجیل ہے حال اوسکا محض خراب اسلیے کہ متی
حواری نے اسکو عبری مین لکھا تہا گو اب متاخرین عیسائی اسکو اختیار
نہین کرتے مگر نسخہ عبری والا بالکل صفحہ جہان سے گم ہوگیا اور ترجمہ یونانی
کہ نام اوسکے مترجم کا بہی تحقیقاً معلوم نہین بجای اصل کے ٹہرگیا اپی فینیس
کہتا ہے کہ متی نے انجیل کو عبرانی مین لکھا نہ یونانی مین جیسے کہ بعض قائل ہین
کہ متی نے دونون زبانمین انجیل کو لکھا ہے اور ریو صاحب اپنی تاریخ انجیل
مین لکھتا ہے کہ یہہ بات غلط ہے کہ جو لوگ کہتے ہین کہ متی نے انجیل یونانی
مین لکھی تہی اسلیے یوسی بیس اپنی تاریخ مین اور اسیطرح بہت مرشدون
عیسائی نے لکھا ہے کہ متی نے انجیل عبرانی مین لکھی ہے نہ یونانی مین
جیروم کہتا ہے کہ پین ٹی نس نے اس انجیل کی ایک عبری جلد انڈیا مین
پائی تہی اور اوسنے اوسکو اسکندریہ مین لاکر سیزریا کے کتب خانہ مین
رکہی تہی کہ وہانسے وہ جاتی رہی مگر ترجمہ یونانی اوسکا باقی رہا اور نام مترجم کا ٹہیک
نہین معلوم یہان تک قول ریو کا اور تفسیر ہنری ہے اور اسکاٹ مین ہے
کہ سبب مفقود ہوجانے نسخہ عبری کا یہہ ہوا کہ ای بی اونی ٹیز فرقہ نے جو منکر
الوہیت جناب مسیح کا تہا اوس نسخہ مین تحریف کی تہی اور بعد تباہی یروشلم
نسخہ انجیل عبری کا جاتا رہا اور بعضے کہتے ہین کہ ناصریون یا یہودی
مریدون نے انجیل عبری کو محرف کیا تہا اور [illegible] نے بہت نقص

اوسکے نکال ڈالے تھے اور یوسیبیس اپنی تاریخ مین لکھتا ہے کہ اپنیس
کہتا ہے کہ متی نے اپنی انجیل عبری مین لکھی تھی اور لارڈنر اپنی تفسیر کی
جلد ۲ کے صفحہ ۱۹ مین لکھتا ہے کہ پی پیس کہتا ہے کہ متی نے انجیل عبری مین لکھی
اور ہر کسی نے اپنی لیاقت کے موافق اوسکا ترجمہ کیا اور صفحہ ۵۷ مین لکھتا ہے
کہ ارینیس لکھتا ہے کہ متی نے یہودیون کے لئے اونکی زبان مین انجیل
لکھی جن دنون پولوس اور پطرس روم مین وعظ کرتے تھے اور صفحہ ۱۱۳ مین
لکھتا ہے کہ یوسیبیس کہتا ہے کہ پن ٹی نس جب انڈیا یعنے حبش مین
آیا اوسنے وہان ایک نسخہ عبری انجیل متی کا پایا جو وہانکے لوگونکو
برتولما حواری سے پہنچا اور اوسوقت سے اونکے پاس محفوظ تھا اور
جیروم کہتا ہے کہ پن ٹی نس اوس نسخہ کو وہان سے اسکندریہ مین لایا
اور لارڈنر بعد نقل کے قول یوسیبیس کی تزئیف کرتا ہے اور صفحہ
۵۷ مین لکھتا ہے کہ اُرِجن کے تین فقرے ہین ایک وہ کہ یوسیبیس نے
نقل کیا کہ متی نے انجیل یہودی ایماندارونکو عبری مین دی دوسرا یہہ کہ
روایت ہے کہ متی نے پہلے لکھا اور انجیل دی عبریون کو تیسرا یہہ کہ
متی نے لکھا عبریون کے لئے جو منتظر اوسکے تھے جو ہونے والا تھا ابراہیم
اور داؤد کی نسل سے پھر جلد ۴ کے صفحہ ۹۵ مین لکھتا ہے کہ یوسیبیس
لکھتا ہے کہ متی نے عبریون مین وعظ کرکے جب ارادہ جانے کا اور قومونکی

طرف کیا تو اونکو اونکی زبان مین انجیل لکھہ کر دیے گیا اور صفحہ ۱۶۵ مین
قول اتھانی سیئش یون نقل کرتا ہے کہ متی نے اپنی انجیل عبری مین
بڑو شالم مین لکھی تہی اور یعقوب خداوند کے بھائی نے اوسکا ترجمہ کیا
(یعنی یونانی مین) اور صفحہ ۱۷۶ مین لکھتا ہے کہ سرل کہتا ہے کہ متی نے
انجیل عبری مین لکھی اور صفحہ ۱۸۷ مین لکھتا ہے کہ ایپی فانیس لکھتا ہے کہ
متی نے وعظ کیا اور لکھی انجیل عبری مین یہہ لکھتا ہے کہ متی نے انجیل کو
عبری مین لکھا اور وہی صرف لکھنے والا عہد جدید کا ہے جسنے اوس زبان کا
استعمال کیا اور صفحہ ۲۳۹ مین لکھتا ہے کہ جیروم لکھتا ہے کہ متی نے
یہودیہ مین یہودیون ایماندارون کے لیئے انجیل عبرانی مین لکھی
اور سابہ ا مین کا سات بیچ انجیل کے نہین ملایا اور صفحہ ۴۳۱ مین لکھتا ہے
کہ جیروم اپنی فہرست مورخین مین لکھتا ہے کہ متی نے اپنی انجیل
یہودیہ مین یہودی ایماندار ونکے لیئے عبری زبان مین اور عبری حرفون مین لکھی
یہ بات کہ اوسکا ترجمہ یونانی مین ہے اور یہہ بات کہ کسنے اوسکا ترجمہ یونانی مین کیا ہے تحقیق
نہین علاوہ اسکے کتب خانہ سے سریا مین جسکو پمفلس شہید نے بڑی جانفشانی سے جمع کیا تہا نسخہ
عبری موجود ہے اور مینے باجازت ناصریون کے جو بری یا ضلع سریا مین
رہتے تہے اوس نسخہ عبری کا استعمال کرتے تہے ایک نقل لی اور صفحہ
۵۰۱ میں لکہتا ہے کہ اگسٹائن لکھتا ہے کہ ان چار و مین سے متی ہی صرف

لکہا گیا ہے کہ اوسنے عبری مین لکہی اور باقیون نے یونانی مین اور صفحہ
۵۳۸ مین لکہنا ہے کہ کریزاسٹم لکہتا ہے کہ کہا گیا ہے کہ متّی نے بدرخواست
یہودیون ایمانداروں کے اپنی انجیل عبری مین لکہی ہہر جلد پانچوین کے
صفحہ ۳۱ مین لکہتا ہے کہ اِسی ڈوڈ لکہتا ہے کہ ان چارون سے
متّی نے صرف عبرانی مین لکہی اور باقیون نے یونانی مین اور تفسیر ڈاولی
اور رچرڈ منیٹ مین ہے پہلے زمانہ مین بڑا اختلاف تھا کہ کس زبان مین
انجیل لکہی گئی اور بہت قدماء صراحتہً کہتے ہین کہ متّی نے انجیل اپنی عبری
زبان مین جو اوسکے زمانہ مین ملک فلسطین مین بولی جاتی تہی لکہی ہے اور
اس قسم مین قول متفق علیہ قدماء کا (یعنی یہہ کہ یہہ انجیل عبری زبان مین ہی)
قول فیصل گنا جا دیے اور ہارن صاحب جلد چوتہی اپنی تفسیر مین نام
اون شخصون کے جو عبری الاصل ہونے اس انجیل کے قائل ہین یون لکہتے ہین
بلرمن گراوٹیس کیسابن بشپ والٹن بشپ ٹاملائن
ڈاکٹر کیو ہمنڈ مل ہارڈ اودن کین بل ای کلارک
سائمن ٹلی منٹ پری ٹیس ڈوین کامٹ میکالس
اری نیس ارجن سرال ایپی فانیس کریزاسٹم
جیروم اوبا اور علماء متقدمین اور متاخرین کے نزدیک مختار قول

پی پیس کا ہے کہ یہہ انجیل عبری مین لکھی گئی تھی انتہی پس اس سے معلوم
ہوا کہ موافق مختار جم غفیر علماء کبار مسیحیون کے یہہ انجیل متی نے فقط عبری
مین لکھی تھی اور وہ نسخہ سب کا سب صفحہ جہان سے گم ہوگیا اور یہی موافق
قیاس کے ہے اسلئے حضرت عیسی عبری نژاد تھے اور اونکی اصل بولی
عبری تھی پس غالبا تعلیم اونکی بھی عبری مین ہوگی خصوصا اون لوگون کے
لئے جو اونکی بولی عبری ہوگی اور متی نے اس انجیل کو یروشالم اور
اوسکے نواح والون کے لئے جو اونکی بولی مالوف عبری تھی لکھی تھی پس
کوئی سبب نہ تھا کہ یونانی مین لکھی جاتی اور ذاسنس جو اخیر چوتھی صدی
مین تھا لکھتا ہے کہ انجیل جو متی کی طرف منسوب ہے اوسکی تصنیف ہی
نہین اور بروفسر بائوجر منی اگرچہ مسیحی ہے اوسکو اچھا نہین کہتے ہے
کہتا ہے کہ یہہ تمام انجیل جھوٹی ہے اور شیوز اور شلتش بہت ہی تھوڑا
اعتقاد انجیل متی سے رکھتے ہین اور ڈاکٹر ولیمس اور چھاپنے والون
انجیل فرقہ یونی تیریرین نے باب اول اور دوم متی کو الحاقی بتلایا
اور فرقہ ابیونی تیرہ کے نسخہ مین یہہ دو نون باب نہ تھے اور بعض نسخ
ترجمہ لاطینی مین کہ مسیحیون کے نزدیک بہت بڑا معتبر ہے بالخصوص
دومن کاتلک کے نزدیک نسب نامہ کو انجیل سے علحدہ کردیا ہے
اور انجیل مرقس کو کاڈلمس برونیس اور ملر ہلائن کہتے ہین کہ

یہہ انجیل اصل مین لاٹن زبانین تہی بعد اوسکے یونانی مین ترجمہ ہوئی اور
کچہہ تہوڑی سی اوس اصل سے شہر وِنِس کے کتب خانہ مین موجود ہے
اور وہانکے لوگ مدعی اوسکی اصل ہونیکے ہین اور ایک پرانا نسخہ
سُریانی زبانکا تہا اوسپر یہی لکہا تہا کہ مرقس نے اپنی انجیل رومی
(یعنی لاٹن) زبانین لکہی ہی اور جمہور کہتے ہین کہ اصل مین یہہ انجیل یونانی
مین لکہی گئی اور جیروم اپنے نامہ مین لکہتا ہے کہ بعض علماء متقدمین کو
اس انجیل کے آخر باب پر شبہہ تہا اور انجیل لوقا تصنیف لوقا کی ہے
اور بعض متقدمین کو بعض بعض جا باب بائیسوین اس انجیل پر شبہہ تہا
اور بعضکو دو باب اول مین شبہہ تہا اور فرقہ مارسیونی کے
نسخہ مین بہی یہہ دونون باب نہ تہے اور جناب لوتھر مصلح دین عیسوی پیشوا
فرقہ پروٹسٹنٹ کے تینون انجیلون مذکورہ بالا پر شبہہ کہتے ہے اور ناقص
سمجہتے ہے لکہتے ہین کہ یہہ جہوٹی رای واجب الرد ہے کہ انجیلین چار ہین
اسلئے انجیل یوحنا کی درست ہے یہہ لکہتے ہین کہ نامہ پال اور
پطرس کے بہت اچہے ہین ان تینون انجیلون سے یہہ لکہتے ہین اونکے
کلام مین کوئی چیز ایسی نہین جو اور لوگون نے نہین لکہی اور جن لوگون نے اس مسئلہ کو اپنے ایمان
الوہیت حضرت مسیح پر لانا دلیل نجات کی ہے) خوب بیان کیا ہے وہی
اچہی انجیل نویس ہین اسلیے ہم درستی سے کہتے ہین کہ نامی پولوس کے

انجیل مین نسبت اون چیزونکی کہ مارک اور متی اور لوقا نے لکہا ہے
یہہ لکہتے ہین پیٹرس کا خط سب سے بہتر اور عمدہ رسائل عہد جدید کا ہے
اور یہی سچی اور پاک انجیل ہے ان قولونسے معلوم ہوا کہ جناب مصلحین
عیسائی کے نزدیک تینون انجیلین مشکوک ہین اور انجیل یوحنا کا
حال یہہ ہے کہ استادلن اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ انجیل یوحنا کی
بلا ریب اور یقینا کسی طالب العلم مدرسہ اسکندریہ نے لکہی ہے اور
ہارنصاحب اپنی تفسیر مین لکہتے ہین کہ الوجین فرقہ نے جو دوسری
صدی مین تہا اس انجیل سے اور اسیطرح سب تصنیفات یوحنا سے
انکار کیا ہے اور برشنیڈر کہ بہت بڑا عالم محقق گنا جاتا ہے کہتا ہے
کہ یہہ سب انجیل اور نامہ یوحنا کے تصنیف اوسکی نہین بلکہ شروع
دوسری صدی مین کسی عیسائی نے اوسکے نام سے لکہدی ہین اور بعض
ورسون باب ساتوین اور اٹہوین اس انجیل کو جمہور علماء مسیحیان نے انکار
کیا ہے جیسا انشاء اللہ **فصل** دوسری مقصد تیسرے مین آتا ہے
اور گروٹیس جو بڑا عالم محقق مشہور ہے کہتا ہے کہ انجیل یوحنا مین
بیس باب تہی اکیسوان باب کو یوحنا کی موت کے بعد کلیسیائے افسس نے
اپنی طرف سے ملا دیا ہے اور چارون انجیلون کے زمانہ تالیف مین
ایسا اختلاف ہے کہ قطعا دلالت کرتا ہے کہ کوئی سند متصل انکی نہین

ھارن صاحب اپنی تفسیر کی چوتہی جلد کے دوم حصہ کے دوم باب مین لکہتے
ہین کہ احوال جو ہمکو قدما مورخون کلیسیا سے درباب وقتون تالیف
انجیلون کے ملے ہین ایسے غیر معین اور ابتر ہین کہ کسی ایک امر معین کیطرف
نہین پہنچاتے اور پرلے نیے سے پرانے قدمانے اپنے وقت کی گپونکو سچ سمجہکر لکہدیا
اور اون لوگون نے جو بعد اونکے ہوئے ادب کرکے اونکی لکہی ہوئی کو قبول
کرلیا اور یہ روایتین جہوٹی سچی ایک لکہنے والے سے دوسرے لکہنے والے
تک پہنچین اور بعد گذرنے مدت دراز کے تنقید اونکی متعذر ہوئی
پہر اوسی جلد مین لکہتے ہین پہلی انجیل سنہ ۳۷ یا سنہ ۳۸ یا سنہ ۴۱ یا سنہ ۴۳
یا سنہ ۴۸ یا سنہ ۶۱ یا سنہ ۶۲ یا سنہ ۶۳ یا سنہ ۶۴ عیسوی مین اور دوسری
انجیل سنہ ۵۶ سے سنہ ۶۵ تک اور غالباً سنہ ۶۰ یا سنہ ۶۳ مین اور تیسری انجیل
سنہ ۵۳ یا سنہ ۶۳ یا سنہ ۶۴ مین اور چوتہی انجیل سنہ ۶۸ یا سنہ ۶۹ یا سنہ ۷۰
یا سنہ ۹۷ یا سنہ ۹۸ عیسوی مین تالیف ہوی اور کتاب اعمال کا فرقہ ایبیونی
اور مارسیونی اور سویرینس اور بعض فرقہ منی کیہئس نے
انکار کیا ہے اور نامجات پولوس مین بابت سال تحریر اکثر کے
اختلاف فاحش ہے اور بعض کو بعضون نے قابل الرد کہا ہے مثلاً
اختلاف ہے کہ نامہ رومیہ سنہ ۵۵ یا سنہ ۵۷ یا سنہ ۵۸ یا سنہ ۶۰ یا آخر سنہ ۵۸
اور اول سنہ ۵۹ مین اور نامہ اول تمتہی کا سنہ ۵۶ یا سنہ ۵۸ یا سنہ ۶۴ یا سنہ ۶۵ مین

اورنامہ دوم تمتہی کا اسوقت جو پولوس روم مین اول بار مقید ہوئے
یا اوسوقت مین جو دوم بار مقید ہوئی تہیے اورنامہ تیتی کا سنہ ۵۲ یا سنہ ۵۶
یا سنہ ۵۷ یا سنہ ۶۴ یا سنہ ۶۵ مین لکہا گیا اورنامہ فلیمون کو بعضے عالم
عیسائی زمانہ جیرُ وُم مین کہتے تہیے کہ یہہ تو ایک خانگی چٹہی عہد جدید سے
نکالدینے کے قابل ہے اور اونہون نے ارادہ نکالدینکا ہی کیا تہا اور صفحہ
۲۰۶ کاتلک ہر لڈ کی ساتوین جلد مین ہے کہ دو ڈ صاحب اپنی کتاب کے
صفحہ ۶ امین لکہتا ہے کہ شلي میچہر نے اول نامہ تمتہی پر اور اکہا اور سن نے
دونون نامی تمتہی اونامہ طیطوس پر حملہ کیا ہے (یعنے برا کہا اور واجب التسلیم
نہین مانا) اور قسم دوسری کی سات کتابین ہین نامہ عبرانیونکا دوسرا نامہ پترس کا
دوسرا اور تیسرا نامہ یوحنا کا نامہ یعقوب نامہ یہودا
بعضے ورہس نامہ اول یوحنا کے مشاہدات یوحنا یوسی بیس
اپنی تاریخ کلیسیا کی تیسری کتاب کے تیسرے باب مین لکہتا ہے پترس کا
پہلا نامہ سچا ہے مگر دوسرا نامہ کبہی پاک کتاب مین شامل نہین کیا گیا
لیکن پڑہا جاتا تہا اور پولوس کے نامی چودہ ہین مگر نامہ عبرانیونکا بعض
لوگون نے الگ کردیا ہے اور باب پچیسوین اوسی کتاب مین لکہتا ہے
کہ نامہ یعقوب اور یہودا اور نامہ دوم پترس اور نامہ دوم اور
سیوم یوحنا پر گفتگو ہے کہ ایا یہہ سب انجیل نویسون نے لکہے ہین یا اور

ذکر کتابون قسم دوسری کا

یعنی قاعدہ ۱۲

اشخاص نے کہ جنکے نام یہی ہین اور اعمال پولوس اور پاسٹر اور مشاہدات
پیترس اور نامہ برنباہ اور وہ کتاب جسکا النس پی توشن حوار یونکا
نام ہے کتابین جعلی سمجھنی چاہئین اور اگر درست معلوم ہو تو مشاہدات
یوحنا بہی اسی قسم کے سمجہے گئے جاوین ۲۵ اور باب پچیسوین چھٹی کتاب ابی سی تاریخ
مین نامہ عبرانیون کے حقمین اُرِجن کا قول یون نقل کیا ہے کہ جو احوال
زبان رذ ہماری قبل رہا ہے یہہ ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ کلمنٹ نے
جو بشپ روم کا تہا اس نامہ کو لکہا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ لوقا کا
ترجمہ کیا ہوا ہے انتہی اور ینیس بشپ لینس نے جو تخمیناً سنہ ۱۷۸ مین تہا
اور ہیپولیطس نے جو سنہ ۲۲۰ مین تہا اور نوبیٹس یا نوئیشین بشپ روم
نے جو تخمیناً سنہ ۲۵۱ مین تہا بالکل اس نامہ سے انکار کیا ہے اور ٹرٹیلین
پرسبیٹر کارتہیج جو تخمیناً سنہ ۲۰۰ مین تہا اس نامہ کو نامہ برنباہ کا بتلاتا تہا
اور کیئس نے جو پرسبیٹر کلیسائے روم کا اور تخمیناً سنہ ۲۱۲ مین تہا نامے پولوس کے
تیرہ گنے ہین اور اس نامہ کو نہین گنا اور سائیپرن بشپ کارتہیج کا
جو تخمیناً سنہ ۲۴۸ مین تہا اس نامہ کا حوالہ نہین دیتا اور سیریا کا کلیسا ایک
نامہ دوم پیترس اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا کو نہین مانتا اور اسکلیجر
کہتا ہے کہ جسنے نامہ دوم پیطرس کو لکہا ہے اوسنے ناحق اپنے وقت
برباد کیا اور یوسیبیس نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے اور بعض ورس باب ۵ نامہ اول یوحنا کو جمہور محققین نے

غلط بتلایا ہے اور تفسیر لارڈنر کی جلد چوتہی کے صفحہ ۷۵ مین ہے
کہ سرل کتاب مشاہدات کو واجب التسلیم نہین مانتا تھا اور نہ
کلیہ یوشالم کا اوسکے وقت مین اور نہ اوس فہرست قانونی مین
اوسکا ذکر ہے جسے اوسنے لکہی ہے انتہی ملخصا اور جاننا چاہیئے کہ
کہ اس فہرست مین کتاب باروق اور نامہ یرمیا موجود تہی اور
یوسی بیس اپنی تاریخ کی کتاب ساتوین کے باب پچیسوین مین
لکہتا ہے کہ ڈیونیسیس کہتا ہے کہ بعض نے ہمسے پہلے تمام کتاب مشاہدات کو
علحدہ کر دیا اور اوسکی ردمین کوشش کی ہے اور کہا ہے کہ یہہ سب بے
معنی اور بے عقلی اور بڑا بہاری حجاب جہالت کا ہے اور نسبت اسکی
طرف یوحنا حواری کے جہوٹ ہے اور مصنف اسکا نہ کوئی حواری نہ کوئی
پاک آدمی نہ کوئی شخص مسیحی بلکہ سرنتہس ملحد نے نام یوحنا کا
لگا دیا ہے مگر مین اوسے علحدہ نہین کرسکتا اسلیئے کہ بہت بہائی مین جو
اوسکی قدر کرتے ہین لیکن مین قبول کرتا ہون کہ یہہ پاک اور الہامی آدمی کا ہے مگر مین
آسانی سے نہ قبول کرونگا کہ یہہ شخص حواری تہا بیٹا زبدی کا بہائی یعقوب کا
جو مصنف انجیل کا ہے بلکہ انداز محاورہ وغیرہ سے معلوم کرتا ہون
کہ وہ حواری نہین بلکہ ایک اور یوحنا ہے جسکا ذکر رسالہ اعمال مین ہے
مگر اوسکو بہی مصنف مشاہدات کا نہین کہہ سکتا اسلیئے کہ اوسکا آنا ایشیا مین

معلوم نہین پس یہہ کوئی اور ہی ایشیا والونمیں افسس مین دو قبرین
ہین اور دونونپر یوحنا کا نام ہے اور عبارت اور مضمون سے ہی معلوم
ہوتا ہے کہ یوحنا انجیلی اسکا مصنف نہین اسلیئے عبارت انجیل اور
نامہ یوحنا کے موافق یونانی کے اچھی ہے اور الفاظ سخت نہین اور
عبارت مشاہدات کی خلاف محاورہ یونانی کے ہے اور استعمال کرتا ہے
وحشی سیاق کو اور مین کچھہ خوش طبعی سے نہین کہتا بلکہ میرا ارادہ
یہہ ہے کہ دو نو شخصونکی عبارتونکا فرق ظاہر کردون انتہی ملخصا
اور روز صاحب اپنی کتاب کی صفحہ ۱۶۱ مین لکھتا ہے کہ بہت محققون
پروتستنٹ نے واجب التسلیم ہونے مشاہدات پر جہگڑا کیا ہے انتہی
اور پروفسر ایوالڈ نے بہت ہی دہوم دہام کی گواہی سے ثابت
کیا کہ انجیل اور نامی اور مشاہدات یوحنا کے ممکن نہین کہ ایک ہی
مصنف کی تصنیف ہون جیسا کہ کاتلک ہیرلڈ کی ساتوین جلد
مطبوعہ سنہ ۱۸۴۴ع کے صفحہ ۲۰۶ مین دونون قولون کی نقل ہے اور یوسی بس
آخر مین باب ۲۳ کتاب دوسری اپنی تاریخ کلیسیا کے نامہ یعقوب کے حق مین لکھتا ہے
یہہ لحاظ کیا جاوے کہ یہہ نامہ جعلی خیال کیا گیا ہے لیکن بہت لوگون نے
متقدمین سے اسکا ذکر کیا ہے اور اسیطرح نامہ یہودا کا خیال کیا گیا ہے
مگر اکثر کلیسیونمین مستعمل ہے اور جناب لوتہر پیشوائے فرقہ پروتستنٹ کے

نامہ یعقوب کو کہتے تھے کہ یہہ تو گہانس پہوس ہے (یعنے بہت ہے بے اعتبار
اور بے قدر) اور سلف سے بہت عالم عیسائی نامہ یہودا کے منکر تھے اور تاریخ
بیبل منطبعہ سنہ ۱۸۵۰ع مین ہے کہ گروٹیس کہتے ہین کہ یہہ نامہ اوس یہودا کا ہے
جو بند ہوا ان اسقف یروشالم کا سلطنت ایڈرین مین تھا اور ڈاکٹر صاحب
اپنی کتاب اعلا طنامہ کے صفحہ ۳۷ مین لکہتا ہے کہ یوٹمرن کہ شاگرد رشید
لوتھر اور علماء کبار فرقہ پروٹسٹنٹ سے ہے لکہتا ہے کہ یعقوب اپنے نامہ کو
واہیات مین تمام کرتا ہے اور حوالہ کتابون کا ایسا مخالف دیتا ہے کہ
جسمین روح القدس نہین رہ سکتا اس لیے وہ نامہ الہامی کتابون مین
نہ گنا جاوے اور ڈی وٹس تھیوڈورس پروٹسٹنٹ واعظ نورم
برگ کا لکہتا ہے کہ مشاہدات یوحنا اور نامہ یعقوب کو ہمنے قصدًا
چہوڑ دیا ہے اور نامہ یعقوب فقط بعض ہی جابجا جہان اوسنے کامونکو
ایمان پر بڑہایا ہے قابل ملامت کے نہین بلکہ اوسمین مسئلے اور مطالب
ایک دوسرے کے ضد پائے جاتے ہین اور ہمبرگ کی پرچ سینٹیورنٹس کہتے ہین کہ نامہ
یعقوب کا مسئلون حواریونسے الگ ہوتا ہے جس جا نجات کو فقط
ایمان پر موقوف نہین بتلاتا بلکہ اعمال پر بہی موقوف کہتا ہے اور جس جا تورات
کو آئین آزادی کا کہتا ہے اور ڈاجرس جو علماء کبار فرقہ پروٹسٹنٹ
کا ہے بہت علماء عیسائیون پروٹسٹنٹ کا نام لکہتا ہے جنہون نے

ان کتابون کو جہوٹی سمجہکر نکالدیا ہے نامہ عبرانیونکا نامہ یعقوب نامہ دوم وسیوم یوحنا نامہ یہودا مشاہدات یوحنا ڈاکٹر بلسن پروٹسٹنٹ لکہتا ہے کہ یوسی بیس کے وقت تک سب کتابین واجب التسلیم نہین ہوئی تہین اور نامہ یعقوب اور نامہ یہودا اور نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا این صد کی گئی ہے کہ جو اسکی لکہی ہوئی نہین اور نامہ عبرانیونکا ایک مدت تک رد کیا گیا تہا اور سریانی کلیسون نے نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا اور نامہ یہودا اور مشاہدات کو واجب التسلیم نہین مانا اور ایسا ہی حال کلیسون عرب کا تہا لیکن ہم مانتے ہین یہان تک قول ڈاکٹر بلسن کا اور لارڈنر کہتا ہے کہ بعض متقدمین نے اگرچہ سب کتابون عہد جدید کو نہین مانا تہا لکن آخر مین رضامندی عام سے مانا گیا انتہی بہر حال ۳۲۵ تک حال کتب عہد عتیق اور جدید کا یہہ پریشان تہا اور اسی سالمین جو قسطنطین کے حکم سے شہر نائس مین کونسل مقرر ہوئی تو اوس کونسل مین کتاب جوڈتھ واجب التسلیم ٹہری اور یہہ امر اوس مقدمہ سے کہ جیروم نے اوس کتاب پر لکہا ہے واضح ہوتا ہے پس اب بحکم کونسل نائس کے ایک کتاب اور بہی مقدس ماننی پڑی پہر ۳۶۴ مین کونسل لوڈیسیا جمی اس کونسل نے سات کتابین اور عہد عتیق اور عہد جدید مین واجب التسلیم کردین اس تفصیل سے الکتاب ایستر

۲ نامہ یعقوب کا ۳ نامہ دوم پطرس کا ۴ اور ۵ نامہ دوم اور سیوم یوحنا کی ۶ نامہ یہودا کا ۷ نامہ عبرانیین کا اور یہہ حکم چھٹی کونسل جنرل (یعنی عام) سی مستحکم ہوا اور ان دونون کونسلون مین مشاہدات یوحنا خارج رہے تھے پہر ۳۹۷ع مین تیسری کونسل کارتھیج جسمین اگسٹائن اور ایکسو چھبیس ۱۲۶ اور پادری تھی جمع اور اس کونسل نے سات کتابین واجب التسلیم بنائین اور ایک کے واجب التسلیم ہونے کو موکد کیا اس تفصیل سے ایک کتاب جوڈتہ جو وجوب تسلیم اوسکا موکد ہوا ۲ کتاب وزڈم ۳ کتاب ٹوبیاس ۴ کتاب باروق ۵ کتاب ایکلیزیا سٹیکس ۶ اور ۷ دو کتاب مقابیس کی ۸ مشاہدات یوحنا اور حکم اس کونسل کا چھٹی کونسل ٹرلو سی مستحکم ہوا اور جو باروق پیغمبر سکتر یرمیا علیہ السلام کی تہی تو اونکی کتاب تتمہ کتاب یرمیا علیہ السلام کا سمجھی گئی اسلیے کونسل کارتھیج نے نام اوس کتاب کا علحدہ فہرست مین نہ لکھا اور کونسل کارتھیج کے حکم کو کونسل ٹرلو نے اور کونسل فلورنس نے اور کونسل ٹرنٹ نے بجا اور مسلم رکھا اور دونون کونسلون پچھلی نے کتاب باروق کا نام فہرست مین درج کیا بعد اسکے یہہ بیچاری کتابین کہ اونہون نے خدا خدا کرکے تین صدی گذرنے کے بعد مختلف وقتونمین کونسلون کے تصدق سے لقب واجب التسلیم اور قانونی ہونے کا پایا تہا قریب بارہ سو برس کے واجب التسلیم سب فرقون

مسیحیون مین بیئے رہین اور دومن کاتلک اج تگ اونکو واجب التسلیم سمجھتے ہین مگر فرقہ پروٹسٹنٹ نے اون کتابون سے ایک حصہ کتاب استیر اور تمام کتاب باروق اور کتاب ٹوبیاس اور کتاب جوڈتہ اور کتاب وزڈم اور کتاب ایکلیزیاسٹیکس اور دونون کتابون مقابیس کو نکالڈالا اور ان آٹھونکو واجب التسلیم نمانا اور منجملہ عذرونکے یہہ عذر بھی پیش کیے کہ تمام کلسیا نے انہین نہین مانا اور انین تحریف ہوئی اور جھوٹ بنائی گئین اور ادنین جھوٹی باتین موجود ہین اور ان عذرون سے پچھلے عذرونکو ہمنے بسروچشم قبول کیا اور اس فرقہ کے اقرار کے موافق ثابت ہوگیا کہ مسیحیون سلف کا جوچوتھی صدیمین اور بعد اوسکے گذرے اعتبار نہین اور اونکا اجماع اور اتفاق قابل اعتماد نہین بلکہ دیانت سے بے نصیب تھے کہ سیکڑون ہزارون علماء اتفاق کرکے جھوٹی اور محرف کتابون کو واجب التسلیم ٹھہراکے سب مسیحیونکو بے ایمانی پر جمع کرتے تھے اور چیزون واجب الرد کو واجب الاعتقاد بتلاتے تھے اور انکے نزدیک دومن کاتلک جو گروہ اونکا چہہ گونہ زائد اس فرقہ سے ہوگا اب تک اوسی بلا مین پڑے ہین اور انکے اقرار کے موافق تحریف اسلاف سے بھی ثابت ہوئی مگر عذر اول ہم غریبونکی سمجھہ مین نہین آتا اسلیئے اس عذر کی موافق چاہیئے تھا کہ تمام

کتاب استیر اور مشاہدات اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا اور نامہ
دوم پطرس اور نامہ یہودا اور نامہ یعقوب اور نامہ عبرانیون کو بہی
خارج کر دیے کہ تمام کلیسیا نے اول اون کونسلونکے اونہین بہی نہین
مانا تہا بالخصوص مشاہدات اور کتاب استیر کو یہان تک کہ بعضے
مشاہدات کو کلام سرن تہس ملحد کی بتلاتے تہیے اور کہتے تہیے کہ یہ
تو ایک بے عقلی اور بے معنی اور بڑا حجاب جہالت کا ہے اور محاورہ
عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یقیناً اوسکا مصنف یوحنا انجیلی نہین
اور کتاب استیر تو ظاہر ہی ہین الہامی معلوم نہین ہوتی اسلیے کہ ساری
کتاب مین کہین ذکر خدا کے نام کا بہی نہین آیا اور نہ اوسکے مصنف کا
پتا لگتا ہے شارحین بیبل کے اٹکلون سے کچہہ کچہہ کہتے ہین بعضی طرف
علما معبد خانہ کے جو عزرا کے زمانہ سے سیمن کے زمانے تک
گذرے نسبت کر دیتے ہین اور فلو یہودی تصنیف یہویکین کی جو بیٹا اوس
یسوع کا ہے جو قید بابل سے رہائی پاکر آیا تہا بتلاتا ہے اور اگستائن
تصنیف عزرا کی اور بعضی تصنیف مردکی کی اور بعضی تصنیف مردکی
اور استیر کی اور بہت قدما عیسائیونکو اوسپر شبہہ رہا ہے کتاب ہرن لد
کی جلد دوم کے صفحہ ۳۴۷ مین ہے سنت ملیتو کی کتب واجب التسلیم
کی فہرست مین اسکا نام درج نہین کیا چنانچہ یوسی بس نے اپنی تاریخ

گلیسیا کے باب ۲ کتاب چہارم مین لکہا ہے اور سنت گریگری
نازینزن نے اپنے شعرون مین صحیح کتابونکے نام ضبط کئے ہین
اور اس کتاب کا نہین لکہا اور سنت ایمفی لوکیس نے
اپنے شعرون مین جو سلیوکس کو لکہین تہین (اسکے واجب التسلیم
ہونے پر) شبہہ کیا ہے اور سنت اتہانی شیس نے اپنی
۲۹ چٹہی مین اس کتاب کو رد اور ناپسند کیا اور مصنف
سناپسس نے ادسے رد کیا ہے انتہی یہان تک صاف
واضح ہوا کہ مقدس کتابونکی کوئی سند متصل اہل کتاب کے
پاس نہین فصل تیسری اون خرابیونکے بیان مین کہ
جنکے سبب تحریف کا ہو جانا مقدس کتابون مین بہت
ہی آسان تہا اول خرابی یہہ کہ اگلے زمانہ مین طور لکہنیکا یہہ تہا ایک تاریخ
مین جو ۱۸۵۰ء مین بلدۂ لندن مین مطبع چارلس ڈالمین صاحب مین
چہپی ہے مذکور ہے کہ اگلے زمانہ مین لوہے یا پیتل یا ہڈی کی سلائی سے
سیسے یا لکری یا موم وغیرہ کے تختون پر لفظون کے نقش کہود لیتے
تہے اور پہر سب سے پہلے مصر والے درخت پیپرس کے پتے ان تختیونکے
بدلے استعمال مین لائے پہر شہر پرگمس مین خس کی وصلی ایجاد ہوئی
اور اٹہوین صدی مین روئی اور ریشم سے کاغذ تیار ہوا اور تیرہوین صدی مین

فصل تیسری
امام احمد

کیڑے سے بنایا گیا اور قلم کا ایجاد ساتوین صدی مین معلوم ہوتا ہے اور
اگلے زمانہ مین کتاب ایک ہی طرف لکہی جاتی تہی اور لپیٹ کر رکہتے
تہے اور کہولنے کے وقت بڑی جگہ درکار ہوتی تہی بعد اوسکے مربع ورقونپر
دو طرفہ لکہنا شروع ہوا پس اسباب سے واضح ہے کہ نسبت اس زمانہ
کی اگلے زمانہ مین لکہنا اور ترجمہ کرنا اور پڑہنا اور کتاب کو حفاظت
سے رکہنا بہت ہی مشکل تہا اور جعل اور تحریف کا ہوسکنا خواہ
ارادہ بد سے ہویا اور سبب سے اوس وقت کی کتابون مین بہت ہی آسان تہا
اور خرابیون مذکورہ کے سبب سب سے زیادہ توریت اور انجیل مین اسکی
قابلیت بلحاظ تحدد ملّی تہی انتہی پس دیکہو کہ بلحاظ خرابیون مذکورہ کے خود
یہہ مورخ عیسائی اقرار کرتا ہے کہ ملحدون کو بڑی گنجایش تحریف اور جعل کی توریت
اور انجیل مین تہی اور کچہہ اس مورخ پر موقوف نہین سمون مذکورہ کا اور مورخ
انگریزی بہی اقرار کرتے ہین اور جو پانچون کتابین موسی علیہ السلام کی
چودہ سو باون ۱۴۵۲ برس پہلے ولادت مسیح علیہ السلام سے لکہی گئین تہین
اور ساتوین صدی تک کاغذ ایجاد نہوا تہا پس زائد دو ہزار برس سے نسخہ
توریت کے اور اسیطرح مدتون دراز تک نسخہ اور کتبہ عتیق کے اور ترجمہ
سات سو برس تک نسخہ انجیل کے کس قدر آفات سے پلٹے جاتے ہونگے
اور کسقدر اونمین ملحدونکو گنجایش جعل اور تحریف کی ہوگی دوسری خرابی

دوسری خرابی

یہہ کہ بخت نصر کے وقت مین بہت بڑی تباہی یہود پر پڑی کہ ہیکل
ڈہائے گئے اور بے لوگ مقتول اور اسیر ہوئے اور سب نسخے یورانی
کتابون عہد عتیق کے جو اوس وقت تک باقی تہے برباد ہوئے بجدیکہ
اگر عزرا پیدا نہوتے اور وے توریت کو پہر نہ لکہتے تو وہ کلام نبوت کا
اوس وقت مین ہی کسی کے پاس صحیح نہ نکلتا دوسرے وقتونکا تو کیا ذکر

تیسری خرابی

تیسرے خرابی یہہ کہ جب بطفیل عزرا کے کتابین عہد عتیق کی لکہی گئین
اون پر بڑی آفت عہد انٹیوکس مین ایکسو اٹہہ برس قبل ولادت
مسیح علیہ السلام کے پڑی کہ اوسمین سب اصل نسخے عزرا کے اور جتنے اور نسخے
اوس بادشاہ ظالم کے بڑی کوشش سے ہاتہہ آئے برباد ہوئے باب اول
کتاب اول مقابیس مین ہے کہ انٹیوکس شہنشاہ فرنگستان نے اورشلیم کو
فتح کرکے عہد عتیق کی کتابون کے جتنے نسخے جہان سے اوسے ملے
پہاڑ کر جلا دیئے اور حکم دیا کہ جسکے پاس کوئی کتاب عہد عتیق کی نکلے
گی یا وہ شریعت کی رسم بجالاویگا مارڈالا جاویگا اور ہر مہینے مین تحقیق
اسکی عملمین آتی ہتی اور جسکے پاس کوئی کتاب عہد عتیق کی نکلتی یا ثابت
ہوتا کہ وہ رسم شریعت کو بجالایا وہ مارا جاتا تہا اور کتاب تلف کیجاتی
ہتی انتہی ملخصا اور یہہ حادثہ تین برس اور چہہ مہینے برابر رہا تہا جیسا کتب
تواریخ سے ثابت ہے اور ملنر کا تلمک اپنی کتاب مین جو ١٨٢٣ء مین بلدہ

ڈرانی مین چہپی ہے صفحہ ۱۵ مین لکہتا ہے کہ علماء کا اسپر اتفاق ہے
کہ اصل نسخہ توریت اور اسیطرح اصل نسخے اور کتابون
عہد عتیق کی شہر اوروشلیم اور ہیکل کی ساتہہ ہاتہون لشکر بختنصر کے
غارت ہوی اور جب صحیح نقلین اونکی بہر بطفیل عزرا کے ہوین وے
نسخے نقلون سمیت بہی حادثہ انٹیوکس مین ضائع ہوئے اور یہ گواہی
اون کتابون کی صداقت کی نہ تہی جبتک مسیح اور حواریون نے اونکی صداقت
کی گواہی نہ دی تہی انتہی دیکہو خود یہہ عالم ہمیسا ہی کیا اقرار کرتا ہے اور گواہی
مسیح اور حواریونکا ہم اخر مقصد دوسرے مین ذکر کرینگے چوتہی خرابی
یہہ کہ بعد ظہور دین مسیحی کے بہی بسبب عداوت شہنشاہون فرنگستان کے
بڑی بڑی آفتین یہود پر پڑین کہ اونمین ضائع ہونے بہت نسخون
عہد عتیق کا اون نسخون سے جو حادثہ انٹیوکس سے بچے ہون یا کسی بچے
ہوئے نسخے سے پیچہے اوسکے حادثے کے منقول ہوئے ہون گمان لکہنا ہوتا ہے
مثلا حادثہ طیطوس رومی کا جو قریب ۳۷ برس کے عروج مسیح علیہ السلام
بعد وقوع مین ایا اور حال اوسکا یوسیفس مورخ نے اپنی تاریخ مین
تفصیل کے ساتہہ لکہا ہے اور اس حادثہ مین گیارہ لاکہہ یہودی مارے
پڑے اور نوے ہزار اسیری مین جاکر فروخت ہوئے پانچوین خرابی
یہہ کہ تیس ۳۰ برس بعد عروج مسیح علیہ السلام کے بسبب عداوت بادشاہون

چوتہی خرابی

پانچوین خرابی

شہنشاہون فرنگستان کے پہلے طبقون سے بڑی بڑی آفتون مثل قتل عام اور جلاوطنی وغیرہ کاہن پر پڑی کہ اونہین اون غریبونکو شب و روز اپنی جان کا فکر رہتا تہا اور اوس سبب سے مقدس کتابونکا اونہین پایا جانا یا بڑی کوشش اونسے اون کتابون کی تصحیح مین ہونی مشکل تہی اسلیئے کہ آدمی کو ایسی بلاؤن مین نقل کتاب یا تصحیح اوسکے کی فراغت کم ہوا کرتی ہے اور اون بلاؤن سے دس تو قتل عام تہے اول سنہ ۶۴ عیسوی مین جو نیرو شہنشاہ فرنگستان نے کیا تہا اور اس قتل عام مین پطرس حواری اور اونکی جورو اور پولوس بہی مقتول ہوے تہے اور یہہ قتل دارالسلطنت اور اوسکے ضلعون مین نیرو کی زندگی تک جاری رہا اور اوسکے وقت مین مسیحیون کے حق مین اقرار دین مسیحی کا سخت جرم قرار دیا گیا تہا دوسرا قتل جو دومشیان کی سلطنت مین ہوا اور یہہ ظالم بہی مثل نیرو کی بدخواہ دین عیسوی کا بنا اور ایک خونی فرمان جاری کیا اور قتل عام ایسا شروع کرایا کہ تمام کلیسیا کی استیصال کا خوف ہوا اور یوحنا حواری جلاوطن کیئے گئے اور فلیوس کلمنس مقتول ہوا تیسرا قتل ترجان کی سلطنت مین قریب سنہ ۱۰۱ عیسوی کے شروع ہوا اور اٹہارہ برس تک جاری رہا اور اسمین اگناشس اسقف گودنتہیہ اور کلمنٹ اسقف

دوم اور شمعون اسقف یروشلم قتل ہوئے چوتھا قتل مرقس انتونینس کی سلطنت مین سنہ ۱۶۱ مین شروع ہوا اور شعلہ قتل کا مشرق سے مغرب تک پہنچا اور دس برس سے زائد کلیسہ خون آلودہ رہا اور یہہ بادشاہ مشہور حکیم فلسفی اور اپنی بت پرستی مین متعصب تھا پانچوان قتل بادشاہ سویرس کی سلطنت مین قریب سنہ ۲۰۲ کی جاری ہوا اور ہزارون آدمی مصر مین اور اسیطرح ملک فرانس اور کارتیج مین قتل ہوئے اور یہہ قتل ایسا سخت تھا کہ عیسائی خیال کرتے تھے کہ دجال کا وقت آگیا چھٹا قتل مکسیمن کے عہد سلطنت مین قریب سنہ ۲۳۵ کے شروع ہوا اور ایک خونی فرمان جاری ہوا اور اسمین علماء عیسائی اور پادری لوگ بہت قتل ہوئے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جب علماء نہونگے تو عوام کا حاصل کر لینا بہت آسان ہے اور اس حادثہ مین پوپ پونتیانوس اور انتیروس مارے گئے ساتوان قتل عہد سلطنت ڈیشس مین قریب سنہ ۲۵۰ کے ہوا اور اس شہنشاہ نے چاہا کہ مذہب عیسوی کو بالکل نابود کرے اور فرمان حاکمون اضلاع کے نام جاری ہوئے اور اس حادثہ مین بعض مسیحی اپنے دین سے پھر گئے اور مصر اور افریکا اور اتالی اور مشرق تماشاگاہ ان کے ظلمون کی تھی آٹھوان قتل عہد سلطنت ولریان مین قریب سنہ ۲۵۷ کے ہوا اور ہزارون

ادمی قتل ہویئے پہر ایک نیا اشتہار نہایت سخت اسمضمون کا
جاری ہوا کہ اسقف اور خادمان دین فی الفور قتل کیئے جاوین اور باقی
عزت دار ونکا مال ضبط کرکے اونکو ذلیل کیا جاوے اسپر بہی اگر
مسیحی رہینگے قتل کیئے جاوینگے اور عزت دار عورتین بعد ضبطی مال کے
جلاوطن کیجاوینگی اور باقی نوکر سرکار اور جتنے مسیحی ہون غلام بنا کے
قید کیئے جاوینگے اور بازنجیر ہوکر سرکاری مشقت کرینگے نوان قتل
عہد سلطنت اوریلین کے قریب ۲۷۴ سنہ مین شروع ہوا اور ایک فرمان
خونی جاری ہوا لیکن قتل بہت نہین ہوا کیونکہ وہ خود مارا گیا دسوان
قتل ۳۰۲ سنہ مین بڑی شدت سے شروع ہوا اور اس قتل مین مشرق سے
مغرب تک ساری زمین خون سے بہری اور تمام شہر فرجیا ایک دفعہ
جلادیا گیا اور ایک عیسائی وہان نہ بچا پس دیکہو جہان تین سو برس تک
ایسے آفتین پہلی طبقون مسیحی پر پڑی ہون تو اون طبقون مین قلت کتب
مقدسہ کی بدرجہ غایت کیون نہ متصور ہو چہٹی خرابی یہہ کہ جو کچھ قلت سے
مقدس کتابین پائی ہی جاتی تہین اونمین سے اکثر قریب ۳۰۳ سنہ کی بحکم شہنشاہ
فرنگستان کے جلائی گئین لارڈنر ساتوین جلد اپنی تفسیر کے صفحہ ۱۵ ۲
مین لکہتا ہے کہ مارچ کے مہینے ۱۹ سنہ جلوسی دیوکلیشین مین فرمان
جاری ہوا کہ کلیسی گرائی جاوین اور کتب مقدسہ جلائی جاوین پہر

صفحہ ۲۳۵ مین لکھتا ہے کہ یوسی بیس بڑے غم سے کہتا ہے کہ اوسنے
بچشم خود دیکھا کہ کلیسی بنیاد سے گرائے گئے اور کتب مقدس بازارون مین
جلائی گئین اور ولیم میور صاحب اپنی تاریخ کلیسیا کی جو ۱۸۴۸ء مین
چھپی ہے صفحہ ۱۲۹ مین لکھتے ہین کہ سنہ ۳۰۳ مین ایک نہایت سخت اشتہار
کیا گیا جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ مسیحیونکا عبادت سیکے واسطے جمع ہونا
ممنوع اور باعث قتل کا ہوگا عبادت خانے مسمار اور اجاڑے
جاوین عیسائیونکی کتابین تلاش کر کے جلائی جاوین الخ پھر صفحہ ۱۳۰ مین
لکھتے ہین عیسائیونکی کتابین خصوص خداکی پاک کتاب جسکو وے اپنی جانکی
برابر عزیز رکھتے تھے اونکی جتنی جلدین تلاش سے ملین جلائی گئین اور جسکے
یہان نہین پائی گئین یا جسنے چھپا رکھین اور دینے سے انکار کیا سخت
عذاب مین پھنسا انتہی ساتوین خرابی یہہ کہ حوادث مذکورہ بالا کا لحاظ

ساتوین خرابی

کر کے حواریون کیے ہی عہد سے ملحدون اور اور بددیانتون نے گنجائش
تحریف اور جعل کی پائی اور یہہ خیال کیا کہ بسبب مبتلا ہونے اُنکے مصیبتونکی
بلاؤنمین ہمارا یہہ جعل چل جاویگا اور اس جعل سازی کا نوین صدی تک بازار گرم
تھا اور دسوین صدی مین وہ جعلسازی اپنی حد کمال اور بڑی رونق پر
پہونچی تھی جیسا انشاء اللہ مفصل ذکر اسکا فصل اول مقصد تیسرے مین
آتا ہے اٹھوین خرابی یہہ کہ عہد حواریین سے بندرہ سو برس تک

اٹھوین خرابی

کلیسون عیسائی مین ترجمہ یونانی مستعمل تہا اور عبری کی طرف انکے
جمہور سلف ملتفت نہوتے تہے تو نسخے عبری کے بلحاظ حوادث
مذکورہ بالا کے قلت کے ساتھ جسقدر پائے جاتے تہے غالبًا
زیادہ یہودیون مین تہے اور عیسائی گرجون مین بہی شاید بطور تبرک کے رکہے ہوے
کہین کہین ہون اور یہود تو شرارت مین ضرب المثل ہین پس انکو اپنی شرارت
ظاہر کرنیکی بات ایک اور غنیمت تہی کہ جو چاہین بنا سکین باوجود اسکے
اونہون نے ایک نیا گل کھلایا کہ ایک کونسل جائی اور مقدس کتابونکے
نسخونکو جو اونکے نسخون سے مخالفت رکہتے تہے الزام غلطی اور اختلاف کا لگاکر
حکم بربادی کا دیا کہ موافق اوس حکم کے سب نسخے جو ساتوین اور اٹہوین
صدی کے پہلے کے لکہی ہوئے تہے تلف ہوئے اور اسی سبب سے اون
مسیحی علماء کو جو اٹہارہوین صدی مین کتابون مقدس کی تصحیح اور مقابلہ
کرنے مین کتابونکے نسخون مین مشغول ہوئے تہے کوئی نسخہ پورا عبری کا
ایسا نہین ملا جو دسوین صدی سے پہلے کا لکہا ہوا ہو ڈاکٹر کنی کاٹ صاحب
کہتے ہین کہ جتنے پرانے نسخے عبری کے ملے ویسے سب کے سب لکہے ہوے
مابین سنہ ۱۰۰۰ع ایکہزار اور سنہ ۱۴۵۷ع چودہ سو ستاون کے ہین اور سب سے پرانا نسخہ
جو معتبر اور پورا ملا وہ ہے جسکا نام کوڈکس للدیانوس ہے اور اسکو
ڈاکٹر کنی کاٹ دسوین صدیکا اور مونتی فلرو سی گیارہوین

صدی کا لکھا ہوا بتلاتے ہین اور حال اُس اصل
نسخہ کا یہہ ہے کہ وانڈرہوٹ نے جو ۱۷۰۵ء مین
بڑی ادعائی صحت سے عبری بیبل کو چھاپا
چودہ ہزار جا اُس نسخہ معتبر سے مخالفت کی منجملہ ان
چودہ ہزار کے دو ہزار سے زائد توریت موسی علیہ السلام مین واقع ہین
اور موشی ڈُراوسی کو کوئی ورق ایک نسخہ پورانے کے ورس ۱۹ باب ۲۱
توانین سے ورس ۵ باب اول کتاب شمار تک ملے تھے کہ اونکی
جہلی ورقون سے پورانے ہین کو لحاظ کر کے موشی ڈُراوسی مکلون
اٹھوین صدی کی لکھی ہوئی بتلاتا تھا اور اسیطرح اوسکو کوئی جز
ایک اور پرانے نسخہ کے ورس ۱۴ باب ۴۲ پیدایش سے ورس ۱۲ باب ۵
استثنا تک ملے تھے اور یے جزء مختلف وقتون کے لکھے ہوئے تھے
اور اوسکے نزدیک پورانے سے پورانے ورق ان جزءون مین نومین
یا دسوین صدی کے لکھے ہوئے تھے اور اسکو کوئی پورا نسخہ عہد عتیق کا
دسوین صدی کے پہلے کا لکھا ہوا نہین ملا جیسا کہ ہارنصاحب ان
امور کی جلد دوسری اپنی تفسیر مین تصریح کرتے ہین اب یہان کئی بات
قابل غور ہین اولا یہہ کہ سب نسخے عبری کے سوائی نسخہ ہود کے جو پہلے

ٹھوین صدی کے لکھے ہوئے تھے حوادث مختلفہ مین برباد ہوئے
ور اونکا نشان مٹ گیا ثانیاً یہہ کہ غالباً بلکہ یقیناً یہہ حکم بسود کا
حض شرارت سے معلوم ہوتا ہے اور یہی غرض ہوگی کہ جب اوسکے
نسخے کے سوا سب نسخے تلف ہو جائینگے تو اونکو امکان تبدیل کا رہیگا
س نقلین اوسی نسخے کی جو اٹھوین صدی کے بعد پہلین پوری قابل
عتماد کے نہین ثالثاً یہہ کہ ڈاکٹر کنی کاٹ اور موشی دروسی کو
ابت نسخون پورا اپنے مذکورہ بالا کے سند نہین ملی کہ کس صدی کے
لکھے ہوئے ہین قراین سے لحاظ کاغذ اور رسم خط کا کرکے انکلون.
لکھتے ہین نوین خرابی یہہ کہ ۵۲۳ سے اکثر فرقون پر
حکمرانی پوپون کی شروع ہوئی اور ۵۹۳ مین
تسلط اونکا بڑے زور شور سے ہوگیا اور بد
دیانتی اونکی فرقہ پروٹسٹنٹ کے نزدیک
محتاج بیان کی نہین چنانچہ جناب لوتھر
پیشواے فرقہ پروٹسٹنٹ کے پوپ اور
اوسکے متعلقین کے حقمین اپنی کتاب کی ساتوین جلد
صفحہ ۷۴ مین لکھتے ہین کہ اگر مین حاکم ہوتا تو خرابی
دغاباز پوپ اور اوسکے متعلقین اور اونکے کنہونکی

مشکین بند ہوا کر سمندر مین ڈبوا دیتا اور اوسی جلد کے صفحہ ۱۵۴
مین لکہتے ہین کہ پوپ اور اوسکے متعلقین عہدہ دار ایک گروہ خراباتیون
اور بیباک شریرون اور مردکون اور فریبیون اور جہوٹون کا ہے
اور ایک سنڈا اس بڑے شریر نکلا ہے اور بہت بڑے
شیطانون جہنمی سے ایسا پر ہے کہ اوسکے تہوک اور سنک مین ہا
شیطان نکلتے ہین اور صفحہ ۱۰۹ جلد دوسری اپنی کتاب مین پوپ کو
دجال لکہتے ہین جیسا کہ اونکے تیے سب قول کا تلک ہر لڈ کی نوین جلد کے
صفحہ ۲۷ مین منقول ہین اور صدہا سال تک کتب مقدسہ انہین فریبیون
اور جہوٹون اور شیطانون کے قبضہ مین ہین ہارن صاحب ترجمہ
لاطینی کے حقین جو مدار ایمان فرقہ رومن کاتلک کا ہے جوتہی جلد کے
صفحہ ۴۶۳ مین لکہتے ہین کہ پانچوین صدی سے پندرہوین صدی تک بہت
خرابیان اور الحاق اوسمین ہوئے ہین پہر صفحہ ۴۶۷ مین لکہتے ہین کہ یہ
بات ضرور یاد رکہی جاوے کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کی خراب نہین
کیا گیا اوس کی نقل کرنے والون نے بہت ہی ناجایز بے قیدی سے
عہد جدید کی ایک کتاب مین دوسری کتاب کے فقرے داخل کیئے اور عبارت
حاشیونکی متن مین درج کر لی دیکہو جب یہ اکابر ہر یکے اس ترجمہ مین الحاق اور خرابیان
ہونے کا اقرار کرتے ہین تو انکے عہد مین اصلون مین ہی کیون نہوئے ہونگے بس نظر بوجوہ

مذکورہ بالا کے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ بعض مواضع اون کتب مین وقوع
تحریف یا الحاق کا ہرگز ہرگز عقل کے نزدیک مستحیل نہین بلکہ
ممکن اور سہل الوقوع تہا اور اسکے وقوع بالفعل کا دعوے مقصد ثانی مین ثابت کیا جاویگا
اور اب جو مقدمہ سے فراغت ہوی مقصدون کے بیان مین
شروع کرتا ہون اللہ اپنی روح القدس سے مدد فرماوے مقصد
اول حضرت موسی علیہ السلام کی پانچ کتابون کے بیانمین اور اس
مقصد مین چار فصلین ہین پہلی فصل اس امر کے بیان مین کہ سوائے
ان پانچ کتابون کے اور کتابین بہی حضرت موسی علیہ السلام کی طرف
منسوب تہین اور سلف نے اونکی سند بہی پکڑی ہے مگر اب اکثر
اونکی غیر معتبر بلکہ مفقود ہین اور وے کتابین یہ ہین اول گیارہ زبور
۹۰ سے ۱۰۰ تک دوسری کتاب ایوب اور بعض متقدمین کا یہہ
مذہب تہا کہ حضرت موسی نے اس کتاب کو عبری مین تصنیف کیا ہے
اور اورجن اس کتاب کی شرح مین لکہتا ہے کہ اصل مین یہ کتاب
سریانی مین تہی موسی علیہ السلام نے اوسکا ترجمہ عبری مین کیا ہے
اور ہارن صاحب کہتے ہین کہ یہہ رای بہی ہوا اور عیسائیون کے نزدیک
مردود ہے تیسری کتاب مشاہدات چوتہی چہوٹی کتاب پیدایش کی
اور اصل اسکی عبری مین چوتہی صدی تک پائی جاتی تہی اور جیروم نے اپنی کتابین

مقصد اول

فصل اول مقصد اول کی

اوسکا حوالہ بہی دیتا ہے اور سبل رابینس اپنی تاریخ مین اکثر جا
اوس سے نقل کرتا ہے اور ارجن کہتا ہے کہ ورس ۶ باب ۵ اور ورس
۵ اباب ۶ نامہ گلاتیون کو پولوس نے اسی کتاب سے نقل کیا ہے اور
ترجمہ اوسکا سولہوین صدی تک موجود تہا مگر اوس صدی مین کونسل
ٹرنٹ نے اوسکو جہوٹا ٹہرایا اور وہ کتاب جہوٹی پڑ گئی دیکہو قدما نے
اوس کتاب کو صحیح جانا تہا یہان تک کہ پولوس مقدس نے بہی
اوس سے سند پکڑی ہے مگر سولہوین صدی مین تصدیق کونسل
ٹرنٹ کے جہوٹی اور غیر واجب التسلیم ٹہر گئی پانچوین کتاب معراج
ارجن کہتا ہے کہ ورس ۹ نامہ یہودا کا اسی سے منقول ہے اور لارڈنر
اپنی تفسیر کی جلد دوسرے کے صفحہ ۱۲۵ مین اس قول ارجن کو نقل کرتا ہے
چہٹی کتاب الاسرار ساتوین ٹسٹمنٹ اٹہوین کتاب الاقرار
اور اب مسیحی ان کتابون کو جو مشاہدات سے آخر تک ہین جہوٹی بتلاتے
ہین ہارن صاحب کہتے ہین کہ مظنون یون ہے کہ یہ جعلی کتابین
شروع ملت مسیحی مین ایجاد ہوئین ہون انتہی کہتا ہون مین اس
ظن کے موافق معلوم ہوا کہ طبقہ اولی ملت مسیحی مین بڑے جعل بنانے
والے تہے اور موافق اقرار آرجن کے پولوس اور یہودا نے انہین
جہوٹی کتابون سے اپنے خطون مین نقل کیا ہے اور اب عیسائی اونہین

[illegible]

حملونکو جو انہین جہوٹی کتابون سے منقول ہین کلام روح القدس مانتے ہین سبحان اللہ پولوس اور یہودا کو جو انکے زعم مین صاحب الہام تہے خبر نہو اور سولہوین صدی والونکو سولہ سو برس کے بعد اطلاع ہوجائے

فصل دوسری اس امر کے بیان مین کہ یہہ پانچ کتابین موسی علیہ السلام کی جو اب اہل کتاب کے نزدیک واجب التسلیم ہین تصنیف موسی علیہ السلام کی نہین بہت ورس اور عبارتین اس امر کی دلیل ہین

اول سند

ورس ۳۱ باب ۳۶ کتاب پیدایش کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ع اور بادشاہ جو زمین ادوم پر مسلط ہوئے پیشتر اس سے کہ بنی اسرائیل کوئی بادشاہ ہو ہی ہین انتہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لکہنے والا کتاب پیدایش کا کوئی شخص اوس زمانہ کے بعد ہے جسمین بنی اسرائیل مین سے بعضے بادشاہ ہو چکے ہون

دوسری سند

ورس ۳ باب ۲۱ کتاب شمار کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ چنانچہ یہواہ نے بنی اسرائیل کی آواز سنی اور کنعانیون کو گرفتار کر دیا اور اونہون نے اونہین اور اونکی بستیون کو حرم کر دیا اور اوسنے اس مکان نام حرم رکہا انتہی اور جملہ اخیرہ اور ترجمون مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور اوسنے اوس مقام کا نام حرمہ رکہا فارسیہ ۱۸۳۹ او ان موضع را حارمہ نام نہاد فارسیہ ۱۸۴۵ وان مکان را حرمہ نام نہاد نہ یہہ ورس دلالت کرتا ہے کہ مصنف اس کتاب کا کوئی شخص

سوائے موسیٰ علیہ السلام کے ہے کہ اوسکے وقت مین قتل کنعانیونکا
اور حرم کرنا اونکی بستیونکا اور یہہ نام رکھنا (یعنی حرمہ) واقع ہویا ہوا
یہہ تو بعد زمانے یوشع علیہ السلام کے ہوا ہے ورس سترہوان باب
اول کتاب القضات کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور یہوداہ اپنے بہائی
شمعون کے ساتہہ گیا اور اونہون نے اون کنعانیون کو جو صفات
مین رہتے تہے جا مارا اور قریہ کو حرم کردیا اور اوسکا نام حرمہ کہا
انتہی در جملہ اخیرہ اور ترجمون مین یون ہے فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ و آن شہر
بہ حارمہ مسمی گشت فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ و اسم شہر حرماہ نامیدہ شد اور موسیٰ
علیہ السلام تو کنعان تک پہنچے بہی نہ تہے قتل اور حرم بستیون کنعانیونکا

تیسری سند ۳

اور حرمہ نام رکہنے کا تو کیا ذکر ورس ۱۴ اوسی باب ۲۱ کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲
اسی لیئے یہواہ کی جنگ نامی مین لکہا ہے کہ یہہ دریائی قلزم اور وادی
ارنون کے پاس ہے انتہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف اس کتاب کا
کوئی شخص اور پیچہلے موسیٰ علیہ السلام کے ہے کہ اوسنے بعض حالات کو
جنگ نامی یہواہ سے نقل کیا ہے اور معلوم نہین کہ وہ جنگ نامہ کسکی
تصنیف ہے اور کس زمانے مین تصنیف ہوا تہا اور اب وہ کتاب سبکی سب

چوتھی سند ۴

گم ہے اوسکا پتا ہی نہین لگتا ورس ۳ باب ۱۲ اوسی کتاب کا یون ہے اور
موسیٰ سارے لوگونسے جو روی زمین پر تہے زیادہ بردبار تہا انتہی اسے پہلی نوز ۱

۵ پانچوین سند

کہتا ہے کہ اس فقرہ سے معلوم ہوا کہ مولف اس کتاب کا موسی علیہ السلام نہین اسلیئے کہ کوئی متکبر بہی ایسی اپنی تعریف بڑہ کر نہین کرتا بلکہ مولف اسکا کوئی شخص معتقدون حضرت موسی علیہ السلام سے ہے نہ موسی علیہ السلام ورس ۴۱ باب ۳۲ کتاب گنتی کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور منسا کا بیٹا یایر نکلا اور اسنے اس نواحی کے گانوون کو لے لیا اور اونکا نام یایر کے گانو رکہا اور ورس ۱۴ باب تیسری استثناء کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ منسا کے بیٹے یایر نے ارغوب کی ساری مملکت جشوریون اور ماعکاتیون کی نواحی تک لے لی اور اوسنے جالوت یایر باسان اسکا نام رکہا جو اسکا نام تہا وہی نام آج تک ہے انتہی ان درسون سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف اس کتاب کا کوئی اور ہی شخص ہے کیونکہ یقینا یایر بعد زمانہ موسی علیہ السلام کے ہوا ہے اور تسخیر کرنا اوسکا اون اضلاع کو بلا شبہ بعد اوسکے ہے اور یہہ لفظ وہی نام آج تک ہے اسپر دلالت کرتا ہے کہ یہہ شخص یایر کے بعد بہی مدت پیچہے ہوا ہے حضرت موسی کا تو کیا ذکر علاوہ اسکے یہہ بہی صحیح نہین کہ یایر منسا کا بیٹا ہو اسلیئے کہ یایر بیٹا شجوب کا اور اولاد یہودا مین ہے جیسا ورس ۲۲ باب ۲ کتاب اول اخبار الایام مین مصرح ہے اور منسا اولاد یوسف علیہ السلام مین ہے تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ذیل ورس ۱۴ باب

کتاب استثنا کے یون ہے کہ جملہ اخیرہ الحاقی ہے کسینے بعد موسیٰ علیہ
السلام کے بڑہایا ہے اگر اوسکو چہوڑا جاوے تو کچہہ مطلب نہین بگڑتا
انتہی کہتا ہون مین کہ اگر الحاقی کہو تو سب درس ورس کو الحاقی مانو جملہ اخیرہ
کی تخصیص لغو ہے درس ا باب ا کتاب استثناء کا یون ہے یہ وے
باتین ہین جو موسیٰ نے اردن کے اوس پار بیابان کے میدانمین
سوف کے مقابل فاران اور توفل اور لابان اور حصیرات اور ذی ذہب کے
درمیان بنی اسرائیل کو کہین انتہی پس یہ لفظ اوس پار الخ دلالت کرتا ہے
کہ لکہنے والا اس کتاب کا دوسری طرف اردن کے تہا اور اسی لیے
اسپائی نوزا اور کئی اور شخصون نے کہا ہے کہ کتاب استثناء کی تصنیف
موسیٰ علیہ السلام کی نہین اور وہ لفظ جسکا ترجمہ اوس پار کیا گیا اوسکا
ترجمہ اسیطرح مترجمون یونانی توریت نے جو بہتر بڑے بڑے عالم ہو
تہے اور مترجم ترجمہ لاطینی نے کہ بہت بڑا معتبر مسیحیون مین ہے اور
ڈاکٹر جیڈس نے اپنے ترجمہ مین اور اسیطرح بے شمار مترجمون نے
بلکہ سب ملکون والون نے جو غیر انگلنڈ کے رہنے والے ہین (شاید سو
مترجم ترجمہ سریانی کے) کیا ہے اور رومن کاتلک کے ترجمے انگریزی سب
انہین کے موافق ہین اور عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کے اس اعتراض کو دفع
کرنے کے لئے اون سب ترجمون مذکورہ بالا کو غلط ٹہراتے ہین مگر جمہور

ساتوین سند

ہمارے ساميني قول انكا كب معتبر ہے اور جمہور سے لاكہون بلك كروڑون فاضل عيسائي
ادنكي صحت كے قائل تہے اور اگر انكے قول كو مان ہی لين تو بہی ہمارا اعتراض
ذقہ رومن كاتلك اور اور فرقون پر جو اونكي صحت كے قائل ہين بلاشبہ تمام ہے
وراس فرقہ كے اقرار كے موافق سب ترجمے خراب اور غلط اور
مہور سلف بڑے محرف يا بے فہم ٹہرتے ہين اسليئے يا اون سبنے
صدًا ترجمہ غلط كركے اوسكو مطلب كلام الہامی كا بتلا كر واجب
لاعتقاد كيا ہوگا تو محرف ٹہرے يا اون سب كو كچہہ علم نہ تہا اور بے علمی
دس غلطی مين پڑے تہے باب ١٦ كتاب خروج مين ہے ہندسہ ١٨٢٢
۳۵ اور بنی اسرائيل چاليس برس جب تك كہ وے بستی مين آيئے
من كہاتے رہے جب تك كہ وے زمين كنعان كی نواحی مين آئے من
ہاتے رہے ۳۶ اور ايك عمر ايفا كا دسوان حصہ ہے انتہی ظاہراً يے
درس دلالت كرتے ہين كہ مصنف اس كتاب كا وہ ہے كہ جسكے
ہد مين يا پہلے اوسكے عہد كے كنعان مين پہنچنا اور من كا موقوف
ہونا عمل مين آيا ہو اور وزن ايفا كا رائج ہو اور حضرت موسى كی زندگی
ميے دونون امر نہين واقع ہوئے بلكہ كنعان مين يوشع عليہ السلام كے
ساتہہ پہنچے اور من اوسوقت موقوف ہوا ہے جب بنی اسرائيل نے
عيد فصح كے دن سر زمين اريحا مين وہانكے حاصل سے فطيری كہائين

اور بہنین بالین کہائی ہین جیسا باب پانچوین کتاب یوشع سے معلوم
ہوتا ہے اور وزن ایفا کا حضرت موسی کے عہد سے پیچھے نکلا
باب ۳۴ کتاب استثناء کا سب دلالت کرتا ہے کہ یہہ ۸ اٹھوین سند
کتاب تصنیف موسی علیہ السلام کی نہین خصوصاً اوسمین یہہ
الفاظ کہ آج کے دن تک کسینے اوسکی (یعنے موسی علیہ السلام کی
قبر کو نہ پہچانا اور آجتک بنی اسرائیل مین موسی کی مانند کوئی قایم نہین ہوا
صاف دلالت کرتے ہین کہ مصنف اسکا بہت ہی بعد موسی علیہ السلام کے
ہوا ہے تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ کلام موسی علیہ السلام کا
باب گذشتہ پر تمام ہوا اور یہہ باب کسی کا الحاق کیا ہوا ہے
وہ شخص یوشع ہو یا صموئیل یا عزرا یا اونکے بعد کوئی اور پیغمبر
ٹہیک دریافت نہین ہوتا شاید پچھلے ورس بعد رہائی بابل کے
عزرا کے عہد مین لکہے گئے ہونگے انتہی اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ
مین بہی اسیکے موافق ہے دیکہو انکے معترفونکو کوئی سند نہین ملی
کہ باوجود اقرار کرنے الحاق کے کسی الحاق کرنیوالیکو متعین نہین کرسکتے
بلکہ اٹکل پچو اوہی تباہی کہتے ہین کہ شاید فلانا ہو یا فلانا سچ ہے
کہ جب سند نہو تو بیچارے کیا کرین مگر تحکم یہہ ہے کہ قیاساً دعوی
کرتے ہین کہ کوئی پیغمبر ہوگا حالانکہ یہہ تو فقط ایک گمان ہے کوئی اسکی دلیل

ہین سے عامہ یہ ہمکا نے عوام کے لئے ایسا کہتے ہونگے ورس ۶ باب ۱۲ — نوین سند ۹
پیدایش کا یون ہے ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ ابرام نے اس سرزمین مین
نابلس کے مقام اور مری کی بلوط تک سیر کیے اور اوسوقت کنعانی
اس زمین مین تھے انتہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے
لیے ہلا وسوقت ملک مین کنعانی تھے اور اسیطرح اور بہتیرے چند جا
کتب مقدسہ مین ربط کے لیے عزرا یا کسی اور الہامی شخص نے
جس زمانہ مین کہ کتابین جمع کی گئین تہین بعد مدت کے تصنیف اون
کتابون سے بڑہا دیئے ہین انتہی دیکہو ان مواضع مین بہی مفسرین نے اپنا
عذر کچا پیش کرکے اگلون سے کہتے ہین کہ فلانا یا فلانا ہوگا ورس ۱۴ باب ۱۴ — دسوین سند ۱۰
پیدایش کا یون ہے سنہ ۱۸۴۲ جب ابیرام نے سنا کہ اوسکا بہائی گرفتار
ہوا تو اوسنے اپنے سیکہے ہوئے تین سو اٹہارہ خانہ زادون کو
لیکے دان تک اوسکا تعاقب کیا انتہی اور یہہ جملہ دان تک الخ
اور ترجمون مین یون ہے فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ تا بدان ایشانرا تعاقب نمود فارسیہ
سنہ ۱۸۴۵ ایشانرا تا دان تعاقب نمود عربیہ سنہ ۱۸۳۱ وانطلق فی اثرہم
حتی الی دان اور اسیطرح ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ والا کہہ چالاکی کر گیا ہے
اور دان کی جای بانیاس لکہہ گیا اور دان نام ایک شہر کا ہے کہ
بنی اسرائیل نے بعد زمانہ موسی اور یوشع علیہما السلام کے جب شہر لیش

کتاب القضات کا درس ۲۹ باب ۱۸ ... اسرائیل ... شہر کا نام ... [illegible]

فتح کرکے اوسکے لوگون کو قتل اور اوس شہر کو جلا دیا تہا تو نیا شہر
اباد کرکے نام اوسکا یہہ رکہا تھا جیسا کہ کتاب القضات کے باب
اٹھارویں سے یہہ بات بخوبی کہلتی ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ
مصنف اس کتاب کا کوئی شخص بعد ابادی اس شہر کے گذرا ہے
دگرنہ اگر موسی علیہ السلام ہوتے تو ضرور دان کی جگہ لیث لکہتے
اور حالانکہ عبری نسخون مین لفظ دان کا ہی مرقوم ہے علاوہ اسکے
لوط بہتیجے ابراہیم علیہ السلام کے تہے نہ بہائی درس ۱۲ باب ۱۱
مین ہے تارح نے اپنے بیٹے ابیرام اور اپنے پوتے لوط یعنی اپنے
گیارہوین سند ۱۱ — بیٹے ہاران کے بیٹے کو الخ درس ۲ باب ۱۳ کتاب پیدایش کا یون ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اور ابرام نے اپنا ڈیرا اوٹھایا اور ممری کی بلوطون
جو حبرون مین ہے جا رہا الخ اور اسیطرح درس ستائیسوین باب [illegible]
اور درس ۲ باب ۲۳ کتاب پیدایش مین لفظ حبرون کا واقع ہے
اور حبرون نام ایک قریہ کا ہے کہ بنی اسرائیل نے بعد فتح فلسطین
یہہ نام اوسکا رکہا تہا اور پہلے اوسکا نام قریہ اربع تہا جیسا
درس ۱۵ باب ۱۴ کتاب یوشع سے معلوم ہوتا ہے پس اس سے بہی معلوم
ہوتا ہے کہ مصنف اس کتاب کا بعد فتح فلسطین کے گذرا ہے
بارہوین سند ۱۲ — درس ۱۲ باب ۲۵ کتاب پیدایش کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ بہر بنی اسرائیل [illegible]

کوچ کیا اور اپنا خیمہ عیذر کے ٹیلے سے اوس پار استادہ کیا انتہی اور

عیذر نام اوس منارہ کا ہے جو دروازہ یروشالم پر تہا پس مصنف
اسکا کوئی ساول یا داؤد علیہ السلام کے عہد مین ہوگا اور ملاحظہ
زبور اور کتاب نحمیا اور یرمیا اور حزقیل علیہم السلام سے یہہ
بات معلوم ہوتی ہے کہ زمانہ سلف مین بہی طریقہ تالیف او تصنیف کا
ایسا ہی تھا جیسا اب ہے اور ناظر کو دیکھتے ہی معلوم ہوجاتا تھا
کہ مصنف اپنا حال لکہتا ہے اور تمام توریت مین کوئی ورس ایسا نہین
کہ اوس سے معلوم ہو کہ موسے علیہ السلام خود ہی اپنا حال لکہتے ہین
بلکہ جہان ذکر موسیٰ علیہ السلام کا ہے اوسجا غایب کے صیغہ سے اونکو
بولا گیا ہے اور ایک جا بہی صیغہ متکلم سے نہین تعبیر کیا اور کچہہ مثالین اوسکی
بطور نمونہ کے لکہی جاتی ہین ۱ باب ۲ خروج کا ہندسہ ۲۲ سنہ ۱۸ ۱۱ اور ۱۵ بعد نہین
یون ہوا کہ جب موسیٰ بڑا ہوا الخ ۱۵ جب فرعون نے یہہ سنا تو
چاہا کہ موسی کو قتل کرے پر موسی فرعون کے حضور سے بہاگا الخ
۲۱ تب موسی اس شخص کے گہر مین رہنے پر راضی ہوا الخ اور تمام اِن ایات مین
ضمیر غایب کی موسی علیہ السلام کی طرف پہرتی ہے اور ایسا ہی
اور باقی مین سمجہنا چاہیئے ۲ باب ۳ خروج ۱ اور موسی اپنے سسر
یثرو کے جو مدین کا کاہن تہا الخ ۳ تب موسی نے کہا کہ مین اب

تیرہوین سند

ایکطرف سیسے چلاؤن الخ ۱۱ موسی نیے خدا کو کہا مین کون ہون جو فرعون
پاس جاؤن الخ ۱۲ تب موسی نیے خدا سیے کہا الخ ۱۵ پہر خدا نے
موسی سیے کہا الخ ۱۶ باب ۴ خروج ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ ۱ تب موسی نیے
جواب دیا الخ ۱۰ تب یہواہ نیے موسی سیے کہا الخ ۱۰ تب موسی نے
یہواہ سیے کہا الخ ۱۴ تب یہواہ کا غصہ موسی پر بہڑکا الخ ۱۸ تب
موسی روانہ ہوا الخ ۱۹ تب یہواہ نیے مدین مین موسی کو کہا الخ ۲۰
تب موسی نیے اپنی جورو اور اپنے بیٹونکو لیا الخ ۲۱ اور یہواہ نیے
موسی کو کہا الخ ۲۸ اور موسی نیے خدا کی جسنے اوسیے بہیجا الخ
۲۹ تب موسی اور ہارون گئے الخ ۱۰ باب ۵ خروج ۲ بعد اسکے موسی
یہواہ کنی پہر گیا الخ ۵ باب ۶ خروج ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ ۱ تب یہواہ نیے
موسی سیے کہا الخ ۲ پہر خدا نے موسی کو فرمایا الخ ۹ موسی نیے
بنی اسرائیل کو یونہی کہا الخ ۱۰ پہر یہواہ نیے موسی کو فرمایا الخ
۱۲ تب موسی نیے یہواہ کے آگے یون کہا الخ ۱۳ تب یہواہ نیے
موسی اور ہارون کو کہا الخ ۲۶ یہ وہ ہارون اور موسی ہین جنہین
یہواہ نیے فرمایا الخ ۲۸ اور جسدن یہواہ نیے ملک مصر مین موسی سیے
باتین کین یون ہوا ۲۹ کہ یہواہ نیے موسی کو کہا الخ ۶ باب ۷ خروج ہندیہ
سنہ ۱۸۲۲ ۱ پہر یہواہ نیے موسی سیے کہا الخ ۶ موسی اور ہارون نیے

جیسا یہوواہ نے اونہیں کہا اونہوں نے ویسا ہی کیا ۷ اور جس وقت اون دونوں نے
فرعون سے گفتگو کی موسی اسی برس کا اور ہارون تراسی برس کا تہا
۸ اور یہوواہ نے موسی اور ہارون کو کہا ۱۰ تب موسی اور ہارون
فرعون کے آگے گئے الخ اور آخر کتاب استثنا تک یہی حال ہے
اور نقل اون فقروں کی گویا نصف توریت کی نقل ہے پس ناظر توریت پر
یہہ بات صاف کہلتی ہے کہ لکھنے والا اس کا کوئی سوائی موسی
علیہ السلام کے ہے اور اسیطرح اور باتیں متتبع کو مل سکتی ہین
اور بعض مفسر بابت ورس ۱۴ باب ۱۴ اور ورس ۱۸ باب ۲۳ کتاب
پیدایش کے یوں عذر کرتے ہین کہ ممکن ہے کہ موسی نے لیث اور قریہ
اربع ہی لکھا ہوگا مگر کسی نقل نویس نے توضیح کے لیئے اون لفظونکو
لفظ دان اور حبرون کے ساتہہ بدل ڈالا کہتا ہوں نہین کہ موافق
اونکے اقرار کے بہت عرصہ کے بعد یہہ تحریف کاتب کی ایسی چل
گئی کہ سب نسخونمین پہیل پڑی تو تحریف اوسمین زمانہ سلف مین بہی
ہوا کرتی تہی اور بہت عرصہ کے بعد چل جاتی تہی پس ایسا ہی ممکن ہے
کہ اور جا بہی ملحدون یا کاتبون نے شرارت کی ہو اور اوسکی نفی کی
کوئی دلیل نہین جیسا کہ مورخون نے اقرار کیا ہے کہ ملحدون کو بہت
بڑی گنجایش تحریف کی توریت اور انجیل مین تہی اور ذکر اسکا فصل ثانیہ مین

دیکہو کہ کیا ہتا اور اسکا پادری اور عیسائی اور تمام اوسکا کالمنٹ ہیگا اور شرقی انگلستان مین تہی اور ہندوستان اور سلہ ۱۲ منہ

مقدمہ مین گذرا اور ڈکسنری بیبل مین جو ۱۸۴۳ع امین امریکا مین چھپی موافق شرحون بیبل کے یون مرقوم ہے کہ کتاب موسی کی بعضے جملے صاف اس بات پر دلالت کرتے ہین کہ موسی علیہ السلام کا کلام نہین مثل ورس ۱۴ باب ۲۳ کتاب گنتی اور ورس ۱۴ باب ۳ کتاب استثنا کے اور بعضی عبارت اوسکی موسی کی عبارت سے میل نہین کہاتی اور ان فقرات کو یقینا ہم نہین کہہ سکتے کہ کسکی لکہی ہوئی ہین مگر بظن غالب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ عزرا نے ان فقرون کو ملایا ہے جیسا کہ نوین اور دسوین باب کتاب عزرا اور اٹہوین باب کتاب نحمیا سے معلوم ہوتا ہے انتہی دیکہو یہ لوگ صاف اقرار کرتے ہین کہ کتاب موسی مین الحاق ہے اور بعضی عبارتین موسی کی عبارت سے میل نہین کہاتی اور الحاق کرنے والا یقینا آج تک عیسائیون کے نزدیک متعین نہین اٹکلون سے عزرا علیہ السلام کو کہتے ہین اور باب نوین اور دسوین کتاب عزرا اور آٹہوین باب کتاب نحمیا کو دلیل اپنے گمان کی بتلاتے ہین اور یہہ اٹکل قابل پذیرائی کے نہین اور اسکو ظن غالب کہنا خطا ہے اسلئے اون بابون کتاب عزرا سے اسیقدر سمجہا جاتا ہے کہ عزرا نے اظہار افسوس کا حرکات ناشائستہ بنی اسرائیل سے اور اقرار گناہون کا کیا اور باب آٹہوین کتاب نحمیا سے اسیقدر مفہوم ہوتا

که عزرا نے توریت سبکو پڑھ کر سنائی اور کچھ بھی اونمین ذکر الحاق اور عدم الحاق
کا نہین

فصل تیسری نسخه عبری اور سامری اور یونانی کے اختلافونکے

بیانمین جاننا چاہیے که ان تینونمین ایسا اختلاف ہے که دلالت کرتا ہے
که بلا شبہ تحریف واقع ہوئی ہے اور جو ان سب اختلافونکے ذکر
کرنے سے کتاب بہت بڑھ جاتی ہے اسلیے اون سبکے ذکر سے
اغماض کرکے کچھ تھوڑے سے اختلاف نقل کرتے ہین اول یہه

پہلا اختلاف

بیان زمانه ولادت آدم علیه السلام سے طوفان تک ایسا مختلف ہے
که کوئی تاویل سوائی تسلیم تحریف کے نہین ہو سکتی اسلیے که موافق عبری کے
وه زمانه ایک ہزار چھه سو چھپن ۱۶۵۶ ہے اور موافق اکثر نسخون یونانی کے دو ہزار دو سو باسٹھه ۲۲۶۲
اور موافق ایک نسخه کے دو ہزار دو سو بیالیس ۲۲۴۲ اور موافق سامری کے ایکہزار تین سو
سات ۱۳۰۷ تو دیکھو تینونمین سیکڑون برس کا فرق ہے نه ایک دو برس کا اور موافق توریت
سامری کے ایک اور تماشا ہے که جو طوفان کے وقت عمر نوح علیه السلام کی چھه سو
برس کی تھی اور عمر آدم ع کی نوسو تیس ۹۳۰ برس کی ہوئی ہے تو لازم آتا ہے که وقت وفات
آدم ع کے عمر حضرت نوح کی دو سو تئیس ۲۲۳ برس کو پہنچی ہو حالانکه یہه تو باتفاق مورخین کے
غلط ہے اور نسخے عبری اور یونانی کے معا اسکی تکذیب کرتے ہین کیونکه موافق عبری کے
ایک سو چھبیس ۱۲۶ برس بعد وفات آدم ع کی ولادت نوح ع کی ہوئی ہے اور موافق اکثر نسخون
یونانی کے سات سو بتیس ۷۳۲ برس بعد اور یوسیفس یہودی نے جو مسیحی اوسکو بڑا مورخ

گنتے ہین بسبب اس اختلاف فاحش کے تینونکو غیر معتبر سمجھکر زمانہ دو ہزار دو سو چھپن ۲۲۵۶
برس کا لکھا ہے اور موافق تفہیم ہنری اور اسکاٹ کے تفصیل اختلاف تینون نسخونکی جدول
مین لکھی جاتی ہے

نام بزرگونکا جنکی عمر مین بعد پیدا ہونے اولاد کے اختلاف ہے	بیان عمر بزرگون کا موافق تینون نسخون کے		
	عبری	سامری	یونانی
ادم علیہ السلام	۱۳۰	۱۳۰	۲۳۰
شیث عم	۱۰۵	۱۰۵	۲۰۵
انوش	۹۰	۹۰	۱۹۰
قینان	۷۰	۷۰	۱۷۰
مہلائیل	۶۵	۶۵	۱۶۵
یارد	۱۶۲	۶۲	۱۶۲
حنوک علیہ السلام	۶۵	۶۵	۱۶۵
متوسالح	۱۸۷	۶۷	۱۸۷
لامک	۱۸۲	۵۳	۱۸۸
نوح ع وقت طوفان تک	۶۰۰	۶۰۰	۶۰۰
	۱۶۵۶	۱۳۰۷	۲۲۶۲

دوسرا اختلاف

دوسرا یہہ کہ موافق عبری کی نسخہ طوفان سے ولادت ابراہیم علیہ
السلام تک دو سو بانوے ۲۹۲ برس اور موافق اکثر نسخون یونانی کے
ایکہزار بہتر ۱۰۷۲ اور موافق ایک نسخہ یونانی سے گیارہ سو بہتر ۱۱۷۲ اور موافق
سامری سے نو سو بیالیس ۹۴۲ برس ہے اور عبری سے موافق یہہ طرفہ
تماشا اور ہے کہ بعد طوفان سے نوح علیہ السلام تین سو پچاس ۳۵۰
برس جیئے جیسا درس ۲۸ باب ۹ کتاب پیدائش مین مصرح ہے
اور ولادت ابراہیم علیہ السلام کی دو سو بانوے ۲۹۲ برس بعد
طوفان سے ہوی تو لازم آتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو اٹھاون ۵۸
برس کی عمر تک دیکہا ہوا اور یہہ تو باتفاق تواریخ سے غلط ہے
اور موافق اکثر نسخون یونانی سے سات سو بائیس ۷۲۲ برس اور
موافق ایک نسخہ یونانی سے آٹھ سو بائیس ۸۲۲ برس بعد وفات
نوح علیہ السلام سے ولادت ابراہیم علیہ السلام کے ہوئی ہے اور
موافق سامری کی پانسو بانوین ۵۹۲ برس بعد لیس دیکھنے کا کیا امکان اور
نسخون یونانی مین اور ایک خبط ہے کہ ارفخشد اور شالح سے بیچ مین قینان
کو اپنی طرف سے بڑہا دیا ہے کہ عبری اور سامری مین اوسکا پتا نہین اور
یوسیفس نے بہی اوسکو غلط جانکر نہین لکہا اور مورخان انگریزی نے
بیان مدت مذکور مین تینون نسخون کو غیر معتبر سمجہا اور اوسکو تین سو باون

برس لکہا اور اسکو تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین موافق قول
بشپ کلڈریہ کے مختار کرکے یون لکہا ہے کہ کل زمانہ طوفان سے ولادت
ابراہیم تک تین سو باون (۳۵۲) برس ہے انتہی اور تعجب ہے کہ اس تفسیر والون نے
سالونکو جو نسخہ عبری مین مصرح ہین کیون نہین جمع کرلیا تاکہ غلطی کلڈریہ کی ادنی
ظاہر ہوجاتی اور یوسیفس سب کے مخالف اوس مدت کو نو سو ترانوے
برس لکہتا ہے اور تفصیل اختلاف تینون نسخون کی موافق تفسیر ہنری اور اسکاٹ کے

نام بزرگونکا جن کی عمرین وقت پیدا ہونے اولاد کے اختلاف ہے	بیان عمر بزرگونکا موافق تینون نسخون کے		
	عبری	سامری	یونانی
سام سے ارفخشد کی ولادت	۲ برس بعد طوفان کے	۲	۲
ارفخشد	۳۵	۱۳۵	۱۳۵
قینان	بالکل ندارد	بالکل ندارد	۱۳۰
شالح	۳۰	۱۳۰	۱۳۰
عابر	۳۴	۱۳۴	۱۳۴
فالغ	۳۰	۱۳۰	۱۳۰
رعو	۳۲	۱۳۲	۱۳۲
سروغ	۳۰	۱۳۰	۱۳۰
ناحور	۲۹	۷۹	۷۹
تارح	۷۰	۷۰	۷۰
	۲۹۲	۹۴۲	۱۰۷۲

تیسرا اختلاف

تیسرا یہہ کہ دفتر دوسرے لب التواریخ کی شروع جدول مین صفحہ
۱۴۳ مین تشریح سنون قبل ولادت مسیح مین لکھا ہے نسخہ
منطبعہ سنہ ۱۸۲۹ء دار الحکومت کلکتہ کا جہان کا خلق عبری کتاب مقدس کے
مطابق ۴۰۰۴ نقل سپٹواجنٹ کی (یعنے ترجمہ یونانی کی) مطابق
۵۸۷۲ نقل سمارٹن کی مطابق ۴۷۰۰ انتہی بلفظہ دیکھو اس کے موافق
زمانہ مابین ولادت ادم اور عیسی علیہما السلام مین کیسا اختلاف ہے
اور ان اختلافات مین قدما مسیحی یہودیونکو الزام تحریف کا دیتے تہے اور
کہتے تہے کہ قریب سنہ ایکسوتیس ۱۳۰ عیسوی کے یہودیون نے یہہ تحریف کی
ہے اور اکسٹائن بہی جو بہت بڑا عالم عیسائی گذرا ہے عبری کو محرف
بتلاتا ہے جلد اول تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ فاضلون نے جو حساب
نسبت تاریخون واردات مندرجہ عہد عتیق کے کئے ہین اون حسابون مین
بڑے بڑے فرق واقع ہین خصوصًا اون واردات کی تاریخون مین
جو قبل از طلب ابراہیم کے ہوئی تہین لیکن ان اختلافات سے اکثر
مطالعین کو کچہہ بڑی غرض نہین اکسٹائن یہودیونکو الزام تبدیلی تاریخ کا
نسبت اون بزرگونکی جو قبل اور بعد زمانہ طوفان کے زمانہ حضرت موسی تک
ہوئے دیتا تہا اور وجہ الزام کی یہہ کہتا تہا کہ اونہون نے واسطے غیر معتبر
کرنے ترجمہ یونانی اور دشمنی دین مسیحی کے یہہ امر کیا تہا اور یہی

معلوم ہوتی ہے کہ قدما مسیحیون مین عام تہی اور وے کہتے تہے کہ قریب سنہ ۱۳۰
ایکسو تیس برس عیسوی کے یہود نے یہہ تحریف کی ہے پہر اوسکی تفسیر مین ہے
کہ ہیلز صاحب نے یوسیفس اور ترجمہ یونانی سے کچہہ اونکی غلطیان صحیح
کرکے تاریخ لی ہے کہ اوسکی موافق ولادت مسیح علیہ السلام تک پیدایش عالم سے ۵۴۱۱
مدت پانچ ہزار چار سو گیارہ برس کی اور طوفان سے مدت تین ہزار ایکسو پچپن برس کی ہے ۳۱۵۵
اور باعث فرق کا یہہ ہوا کہ بزرگون کی ولادت کی تاریخ یونانی ترجمہ مین سو
برس اوپر نکلے یا اونکی عمر مین بہ نسبت عبرانی عہد عتیق کے زائد ہے گو کل مجموعہ
ایک سا رہا مثلا اگر عبرانی مین لکہا ہے کہ فلانا بزرگ جب اوسکے بیٹا
ہوا سو برس کا تہا تو یونانی مین ہے کہ دو سو برس کا تہا انتہی دیکہو اس تفسیر مین
صاف مصرح ہے کہ قدما کے نزدیک نسخہ عبری محرف اور یونانی صحیح تہا اور
تحریف یہود کی سنہ ۱۳۰ع مین بتلاتے تہے اور آگسٹائن بہی الزام تحریف کا
یہود کو دیتا تہا اور سچ ہے کہ یہود یونکی بد دیانتی سے یہہ بات کچہہ بعید نہین ہے
چوتہا یہہ کہ ورس ۴ باب ۲۷ کتاب استثناء کا نسخون عبری مین یون ہے — چوتہا اختلاف
ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ سو جب تم اردن کی پار اتر جاؤ تو تم اون پتہرونکو جنکی
بابت مین تمہین آج کے دن حکم کرتا ہون عیبال کے پہاڑ پر نصب کیجیو
اور اون پر چونا پہیریو انتہی اور ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ مین بلا تفاوت یہی عبارت ہے
اور ترجمہ فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ اور سنہ ۱۸۴۵ اسکی موافق ہین اور توریت سامری مین

عیبال کی جا گرزم واقع ہے تو عیبال اور گرزم دو پہار آمنے سامنے سے تہے جیسا
درس ۱۲ و ۱۳ ادسی باب ۲۷ سے اور درس ۲۹ باب ۱۱ استثنا
اور درس ۳۳ باب ۸ یوشع سے سمجھا جاتا ہے اور تفسیر ہنری اور
اسکاٹ مین ہے متن سامری مین یون ہے کہ ان پتہرونکو پہار گرزیم پر
رکہیو انتہی اور یہود اور سامریونمین قدیم سے نزاع ہے کہ مذبح نو ہیکل
کونسے پہار پر موافق حکم توریت کے بنانا چاہیئے اور جمہور عیسائی موافق
یہود کے اس جا یقینًا توریت سامری کو محرف کہتے ہین واقع البہتان کے
پہلے فصل مین ہے اونہون نے (یعنے سامریون نے) حسد کے دوسرے
پہاڑ پر دوسری ہیکل بنائی اور اپنی کمک کے لیئے توریت مین ایک
بات بدلی کہ جس سے معلوم ہووے کہ یہہ وہی جگہہ ہے جہان خدا نے
فرمایا تہا کہ میری عبادت کرنی چاہیئے پس یہود کی توریت اور سامریونکی
توریت کا فقط یہی فرق ہے اور ان دونون کے مقابلہ کرنے سے صرف
یہہ حجت ہوسکتی ہے کہ خالق ہیکل کو کہان بنانا چاہیئے اور سب باتون مین
سامری توریت ہماری کتاب کے موافق ہے اور یہہ تبدیل موسی کے مرنے کے
بعد کچہہ زیادہ پانچ سو برس کے واقع ہوئی مگر ہماری توریت اصلی حضرت
موسی کے وقت سے اس دم تک محفوظ و محروس ہے پر عیسائی
اوس تبدیلی ہوئی توریت کو نہین مانتے انتہی پس اقرار صاحب واقع البہتان کا ہے

عیسائیون سے نزدیک توریت سامری مین یہہ تحریف یقینی ہے
اوروہ توریت انکے نزدیک محرف اور مردود ہے اور یہہ بہی معلوم
ہوا کہ تحریف پانسو برس سے زائد کے پیچہے ایسا کار کر گئی کہ اونکے سارے
فرقہ اہل قوم مین اوسی محرف کے سب نسخے پہیل پڑے ہیں اور اعلی ادنی
اوس قوم سے اوس فعل بد پر متفق ہوگئے تو دیکہو کہ جسقدر بعد مدت
دراز کے بہی ایسا امر بے ایمانی کا جاری ہوجاتا ہے اور یہہ قول اوسکا
کہ یہود کی توریت اور سامریون کی توریت کا فقط بہی فرق ہے بالکل
غلط اور لغو ہے جیسا کہ بیان اوسکا اوپر گذرا اور کچہہ اور آتا ہے
بہرحال سننے چاہئے ان اختلاف بہت بڑے ہین اور انہین عیسائیون نے
سلفا اور خلفا کلمات مضطربانہ کہے ہین جمہور قدما عیسائی یونانی کو
صحیح اور عبری اور سامری کو محرف کہتے تہے اور ہارن صاحب
جلد دوسری اپنی تفسیر مین لکہتے ہین کہ ڈاکٹر ہیلز حامی توریت
سامری کا ہے اور اوسنے صحت تاریخ اوسکی کو دلیلون سے
خاطر خواہ ثابت کیا ہے اور ان دلیلون کی تلخیص یہان نہین
ہوسکتی جسکو منظور ہو اوسکی کتاب مین جلد اول کے صفحہ ۸۰ سے
آخر تک دیکہے اور ڈاکٹر کنی کاٹ کہتے ہین کہ ادب سامریونکا سبب
توریت کے اور لحاظ اونکی عادتونکا اور خاموش ہونا جناب مسیح کا

(یعنے الزام نہ دینا اونکو بابت تحریف کے) وقت گفتگوی مشہود کے جو عوت سامریہ سے ہوئی تہی اور اور باتین اسکو تقاضا کرتی ہین کہ جو محققین بیبل نے سامریونکو الزام تبدیل قصدی کا دیا ہے بے اصل ہے اور الزام تبدیل کا یہودیون کو دیا جاوے اور یوسی بیس اور سرل اور پرو کوپیس اور ڈیو ڈورس اور جیروم اور سن سلس اور اور قدماء مسیح علیہ السلام میں نسخہ سامری کی سند پکڑی ہے یا اقتباس کیا ہے مگر بعد اوسکے وہ نسخہ متروک ہوا انتہی اسکے موافق ہیلز اور کنی کاٹ وغیرہما سامری کو صحیح اور عبری کو محرف کہتے ہین اور یونانی بہی انکے نزدیک محرف ہوگا اور اکثر عیسائی حامی عبری کے ہین پس ان لوگون نے سلفاً او رخلفاً یقیناً ایک کو صحیح اور باقیونکو محرف مانا ہے پانچوان یہ کہ درس ۴۰ باب ۱۲ خروج کا عبری مین یون ہے ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور بنی اسرائیل کے جو مصر کے باشندے تہے بود باش چار سے تیس برس تک تہی انتہی عربیہ سنہ ۱۸۳۱ فکان جمیع ما سکن بنو اسرائیل فی ارض مصر اربعمائة وثلاثون سنة یعنے تہی مدت رہنے بنی اسرائیل کی زمین مصر مین چار سو تیس برس فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ ایام بودن بنی اسرائیل کہ در مصر ساکن بودند مدت چہار صد و سی سال بود حالانکہ یہہ غلط ہے اسلئے کہ مدت رہنے بنی اسرائیل کی مصر مین دو سو پندرہ

پانچوان اختلاف

برس ہے نہ چار سو تیس برس اور توریت سامری اور ترجمہ یونانی مین
اسطرح واقع ہے اور بنی اسرائیل اور اونکے اباء و اجداد کا رہنا
زمین کنعان اور زمین مصر مین چار سو تیس برس تہا انتہی اور تفسیر ہنری
اور اسکاٹ مین بعد نقل اس عبارت کے سامری نسخے یون ہے
یہہ بلا شبہ سچی عبارت ہے اور متن کی ہر مشکل کو دور کردیتی ہے انتہی
پس نسخہ عبری سے قصداً یا سہواً لفظ اباء و اجداد اور لفظ زمین کنعان کا
گرایا گیا یا سامری اور یونانی مین بطور اصلاح کے بڑہایا گیا ہے
اور باوجود اسکے اس ورس کو ورس ۱۳ باب ۱۵ پیدایش سے مخالفت
ہے اور وہ یون ہے ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ تب اوسنے ابرام کو کہا یقین
جان کہ تیری اولاد پردیس مین آوارہ ہوگی اور وہانکے لوگون کے
بندے ہونگے وے اونہین چار سو برس تک دکھہ دینگے انتہی
دیکھو اسمین فقط چار سو برس ہین علاوہ اسکے بندے ہونا اور دکھہ پانا
اونکا جبہی تہا جب مصر مین آئی اور وہ کل دو سو پندرہ برس ہین نہ چار سو
تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ذیل ورس ۴۰ باب ۱۲ خروج کے واسطے
دفع کرنے تخالف کے یون مرقوم ہے کہ یہہ دونون ورس آپسمین مخالف
نہین اسلیئے کہ پیدایش مین زمانہ ولادت اسحاق سے اور خروج
مین زمانے جانے ابراہیم کے اور ہے گنا گیا ہے اور ابراہیم اور اسکی

اولاد زمین کنعان مین دوسو پندرہ برس بیگانی رہی اور بنی اسرائیل زمین مصر مین دوسو پندرہ برس انتہی کہتا ہون مین کہ اول یہہ توجیہ واہی ہے کہ رجما بالغیب بدون کسی قرینہ کے مبدء مدت مذکور کا ایکجا ولادت اسحاق علیہ السلام کو اور دوسری جا زمانہ خروج ابراہیم کو اوسی ٹھہراتے ہین اور کوئی قرینہ اسکا نہین علاوہ اسکے یہہ توجیہ مخالف اوسکے ہے جو اوسی تفسیر مین ذیل ورس ۱۴ باب ۵ پیدایش کے مذکور ہے کہ ابراہیم کے کنعان مین پہنچنے سے ولادت اسحاق تک ۲۵ برس ہین اور اسحاق کی عمر وقت ولادت یعقوب کے ۶۰ برس کی اور عمر یعقوب کی وقت جانے مصر کے ایکسو تیس برس کی تہی اور تینون کے جمع کرنے سے دوسو پندرہ برس ہوتے ہین انتہی اس لیئے کہ اس مفسر نے دونو جا مدت رہنے مصر کی دوسو پندرہ برس ملنے جیساکہ اور مورخ بہی اسیطرح لکہتے ہین اور دوسری جا عمر اسحاق علیہ السلام کی وقت ولادت یعقوب علیہ السلام کی ۶۰ برسکی اور عمر یعقوب علیہ السلام کی وقت جانے مصر ۱۳۰ برسکی بتلائی اور یہی حق ہے جیسا ورس ۲۶ باب ۲۵ پیدایش اور ورس ۹ باب ۴۷ پیدایش مین مصرح ہے پس جب تینون مدتین یعنی مدت عمر اسحاق کی وقت ولادت یعقوب کے اور مدت عمر یعقوب کی وقت جانے مصر کے اور مدت رہنے مصر کی مسلم ہوین تو اب دو قباحتین لازم آتی ہین ایک یہہ کہ ولادت

۲۵
۶۰
۱۳۰
۲۱۵

اسحاق سے زمانہ خروج مصر تک چارسو پانچ برس ہوتے ہین اسطرح پر
۴۳۰ انہ چارسو فقط جیسا خروج مین ہے دوم یہہ کہ موافق اوسکے
توجیہ ۴۰۵ کی روانگی ابراہیم سے ولادت اسحاق علیہ السلام تک
تیس ۳۰ برس لینے چاہین تاکہ مدت ۴۳۰ برس کی جیسے کتاب پیدایش
مین مصرح ہے پوری ہوجا لانکہ اگرہم اس مدت قبل ولادت کو
اور مدت مابعد ولادت کے برہاوین تو ۴۳۵ ہوتے ہین نہ چارسو تیس برس پس توجیہ اوسکی
مردود ہے اور موافق تفسیر کے تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ
مین بہی موافق قول بشپ بارٹ رک اور بشپ کڈ کے واقع ہے
پس یہہ بہی مردود ہے چہٹا یہہ کہ ورس اٹہوان باب ۴ پیدایش کا
عبری مین یون ہے ترجمہ ہندیہ ۔۔۔ ۸ تب قین اپنے بہائی ہبل سے
بولا اور جب وے دو نون کہیت مین تہے یون ہوا الخ تفسیر ہنری
اور اسکاٹ مین ہے کہ یہہ ورس موافق توریت سامری اور ترجمہ یونانی
اور اور ترجمون پرانکی یون ہے اور قین اپنے بہائی ہبل سے بولا کہ آؤ
میدان کو چلین اور جب وے دونون الخ پس یہہ جملہ کہ آؤ میدان کو چلین
عبری مین مفقود ہے ہارن صاحب دوسری جلد کے صفحہ ۱۹۳ مین حاشیہ کے
اندر لکہتے ہین کہ سامری اور یونانی اور ارامی اور اسیطرح لاطینی مین
جو بشپ والٹن کے پالی گلاٹ مین چہپی ہے موجود ہے اور ڈاکٹر کنی کاٹ نے

اس جلد کے عبری مین داخل کرنے کو حکم کیا تہا اور بلا شبہہ یہہ اچھی عبارت ہے
اور اوسی جلد کے صفحہ ۲۳۸ مین لکھتے ہین عبارت جو ترجمہ یونانی مین
ہوتی ہے بعض وقت صحیح ہوتی ہے گو کہ وہ حال نسخون عبرانی مین نہو
مثلا کہ جیسا ورس مذکور کہ اسمین عبرانی نسخے خطی ہون یا مطبوع صحیح
نقصانی ہین اور مترجم ترجمہ انگریزی مہری کا جو یہان اچہا دریافت نہ کرسکا
ترجمہ یون کیا قابیل نے اپنے بہائی ہابیل سے باتین کین اور اس نقصان
عبرانی کو ترجمہ سپٹواجنٹ پورا کرتا ہے اور متن سامری اور ترجمہ لاطینی
اور ارامی اور ترجمہ یونانی اکولا اور دو تفسیرین جالدی زبان کی
اور وہ فقرہ جسکو فلو یہودی نے نقل کیا ہے سپٹواجنٹ کے موافق
ہین اور سب مین یہہ جملہ او سیدا ان کو جلین موجود ہے انتہی اور ترجمہ عربی
مین بہی یہہ عبارت داخل ہے عربیہ سنہ ۱۸۳۱ و قال قائن لہابیل اخیہ
لنخرج الی الحقل و لما صار فی الحقل الخ دیکہو یہہ جملہ عبری سے اور گیا ہے
کسیطرح مانو

ساتوان اختلاف

ساتوان یہہ کہ ورس ۱۷ باب ۷ کتاب پیدایش کا عبری مین یون ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور طوفان کا پانی زمین پر چالیس دن تک ابلا رہا الخ اور ترجمہ
یونانی اور بہت نسخون لاطینی مین چالیس دن رات کا لفظ واقع ہے
جیسا ورس ۱۲ اوس باب مین عبری مین ہی اب تک موجود ہے لیکن ورس
سترہوین مین عبری کے اندر لفظ رات کا اور گیا ہے مانند صاحب

اٹھوان اختلاف

جلد اول مین لکھتے ہین لفظ رات کا عبری مین داخل کرنا چاہیئے اٹھوان یہہ کہ ورس ۲۲ باب ۳۵ پیدایش کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور جب اسرائیل اوس سرزمین مین جا رہا تو یون ہوا کہ راوبین گیا اور اپنے باپ کی حرم بلہا سے ہم بستر ہوا اور اسرائیل نے سنا انتہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یہودی مانتے ہین کہ اس ورس مین کچھہ ترک ہوگیا ہے اور یونانی ترجمہ اوسکو اسطرح پورا کردیتا ہے کہ وہ برا تھا اوسکی نگاہ مین انتہی دیکھو موافق اقرار اہل کتاب کے سارا جملہ عبری سے اوڑا ہوا ہے اور یونانی مین اتک موجود ہے پس جملے کا اوڑ جانا بھی عبری سے دشوار نہین چہ جای ایک دو حرف کے

نوان اختلاف

نوان یہہ کہ ورس ۲۵ باب ۵۰ پیدایش کا عبری مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور یوسف نے بنی اسرائیل سے یہہ قسم لیکے کہا خدا مقرر تمکو یاد کریگا اور تم میری ہڈیونکو یہان سے لیجاؤ انتہی اور ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ بلا اتفاق موافق اس کے ہی اور جملہ اخیرہ اور ترجمون مین یون ہے فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ وازینجا استخوان ہای مرا ببرید فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ وشما استخوان ہای مرا ازینجا برآرید اور سامری اور یونانی اور ترجمہ سریانی اور عربی اور لاطینی مین جملہ اخیرہ یون ہے اور تم میری ہڈیونکو یہان سے ساتھہ اپنے لیجاؤگے پس عبری مین بعضی لفظ جملہ اخیرہ سے گر گئے ہین ہارن صاحب کہتے ہین کہ

مسٹر ہٹ رائڈ نے اپنے نئے ترجمہ بیبل مین ان لفظون متروکہ کو
داخل کر لیا ہے اور خوب کیا انتہی عربیہ سنہ ۱۸۳۱ فارفعوا عظامی من ہہنا
وخذوہا معکم **دسوان** یہہ کہ باب ۱۰ دسوین کتاب استثنا مین ہے
ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ ۶ تب بنی اسرائیل نے بابیروث بنی یاعقان سے
موسیرا کو کوچ کیا وہان ہارون کا انتقال ہوا اور وہین مدفون ہوا
اور اوسکا بیٹا العازار کہانت کے منصب پر اس کا قایم مقام ہوا ۷
وہان سے اونہون نے جدجد کو کوچ کیا اور جدجد سے یطبتا کو جو ایک
سراب سرزمین ہے ۸ اوس وقت یہواہ نے بنی لیوی کو اس لیے
جدا کیا کہ یہواہ کے صندوق کو اوٹھاوین اور یہواہ کے حضور کہڑے
ہوکے خدمت گذاری کرین اور اوسکا نام لیکے برکت دیا کرنگے چنانچہ آجکے
دن تک یونہی ہے انتہی اور باب ۳۳ کتاب شمار مین تفصیل منازل کی اسکے
مخالف ہے اور اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ انتقال ہارون کا کوہ ہور مین ہوا ہے
اور سامری مین اسیطرح ہی موافق کتاب شمار کے مرقوم ہے اور عبارت
اوس باب کی یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ ۳۱ اور موسیروث سے بنی یاعقان مین ڈیرے کیے
۳۲ اور بنی یاعقان سے چلکے حور الجدجاد کو خیمہ گاہ کیا ۳۳ اور حور الجدجاد سے
روانہ ہوکے یطباث مین آرہے ۳۴ اور یطباث سے عبرونا مین آرہے
۳۵ اور عبرونا سے چلکے عصیون جابر مین پہنچے ۳۶ اور عصیون جابر سے

ف
دسوان اختلاف

دشت سین مین جو قادس ہے اپڑے ۳۷ اور قادس سے چلکے کوہ
ہور مین جو زمین ادوم کی سرحد ہے آئے ۳۸ یہان ہارون کاہن
یہواہ کی ارشاد سے کوہ ہور پر گیا اور اوسنے بنی اسرائیل کی
مصری ہجرت کے چالیسوین برس کے پانچوین مہینے کے پہلی تاریخ
وفات پائی ۳۹ اور ہارون ایکسو تیس برس کا ہتا جو اوسنے
کوہ ہور مین وفات پائی ۴۰ اور کوہ ہور سے کوچ کر کے صلمونا مین آئے
۴۲ اور صلمونا سے کوچ کر کے فونون مین آئے الخ اور جملہ اخیرہ ورس ۹
باب ۱ کتاب استثنا کا دلالت کرتا ہے کہ وہ الحاقی ہے :: اور غالباً ورسے

گیارہوان اختلاف

ورس غلط عبری مین پیچھے سے ملائے گئے ہونگے گیارہوان یہہ کہ ورس ۲
باب ۲۰ پیدایش کا عبری مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور ابراہم اپنی جورو سارہ
کی بابت بولا کہ میری بہن ہے سو فلسطین کے بادشاہ ابی مالک نے لوگ
بہیجکر سارہ کو لے لیا انتہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یہہ ورس
ترجمہ یونانی مین یون ہے اور ابراہم اپنی جورو سارہ کی بابت بولا کہ
میری بہن ہے اسلیئے وہ جورو کہنے سے خوفناک تہا کہ شاید آدمی شہر کے
اوسکو اوسکے سبب مارین الخ پس دیکھو یہہ عبارت اسلیئے وہ جورو
کہنے سے خوفناک تہا کہ شاید آدمی شہر کے اوسکو اوسکے سبب سے
مارین عبری سے مفقود ہے بارہوان یہہ کہ باب ۳۰ تیسوین کتاب پیدایش مین

بارہوان اختلاف

بعد ورس ۶ ۳ کے یہہ عبارت توریت سامری مین زائد پائی گئی ہے اور خدا کے
فرشتے سے نے یعقوب کو کہا کہ ای یعقوب وہ بولا مین حاضر ہون تب
اوسنے کہا کہ اب اپنی انکہہ اوٹہا اور دیکہہ کہ سارے مینڈہے جو بکریونپر
چڑہے ہین طوقدار اور داغی اور چتکبری ہین اسلیئے کہ جو کچہہ لابان نے
تجہہ سے کیا مین نے دیکہا بیت ایل کا خدا جہان تو نے ستون پر
تیل ڈالا او جہان تو نے مجہہ سے نظر کا عہد کیا مین ہون اب اوٹہہ اس
زمین سے نکل چل اور اپنے کنبے کی زمین پر پہر جا انتہی دیکہو اتنی عبارت
یا سامری مین بڑہا ئی گئی یا عبری سے گرا ئی گئی ہے ظاہرا احتمال
دوسرا قوی ہے تیرہوان ہہ کتاب دسوین کتاب شمار مین بعد
ورس گیارہوین کے یہہ عبارت سامری مین زائد ہے اور یہواہ نے
موسی کو خطاب کر کے فرمایا کہ تم اس پہار پر بہت رہے اب پہرو اور سفر
کرو اور اموریون کے پہاڑ اور اونکے سب باشندونمین میدانونمین
پہارونمین نشیب مین جنوب کو اور دریا کے بنادر کو کنعانیونکی سرزمین
اور لبنان مین بڑی نہر تک جو نہر فرات ہے جاؤ دیکہو مین نے یہہ زمین
تمہین عنایت کے داخل ہو اور اس زمین پر جسکی بابت یہواہ نے تمہارے
باپ دادون ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب سے قسم کی کہ تمکو اور
تمہارے بعد تمہاری نسل کو دونگا میراث مین لو انتہی اسجا بہی ظاہرا

تیرہوان اختلاف

چودہوان اختلاف

عبری سے یہہ عبارت گرائی گئی ہے چودہوان یہہ کہ ورس ۱ باب
۲۶ چھبیسوین کتاب شمار کا عبری مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور زمین نے
اپنا منہہ کہولا اور انہین قورح سمیت نگل لیا جس وقت کہ جماعت
مری جب کہ اس اگ نے اڑہائی سو ادمیون کو کہا لیا سو وہ ایک عبرت
ہوی انتہی اور سامری مین یون ہے اور زمین نگل گئی اونکو جب کہ وہ
گروہ مرا اور اگ نے کہا لیا قورح کو اڑہائی سو ادمی سمیت جو ایک عبرت
ہوی انتہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یہہ عبارت سیاق اور ورس

پندرہوان اختلاف

۱۷ از بور ایکسوہ کے مناسب ہے پندرہوان یہہ کہ ورس ۵ باب ۳۲
کتاب استثناء کا عبری مین یون ہے ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اونہون نے اپ
خراب کیا اونکا داغ وہ داغ نہین ہے جو اوسکے لڑکون پر ہوتا ہے
وے کج رو اور ٹیڑہے ہین فارسی سنہ ۱۸۴۵ خویشتن را مفسد کردند
عیبی کہ دارند بعیب فرزندان اونمی مانند طبقہ کج و معوج میباشند
اور سامری اور یونانی اور ترجمہ ارامی مین یہہ ورس یون ہے وے
خراب کئے گئے ہین وے اوسکے بنین ہین وے بیٹے غلطی اور داغ ک
ہین انتہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یہہ عبارت قریب ترا
بے ہے اور مترجم عربی سنہ ۱۸۳۱ اور الا لکہہ اور ہی نکالتا ہے اور کہتا ہے اخطوا
وہو بریٔ من ابناء القبائح ایہا الجیل الاعوج الملتوی غضب خدا کا

سولہوان اختلاف

ستر ہوان اختلاف

باہتا ہے اپنی طرف سے ایک مضمون کہڑکے اوسکو کلام اللہ قرار
یتا ہے سولہوان یہہ کہ ورس ۲۲ باب ۲ خروج کا عبرین یون ہے
ہہ ۲۲ اور وہ بیٹا جنی اوسنے اوسکا نام جیرشوم رکہا کیونکہ اوسنے
ہا کہ مین اجنبی ملک مین مسافر ہون انتہی اور ترجمہ یونانی اور لاطینی
ور بعضے اور ترجمون پر اپنے مین بعد اسکے یہہ عبارت زائد ہے اور
وسنے ایک دوسرا جنا جسکا نام الیعازار رکہا کیونکہ اوسنے
ہا کہ میری باپ کا خدا میرا مددگار ہے اور اوسنے مجہے فرعونکی تلوار سے
بچایا ہے انتہی اور ترجمے عربی بہی اسکی موافق ہین عربیہ ۱۸۳۱
ولدت له ابنا ودعا اسمه جرسون قائلا انما انا كنت ملتجئا في ارض
ریبه وولدت ایضا غلاما ثانیا ودعا اسمه العازر فقال من اجل
ن الاه ابي اعانني وخلصني من يد فرعون پس یہہ جملہ عبری سے
ساقط ہوگیا ہے اور اسکو ورس ۴ باب ۱۸ خروج کا جو عبرین ہی
وجود ہے تائید کرتا ہے ستر ہوان یہہ کہ بعد جملہ اول کے ورس
۲ باب ۱۱ خروج مین توریت سامری مین یہہ عبارت ہے اور موسی نے
رعون کو کہا کہ خداوند یون کہتا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا ہے بلکہ میرا
پہلوٹا ہے سو مین تجہے کہتا ہون کہ میرے بیٹے کو جانے دی تا کہ وہ
میری عبادت کرے لیکن تو اوسے جانے نہین دیتا تو دیکہہ مین تیرے

اختلاف اٹھاروان

پہلوٹے بیٹے کو مار ڈالونگا انتہی اغلب کہ عبری سے یہہ سب عبارت
اوڑ گئی ہے **اٹھاروان** یہہ کہ ورس ۶ باب ۱۰ کتاب شمار کا عبری مین
یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ جب تم دوبارہ چھوٹی بڑی اواز سے پھونکو تو جنوبی
خیمونکا کوچ ہووے سو وے انکے کوچ کے لیئے ہر پھونکنے مین چھوٹی
بڑی اواز سے پھونکین انتہی اور ترجمہ یونانی مین اتنی عبارت زائد ہے
اور جب تم تیسری اواز پھونکو تو مغربی خیمونکا کوچ ہووے اور جب
تم چوتھی اواز پھونکو تو خیمون شمالی کا کوچ ہووے انتہی اغلب کہ عبری سے

انیسوان اختلاف

یہہ عبارت بہی اوڑ گئی ہے **انیسوان** یہہ کہ ورس ساتوان باب ۲۴
شمار کا عبری مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور وہ اپنے موٹہے سے پانی بہاویگا
اور اسکا تخم بہت پانیو مین ہوگا اوسکا بادشاہ اغاغ سے فائق ہوگا
اور اوسکی بادشاہی بلند ہوگی انتہی اور ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اسکی
موافق ہے اور ترجمہ فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ مین یون ہے آب از دلوہای او جاری
میشود و تخم او در آب فراوان خواہد بود و بادشاہ وے از اجاج رفیع
الشان خواہد بود و سلطنتش متعالی اور ترجمہ یونانی مین یون ہے اوسکے
درمیان سے ایک آدمی پیدا ہوگا اور وہ حکم کریگا بہت قومون پر اور
ایک سلطنت بہت بڑی سلطنت اغاغ سے قائم ہوگی اور اوسکی
سلطنت بڑہیگی انتہی اسجا یا مترجم سے حضرت مسیح پر جمانے کے لیئے یا

اختلاف بیسوان

(د) سامریون سے بسبب عناد مذہب مسیحی کے تحریف واقع ہوئی ہے
بیسوان یہہ کہ ورس ۲۰ باب ۶ خروج کے عبرینیون سے ہندیہ سنہ ۱۸۲۵ و ہندیہ
سنہ ۱۸۲۲ و سنہ ۱۸۴۲ عمرام نے اپنے باپ کی بہن یوخابذ سے بیاہ کیا
وہ اوس سے دو بیٹے جنی ایک ہارون اور دوسرا موسی عمرام نے
ایکسوسینتیس ۱۳۷ برس کی عمر پائی انتہی اور یہہ جملہ وہ اوس سے دو بیٹے
جنی ایک ہارون اور دوسرا موسی توریت سامری اور یونانی مین
یون ہے وہ اوس سے ہارون اور موسی اور مریم اونکی بہن کو جنی
دیکھو یا عبرینین کمی ہے ساتھہ یا سامری اور یونانی مین زیادت ہے ساتھہ
تحریف ہے فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ و عمران یوکبد عمہ خود را بنکاح در اورد الخ فارسیہ سنہ ۱۸۴۵
و عمرام یوکبد عمہ خود را بجہت خود بزنی گرفت الخ عربیہ سنہ ۱۸۱۱ فاتخذ عمرام
یوخابذ عمتہ زوجۃ لہ الخ اور ترجمے انگریزی انکے موافق ہین پس باتفاق ان
ترجمون ہندیہ و فارسیہ و عربیہ و انگریزیہ مذکورہ کے یوخابذ پہوپہی
عمران کی ہے اور ترجمون عربی سنہ ۱۶۲۵ اور سنہ ۱۶۷۱ اور سنہ ۱۸۳۱ مین یون ہے
فتزوج عمران یوخابذ ابنۃ عمہ الخ یعنے عمران نے یوخابذ اپنے چچا کے
بیٹے سے نکاح کیا دیکھو کہان پہوپہی کہان چچا کی بیٹی خدا جانے کون ان

اختلاف اکیسوان

مترجمون مین جہوٹا ہے اکیسوان یہہ کہ باب ۲۹ کتاب پیدایش ہین عبرینین
یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ ع او جب گلی وہان جمع ہوی تب وے اوس

پتہر کو کوئی سے کے منہہ پر سے ڈہلکاتے تہے اور بہیڑونکو پانی پلاتے پتہر کو اوسکی
جگہہ پر پہر رکہدیتے تہے ۹ وہ بولے ہم یون نہین کرسکتے جب تک ساری گلے
جمع نہووین تب وے پتہر کو کوئی کے منہہ پر سے ڈہلکاتے ہین لیو بہیڑونکو
پانی پلاتے ہین انتہی اور یونانی اور سامری اور ترجمہ عربیہ بابلی گلات بشپ والٹن
مین بجای لفظ گلے کے لفظ گڈریہ کا دونون وہرون مین مرقوم ہے اور سلق
عبارت بہی اسیکو چاہتا ہے اسلیئے ڈہلکانا پتہر کا کوئی کے منہہ سے اور پانی
پلانا بہیڑونکا فعل گڈریونکا ہے نہ گلونکا ہارصاحب جلد اول اپنی تفسیر مین
موافق ڈاکٹر کنی کاٹ اور ہیوبی گیبنٹ کی اقرار کرتے ہین کہ عبری مین غلطی
کاتب سے لفظ گلے کا بجائے لفظ گڈریہ کے لکہا گیا ہے

بائیسوان اختلاف

بائیسوان ۲۲
ورس ۱۲ باب ۹ احبار کا یون ہے عربیہ سنہ ۱۸۳۱ افدہارون قصیہا وکتفیہا
الیمنین فرفعہا قدام الرب کما امر موسی یعنے الگ کیا ہارون نے دہنے
اور دو ہنسے شانے اون دونونکے پس اوٹہایا اونکو آگے خداوند کے جیسا موسی نے
حکم کیا فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ وہارون سینہا و دوش راست را برای قربانی جنبانیدنی
درحضور خداوند جنبانید چنانکہ موسی امر فرمودہ بود اور اسیطرح اکثر ترجمون
انگریزیہ اور اکثر نسخون عبریہ اور لاطینی مین ہے اور یونانی اور سامری
مین بجای اس جملہ کے جیسا موسی نے حکم کیا یون واقع ہوا ہے جیسا
خداوند نے موسی کو حکم کیا تہا اور اسی کو ترجمون ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور سنہ ۱۸۴۴ نے

اختیار کرکے یون ترجمہ کیا ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور سینہ اور وہنا شانجھیمے
یہواہ سے نے موسی کو امر کیا تہا ہارون نے زور برو یہواہ کے ہلانیکی قربانی کے لیے
ہلایا انتہی اور ترجمہ فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ اوا لیے نے لطف کیا کہ سرو سے اختلافکو
اوٹھاکر ترجمہ یون کیا ما ہارون سینہ ما ودوش راست را برائے
قربانی جنبانیدنی بحضور خداوند جنبانید تہیئسون ایچ لیکلرک نے جو بہت بڑا فاضل
مشہور ہے اونسٹھہ ۵۹ موضع مخالفت کے توریت عبری اور سامری مین
نکالکر اونکو چھہ قسم کیا ہے پہلی قسم وہ کہ سامری اون مواضع مین عبری سے
صحیح زائد ہے اور وے گیارہ موضع ہین اس تفصیل سے کتاب پیدایش
مین نو موضع ورس ۴ باب ۲ ورس ۲ باب ۲ ورس ۱۹ باب ۱۹ ورس ۲ باب ۲۰
ورس ۱۶ باب ۲۳ ورس ۱۴ باب ۲۴ ورس ۱۰ و ۱۱ باب ۲۴ ورس ۲۶ باب ۵
اور کتاب خروج مین ۲ موضع ۲ باب ۱ باب ۲ دوسری قسم وہ کہ قرینہ
اور سیاق اوسیکو چاہتا ہے جو سامری مین ہے اور وہ سات موضع
ہین اس تفصیل سے کتاب پیدایش مین چھہ موضع ۹ ۴ باب ۱۳ ۲۶ باب ۲۵
۱۷ باب ۲ ۴ ۳ و ۳ ۴ باب ۳ باب اور کتاب استثنا مین ایک موضع
۵ باب ۳۲ تیسری قسم وہ کہ توریت سامری مین زیادتی ہے اور وہ تیرہ
موضع ہین اس تفصیل سے کتاب پیدایش مین ۳ موضع ۱۵ باب ۲۹ ۳۶
باب ۳۰ ۱۶ باب ۱ اور کتاب خروج مین سات موضع ۱۸ باب ۲۲ باب ۸

پہلی قسم کے گیارہ موضع

دوسری قسم کے سات موضع

تیسری قسم کے تیرہ موضع

۵ باب ۳ ۹ باب ۴ ۲ باب ۲۱ ۵ باب ۵ ۲ باب ۱۰ ۶ باب ۲۲ ۹ باب ۲ اور کتاب قوانین مین دو موضع
۱۰ باب ۱ ۴ باب ۲ ۱۷ باب ۱ اور کتاب استثناء مین ایکموضع ۱۲ باب ۵ چوتھی قسم
وہ کہ سامری مین اون مواضع مین تبدیل ہوئی ہے اور تبدیل کرنیوالا
کوئی محقق سمجھتا ہے اور وے سترہ موضع ہین اس تفصیل سے کتاب
پیدایش مین تیرہ موضع ۲ باب ۲ ۱۰ باب ۴ ۵ باب ۹ ۱۹ باب ۱ ۱۲ باب ۱۱ ۱۳
۳ باب ۸ ۱۲ باب ۱۹ ۱۶ باب ۲۰ ۸ ۳ و ۵ ۹ و ۱۰ ۵ باب ۲۴ ۷ باب ۳۵ ۶ باب ۳۶ ۱۴ باب ۴۱
اور کتاب خروج مین ۳ موضع ۵ باب ۱ ۳۲ باب ۱۳ ۵ باب ۱۵ اور کتاب شمار مین
ایک موضع ۲۳ باب ۲۲ پانچوین قسم وہ کہ سامری مین وے مواضع
پر مضمون اور پر مغز ہین اور وے دس موضع ہین اس تفصیل سے کتاب
پیدایش مین ۶ موضع ۸ باب ۵ ۱ ۳۲ باب ۱۱ ۹ باب ۱۹ ۴ ۳۴ باب ۲۷ ۴ باب ۳۹ ۲۵ ۶
باب ۴۳ اور کتاب خروج مین ۳ موضع ۴ باب ۱۲ ۷ باب ۱۴ اور کتاب شمار مین ایک
موضع ۴ باب ۱۴ اور کتاب استثناء مین ایکموضع ۲۶ باب ۲۰ چھٹی قسم وہ کہ
اون مواضع مین سامری مین نقصان اور کمی ہے اور وے دو موضع
کتاب پیدایش مین ہین ۶ ۱۰ باب ۲ ۴ ۱۱ باب ۲۵ ہارن صاحب دوسری جلد شرح
انجیل مین کہتے ہین کہ محقق مشہور لیکلرک نے بری محنت اور دقت سے
مقابلہ سامری اور عبری کا کرکے ان مواضع کو نکالا ہے اور ان مواضع مین
کم و بیش سامری نسبت عبری کے صحیح ہے انتہی اور اسیطرح نادر جانینو

چوتھی قسم کے سترہ موضع

پانچوین قسم کے دس موضع

چھٹی قسم کے دو موضع

نسخونمین اختلاف ہے مثلا ورس ۳۲ باب ۳۲ خروج اور ورس ۱ باب ۳۱ خروج
من جو یونانی اور عبری مین خلاف ہے چوتہی فصل اس امر کے بیانمین
بعض روایتین اس توریت کی ظاہر مین غلط ہین اور بعضے آپس مین
ایسے مختلف ہین جیسے ہمارے مذہب کی بعض احادیث احاد اور
اسیجا بطور نمونہ کے کچہہ روایتین ذکر کرتے ہین اول ورس ۴ باب ۴۶
کتاب پیدایش مین وعدہ خدا کا حضرت یعقوب سے یون ہے ترجمہ ہندیہ
سنہ ۱۸۲۲ مین تیرے ساتہہ مصر کو جاونگا مین تجہے مقرر پہر لے آونگا اور یوسف
اپنا ہاتہہ تیری آنکہون پر رکہیگا ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ مین تیرے ساتہہ مصر کو جاونگا
اور تجہے مقرر پہر لے آونگا الخ فارسی سنہ ۱۸۳۹ من با تو روانہ مصر خواہم شد
و من نیز ترا باز خواہم آورد الخ ترجمہ انگریزیہ سنہ ۱۸۱۹ اور سنہ ۱۸۲۰ اور سنہ ۱۸۳۵
اور سنہ ۱۸۳۶ جو پروٹسٹنٹون کے علما نے کیئے ہین اور ترجمہ سنہ ۱۸۴۰ کا
جو رومن کاتلک کا ہے سب اسکے موافق ہین اور موافق انکے یہہ وعدہ
تہا کہ مین تجہے مقرر پہر لے آونگا حالانکہ یہہ وعدہ ظاہر مین غلط ہوا
اسلئے کہ یعقوب علیہ السلام کو زندہ پہر نا مصر سے نصیب نہوا بلکہ انتقال
مصر مین مرسے جیسا باب ۴۹ پیدایش مین مصرح ہے باب ۱۲ کتاب
شمار مین ہے ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اونہون نے بدیانتو نسے لڑائی کی
جیسا یہوا نے موسی کو فرمایا تہا اور سارے مردونکو قتل کیا اور

پہلی روایت

دوسری روایت

اونہون نے اون مقتولونکے سوا آوی اور رقم اور صور اور حور اور ربع
کو جو مدیان کی پانچ پادشاہ تہے جان سے مارا اور بعور کے بیٹے بلعام
کو بہی تلوار سے قتل کیا ۹ اور بنی اسرائیل نے مدیان کی رنڈیون اور بچونکو
اسیر کیا اور اونکی مواشی اور چارپائے اور مال اور اسباب سب کچہ
لوٹ لیا ۱۰ اور اونکی ساری بستیون اور گہرون اور محلونکو پہونک دیا
۱۱ اور اونہون نے ساری غنیمت اور ساری اسیر انسان اور حیوان
لیئے انتہی پہر موسی علیہ السلام کا قول اسیرونکے حق مین یون ہے ۱۷ اون
بچونکو جتنے لڑکے ہین سب کو قتل کرو اور ہر ایک رنڈی کو جو مرد کے
ساتہہ سونا جانتی ہے جان سے مارو ۱۸ لیکن وہ لڑکیان جو مرد کے ساتہہ
سونا نہین جانتی ہین اونکو اپنے لیئے رہنے دو انتہی دیکہو اسجا دو باتین مین
اول یہہ کہ موافق طعن پادریصاحبونکے جو بعضے مسئلہ مذہب اسلامی پر
کرتے ہین یہہ صریح ظلم ہے کہ سب مردونکو قتل اور عورتون اور بچونکو
اسیر کیا گیا اور اسیرونمین سے بہی بحکم موسی علیہ السلام بچے
سب لڑکونکو جو محض بیخطا تہے اون عورتون سمیت جو مردون سے
ہمبستر ہوئین تہین مارا اور کواری لڑکیون کو اپنے تصرف کیلیئے رکہا
ثانیاً یہہ کہ اس عبارت سے موافق معلوم ہوتا ہے کہ سب مدیانی نیست
نابود ہوچکے تہے اور درس او ۲ باب ۶ کتاب القضات سے معلوم ہوتا ہے

کہ تخمینا پہر دو سو برس بعد اس حادثہ کے مدیانے ایسی قوت والے تہے کہ سات
برس تک سب بنی اسرائیل کو مغلوب اور لاچار کر دیا تہا اور جب عہد موسیٰ مین
سب مدیانی یہان تک کہ اونکے لڑکے بہی مقتول ہوئے تہے تو اونکو یہہ قوت
کہان سے آئی باب۱۵ پیدایش مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ ۱۸ اوسی دن یہوواہ نے
ابرام کے ساتہہ عہد کر کے کہا کہ مینے مصر کی نہر سے لیکے فرات کی بڑی نہر تک
۱۹ یہہ سرزمین قینی اور قنزی اور قدمونی ۲۰ اور حتی اور فرزی اور رفائیان
۲۱ اور اموری اور کنعانی اور جرجیسی اور یبوسی لوگون سمیت تیری
اولاد کو دی انتہی اور ظاہر ہے یہہ غلط ہے اسلیئے کہ بنی اسرائیل کے کبہی
یہہ سب ملک قبضہ مین نہین آیا ورس ۱۷ باب ۲ پیدایش مین قول خدا تعالیٰ کا
خطاب آدم علیہ السلام مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ پر نیک بدکی شناخت کی
درخت سے مت کہانا کیونکہ جسدن تو اوسے کہائیگا تو مرجائیگا انتہی اور جملہ
اخیرہ اور ترجمو مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ کیونکہ جسدن تو اوسے کہائیگا
تو مریگا فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ کہ در روزیکہ ازان بخوری مقرر است کہ بمیری
اور ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ اسمین صاف مصرح ہے کہ جسدن تو اوس درخت
سے کہائیگا بلاشبہ مریگا حالانکہ آدم علیہ السلام نے اوس درخت سے
کہایا اور اوسدن نمرے بلکہ نوسو تیس برس بعد لو سبکے جیتے رہے ورس ۵
باب ۹۳۰ پیدایش مین وعدہ خدا تعالیٰ کا ابراہیم علیہ السلام سے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲

تیسری روایت

چوتہی روایت

پانچوین روایت

چھٹی روایت

اور مین تجہے اور تیرے بعد تیری اولاد کو یہہ زمین جسمین تو پردیسی ہے یعنے
کنعانکی ساری زمین دونگا کہ وہ ابد تک تیری مملوک ہووے اور مین انکا
خدا ہونگا انتہی اور یہہ بہی ظاہر مین غلط ہے کیونکہ وہ سارا ملک بنی اسرائیل کی
ابد تک ملک مین نہین رہا بلکہ ایسا انقلاب کسی ملک مین نہین ہوا
جیسا ملک کنعان مین اور ہزارون برس ہوئے کہ حکومت اسرائیلیکا
وہانسے نام و نشان مٹ گیا باب ۶ پیدایش مین ہے ہندیہ بسنہ ۱۸۲۲ اور
سنہ ۱۸۲۵ ع ۱۹ اور سب جیوانونمین سے ہر ایک جنس کے دو دو جو ایک نر اور
ایک مادہ ہو کشتی مین اپنے ساتہہ لانا تاکہ دے تیرے ساتہہ بچ رہین ۲۰ اور پرندونمین سے
ہر ایک جنس کے اور چار پایونمین سے ہر ایک جنس کے اور زمین پر کے رینگنے والونمین سے
ہر ایک جنس کے دو دو ان سب سے تیرے پاس آوین تاکہ جیتے بچ رہین باب ۷ تورین کتاب پیدایش مین
ترجمہ مذکورہ ۲ تو سب طرحکے پہیمونمین سے جو پاک ہین سات سات نر اور انکی مادہ لیجیو اور
اور ان پہیمون سے جو پاک نہین دو دو نر اور انکی مادہ اپنے ساتہہ لے
۳ اور آسمانی پرندون سے سات سات نر اور مادہ تاکہ تمام روی زمین پر
نسل انکی باقی رہے ۸ اور ان پہیمونسے جو پاک ہین اور انمین سے جو ناپاک
ہین اور پرندون مین سے اور زمین کے سب کیڑے مکوڑونمین سے ۹ دو دو
نر مادہ نوح کے ساتہہ کشتیمین جیسا خدا نے نوح کو فرمایا تہا داخل ہوئے
انتہی باب چھٹے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر چارپائی اور پرند سے پاک ہون

ناپاک ایک ایک جوڑے کے لینے کا حکم ہوا تھا اور موافق ورس ۵ و ۹
ب کے بھی یہی حکم معلوم ہوتا ہے مگر ورس ۲ و ۳ باب ۷ سے اسکے
مخالف اسطور پر معلوم ہوتا ہے پاک بہیمون اور پرندون سے سات سات
جوڑے لینے کا اور ناپاک بہیمون سے دو دو جوڑے لینے کا حکم تھا باب ۸ پیدایش

ساتوین روایت

مین ہے ۴ اور ساتوین مہینے کی سترہوین دن کشتی قرواکے پہاڑون پر ٹھہری
دریا پانی دسوین مہینے تک گھٹتے چلے جاتے تھے اور دسوین مہینے کے پہلے
دن پہاڑون کی چوٹیان دکھائی دین انتہی یہ دونون ورس آپسمین
مخالف ہین اسلیئے کہ جب دسوین مہینے مین پہاڑون کی چوٹیان دکھائی
دین تھین تو ساتوین مہینے مین کشتی پہاڑ ون قروا پر کیسے ٹھہری ہوگی

اٹھوین روایت

باب ۱۱ پیدایش مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ع ۲۶ تارح سے ستر برس کی عمر مین
ابرام اور ناحوم اور حاران پیدا ہوئے ۳۲ اور تارح دوسو پانچ برسکا
ہوکے حران مین مرا اور ورس ۴ باب ۱۲ کا یون ہے سو ابرام جیسا
اوسے خدا نے فرمایا تھا چلا لوط بھی اوسکے ساتھہ گیا اور ابرام
جب حران سے نکلا تب پچہتر برسکا تھا انتہی پس جب تارح کی ستر برسکی عمر مین
ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے اور تارح دوسوپانچ ۲۰۵ برسکا ہوکے حران مین

نوین روایت

مرا تو وقت ہجرت کے عمر ابراہیم علیہ السلام کی ایکسو پینتیس ۱۳۵ برسکی ہوگی
نہ پچہتر ۷۵ برسکی باب ۹ خروج مین ہے ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ع اور یہواہ نے

دوسرے دن ایساہی کیا اور مصریون کی سب مواشی مرگئی لیکن بنی اسرائیل
کی مواشی سے ایک بہی نمرا ۲۰ فرعون کے نوکرونمین ہر ایک نے جو یہوواہ کے
کلام سے ڈرتا تہا اپنے نوکرون اور اپنی مواشی کو گہر دنمین بہگا یا تہی
اور ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اسیطرح ہے لیکن اوسمین لفظ یہوواہ کی جا لفظ
خداوند کا واقع ہے اور یہہ جملہ اور مصریون کی سب مواشی الخ اور ترجمونمین
یون ہے فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ و ہمہ مواشی اہل مصر ہلاک شد عربیہ سنہ ۱۸۳۱ دمات
کل بہائم المصریین پس جب سب مصریونکی مواشی مرگئی تہی تو نوکرون

دسوین روایت

فرعونکی مواشی پہر کہانسے نکلی ۱۰ ورس ۳ باب ۴ شمار کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲
تیس ۳۰ برس والے سے لیکے اوس تک جو پچاس ۵۰ برس کا ہے اور خادمونمین
داخل ہوا ہو تاکہ وہ جماعت کے خیمہ مین خدمت گری کرے اور ورس ۲۴ باب ۸
شمار کا یون ہے ترجمہ مذکورہ لیوا نیونکا یہہ معمول رہے کہ وے پچیس ۲۵ برس والے
سے اوپر تک جماعت کے خیمے مین داخل ہون تاکہ خدمت گذاری کرین
انتہی اول سے معلوم ہوتا ہے کہ خدمت کرنیوالا تیس ۳۰ برس کی عمر سے کم اور
پچاس سے زائد نہو اور دوسرے سے معلوم ہوتا ہے کہ پچیس ۲۵ برس سے کم نہو زائد جتنی عمر کا ہو

گیارہوین روایت

کچہہ ڈہہنین ورس ۱۱ چالیسوین باب ۱۲ خروج کو ورس ۱۳ باب ۱۵ پیدایش سے مخالفت ہے
اور بیان مخالفت کا فصل تیسری اس مقصد مین گذرا اور ورس چہٹا باب
ساتوین اعمال کا موافق پیدایش اور مخالف خروج کے اور ورس ستر ہوان باب ۳

نامہ گلاتیونکا مخالف پیدایش اور موافق خروج کے ہے پس ان دونو یتین ہی

بارہتوین ۱۹۱ مخالفت ہے ورس ۲۷ باب ۴۶ کتاب پیدایش مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲

وے سب جو یعقوب کے گہرانے کے تہے اور مصر مین آئی ستر جنی تہی

اور ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اسکے موافق ہے فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ ع ہمگی اہل بیت یعقوب کہ

بمصر امدند ہفتاد کس بودند فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ پس تمامی نفوس خاندان یعقوب

کہ بمصر امدہ بودند ہفتاد نفر بودند عربیہ سنہ ۱۸۳۱ فجمیع نفوس آل یعقوب التی

دخلت الی مصر فکانت سبعین نفساً اور ترجمے انگریزی بہی اسکے موافق

ہین اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ذیل اس ورس کے بیان تفصیل

ستر کا یون ہے اولاد لیاہ سے ۳۲ اولاد زلفا سے ۱۶ اولاد راحیل سے ۱۱

اولاد بلہا سے سات اور سب کل ۶۶ ہوی اور یعقوب اور یوسف اور یوسف کے

دو بیٹون کے ساتہ ملکر ستر ہین جیسا کہ اسکاٹ ہوسن نے تصریح کی ہے

حالانکہ ترجمہ یونانی اور اسیطرح ورس ۱۴ باب ۷ اعمال مین پچہتر شخص لکہے

تیرہوین ۱۹۱ ہین پس یا تو عبری اسکا غلط اور محرف ہے یا ترجمہ یونانی اور انجیل ورس ۹

باب ۲۵ شمار کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور سنہ ۱۸۴۲ وے جو اس وبا مین مرے

چوبیس ہزار ۲۴۰۰۰ تہے فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ اما کسانیکہ ازین وبا مردند بست و چہار

ہزار نفر بودند عربیہ سنہ ۱۸۳۱ وکان من مات اربعة وعشرین الفا من البشر اور ترجمہ

انگریزی بہی اسکے موافق ہین اور ورس ۹ باب ۱۰ نامہ اول کرنتہیونکا اس حادثہ کے

بیان مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۳۹ اور ایک دن مین تیس ہزار مار گئے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ اور دن بہر مین تیئس ہزار مر گیئے فارسی سنہ ۱۸۴۲ وساقط گشتند
در یکروز بست و سہ ہزار نفر عربیہ سنہ ۱۸۳۱ فہلک منہم فی یوم واحد ثلاثة و

چودہوین سوال

عشرون الفا پس دونون مین ایکہزار نفر کا فرق ہے ورس ۳۴ باب ۳ استثناء
کے ورس ۱۰ باب ۳۴ سے مخالفت ہے اور اوسمین ہارسلی صاحب نے
اپنی تفسیر کی دوسری جلد مین عبارت عبری کو مشکوک
کہا ہے

مقصد دوسرا

مقصد دوسرا عہد عتیق کی کتابونکے بیان مین جو سوای توریت کے
مین اور اسمین بھی چار فصلین ہین

فصل اول

فصل اول اس امر کے بیان مین کہ سوائے
ان کتابونکے اور کتابین بھی الہامی اور سچی تہین جنکو اہل کتاب نے کہو دیا ہے
اور اسیطرح بہت اور کتابین بھی منسوب طرف انہین انبیا کے تہین
کہ وے اب گم ہین اور جمہور مسیحی انکو واجب التسلیم اور الہامی نہین سمجہتے
اور وے سچی کتابین الہامی تہے ہین ۱ جنگ نامہ رب جسکا حوالہ ورس ۱۴
باب ۲۱ شمار مین ہے تفسیر ہنری اور اسکات مین ذیل اس ورس کے ہے
کہ غالبا یہہ کتاب وہی جو موسی نے تعلیم یوشع کیلئے لکھی تہی اور اوسمین
بیان حدود زمین مواب کا تہا ۲ کتاب الیسیر جسکا حوالہ ورس ۱۳
باب ۱۰ کتاب یوشع اور ورس ۱۸ باب ۱ کتاب سموئیل مین ہے ۳ کتاب یعہو
پیغمبر [illegible] کی جسکا حوالہ ورس ۳۴ باب ۲ اخبار الایام مین ہے ۴ کتاب سمعیا

کتاب عید و غیب بین کی اور ان دونو نکا حوالہ ورس ۵ اباب ۱۲
تاب ۲ اخبار الایام مین ہے ۶ کتاب ناتھن نبی ۷ کتاب اخیاہ نبی
شاہدات عید و غیب بین اور ان تینونکا حوالہ ورس ۲۹ باب ۹ کتاب
خبار الایام مین ہے ۹ اعمال سلیمان علیہ السلام جسکا حوالہ ورس ۴۱ باب ۱۱
تاب ۱ سلاطین مین ہے ۱ کتاب اشعیا جسمین حال عزیاہ بادشاہ
ہوداکا اول سے آخر تک لکھا تہا اور حوالہ اوسکا ورس ۲۲ باب ۲۶ کتاب
اخبار الایام مین ہے ۱ کتاب شاہدات اشعیا جسمین حزقیا بادشاہ کا
حال مفصل مرقوم تہا اور حوالہ اوسکا ورس ۳۲ باب ۳۲ کتاب ۲ اخبار الایام
مین ہے ۱۲ کتاب تاریخ تصنیف سموئیل علیہ السلام کی جسکا حوالہ ورس ۲۹
باب ۲۹ کتاب ۱ اخبار الایام مین ہے ۱۳ ایک ہزار پانچ گیت تصنیف سلیمان علیہ
السلام کی ۱۴ کتاب بیان خواص نباتات اور حیوانات مین تصنیف سلیمان
علیہ السلام کی ۱۵ تین ہزار امثال سلیمان جنمین کی کچھہ اب بہی باقی ہین
اور حوالہ ان تینونکا باب ۴ کتاب ۱ سلاطین کی ورس ۳۲ و ۳۳ مین ہے
۱۶ مرثیہ یرمیاکہ سوای اس نوحہ یرمیاکے تہا اور حوالہ اوسکا ورس ۲۵ باب
کتاب ۲ اخبار الایام مین ہے تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ہے کہ یہہ
مرثیہ اب گم ہے اور یہہ یقیناً وہ نہین بن سکتا جو اب نوحہ یرمیاکے
مشہور ہے اسلیے یہہ نوحہ غارت ہونے اورشلم اور ہلاک ہوتے صدقیاہ

اور وہ مرثیہ موت یوشیاہ کا تہا سے ابہت اور کتابین کہ موافق اقرار علما ء
رومن کاتلک کے یہودیون نے پہاڑ ڈالین اور جلادین تہین اور موافق اقرار
کریز استم کے بعضے ایسی ہی کتابون کی طرف ورس ۲۳ باب ۲ متی
مین اشارہ ہے ممفرڈ اپنی کتاب سوالات السوال مین جو سنہ ۱۸۴۳ مین
لندن مین چہپی ہے ذیل سوال دوم کے لکہتا ہے تھے وے کتابین جنمین یہہ ذکر تہا
(یعنے جسکو متی نے ورس ۲۳ باب ۲ مین لکہا ہے) نیست نابود ہوگئین مین
اسلیئے جو کتابین کہ اب موجود ہین کسی مین عیسی ناصری نہین کہلاتے
کریز استم اپنی ہوملی یعنی تفسیر نوین متی مین لکہتے ہین بہت سے پیغمبرونکی
کتابین نیست نابود ہوگئین اسلیئے کہ یہود نے غفلت بلکہ بے دینی سے بعض
کتابونکو کہو دیا ہے اور اونہون نے بعض کتابین پہاڑ ڈالین اور بعض
جلادین یہان تک قول کریز استم کا تہا اور یہہ بات کہ اونہون نے دے
کتابین پہاڑ ڈالین اور جلادین نہایت غالب معلوم ہوتی ہے کیونکہ
اونہون نے یہہ دیکہکر کہ حواری مسئلون دین عیسوی کے لیئے اون
کتابونسے سند پکڑتے لیکے یہہ فعل کیا ہوگا اور یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کہودیئے
اون کتابونسے جنکا حوالہ متی نے دیا ہے دیکہو جسٹن کو طریفون کے خلاف
مین کہتا ہے کہ یہود نے بہت کتابین عہد عتیق سے نکال ڈالین تا کہ
معلوم ہوجاوے کہ عہد جدید پوری موافقت اوس سے نہین کہتا اس سے

یہہ بات صریح معلوم ہوتی ہے کہ بہت ہی کتابین عہد عتیق کی نیست
نابود ہوگئین انتہی تفسیر ڈوائلی اور رچرڈ مینٹ مین کتاب امثال کے
دیباچہ مین یون مرقوم ہے کہ اس بادشاہ روشن ضمیر (یعنی سلیمان علیہ السلام)
نے موافق اوس عقل کے جو اوسکو خدا نے بخشی تہی واسطے تعلیم
اور منفعت خلق اللہ کے بہت کتابین بنائین اور انہین سے فقط انہین
ہی کو عزرا نے کتب قانونی مین داخل کیا اور باقی کو یا اس لحاظ سے
کہ اونکی تالیف سے تعلیم مذہبی مقصود نہ تہی یا اس لحاظ سے کہ اتفاق سے
خراب ہوگئین تہین ناقص خیال کیا اور اب اوس بادشاہ کی تصنیف سے
جسکی تصنیف تین ہزار مثالین اور ایکہزار پانچ گیت اور کتاب بیان
خواص نباتات اور حیوانات مین تہین فقط کتاب امثال اور جامعہ اور
نشید الانشاد باقی ہین انتہی اور اوسی تفسیر مین ذیل شرح درس ۲۵
باب ۱۴ کتاب ۲ سلاطین کے مرقوم ہے کہ اس یونس پیغمبر کا فقط یہی
درس مین اور اوس مشہور پیام مین جو نینوی کو لیے گئے تہے ذکر ہے
اور بس اور وے پیشین گوئیان جنسے اونہون نے بادشاہ یربعام کو
لڑائی بادشاہ سریا پر دلیر اور تیز کیا تہا کہین مرقوم نہین مگر اوسکا
سبب صرف یہی نہین کہ بہت سے پیغمبرونکے مکتوبات ہمارے
پاس نہین رہے بلکہ یہہ بہی ہے کہ پیغمبرون نے اپنی بہت سی پیشین

گوئیون کو لکہا ہی نہین ہے انہی دیکہتے سب کتابین جنکا ذکر اوپر گذر
اب عنقا صفت معدوم ہین اور سوای نام کے اب کچہہ باقی نہین
اور جب محافظت اہل کتاب کی ایسی ہو کہ غفلت مین انکی یہہ کتابین
گم کردین تو بہلا پہر کیا خاک گم ہونے بعضے جملون یا بعض حرفون سے
ہم شکایت کرین اور وے کتابین جنکو جمہور مسیحی نہین مانتے ہین
ا کتاب تیسری عزرا کی اور اوسکو رومن کاتہلک اور پروٹسٹنٹ
واجب التسلیم نہین سمجہتے اور کہتے ہین کہ اسمین الحاق ہوگیا ہے اور
کلیسیہ گریک اب تک اوسکو مانتا ہے ۲ چوتہی کتاب عزرا کی اور بعض
پچہلے یونانی مرشدون کلیسیائے نے اوسکا حوالہ بہی دیا ہے مگر اب مسیحی اوسکو نہین
مانتے اور جعلی بتلاتے ہین ۳ معراج اشعیا کہ اشعیا علیہ السلام کی طرف
منسوب ہے اور جمہور اوسکو جعلی کہتے ہین اور ہیرکس[۱] نے جو چوتہی صدی مین
تہا اوسکو مانا تہا ۴ مشاہدات اشعیا کہ یہہ بہی اشعیا علیہ السلام
کی طرف منسوب ہے اور اوسکو جعلی کہتے ہین ۵ چند ملفوظات جو
حبقوق علیہ السلام کی طرف منسوب ہین ۶ زبور جو سلیمان علیہ السلام
کی طرف منسوب ہے اور قدماء نے اوسکو مانا اور اور مسیحی کتابون کے ساتہہ
ملا کر لکہتے تہے جیسا کہ ابتک نسخہ پرانے کودکس اسکندریانوس مین
اور کتابون کے ساتہہ ملی ہوئی ہے اور مارنصاحب جلد دوسری مین

۱ یہہ شخص ایلیا ہی فرقہ کا موجد ہے ۱۲

اس امر کی مقر ہین جیسا کہ انشاء اللہ نقل اونکے قول کی آخر اس مقصد مین آتی ہے اور اب عیسائی اوسکو جہوٹی جانتے ہین پس دیکہو لازم نہین کہ فقط نسبت سے کوئی کتاب تصنیف منسوب الیہ کے حقیقۃ ہو جاوے

فصل دوسری

دوسرا مقصد دو بیکے اس امر کے بیان مین کہ جمہور علما مسیحی ان کتابون سے جس کتاب کو جس مصنف کی طرف نسبت کرتے ہین اغلب یون ہے کہ اکثر اوہنین کتابونمین ایسے فقرے اور عبارتین ملی جلتے ہین جو اونکے قول کے مخالف ہین کہ وے ہی لاچار ہو کر اونکو الحاقی کہتے ہین مثلاً کتاب یوشع جو تصنیف یوشع علیہ السلام کے موافق مذہب جمہور کے

پہلا فقرہ

ہے اوسمین بعض فقرات ایسے ہین ورس ۹ باب ۴ اور یسوع نے بارہ پتہر بیچون بیچ اردن کے اوسجگہہ پر جہان اونکا ہنونکے قدم ثابت ہوئے جو عہد نامے کے صندوق کے حامل تہے بارہ پتہر نصب کیے چنانچہ وے آج کے دن تک

دوسرا فقرہ

وہان ہین ورس ۹ باب ۵ مین ہے آج کے دن تک اوسجگہہ کا نام جلجال ہے

تیسرا فقرہ

ورس ۲۶ باب ۷ پہر اونہون نے اون پتہروں کا بڑا تودہ کیا جو آج تک ہے

چوتہا فقرہ

تب خداوند نے اپنے قہر کی بہڑک کو اون پر سے پہیرا اس لیئے اوسجگہہ کا نام آج تک عمق العکور ہے باب ۸ ورس ۲۸ اور یسوع نے عی کو جلایکے ہمیشہ

پانچوان فقرہ

کیلیے ڈہیر کر دیا سو وہ آجکے دن تک ویران ہے ورس ۲۹ اور اوسنے عی کے بادشاہ کو پہانسی دیکے شام تک درخت پر لٹکا رکہا

اور جونہین افتاب غروب ہوا یسوع نے حکم کیا کہ اوسکی لاش کو درخت سے
اوتارین اور شہر کے دروازے پر پہینک دین اور اوس پر پتہر و نکا بڑا
چہٹا فقرہ تودہ کرین سو وہ آجکے دن تک ہے باب ١٠ ۱۳ تب افتاب نے درنگ
کیا اور ماہتاب کہڑا رہا یہان تک کہ اون لوگون نے اپنے دشمنون سے
ساتوان فقرہ انتقام لیا کیا یہہ کتاب الیسیر مین نہین لکہا ہے الخ ۲۷ غار کے منہہ پر
آٹہوان فقرہ بڑے بڑے پتہر رکہے چنانچہ وے آجکے دن تک ہین ورس ۱۳ باب ١٣
لیکن بنی اسرائیل نے جسوری اور معکاتیون کے مارنیکا ارادہ نکیا اور وے
نوان فقرہ آج تک بنی اسرائیل کے درمیان بستے ہین ورس ۱۴ باب ١۴ سو حبرون
اوس وقت سے آج تک قنزی یفنہ کے بیٹے کالب کی میراث ہوا الخ
دسوان ورس ۶۳ باب ١۵ مین ہے یبوسی بنی یہودا کے ساتہہ آجکے دن تک یروشلم
فقرہ مین بستے ہین ورس ١٠ باب ١٦ مین ہے وے آجکے دن تک بنی
افرایم کے ساتہہ بستے ہین الخ باب ۲۴ ۲۹ اور ایسا ہوا کہ بعد ان
باتونکے نون کا بیٹا یسوع خداوند کا بندہ جو ایک سو دس برس کا
ہو رہا تہا رحلت کر گیا ۳۰ اونہون نے اپنی میراث کی اطراف میں
تمنت السرح مین جو کوہستان افرایم مین کوہ جعس کی سمت شمال
کو ہے اوسے دفن کیا ۳۱ اور بنی اسرائیل یسوع کی زندگی تک الے اخر
الباب اور یہ عبارتین دلالت کرتی ہین کہ اس کتاب کا مصنف یوشع علیہ السلام

نہین اور ورس ۱۳ باب ۱ کا دلالت کرتا ہے کہ لکہنے والا اس کتاب کا
بعضے حالات کو کتاب الیسیر سے دیکہہ کر لکہتا ہے اور جو مصنف الیسیر کا
ہم عہد یا بعد زمانہ داؤد علیہ السلام کے ہوا ہے جیسا ورس ۱۸ باب ۱
کتاب ۲ سموئیل سے معلوم ہوتا ہے پس اسکی موافق لکہنے والا کتاب
یوشع کا سیکڑون برس بعد یوشع علیہ السلام کے ہوگا اور جمہور کی طرف سے
بہی مضطر لاچار ہوکر عذر الحاق کا کرتے ہین اور جزئا کو نئی الحاق کرنیوالا
اون سے متعین نہین ہوسکتا تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ذیل تفسیر
ورس ۹ باب ۴ کی ہے کہ یہہ جملہ چنانچہ وے آجکے دن تک وہان ہین
اور مانند اسکی اکثر کتابون عہد عتیق مین پائے جاتے ہین اغلب کہ
الحاقی ہون انتہی دیکہو بناچاری انکلون اور بہ ظن غالب الحاقی کہتے ہین اور یہہ
معلوم ہوا کہ تمام عہد عتیق کی کتابون مین ایسے جملے جہان ہون انکے گمان غالب کے
موافق وے سب الحاقی ہین اور ایساہی ذیل تفسیر ورس ۱ باب ۱۶ کی
اوسی تفسیر مین الحاق کا اقرار ہے اور ذیل تفسیر ورس ۶۳ باب ۱۵ کی ہے
اس فقرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کتاب یوشع علیہ السلام کے قبل ساتوین
سال جلوس داؤد علیہ السلام کی لکہی گئی ہے اور ذیل تفسیر ورسون
باب چوبیسوین کے اوسی تفسیر مین مرقوم ہے کہ پانچ ورس اخیر اس باب کے
بلاشبہ تصنیف یوشع علیہ السلام کی نہین فینحاس یا سموئیل نے الحاق

کئے ہونیکے اور ایسا الحاق قدما مین بہت رایج تہا انتہی ملخصًا دیکہو اسحا
الحاق تو بنا جاری یقینی ہا نا لیکن سبب نہونیکے سند قطعی کے الحاق ریو
متعین نہوسکا صرف اٹکلون کہا گیا اور جملہ اخیرہ سے معلوم ہوا کہ یہ الحاق
قدما مین بہت رایج تہا پس اونکے رواج سے کتب عہد عتیق کو خوب
ہی سنوارا ہوگا اور سیکڑون برسکے عرصہ مین بہت ہی کچہہ الحاق اونمین
ہوا ہوگا گو بسبب نہونے قرینہ جلی کے ہر جا ہچانا نجا دسے اور باب اول
نحمیا مین درس اول سے درس چہبیسوین ۲۶ تک دلالت کرتا ہے کہ وہ
کلام نحمیا کا نہین اور یہان بنا جاری لکے مفسر اقرار الحاق کا کرتے ہین
اور الحاق کرنیوالا انکے نزدیک متعین نہین ہوسکتا ہارن صاحب جلد چوہی
اپنی تفسیر مین الحاقی ہونے ان درسون کو ترجیح دیتے ہین اور سچ ہے
کہ کلام نحمیا سے وے درس نہین معلوم ہوتی اور نہ اسحا کے قصہ سے
اونکو علاقہ ہے اور سات باب اخیر امثال سلیمان علیہ السلام کے
باب پچیسوین سے باب اکتیسوین تک تصنیف سلیمان علیہ
السلام کی نہین بلکہ سیکڑون برس بعد وفات اونکی سے ملائے
گئے ہین ورس ۲۵ امثال کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳
اور سے بہی سلیمان کی تمثیلین ہین جنہین شاہ
یہودا حزقیا کے رفیقون نے قلم بند کیا فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ این نیز

امثال سلیمان ہست کہ مردمان حزقیا بادشاہ یہود انقل کردند فارسیہ ۱۸۴۵ء
اینہا نیز امثال سلیمان اند کہ انہار امردمان حزقیاہ ملک یہود اجمع نمودند
عربیہ ۱۸۳۱ء فہذہ ایضاً امثال سلیمان التی استکتبہا اصدقاء حزقیا
ملک یہوذا اور اور ترجمے انکے موافق ہین پس دیکہو کہ اس باب سے باب
۲۹ ادنتیسوین تک پانچ باب کو حزقیا بادشاہ کے ملازمون نے جمع کیا ہے
اور جو حزقیا قریب دو سو اٹہائیس ۲۲۸ برس بعد وفات سلیمان علیہ السلام
کے ہو اسے تو یہہ الحاق بہی بعد اسقدر مدت کے ظہور مین آیا ہے
اور ورس ۱ باب تیسوین ۳۰ کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۳ء آجور بن وقی کی باتین
اوس مرد کا منشا کا کلام آتی ایل سے ہان اتی ایل اور اوکال سے فارسیہ
۱۸۴۵ء کلمات آگور پسر یاقہ یعنی وحی کہ ان مرو بہ ایثیل بہ ایثیل واوکال
بیان کرد انیست اور فارسیہ ۱۸۳۹ء قریب اسیکے ہے مگر مترجمون عربیہ نے
اسکا تماشا کیا ہے کہ ۱۸۱۱ء والا اس ورس کو صاف ہضم کر گیا اور
۱۸۳۱ء والے نے یون ترجمہ کیا ہذہ اقوال الجامع بن القای الرویاتی
تکلم بہا الرجل الذی اللہ معہ و اذا کان اللہ معہ ایدہ فقال دیکہو یہہ کہان
اور اگلے ترجمے کہان اور ورس ۱ باب ۳۱ امثال کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۳ء
لموئیل بادشاہ کے منشا کی باتین جو اوسکی ماں نے اوسے سکہلائین
فارسیہ ۱۸۳۹ء انیست کلمات بادشاہ لموئیل مقالہ کہ مادرش در تعلیم داد

فارسیہ ۱۸۴۵ اکلمات لموئیل ملک یعنی وحی ئیکہ مادرش باو تعلیم نمود عربیہ سنہ ۱۸۳۱ الکلمات لموئیل الملک الرویا التی ادبتہ فیہا امہ پس باب ۳۱ وا بہی یقینًا الحاقی ہے اور تصنیف سلیمان علیہ السلام کی نہین اور معلوم نہین کہ آجور اور لموئیل کون اور کس زمانہ مین تہے اور مفسر اہل کتاب کے کچہہ انکلون کہتے ہین گوانکواب تک یہہ معلوم نہین کہ کون تہے اور کس زمانہ مین ہوئی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ ہولڈن نے اس خیال کو کہ لموئیل نام سلیمان کا ہے رد کرکے تحقیق کیا ہے کہ یہہ کوئی اور شخص ہے اور کوئی دلیل کافی اسبات کی ملی ہوگی کہ کتاب لموئیل اور کتاب آجور کی الہامی ہین ورنہ کتب قانونی مین داخل نہوتین انتہی دیکہو انکلون کہتے ہین کہ قدما کو کوئی دلیل کافی ملی ہوگی کہ کتاب یرمیا مین باب باونوین کو الحاقی کہتے ہین تفسیر مذکور مین ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس باب کو عزرا یا کسی اور شخص نے واسطے توضیح پیشین گوئیون یرمیا کے جو باب گذشتہ پر تمام ہوئین اور نوحہ یرمیا کے الحاق کیا ہے اور ناظرین صاحب کے صفحہ ۱۹۵ جلد چوتہی مین لکہتا ہے کہ یہہ باب بعد یرمیا کی بعد رہائی یہود قید بابل سے جسکا تہوڑا بیان اوس باب مین پایا جاتا ہے ملا یا گیا ہے پس ان مفسرونکی تحریر سے معلوم ہوا کہ یہہ باب قطعًا الحاقی ہے ... الحاق کرنیوالا متعین نہین انکلون عزرا یا کسی اور شخص کو بیان کرتے ہین

اور ہارن صاحب اپنی تفسیر کی چوتہی جلد مین لکہتا ہے اسی معنی سبب
ملفوظات عبری مین ہین مگر ورس ابا ب کا کہ وہ زبان کسدیون مین ہے
انہی کہتا ہون مین کہ یہہ ورس الحاقی ہے دگر نہ سب کتاب عبری زبان مین
ایک فقرہ کسدیون کی زبان کا کہان سے آیا کسی اوس زبان والیکا
یہہ الحاق ہے اور فاضل ورنا بہی کہتا ہے کہ وہ الحاقی ہے جیسا اور جا
توریت وغیرہ مین بہی مثل اس الحاق کی پایا جاتا ہے اور کاکرن
کا ملک صفحہ ۱۶۱ اپنے تیسرے رسالہ مباحثہ مین جو ۱۸۵۲ مین اگرہ مین چہپا ہے
اور وہ مباحثہ پادری فارن صاحب سے ہوا تہا لکہتا ہے کہ مشہور
ستاملن جرمنی نے کہا ہے کہ کتاب اشعیا مین باب چالیسوین
سے چہیاسٹوین باب تک ممکن نہین کہ تصنیف اشعیا کی ہو انتہی دیکہو
ستائیس باب کتاب اشعیا کے الحاقی
ہین اور اسیطرح حال اور کتب کا سمجہنا چاہیے

فصل تیسری مقصد دوسرے کے بیچ اس امر کے بیان مین کہ ان کتابونکے نسخون
عبری اور یونانی اور لاطینی اور بعض اور قدیم ترجمون مین بہی ایسا
خلاف ہے کہ تحریف کو بعض جا یقینی اور بعض جا مظنون کرتا ہے اور
یہان بہی کچہہ تہوڑے سے شواہد لکہنے مین آتے ہین ہارن صاحب

اول شاہد

جلد چوتہی شرح انجیل مین لکہتے ہین کہ ہمارے یہان کتاب استیر

دوسرا شاہد

ورس ۳ باب ۱ پر ختم ہوتی ہے اور یونانی اور لاطینی مین دس ورس اس
باب مین اور چھہ باب اور زائد ہین اور ان سب کو کلیسیا یونانی اور رومی واجب التسلیم
مانتے ہین ۲ ورس اخیر باب بیالیسوین کتاب ایوب کا عربی مین یون ہے ہنڈبہ سر ۱۸۴۴
اور ایوب عمر دراز اور پرسالہ مر گیا فاھر سنہ ۱۸۳۸ و ایوب پیر و سالخوردہ شدہ وفات
یافت عربیہ ۱۸۳۱ و شاخ ایوب و شبع من ایامہ و مات اور ترجمہ یونانی مین ۱۷
ورس کے آخر مین یہہ عبارت زائد ہے لیکن لکہا ہے کہ وہ اون لوگون کے ساتہہ جنہین خدا
اوٹہاتا ہے پہر اوٹہیگا اور بعد اس جملہ کے ایک نسب نامہ ایوب کا اور کچہہ حال و نکاح
اختصار کے مرقوم ہے اور اس تتمہ کو گامٹ اور ھردر نے جز کتاب الہامی کا
واجب التسلیم مانا ہے اور فلو اور پولی ھسٹر نے بہی اوسے مانا ہے اور ارجن کے وقت
بہی اوسکو مانتے تہے اور تہیودوشن نے بہی اپنے ترجمہ یونانی مین اس تتمہ کو لکہا
مگر اب متاخرین اوسمین شک کرتے ہین تفسیر ھنری اور اسکاٹ مین ہے کہ ظاہرا یہہ تتمہ جعلی
گو بیشتر مسیح علیہ السلام سے لکہا گیا ۱۸ ترجمہ یونانی تہیودوشن اور ترجمہ لاطینی
مین ورس ۲۳ و ۲۴ باب ۳ دانیال کے راگ تین لڑکونکا اور آخر اوس کتاب
تاریخ سسانہ اور کہانی بل اور ڈریگن کی باب تیرہوان اور چودہوان کر کے مرقوم
اور سب ترجمون انگریزی رومن کاتہلک مین ابتک موجود اور واجب التسلیم ہے ۱۹ لا
اور ترجمہ یونانی کوڈکس واٹیکانوس مین بعد ورس ۳ کے زبور چودہوین
عبارت زائد ہے اونکے گلے کہلی ہوئی قبرین ہین وے اپنی زبانون

پانچوان شاہد

ہوٹ سے کہتے ہین اونکی لبون کے اندر کالے سانپونکا زہر ہے اونکے منہ لعنت اور کرواہٹ سے بہری ہین اونکے پانون خون کرنے کے لیئے تیز رو ہین ہلاکی اور اذیت اونکی راہون مین ہے اور وے ارام کی راہ نہین پہچانتے ہین اونکی انکہونکے سامنے خدا کا خوف نہین ہے انتہی اور عبری مین یہہ سب عبارت ختم ہے لیکن جو پولوس مقدس نے اوسی عبارت کو باب ۳ نامہ رومیہ مین ورس ۱۳ سے ۱۸ تک موافق لاطینی اور ترجمہ یونانی کے نقل کی ہے تو ظاہرا اونکے نزدیک یہہ عبارت واجب التسلیم تہی کہ عبری سے ساقط ہو گئی ہے یا شاید پولوس مقدس نے ترجمہ یونانی مذکور سے غلطی کہا کر غیر کلام الہی کو کلام الہی سمجہکر اپنے خط مین نقل کیا ہوگا ۵ ورس ۱۷ زبور اکیسوین ۲۱ کا جو اب ترجمون ہندیہ اور فارسیہ مین اوسکو ورس ۱۶ زبور ۲۲ کا کر کے لکہا ہے لاطینی مین یون ہے کیونکہ کتون نے مجہہ کو گہیرا ہے شریرونکے گروہ نے میرا احاطہ کیا ہے اونہون نے میرے ہاتہہ اور میرے پانو چہیدے انتہی اور عبری مین جملہ اخیرہ یون ہے اور دونون ہاتہہ میرے مانند شیر کی ہین اور بحمد اللہ کہ اسبجا ستب پروٹسٹنٹ ہی لاچار ہوکر عبارت عبری کے خراب ہونے کا اقرار کرتے ہین اور سب اپنے ترجمین موافق لاطینی کے کرتے ہین یہہ بہی حکمت ہے کہ اسکے موافق انکے زعم مین مسیح علیہ السلام پر یہہ خبر خوب جمتی ہے ورنہ اور جگہون غلط ہین

جو مشہور ہو چکے ہین اب تک برا تصرف ظاہر مین نہین کرتے اور رومن کاتلک

تو اول ہی سے سب حالانکہ لاطینی کو عبری سے افضل اور معتبر زائد سمجھتے

ہین اور بعض علماء مسیحی نے کہا ہے کہ کاتبون یہود نے یہہ فرق اسلیئے

کیا ہے تاکہ یہہ عبارت مسیح علیہ السلام کی تکلیف پر صادق نہ آوے

چھٹا شاہد ۶ ورس زبور چالیسوین کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴

ذبیح اور ہدیہ کو تو نہین چاہتا تو نے میرے کان کھولدیے جرہا دیے خطیت کا تو

طالب نہین فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ بہ ذبیحہ و قربانی راضی نیستی اما گوشہاے

مرا کشادہ الخ اور ترجمہ یونانی مین اس جملہ کی جگہہ تو نے میرے کان کھولے

یون واقع ہوا ہے تو نے میرے لیئے ایک بدن طیار کیا اور موافق

یونانی کے ترجمہ عربیہ مین بھی واقع ہے مگر اسمین زبور ۳۹ مین ورس ۶

کے اسکو لکھا ہے عربیہ سنہ ۱۸۴۴ ذبیحۃ و قربانا لم تشا بل جسداً ہیأت

لی اور ورس ۵ باب ۱۰ نامہ عبرانیون مین پولوس مقدس بھی اسکو یون

نقل کرتے ہین ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ قربانی اور نذر کو تو نے نچاہا پر میرے لیئے ایک

بدن تیار کیا اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یہہ فرق غلطی کاتب سے

ہوا ہے جونسا مطلب صحیح موافق ہی اسکا مفسر ایک کو صحیح اور دوسرے کو

غلطی کاتب کے سبب غلط بتلاتا ہے مگر اسکے نزدیک تعین نہو سکی اور

تفسیر ڈ والی اور رچرڈ مینٹ مین ہے کہ عجیب ہے جو ترجمہ یونانی مین ورس ۵

باب ۱۰ نامہ عبرانیونکے اندر عیوض اس فقرہ کے یون واقع ہوا تو نے میرے لیئے
ایک بدن طیار کیا انتہی پس اس تفسیر کے موافق ظاہرا غلطی منسوب
طرف ترجمہ یونانی اور نامہ عبرانیون کے ہے ۷ ورس ۲۸ زبور ایکسو
پانچوین مین موافق عبری کے یہہ جملہ ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ء اونہون نے
اوسکے سخن سے سرکشی نہ کی فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ از فرمان او تمرد نکردند
فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ و بکلام او مخالفت نکردند اور یونانی مین یہہ جملہ یون ہے
اونہون نے اوسکے سخن سے سرکشی کی دیکھو اول مین نفی اور دوسرے مین
اثبات تفسیر ھنری اور اسکاٹ مین ہے اس فرق کے سبب سے
مباحثہ نے بہت طول پکڑا ہے اور ظاہرا یہہ فرق داخل کرنے حرف
نفی یا چھوڑنے اوسکے سے پیدا ہوا ہے انتہی یعنے یا تو عبری مین غلطی سے
حرف نفی کا لکھا گیا یا وہ حرف یونانی مین چھوٹ گیا دیکھو خود انکے
مفسرین نے اسیجاہات پانون اپنے گم کرکے لاچار ہوکر اقرار غلطی
ایک کا اون دونون سے کیا ۸ ورس پانچوان زبور اکاسیوین کا موافق
عبری کے یون ہے اوسنے یوسف کے لیئے جب وہ زمین مصر کے برابر
تھا جہان مینے وہ بولی سنی جسے مین نہین سمجھتا تو یہہ دستور ٹھہرایا
اور ترجمہ یونانی مین یہہ کلام جہان مینے وہ بولی سنی جسے مین نہین سمجھتا
تھا سے جہان اوسنے وہ بولی سنی جسے وہ نہ سمجھا اور ترجمۂ

شاہد ساتوان

شاہد اٹھوان

جو ظاہر مین بڑا دم عبری کا بہرتے ہین اسیجا اکثر اپنے ترجمون مین موافق
یونانی کے لکہتے ہین نہ عبری کے یہان بہی اونہون نے لاچار ہوکر
عبری کو چہوڑا ہندیہ ۱۸۴۳ اوسنے یوسف کے لیئے جب وہ زمین
مصر کے برابر پہنچا جہان اوسنے وہ بولی سنی جسے وہ نہ سمجہا الخ
عربیہ ۱۸۳۱ اشہادۃ وضعہا فی یوسف عند خروجہ من ارض مصر فسمع
لسانا لم یکن یعرفہ مگر ترجمون فارسیہ مین ابتک موافق عبری کے ہے
فارسیہ ۱۸۳۸ در انجا زبان مجہول را می شنیدم فارسیہ ۱۸۴۵ من در انجا

نوان شاہد

زبانی راکہ نفہمیدم شنیدم ۹ ورس ۱۱۹ زبور ایکسو انیسوین مین موافق
عبری کے یون ہے گروہ شریرون نے مجہے گہیرا الخ اور موافق یونانی
کے یون ہے شریرون کی جالون نے مجہے گہیرا الخ اور رومن کاتلک سلفا
علفا اپنے ترجمونمین موافق یونانی کے لکہتے آئے ہین مگر اسیجا پروٹسٹنٹ
بہی عبری کو چہوڑکر موافق یونانی کے اپنے ترجمونمین لکہتے ہین ہندیہ ۱۸۴۳
شریرونکی جالون نے مجہے گہیرا الخ فارسیہ ۱۸۳۸ دامہای عاصیان
مرا گرفتہ ست الخ فارسیہ ۱۸۴۵ دستہ ہای شریران مرا احاطہ نمودند الخ عربیہ
۱۸۳۱ حبال الخطاۃ التفت علی الخ اغلب کہ اسیجا سب مسیحی بالاتفاق

دسوان شاہد

عبارت عبری کونا پسند کرتے ہین ۱۰ ورس ۱ باب ۱۸ امثال کا عبری مین ایسے
معنی واقع ہوا ہے کہ کچہہ مطلب اوسکا سمجہا نہین جاتا یا یونانی والون نے اوٹکلون یون ترجمہ کیا ہے

وہ جو دوست سے جدا ہوا چاہتا ہے عذر ڈہونڈتا ہے لیکن وہ ہمیشہ
قابل ملامت ہوگا انتہی اور ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ کا بہی اسکے موافق یون ہی ہے
من يريد الابتعاد عن صديقه يلتمس حجة وفي كل وقت
يكون معيرا اور بعض نے عبری کے حاشیہ پر ایک عبارت لکہی ہے
کہ اوسکے موافق اب پروٹسٹنٹ اکثر ترجمہ کرتے ہین ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ مفرد خواہش
کی مطابق ڈہونڈہتا ہے اور ہر منصوبہ مین چہیڑتا ہے فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ کسیکہ
خود را ممتاز میگرداند بمقتضای رغبت خود می جوید وخود را در ہر نکتہ داخل میکند
فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ مرد متفرد کہ جویای ہوس (خویشتن) ست بر ہر فن مجادلہ مینماید
دیکہو اپنی رائے کی موافق انکلون تفسیر کرنا اور اوسکو کلام الہی بتلانا ایک
بڑی جرات ہے تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ اسکا اصل عبری
گیارہوان شاہد بہت ہی پوشیدہ ہے ۱۱ ورس ۳۴ باب ۲ یرمیا مین جملہ اخیرہ موافق
عبری کے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ مین ہے اوسنے جستجو سے نہین پایا بلکہ
اون سبہون پر اور یہہ جملہ یونانی اور سریانی مین یون ہے مینے اوسے
کہدتے ہوئے سوراخ مین نہین پایا بلکہ اوپر ہر بلوط کے اور ترجمہ فارسیہ
سنہ ۱۸۳۸ مین موافق اسکے یون ہے جان مسکینان بیگناہ را در حفرہ نیافتم
بارہوان شاہد بلکہ بر درخت بلوط ۱۲ ورس ۱۵ باب ۱۱ یرمیا کا موافق عبری کی یون ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ میرے گہر مین میرے پیارے کو کیا کام کہ بہت خرابی کرتے ہین

اور مقدس گوشت تجھہ سے گذر جاتا جب تو بدکاری کرتی الخ اور یہہ جملہ
مقدس گوشت تجھہ سے گذر جاتا ترجمہ یونانی مین یون ہے کیا نمازین اور پاک
گوشت تجھہ سے تیری شرارتین ہٹا دینگے ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ء موافق یونانی کے
ہے هل ان اللحوم المقدسة تدفع عنك سيئاتك اور ترجمہ
لاطینی اور ترجمہ انگریزی رومن کاتلک کے بہی موافق یونانی کے ہین مگر جو
پروٹسٹنٹون کو کچہہ اسسے بڑا مطلب نہین حاصل ہوتا اکثر اپنے ترجمون مین
موافق عبری کے لکہتے ہین فارسیہ ۱۸۳۸ء دگوشت مقدس از تو موقوف گردید

تیرہواں شاہد

۱۴ ورس ۳۲ باب ۳۱ یرمیا مین موافق عبری کے ایک جملہ یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء
اور اونہون نے میرے اوس عہد کو توڑا باوجودیکہ مین اونکا شوہر تہا اور یونانی
مین بجا اسکی باوجودیکہ ہین الخ یون ہے اور مین نے اونکا لحاظ نکیا دیکہو
کہان اور یہہ عبارت کہان اور پولوس مقدس ورس ۹ باب ۸ نامہ عبرانیون مین
موافق یونانی کے اس ورس کو نقل کرتے ہین ہندیہ ۱۸۴۲ء اور مینے اونکا لحاظ
نکیا انتہی

چودہواں شاہد

۱۴ ورس ۱۵ باب ۴۶ یرمیا کا موافق عبری کی یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء
کیا سبب ہے کہ تیرے بہادر گرائے گئے وے کہڑے نرہے کیونکہ خداوند نے
اونکو اوندہا کیا فارسیہ ۱۸۳۸ء اسسبب کہ پہلوان تو محو شد قایم نماند زیرا کہ
خداوندا اورا واژگون گردانید عربیہ ۱۸۳۱ء لماذا فسد شجيعك لم يقف
لان الرب اقلبه اور ترجمہ یونانی مین یہہ ورس یون ہے

کیون ایسے تیرا پسندیده سانڈ تجہہ سے بہاگا کیون وه کہڑا نہین ہوا اسلیے
خداوند نے اوسے کمزور کیا اور تیرا گروه تہا کمزور او ہیے مروت انتہی

پندرہوان شاہد

دیکہو وه عبارت کہان اور یہہ عبارت کہان ۱۵ ورس ۱۹ زبور ۸۹ کا
موافق ترجمون عبری مروجه حال کے یون ہے ہندیه سنه ۱۸۴۳ تو نے رویا مین اپنی
مقدس کو فرمایا الخ فارسی سنه ۱۸۳۸ پس در عالم رویا با عزیز خود تکلم نمودی
عربیه سنه ۱۸۳۱ حینئذ کلمت نبیک بالوحی اور تفسیر ہنری
اور اسکا خلاصه مین یہہ ہے کہ سب ترجمون او بہت نسخون عبری مین یون ہے
تو نے اپنی مقدسون کو فرمایا الخ انتہی معلوم نہین که حضرت پر دستنون نے
کس لیے الفرد سب ترجمون اور بہت نسخون عبری سے کی ہے که جمع کو مفرد
لکہتے ہین اور سو من کا تلک انکے بعضے ترجمون انگریزی مین جمع لکہے ہین

سولہوان شاہد

۱۶ ورس ۱۴ باب ۳۸ کتاب ایوب کا عبری مین یون ہے ہندیه سنه ۱۸۴۴ جب وه
مہر کی مٹی کی مانند مبدل ہوتی ہے اور سب لباس سے آراسته ہو کہڑا ہوتا ہے
فارسی سنه ۱۸۳۸ چون گل از مہر مبدل میشود وایشان چون در لباس فاخره
ظاہر هستند اور ترجمه یونانی مین یون ہے مٹی سے لیکے کیا تو نے بنایا آدم
زنده پیدا کیا اور اوسکو قوت بولنے کی دیکر زمین پر رکہا انتہی دیکہو وه
کہان اور یہہ کہان ایک ان دونون مین مبدل ہوا تفسیر ہنری اور اسکا
مین ہے که اس ورس نے مفسرون کو بہت خیال مین ڈالا ہے انتہی

سترھوان شاہد

۱۷ ورس ۷ زبور ۹۷ کا عبری مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ شرمندہ ہوویں کتے
سب جو کھودی ہوئی بت پوجتے ہین اور بتون پر پھولتے ہین سارے
معبودو تم اوسے سجدہ کرو انتہی اور جملہ اخیرہ یونانی مین یون ہے خدا کے
سارے فرشتے اوسکی عبادت کرین اور موافق یونانی کے پولوس مقدس
ورس ۶ باب ۱ نامہ عبرانیین مین نقل کرتے ہین ہندیہ سنہ ۱۸۳۹ خدا کے سارے
فرشتے اوسکی پرستش کرین شاید پولوس مقدس نے یونانی کو اسیطرح

اٹھارہوان شاہد

صحیح سمجھا ہوگا ۱۸ تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ ترجمہ عربیہ مین زبور
اٹھاسیوین مین ہفتیوین ورس کے بعد یہ جملہ زائد ہے اونہون نے مجکو چھوڑا
پیارا ہون مگر وہ لاش کر کے خارج کردیا اور اونہون نے میرے بدنکو میخون سے
چھید لیے انتہی سبحان اللہ اس ترجمہ والے نے حضرت مسیح پر جمانے
کے لیے کیا ہے اچھا یہ جملہ اپنی طرف سے گھڑکے بڑھا دیا شاید اسی جہت سے
مترجم عربی سنہ ۱۸۳۱ اور اسی نے زبور ۸۸ کو ۸۷ کرکے لکھا ہے اس جملے کو گرادیا ہے

انیسوان شاہد

۱۹ ورس ۱۳ زبور ۷۳ کا عبری مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ یقیناً مین نے اپنے دلکو
عبث صاف کیا ہوگا الخ تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ اس ورس کے اول مین
یونانی اور اور ترجمون مین اتنی عبارت تب مین نے کہا زائد پائی جاتی ہے

بیسوان شاہد

۲۰ ورس ۸ زبور ۷۵ کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ خداوند کے ہاتھ مین پیالہ ہے
جسمین مے سرخ شراب ہے اور مرکب سے بھرا ہے جسے وہ بٹاتا ہے اور اوسکی تلچھٹ ہی

[illegible]

زمین کے سارے شریر وہ پہوٹ پینگے اور پینگے انتہی اور یونانی مین یون ہے
ایک پیالہ تیز شراب کا جو مرکب سے بہرا ہے ڈالتا ہے اوسمین سے دوسرے مین لیکن
پہر بہی تلچہٹ اوسکی خالی نہین ہوتی اور تمام شریر زمین کے اوسکو پینگے
۲۱ اکیسوان شاہد ۲ ورس ۲۷ زبور ۱۱۸ کا عبری مین یون ہے ہندیہ ۱۴۳ خداوند وہ خدا ہے
جسنے ہمکو نور دکہلایا قربانی کو مذبح کے قرنون تک رسیون سے باندہو
انتہی اور یہہ جملہ قربانی کو مذبح کی الخ یونانی مین یون ہے ایک عید ساتہہ موٹی
شاخونکے قایم کرو قرنون قربانی تک انتہی دیکہو وہ عبارت کہان اور یہہ کہان
۲۲ بائیسوان شاہد ۲۱ ورس ۸۹ زبور ۱۱۹ کا عبری مین یون ہے ای خداوند تیرا سخن آسمانونپر
سدا ثابت ہے انتہی اور ترجمہ ارامی مین یون ہے توہی ہمیشہ کے لئے ای
۲۳ تیئیسوان شاہد یہواہ تیرا کلام آسمانونمین ثابت ہے ۲۳ خیالات فیلبس مین ہے
ورس چہٹے باب ۹ اشعیا مین موافق عبری کی صیغہ معروف کا اور موافق
لاطینی کے مجہول کا ہے اور اسیطرح باب ۲۳ یرمیا مین ایکجا عبری مین مفرد اور
۲۴ چوبیسوان شاہد لاطینی مین جمع ہے ۲۴ ورس ۵ باب ۴۰ اشعیا کا موافق عبری کی یون ہے
ہندیہ ۱۴۴ اور خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور سب بشر ایکساتہہ دیکہینگے
خداوند کے منہہ نے یہہ فرمایا ہے اور ترجمہ یونانی مین یون ہے اور خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور
آدمی ایکساتہہ دیکہینگے نجات ہمارے خدا کی کیونکہ خداوند کے منہہ نے یہہ فرمایا ہے پس دیکہو
یونانی مین لفظ نجات ہمارے خدا کی غالب ہے یا زائد صاحب جلد دوسری اپنی تفسیر کے صفحہ اول مین لکہتے ہین

سترھواں شاہد ۱۷ ورس ۷ زبور ۹۷ کا عبری مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ شرمندہ ہووین وے
سب جو کھودی ہوئے بت پوجتے ہین اور بتون پر پھولتے ہین سارے
معبودو تم اوسے سجدہ کرو انتہی اور جملہ اخیرہ یونانی مین یون ہے خدا
سارے فرشتے اوسکی عبادت کرین اور موافق یونانی کے پولوس مقدس
ورس ۶ باب ۱ نامہ عبرانیین مین نقلکرتے ہین ہندیہ سنہ ۱۸۳۹ خدا کے سارے
فرشتے اوسکی پرستش کرین شاید پولوس مقدس نے یونانی کو اسلیے
صحیح سمجھا ہوگا **اٹھارہواں شاہد** ۱۸ تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ ترجمہ عربیہ مین زبور
اٹھیسوین مین بتیسوین ورس کے بعد یہ جملہ زائد ہے اونہون نے مجکو جو
پیارا ہون مکروہ لاش کرکے خارج کردیا اور اونہون نے میرے بدنکو میخ
چھید لیے انتہی سبحان اللہ اس ترجمہ والے نے حضرت مسیح پر جمانے
کے لیے کیا ہے اچھا یہ جملہ اپنی طرف سے گھڑکے بڑھادیا شاید اسی جہت سے
مترجم عربی سنہ ۱۸۳۱ والے نے زبور ۳ کو جو ۳۸ کرکے لکھا ہے اس جملے کو گرادیا
انیسواں شاہد ۱۹ ورس ۱۳ زبور ۷۳ کا عبری مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ یقیناً مین نے اپنے دل کو
عبث صاف کیا ہوگا الخ تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ اس ورس کے اول مین
یونانی اور اور ترجمون مین اتنی عبارت تب میں کہا زائد پائی جاتی ہے **بیسواں شاہد** ۲۰ ورس
۸ زبور ۷۵ کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ خداوند کے ہاتھ مین پیالہ
جسمین مے سرخ شراب ہے اور مرکب سے بھر لیے جسے وہ بہاتا ہے اور اوسکی تلچھٹ کو

زمین کے سارے شریر وں کو چہوڑ ہنگے اور پئینگے انتہی اور یونانی مین یون ہے
ایک پیالہ تیز شراب کا جو مرکب سے بہرا ہے ڈالتا ہے او سے دوسرے مین لیکن
پہر بہی تلچہٹ اوسکی خالی نہین ہوتی اور تمام شریر زمین کے اوسکو پئینگے

اکیسوان شاہد ۲۱

۲ ورس ۲۷ زبور ۱۱۸ کا عبری مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ خداوند وہ خدا ہے
جسنے ہمکو نور دکہلایا قربانی کو مذبح کے قرنون تک رسّیون سے باندہو
انتہی اور یہہ جملہ قربانی کو مذبح کی الخ یونانی مین یون ہے ایک عید ساتہہ موٹی
شاخونکے قایم کرو قرنون قربانی تک انتہی دیکہو وہ عبارت کہان اور یہہ کہان

بائیسوان شاہد ۲۲

۲۱ ورس ۸۹ زبور ۱۱۹ کا عبری مین یون ہے ای خداوند تیرا سخن آسمانو نمین
سدا ثابت ہے انتہی اور ترجمہ ارامی مین یون ہے توہی ہمیشہ کے لئے ای

تیئیسوان شاہد ۲۳

خداوند تیرا کلام آسمانو نمین ثابت ہے ۲۳ خیالات فیلبس مین
ورس چہٹے باب ۹ اشعیا مین موافق عبری کی صیغہ معروف کا اور موافق

چوبیسوان شاہد ۲۴

لطینی کے مجہول کا ہے اور اسیطرح باب ۲۳ یرمیا مین ایکجا عبری مین مفرد اور
لطینی مین جمع ہے ۲۴ ورس ۵ باب ۴۰ اشعیا کا موافق عبری کی یون ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اور خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور سب بشر ایک ساتہہ دیکہینگے
کہ خداوند کے منہہ نے یہہ فرمایا ہے آور ترجمہ یونانی مین یون ہے اور خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور
سب بشر ایکساتہہ دیکہینگے نجات ہمارے خدا کی کیونکہ خداوند کے منہہ نے یہہ فرمایا ہے انتہی دیکہو
یونانی مین لفظ نجات ہمارے خدا کی زائد ہے اور صاحب جلد دوسرا اپنی تفسیر کے مقدمہ مین لکہتے ہیں کہ اول

لکہتے ہین کہ لوقا نے ورس ۶ باب ۳ مین موافق یونانی کے لکہا ہے اور شب
لوتہہ نے اسکو صحیح عبارت جانکر اپنے ترجمہ مین کتاب اشعیا مین داخل
کیا اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ بعد لفظ دیکھینگے کے یہ لفظ نجات ہمارے
خدا کی بڑہا نا چاہئیں دیکہو ورس ۱ باب ۵۲ کو اور ترجمہ یونانی کو ۲۵ ورس
۱۸ باب ۱ کتاب القضات کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اور
یہود نے عزہ اور اوسکی نواحی اور عسقلان اور اوسکی نواحی اور عقرون
اور اوسکی نواحی لے لیا فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ و یہود عزا معہ حوالی ان و اسقلون معہ حوالی ان و عقرون
معہ حوالی انرا گرفت عربیہ سنہ ۱۸۳۱ و فتح یہوذا غزۃ و تخومہا و عسقلان
و عقرون و حدودہا اور ترجمہ فارسیہ ۱۸۴۵ اور اور ترجمے انگریزی اسکے
موافق ہین اور ترجمہ یونانی مین یون ہے کہ اگرچہ یہود نے عزہ اور اوسکی
نواحی پر قبضہ نہیں کیا اور نہ عسقلان پر الخ پس دیکہو یونانی صریح ضد عبری کے ہے
۲۶ ورس ۱۵ باب ۱۳ کتاب اول سموئیل مین موافق عبری کی یون ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اور سموئیل اوٹہا اور جلجال سے بنیامین کے شہر جبعہ کو چڑہ گیا تب
ساول نے اون لوگون کو جو اوس پاس حاضر تہے گنا اور وے چہ سے جوان
تہے انتہی اور ترجمہ یونانی مین ہے اور سموئیل اوٹہا اور جلجال سے چلا گیا
اور باقی لوگ بعد ساول کے معاودین لڑائی کی گئی اور جب وے جلجال سے
جبعہ مین آئے تب ساول نے اون لوگونکو الخ پس دیکہو دونو مین کتنا فرق ہے

پچیسوان شاہد ۲۵

چہبیسوان شاہد ۲۶

شاہد ستائیسوان ۲۷

۲۷ ورس ۱۸ باب ۱۴ کتاب اول سموئیل کا موافق عبری کی یون ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اوسوقت ساول نے اخی یاہ کو کہا اِلاہ کا صندوق یہان لا
کیونکہ الاہ اوس روز بنی اسرائیل کے درمیان تہا فارسیہ ۱۸۳۸ وساول اخیہ را
فرمود کہ صندوق خدا را در اینجا بیار چہ صندوق خدا دران ایام با بنی اسرائیل
می بود ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ موافق فارسی کے ہے اور ترجمہ یونانی مین یون ہے
اوسوقت ساول نے اخی یاہ کو کہا افود لا کیونکہ اوسوقت افود کو وہ
بنی اسرائیل کے آگے پہنے ہوئے تہا انتہی یہان آن ہی دیکہو دونون مین کس قدر

شاہد اٹھائیسوان ۲۸

فرق ہے ۲۸ ورس ۱۰ زبور ۳۴ کا موافق عبری کی یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳
باگہہ حاجت مند اور بہوکے ہین الخ فارسیہ ۱۸۳۸ شیر بچگان محتاج میشوند و فاقہ
میکشند الخ اور یونانی مین یون ہے امیر آدمی فقیر اور بہوکے ہین الخ انتہی
اور اسکات مین ہے کہ یونانی کے موافق اور ترجمے بہی ہین اور اوس لفظ مین

شاہد اونتیسوان ۲۹

جسکے معنی شیر ہین اور اوس لفظ مین جسکے معنی قوی ہین صرف ایک حرف کا فرق ہے ۲۹ ورس ۶ باب ۴ کتاب
۲ سموئیل کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اسوا وہ ہون نے گہر کے اندر چپکے سے گیہون
لینے کے بہانے سے اوسکی پانچوین پسلی مین مارا اور ریکاب اپنے بہائی بعنہ
سمیت بہاگ گیا فارسیہ ۱۸۳۸ و در انجا در صحن خانہ داخل شدند بقصد بردن گندم
وا در ابزیرہ پنجم زدند و ریکاب با بعنہ برادر خود فرار کرد اور ترجمہ یونانی مین یون ہے
اور دیکہو دربان گہر کا گیہون صاف کرتا تہا اور تہک کر سو گیا پس ریکاب اور بعنہ

تیسواں شاہد

دونون بہائی چپکیسے گہر مین گیئے الح یہان بہی ویساہی تفاوت ہے تفسیر بزری اور اسکاٹ مین ہے کہ بیان یوسیفس کا بہی موافق یونانی کیے ہے ۲۶ ورس ۲۶ اباب ۲۳ کتاب ۲ سلاطین کا موافق عبری کیے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور جب یوسیاہ نے نظر پہیری اور اوسنے پہار پر قبرین دیکہین تو اوسنے لوگ بہیجکے اونکی ہڈیان نکلوائین اور مذبح پر جلائین اور اون پر نجاست ڈالی جیساکہ خداوند نے اوس مرد خدا کی معرفت جسنے اون باتون کی خبر دی ارشاد کیا تہا انتہی اور ترجمہ یونانی مین اخر اس ورس مین اتنا زائد ہے جب یوربعام عید کے پاس گہڑا تہا اور اوسنے نظر پہیری اور مرد خدا کیطرف جسنے یہ لفظ ارشاد کیے تہے قبر کو دیکہا انتہی شاید عبری مین یہ سب اوڑگیا ہے ۳ باب ۱۳ کتاب دوم اخبار الایام مین موافق عبری کیے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء ۳ اور ابیاہ نے چار لاکہہ جنگی مردون کے لشکر سے جو منتخب جوانمرد تہے جنگ کے لیئے صف باندہی اور یوربعام نے بہی اوسکے مقابلہ مین آٹہہ لاکہہ چنے ہوئے بہادر لوگون سے جنگ کیلیئے صف باندہی ۱۷ اور ابیاہ اور اوسکے لوگون نے بڑے قتال مین اونہین کاٹ ڈالا سو اسرائیل مین پانچ لاکہہ چنے ہوئے مرد مارے پڑے انتہی فارسیہ ۱۸۳۹ء ۳ و ابیہ فوج دلاوران برگزیدہ بعدد چہار صد ہزار صف اراست ویرابعام نیز ہشت صد ہزار کس ذوی الاقتدار را بمقابل وی صف اراست ۱۷ و ابیہ با ہمراہان خود ایشانرا بقتل عظیم کشتہ بحدیکہ پانصد ہزار

برگزیدگان اسرائیلی کشتہ گشتند اور ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ اور ترجمہ انگریزی انکے
موافق ہین ہاں رضا صاحب اپنی تفسیر کی جلد اولمین فرماتے ہین کہ بہت نسخون
لاطینی پرانے مین بجائے چار لاکھ کے چالیس ہزار اور بجائے آٹھ لاکھ کے
اسی ہزار اور بجائے پانچ لاکھ کے پچاس ہزار پائے جاتے ہین اور غالب ہے
عدد مندرج انہین نسخون کا سچا ہو دیکھو موافق گمان قومی اس مفسر کے
سچا عبری محرف ہے اور اسیطرح اور بہت جا بہی اختلاف ہے مثلا
ورس ۵ باب ۸ کتاب اول سلاطین اور ورس ۲۶ باب ۴ اسی کتاب کا
ورورس ۱ باب ۱ کتاب ۲ سلاطین اور ورس ۲۳ باب ۲۹ کتاب ۲ اخبار الایام
ورورس ۹ باب ۳۶ کتاب ۲ اخبار الایام اور ورس ۱۲ باب ۲۹ امثال اور ورس
باب نحمیا اور ورس ۶ باب ۲ اشعیا کا جو ان سب مین ترجمہ یونانی عبری کے
مخالف ہے اور ورس ۹ باب ۵ کتاب دوم سموئل کا جو اوسمین ترجمہ کینی کاٹ کا
مخالف ہے اور ورس ۲ زبور ۱۶ جو اوسمین ترجمہ چالدیک زبانکا مخالف ہے
اور ورس ۵۶ زبور ۱۱۹ کا جو اوسمین ترجمہ ارامی اور ورس ۲۳ باب ۱۳ نحمیا کا جو
اوسمین ترجمہ ارامی اور ترجمہ کلارک کا مخالف ہے فصل چوتہی دوسرے

چوتہی فصل

مقصد کی اس امر کے بیان ہین کہ بعضی آیتین ان کتابون کی طور بعضی
یکے مفسرون یا اور علماء کے اقرار کے موافق غلط ہین اور بعضی آیتین
ایسا خلاف ہے کہ ظاہر مین ایک اونمین سے غلط ٹہرتی ہے اور ایک تاویل

بعید ہے کچھہ توافق پیدا کرنے ہے اور یہان کچھہ کچھہ ان دونو قسمونکے فسادونسے

پہلا فساد

بیان کیا جاتا ہے اورس ۲ باب ۲۲ کتاب ۲ اخبار الایام کا موافق عبرانیکے
یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ احذیاہ بیالیس ۴۲ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا الخ
فارسیہ ۱۸۴۵ و احزیاہ ہنگامی کہ آغاز سلطنت نمود چہل و دو سالہ بود الخ اور یہہ
صریح غلط ہے اسلیئے کہ اسکے باپ یہورام کی جسکے مرنے کے بعد یہہ
تخت سلطنت پر بیٹھا کل چالیس ۴۰ برسکی عمر ہوئی ہے پس یہہ بیٹا دو برس
بڑا اپنے باپ سے کسطرح ہوا باب ۲۱ اوسی کتاب مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ ع
۵ یہورام بتیس ۳۲ برسکی عمر مین بادشاہ ہوا اور آٹھہ برس تک یروشالم مین مسلط
رہا ۲۰ وہ بتیس ۳۲ برسکی عمر مین بادشاہ ہوا اور آٹھہ برس تک مسلط رہا الخ
اور ورس ۱۷ باب ۸ کتاب ۲ سلاطین کا یون ہے اور جب کہ وہ سلطنت کرنے لگا
تب اوسکی عمر بتیس ۳۲ برسکی تہی اور اوسنے یروشالم مین آٹھہ برس بادشاہت
کی انتہی اور ورس ۲۶ باب ۸ کتاب ۲ سلاطین مین یون ہے وہ بائیس ۲۲ برسکا تہا
جب کہ سلطنت پر بیٹھا الخ اور یہہ صحیح معلوم ہوتا ہے ہارن صاحب اپنی تفسیر کی
جلد اول مین لکہتے ہین کہ یہہ غلطی اسلیئے ہوئی کہ عبری لوگ حرفون کو عددونکی
جگہہ لکہا کرتے تہے پس اسکا میم جسکے عدد چالیس ہین بجائی کاف کے جسکے
عدد بیس ۲۰ ہین غلطی سے لکہا گیا انتہی پس بنا بر اقرار اس مفسر کے عبری مین اسجگہہ
غلطی ہے کسیطرح مانا اور تفسیر ہنری و اسکاٹ مین جبکہ اقرار غلطی کا

بعضے نسخہ انبیا اللہ ... مین ۲۲

یون ہے کہ ترجمہ یونانی اور سریانی اور عربی مین بیالیس ۴۲ کی جا بائیس ۲۲ واقع ہین
اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ذیل ورس ۲۶ باب ۸ کتاب ۲ سلاطین
کی ہے کہ کتاب ۲ اخبار الایام مین بیالیس ۴۲ برس لکھے ہین لیکن بہت سے
پرانے ترجمون مین اسیطرح بائیس ۲۲ ہین جیسے اسجا ہتھی اور اب اور مترجم
بھی اصلاح دیکر بائیس ۲۲ لکھتے لیکن مین فارسیہ ۱۸۳۸ اخزیا بوقت جلوس

دوسرا فساد ۲

بست و دو ساله بود الخ دیکھو تحریف اسیکو کہتے ہین ۲ ورس ۴ باب ۱۸
کتاب اول اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ اور داؤد نے اوس سے
ایکہزار رتھ اور سات ہزار سوار تھے اور بیس ہزار پیادے اسیر کرلیے الخ
فارسیہ ۱۸۳۸ و داؤد یکہزار ارابہ و ہفت ہزار سوار و بست ہزار پیادہ
ازو سے دستگیر کرد الخ اور ورس ۴ باب ۸ کتاب دوم سموئیل کا یون ہے
فارسیہ ۱۸۳۸ و داؤد یکہزار ارابہ و ہفتصد سوار و بست ہزار پیادہ ازوے
دستگیر کرد الخ دیکھو کہان سات سو اور کہان سات ہزار اور ترجمہ
ہندیہ ۱۸۲۵ مین اسیجا عبارت سموئیل مین لفظ ارابہ کا غلطی سے گر گیا ہے

تیسرا فساد ۳

۴ ورس ۱۸ باب ۱۹ کتاب اول اخبار الایام مین سات ہزار اور ورس
۱۸ باب ۱۰ کتاب ۲ سموئیل مین سات سو لکھے ہین ہارن صاحب اپنی
تفسیر کی جلد اول مین لکھتے ہین کہ سات ہزار جو ورس ۴ باب ۱۸ اور
ورس ۱۸ باب ۱۹ کتاب ۱ اخبار الایام مین واقع ہین ٹھیک عدد ہے اور تغیر

اور اسکاٹ مین ہے کہ غالباً یہہ فرق اس جہت سے واقع ہوا کہ شمار مین
ایک حرف شمار کی جگہہ دوسرا حرف لکھا گیا انتہی بہر حال غلطی مفسرینکے
نزدیک مسلم ہے گویا باعتبار گمان غالب کے یہہ خطا عزیز کا تبونکے سہو سے ہوئی ہے
اور پچھلے اختلاف کے دفع کیے لیئے ترجمون ہندیہ اور فارسیہ مذکورہ بالا مین
تحریف ہوئی ہے مگر موافق اقرار مفسرینکے ابتک ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ مین
ویسا ہی اختلاف ہے ورس ۱۸ باب ۱۹ کتاب اول اخبار الایام کا فہرب ارام
من قدام اسرائیل وقتل داؤد من ارام سبعة الالف مرکب واربعین الف
رجل الخ ورس ۱۸ باب ۱۰ کتاب ۲ سموئیل کا وقتل داؤد من السیریانیین سبعمائة
مرکب واربعین الف فارس الخ اور ان دونون درسون مین ایک اختلاف اور
یہی ہے کہ ایک مین چالیس ہزار پیادے اور دوسرے مین چالیس ہزار سوار ہین

چوتہا غلط

یہہ باب ۲۱ کتاب اول اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء ۵ تب یوآب نے
لوگون کی حاضری داؤد کو دی اور سارے اسرائیل گیارہ لاکھہ شمشیر زن
اور یہوداہ چار لاکھہ ستر ہزار شمشیر زن تہے ۱۲ تین برس کا کال ہو یا تین مہینے
اپنی بیریونکے آگے ہلاک ہوے اور تیرے دشمنونکی تلوار آپڑے یا تین دن خداوند
کی تلوار اور ملک مین مری ہو الخ ورس ۱۴ اور ترجمہ مین یون ہے فارسیہ ۱۸۳۸
یا سہ سال قحط یا مدت سہ ماہ پیش دشمنان خود کشتہ گردی الخ فارسیہ ۱۸۴۵
یا سہ سال قحط الخ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ اما ثلثة سنین جوعاً الخ اور ترجمہ انگریزی مہری

اسکے موافق ہے اور باب ۲۴ کتاب دوم سموئیل مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ و ۱۸۴۴ اور
یواب نے لوگون کے شمار کی فرد بادشاہ کو دی سو بنی اسرائیل آٹھ
لاکھ شمشیرزن بہادر تھے اور بنی یہودا پانچ لاکھ جنگی تھے ۱۳ سو جاد داود
پاس آیا اور اوس سے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے تیرے ملک مین سات برس کال
پڑے یا تو تین مہینے تک اپنے دشمنون سے بھاگتا پھرے الخ
اور یہہ جملہ ورس ۱۳ کا تو کیا چاہتا ہے اور ترجمہ مین یون ہے فارسیہ ۱۸۳۸
آیا ہفت سال قحط درین زمین بر تو نازل گردد الخ فارسیہ ۱۸۴۵ اور دو لایات
قحط ہفت سالہ واقع شود عربیہ ۱۸۳۱ اما ان یکون سبعۃ سنین جوعا لک الخ
یہان دو طرح کا بڑا اختلاف ہے اول یہہ کہ موافق اولکے سات برس کا
کال اور موافق دوسریکے تین برس کال ہیں کہان سات اور کہان تین
ایک ان دو سے صریح غلط ہے تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے
کہ کاتب سے غلطی ہوئی ہوگی انتہی یہان بھی غریب کاتب بسلامت بڑی مگر
غلطی مانی دوسرا یہہ کہ ایک مین گیارہ لاکھ بنی اسرائیل اور چار لاکھ ستر ہزار
بنی یہودا اور دوسرے مین آٹھ لاکھ بنی اسرائیل اور پانچ لاکھ بنی یہودا

فساد پانچوان

ہین تو دونون مین لاکھونکا فرق ہے ۵ ورس ۱۹ باب ۶ کتاب اول سموئیل کا موافق
عربیکے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ اور خداوند نے بیت الشمس کے لوگونکو مارا اسلیئے کہ اونہونے
صندوق خداکو کھول کے دیکھا سو اونسے پچاس ہزار اور ستر آدمی اونمین سے مارڈالے یہہ جملہ

فارسیہ ۱۸۳۸ مین یون ہے پنجاہ ہزار و ہفتاد کس را از القوم زد الخ اور ہارسلی صاحب
اپنی تفسیر کی جلد اول مین لکہتے ہین کہ ترجمہ عربی اور سریانی مین پانچ ہزار ستر
واقع ہین اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ موافق اصل کے یون ہے
ستر آدمی دو پچاس ایکہزار آدمی اور موافق گنتی عرب کے معنی اوسکے
ایکہزار دو پچاس اور ستر یعنے گیارہ سو ستر ہین پہر اوسی تفسیر مین ہے
کہ تعداد مارے ہوونکا اصل مین ایک اولٹے طور پر لکہا ہے اور قطع نظر اسکے
کہ ایک چہوٹی سی بستی مین اتنے بہت ادمی کا خطا کرنا اور مارے جانا بعید ہے
سچے ہونے مین اس معاملے مین بہی شک ہے اور یوسیفس کل تعداد اون مارے
ہوونکی ستر لکہتا ہے اور تفسیر ڈوائلی اور رچرڈمینٹ مین ہے کہ بشپ پاٹرک
کہتا ہے کہ یہہ ترجمہ صریح غلط ہے یا اونکے لفظونکی تبدیل سے واقع ہوا ہے کیونکہ
بیت الشمس ایک چہوٹا سا گانو تہا پس عقل سے بعید ہے کہ اوسمین اتنے
باشندے ہون جتنے مارے گئے اور ترجمہ بوچارٹ کا معقول ہے
کہ اوسنے بحساب فی ہزار پچاس ادمی کے ستر آدمی مارے یعنی
بیسوان حصہ اور ڈاکٹر واٹرلین اور لیکلرک یون ترجمہ کرتے ہین کہ اوسنے
پچاس ہزار سے ستر ادمی مارے اور کہتے ہین کہ یہہ لوگ فقط بیت شمس
ہی کے نہ تہے ملک گرد نواح کے لوگ ہی صندوق کے دیکہنے کو آگئے تہے
اور ڈاکٹر وال کہتا ہے کہ یوسیفس نے کل تعداد مارے ہوون کی ستر لکہی ہے

اور ڈاکٹر ملیز کہتا ہے کہ ترجمہ سریانی اور عربی مین پانچ ہزار ستر آدمی ہین
انتہی دیکھو مفسر عیسائی کیا کیا عجیب توجیہین اس غلطی فاحش کے لیے گھڑتے
ہین مگر بحمد اللہ کہ موافق اپنی تقریر اور تحریر یوسیفس کی عبارت نسخہ عبرانیکے نقصان

چھٹا فساد ۶

او غلطی سے خالی نہین ۶ ورس ۲ باب ۱۶ کتاب دوم سلاطین کا عبرانی مین
یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اوس وقت وہ بیس برس کا الخ فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ احاز بوقت
جلوس بست سالہ بود الخ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ وکان احاز یوم ملک ابن عشرین سنۃ
الخ تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ غالباً یہان لفظ بیس ۲۰ کا لفظ تیس ۳۰ کی جا

ساتوان فساد ۷

جا لکھا گیا دیکھو ورس ۲ باب ۱۸ اس کتاب کا انتہی یہان بھی موافق گمان
غالب کے مفسرون کے نزدیک عبری محرف ہے کسیطرح ہوے ورس ۶
باب ۱۲ کتاب القضات مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اوس وقت بیالیس ہزار افرا
قتل کیے گیے فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ ودران ہنگام چہل و دو ہزار کس از بنی افرائم
کشتہ شدند عربیہ سنہ ۱۸۳۱ وانقتل فی ذلک الوقت من افرائم اثنین واربعین
الف اور اسیطرح اور ترجمون مین ہے تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ

آٹھوان فساد ۸

چالیس اور دو ہزار یعنے دو ہزار چالیس انتہی اسکے موافق بجائی دو ہزار چالیس کے
غلطی سے بیالیس ہزار لکھے گیے ۸ ورس ۸ باب ۲۴ کتاب ۲ سلاطین ہندی مین ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اور یہویکین جب تخت پر بیٹھا تب اٹھارہ ۱۸ برس کا تھا الخ فارسیہ سنہ ۱۸۳۸
یہویاقین بوقت جلوس ہیجدہ سالہ بود الخ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ وکان یواخین یوم

ملک ابن ثمانیۃ عشر سنۃً الخ اور ورس ۹ باب ۳۶ کتاب ۲ اخبار الایام مین
ترجمہ ہندیہ یہہ ہے لیکن آٹہہ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا الخ فارسیہ ۱۸۳۸ یہو یاقین بوقت
جلوس ہشت سالہ بود عربیہ ۱۸۳۱ ابن ثمانیۃ سنین کان یہویاخین حین ملک لہذا دیکہو
کہان آٹہہ اور کہان اٹھارہ ایک ہاتہی کا فرق ہے ۹ ورس ۲۶ باب ۷ کتاب اول سلاطین کا
یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ اور دل اوسکا چار انگشت کا اور کنارا اوسکا پیالیکے کنارے کی طرح
گل اور سوسن دار تہا اور بحر مین دو ہزار بت کی گنجایش تہی اور جملہ اخیرہ اور ترجمون مین

نوان فساد

یون ہے فارسیہ ۱۸۳۶ دو ہزار بت دران گنجید فارسیہ ۱۸۴۵ و دو ہزار خم
(آب) میگرفت اور ورس ۵ باب ۴ کتاب دوم اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴
اور بحر مین تین ہزار بت کی گنجایش تہی فارسیہ ۱۸۳۸ و سہ ہزار بت دران گنجید
فارسیہ ۱۸۴۵ و سہ ہزار خم آب گرفتہ نگاہ میداشت دیکہو کہان دو ہزار بت
اور کہان تین ہزار اور ورس ۱ باب ۱۸ کتاب اول سلاطین مین ہے ایسا ہوا کہ
بہت دنونکے بعد خداوند کا کلام تیسرے سال مین الیاہ پر نازل ہوا کہ جا
اور اپنے تئین اخی آب کو دکہا کہ مین زمین پر مینہہ برساونگا اور ورس ۲۵

دسوان فساد

باب ۴ لوقا مین قول جناب مسیح کا یون منقول ہے لیکن مین تمسے سچ کہتا ہون
کہ ایلیاہ کے دنونمین جب ساڑہے تین برس آسمان بند رہا یہان تک کہ ساری
زمین مین بڑا کال پڑا الخ اور ورس ۱۷ باب ۵ نامہ یعقوب مین ہے الیاہ ہمارا
ہمجنس انسان تہا اوسنے دعا پر دعا کی کہ پانی نہ برسے سو ساڑہے تین برس تک

فساد ۱۱ گیارہوان

زمین پر پانی نہ برسا دیکھو یہان انجیل غلط یا محرف ہے یا کتاب سلاطین
۱۱ ورس ۷ باب ۵ کتاب ۲ سموئیل مین عبرین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ اور بعد
چالیس برس کے ایسا ہوا کہ ابی سلوم نے بادشاہ کو کہا مجھے پروانگی ہو کہ مین
جاؤن اور اپنی نذر کو جو مینے خداوند کے لیئے کی ہے حبرون مین جا کے ادا کرون
فارسیہ ۱۸۴۵ و بعد از انقضائے چہل سال واقع شد کہ ابی شالوم بملک
گفت الخ حالانکہ یہہ غلط ہے اسلیئے کہ داؤد علیہ السلام نے کل چالیس ۴۰ برس
سلطنت کی ہے جیسا باب پانچوین ۵ اسی کتاب مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ اور
داؤد جسوقت کہ سلطنت کرنے لگا اوس وقت تیس ۳۰ برس کا تہا اور
اوسنے چالیس ۴۰ برس سلطنت کی ۵ اوسنے حبرون مین سات برس چہہ مہینے
بنی یہوداہ پر سلطنت کی اور یروشالم مین سارے بنی اسرائیل اور بنی
یہوداہ پر تینتیس ۳۳ برس اور اسیطرح ورس ۱۱ باب ۲ کتاب اول سلاطین
اور ورس ۲۷ باب ۲۹ کتاب اول اخبار الایام مین ہے اور یہہ بغاوت ابی شالوم
کی کئی سال جلوس کے بعد شروع ہوئی تہی تو لازم آتا ہے کہ یہہ بغاوت
بعد وفات داؤد علیہ السلام کے شروع ہوا اور یہہ تو صریح البطلان ہے
اسی لیئے ترجمہ عربیہ ۱۶۷۱ اور ۱۸۳۱ نے اسمین اصلاح دیکر یون ترجمہ
کیا و بعد اربعہ سنتہ قال ابیشالوم لداؤد الملک انی اذہب فاکمل نذری
امام الرب الذی نذرت للرب بحبرون یعنی بعد چار برس کے ابی سلوم نے

داؤد بادشاہ کو کہا الخ اور ترجمہ فارسیہ ۱۸۳۸ والی نی اسیجا ماہتہ اور بانون
گم کرکے چالیس اور چار مین کچہ ترجیح نہ دی اور ترجمہ یون کہا و بعد از چہل
سال چنانچہ در عربی و سریانی نوشتہ شدہ است ابسلام بادشاہ را
گفت کہ التماس آنکہ روانہ سوم و نذرے کہ در حبرون بنام خداوند کردہ
نمودہ ام ادا نمایم اس غریب نے لاچار ہوکر اولا چالیس اور چار مین تردید کی
اور یہہ چار کی سنید کے لیئے اتنا جملہ چنانچہ در عربی و سریانی نوشتہ شدہ است
اپنی طرف سے کلام ربانی مین بڑہا دیا اور صاحب جلد دوسری اپنی تفسیر کے
حصہ اول کے باب اٹھوین مین لکھتے ہین ظاہرا یہہ غلط ہے گو موافق اکثر نسخون
مطبوعہ لاطینی اور سیپواجنٹ اور چالدیک کی ہے کیونکہ داؤد نے صرف
چالیس برس سلطنت کی ہے پس اسکے موافق سرکشی ابسلام کی بعد
موت داؤد کے ہوتی ہے اور بعض مفسرون نے اس شبہہ کے دفع کرنے
کے لیئے یہہ تاویل کی کہ تاریخ اوس وقت سے لینی چاہئے کہ جسوقت سموئیل نے
داؤد کو تیل ملا تہا لکن ترجمہ سریانی اور ترجمہ عربی اور اوس ترجمہ لاطینی مین
جسکو پوپ سکسٹس نے درست کرکے چہپوایا تہا اور تاریخ یوسیفس اور
تہیوڈورٹ اور بہت نسخون لاطینی مین بجائی چالیس کے چار ہین اور بہت
علما کی رای یہہ ہے کہ لفظ اربعیم کا جای اربع کا لکہا گیا اور درستی یہہ ہے
موافق ترجمہ سریانی کے اپنے ترجمہ مین لکہا ہے انتہی اور تفسیر ہنری و اسکاٹ مین

اقریب قریب ہارن کیسے ہے پس موافق رای ان مفسرون کے ماھر ای
بہت علما کی اسمجا عبرمین غلطی ہے گوغریب کاتب کے سرپر تہوپی جاتی ہے
اورستر بوتہہ رائڈ نے چالیس کو غلط مانکر چار بنایا ہے اور یوسیفس نے اسحال کو
کتاب ساتوین اپنی تاریخ کے نوین باب مین لکہا ہے ۱۲ باب

بارہوان فساد

پچیسوین کتاب دوم سلاطین مین ہے ہندیہہ ۲۵ ۱۸
اور شاہ بابل بنوخذ نذر کی سلطنت کے اونیسوین ۱۹ برس کے پانچوین
مہینے کے ساتوین دن شاہ بابل کا ایک خادم نبوسرادان جو امیر الامرا تہا
یروشالم مین ایا ۲۷ اور یہویکین شاہ یہودا کی اسیری کے سینتیسوین
برسکے بارہوین مہینے کے ستائیسوین دن ایسا ہوا کہ بادشاہ بابل مرودک نے
اپنی سلطنت کے پہلے ہی سال شاہ یہویکین کو جو قید مین تہا سرفراز کیا تہی
اورسب ترجمے اسکے موافق ہین اور باب ۵۲ کتاب یرمیا مین ہے ۱۲ پانچوین مہینے
کے دسوین دن جو بابل کے بادشاہ بنوخودنذر کا اونیسوان ۱۹ برس تہا جلو
داروں کا سردار بنوسرادان جو بابل کے بادشاہ کی بندگی کرتا تہا یروشالم مین ایا
اسیہوداہ کے بادشاہ یہویقیم کی اسیری کی سینتیسوین برسکے بارہوین
مہینے کے پچیسوین دن یون ہوا کہ شاہ بابل اویل مرودک نے اپنی جلوس کے پہلے
برس یہوداکے بادشاہ یہویقیم کو سرفراز کیا انتہی دیکہو کہان ساتوان اور ستائیسوان
دن اور کہان دسوان اور پچیسوین ۲۵ کتاب دوم عزرا اور باب ساتوان نحمیاہ کے

تیرہوان فساد

درسون مین ایسا خلاف ہے کہ ایک دوسرے کی تکذیب کرتا ہے حالانکہ دونون ایک ہی حال شمار مردون بنی اسرائیل کا جو اورشلیم اور ملک یہودیہ مین قید بابل سے چھوٹ کر آئے تھے لکھتے ہین اور اسجاد دونو بابون کے ورس مخالف سامنے ایک دوسرے کے بدون لحاظ ترتیب کے لکھے جاتے ہین ہندیہ ۱۸۴۲

ورس	باب دوم عزرا	ورس	باب ہفتم نحمیا
۵	بنی ارح سات سو پچہتر ۷۷۵	۱۰	بنی ارح چھہ سو باون ۶۵۲
۶	بنی پحت مواب بنی یسوع اور یوآب سمیت دو ہزار آٹھہ سو بارہ ۲۸۱۲	۱۱	بنی پحت مواب بنی یشوع اور یوآب مین سے دو ہزار آٹھہ سو اٹھارہ ۲۸۱۸
۸	بنی زتو نو سو پینتالیس ۹۴۵	۱۳	بنی زتو آٹھہ سو پینتالیس ۸۴۵
۱۲	بنی عزجاد ایک ہزار دو سو بائیس ۱۲۲۲	۱۷	بنی عزجاد دو ہزار تین سو بائیس ۲۳۲۲
۱۳	بنی ادونقام چھہ سو چھیاسٹھہ ۶۶۶	۱۸	بنی ادونقام چھہ سو ستسٹھہ ۶۶۷
۱۴	بنی بغوی دو ہزار چھپن ۲۰۵۶	۱۹	بنی بغوی دو ہزار سٹسٹھہ ۲۰۶۷
۱۵	بنی عدین چار سو چون ۴۵۴	۲۰	بنی عدین چھہ سو پچپن ۶۵۵
۱۷	بنی باحضی تین سو تیئیس ۳۲۳	۲۳	بنی بیضی تین سو چوبیس ۳۲۴
۱۹	بنی حشوم دو سو تیئیس ۲۲۳	۲۲	بنی حشوم تین سو اٹھائیس ۳۲۸
۲۱	بنی بیت اللحم ایکسو تیئیس ۱۲۳	۲۶	بیت لحم اور نطوفہ کی لوگ ایکسو اٹھاسی
۲۲	اہل نطوفہ چھپن ۵۶		

۲۸ بیت ایل اور عی کے لوگ دو سو تیئیس ۲۲۳
۳۳ لود اور حدید اور اونو کے بیٹے سات سو پچیس ۷۲۵
۳۵ بنی سنعہ تین ہزار چہہ سو تیس ۳۶۳۰
۴۱ ویے گانیوالے بنی آسف ایکسو اٹھائیس ۱۲۸
۴۲ دربان لوگ بنی سلوم بنی اطیر بنی طلمان بنی
عقوب بنی حطیطا بنی سبای سب ملکے ایکسو انتالیس ۱۳۹
۶۰ بنی دلایاہ بنی طوبیاہ بنی نقودا چھہ سو باون ۶۵۲
۶۴ وہ ساری جماعت سب کے سب ملکے بیالیس ہزار تین سو
ساٹھہ تھے ۴۲۳۶۰ سوا انکے غلاموں اور لونڈیوں کی جو
۶۵ سات ہزار تین سو سینتیس تھے اونمین دو سو
گانیوالے اور گانیوالیاں تہین
۶۸ اور انمین سے رئیسوں مین سے
بہتیروں نے جب یروشالم مین خداوند کے
گہر کو آئے خوشی سے خدا کے مسکن کیلئے
کچھہ دیا تاکہ وہ اپنے مکان پر پہر
اوٹھایا جاوے
۶۹ اونہوں نے اپنے مقدور بہر کام کیلئے
لیئے پونجی مین کچھہ [illegible]

۳۲ بیت ایل اور عی کے لوگ ایکسو تیئیس ۱۲۳
۳۷ لود اور حدید اور اونو کے بیٹے سات سو اکیس ۷۲۱
۳۸ بنی سنعہ تین ہزار نو سو تیس ۳۹۳۰
۴۴ ویے گانیوالے بنی آسف ایکسو اٹہتالیس ۱۴۸
۴۵ ویے دربان بنی سلوم بنی اطیر بنی طلمان
بنی عقوب بنی حطیطا بنی سبای ایکسو اٹہتیس ۱۳۸
۶۲ بنی دلایاہ بنی طوبیاہ بنی نقودا چھہ سو بیالیس ۶۴۲
۶۶ ساری جماعت ملکی بیالیس ہزار تین سو
ساٹھہ تہی
۶۷ سوا انکے غلاموں اور لونڈیوں کی جو
سات ہزار تین سو سینتیس تھے ۷۳۳۷ اور انمین
دو سو پینتالیس گانیوالے اور گانیوالیاں
تہین
۷۰ اور انمین سے رئیسوں کے بزرگوں مین سے
بعضوں نے اوس کام کی پونجی کیلئے
دیا حاکم نے پونجی کے لیئے ایکہزار
درہم سونا پچاس پیالی کاہنوں کے
پانسو تیس ۵۳۰ پیراہن بخشے

باب دوم عزرا ستر ہزار درہم اور روپی کی پانچ ہزار منہ اور کاہنونکے سو پیراہن	۷۱	باب ہفتم نحمیا اور بڑی رئیسونمین سے بہترون نے کام کی پونجی کیلئے بیس ہزار درہم سونا اور دو ہزار دو سو منہ روپا دیا

یہان اول یہہ قباحت ہے کہ جمع کل آدمیونکی جو درس ۶۴ کتاب عزرا اور
درس ۶۶ کتاب نحمیا مین جتنی مرقوم ہے جمع کرنے سے وہ تنتی ہی پوری
نہین آتی بلکہ کم رہتی ہے اور باوجود کمی کے پہر دونون مین مختلف اسلیئے
کہ عزرا مین جمع کرنے سے ۲۹۸۱۸ ہوتے ہین اور نحمیا مین ۳۱۰۸۹ ہوتے
ہین اور علاوہ اس قباحت کے ایک اور قباحت ہے کہ سوائی اتفاق جمع کے
جو وہ بہی غلط اور اسمین بہی پینتالیس نفر کا اختلاف ہے سبب چارسون
دونون باب مین اختلاف ہے اور کتاب عزرا والے نے جو درم سونے کے
زائد لکھے ہین اونکو کتاب نحمیا والے نے شاید پیراہنون مین محسوب کیا ہے
اور یوسیفس ان دونونکے مخالف اپنی تاریخ کی کتاب گیارہوین کے باب
اول مین لکھتا ہے جو قیدخانہ بابل سے چھوٹ کر یروشالم کو آئے سالیسیر ہزار
چارسو باسٹھ تھے اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ذیل تفسیر باب ۲ عزرا کے
ہی بہت ہے فرق اس باب اور باب ساتوین نحمیا مین غلطی کاتبون سے واقع ہوئے
ہین اور وقت تیار کرنے ترجمہ انگریزی کے نسخون کا مقابلہ کرکے بہت سے
فرق نکالے گئے ہین اور اور جا مین ترجمہ یونانی شرح عبری مین مدد کرتا ہے انتہی

چودہوان فساد

۱ ورس ۱ باب ۱۶ کتاب ۲ اخبار الایام کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ع اسا کی سلطنت کے
چہتیسوین برس مین اسرائیل کا بادشاہ الخ فارسیہ ۱۸۳۸ و ۱۸۴۵ع اسکے
موافق ہین تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ہے کہ بڑی مشکل
مقابلہ کرنے اس ورس سے ورس ۳۳ باب ۱۵ کتاب اول سلاطین کے ساتھ واقع
ہوتی ہے کیونکہ اوس مین مذکور ہے کہ تیسرے سال سلطنت اسا کے بعشا تحت
سلطنت پر بیٹھا اور چوبیس ۲۴ برس سلطنت کی پس سال اخیر سلطنت بعشا کا
موافق چہبیسوین ۲۶ سال جلوسی اسا کے نکلتا ہے اور چہتیسوین ۳۶ سال سلطنت
اسا کے نو دس برس پہلے بعشا مر چکا تہا اور اس مشکل کی علمائے دو توجیہین
کی ہین اول یہہ کہ یوسیفس سے سند لیکر کہا ہے کہ کاتبون سے عدد مین غلطی
ہوئی کہ ۳۶ کو بجای ۲۶ کے اس ورس مین اور ۳۵ کو بجائی ۲۵ کے
ورس ۱۹ باب ۱۵ اسی کتاب اخبار الایام مین لکہہ گئے دوسرے یہہ کہ یہہ سال
چہتیسوان منقسم ہوجانی سلطنت بنی اسرائیل کا ہے جو عہد یوربعام مین
وقوع اوسکا ہوا تہا نہ سلطنت اسا کا اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے
کہ ظاہرا یہہ تاریخ غلط ہے اور اشر جو علماء کبار مسیحیون سے ہے کہتا ہے
کہ وہ سال چہتیسوان ۳۶ منقسم ہوجانے سلطنت کا ہے نہ سلطنت اسا کا یعنی
اوسکو جب سے لینا چاہیئے جب سے کہ ایک سلطنت قوم بنی اسرائیل کی بعد مرنے
سلیمان علیہ السلام کے دو سلطنتین بن گئین کہتا ہون کہ موافق دونو

فساد ۱۵ پندرہوان

تفسیرون کے یقینا یہان غلطی ہے کس طرح کہو ۱۳۴ ورس ۲۶ باب ۴ کتاب ۱
سلاطین مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور سلیمان کے چالیس ہزار اصطبل تھے
جہان اوسکی گاڑیونکے گہوڑے بندہے تھے اور بارہ ہزار سوار تھے
فارسی سنہ ۱۸۳۸ و سلیمان چہل ہزار آخور اسپ برای ارابہا و دوازدہ ہزار سوار
داشت عربیہ سنہ ۱۸۳۱ وکان لسلیمان اربعین الف مذود یربی علیہا خیل المراکب
والثنی عشر الف فارس اور ورس ۲۵ باب ۹ کتاب ۲ اخبار الایام مین ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اور سلیمان کے چار ہزار تہان گہوڑون اور رتہونکے تھے
اور بارہ ہزار سوار الخ فارسی سنہ ۱۸۳۸ و سلیمان برای اسپہا و ارابہا چہار
ہزار آخور و دوازدہ ہزار سوار داشت الخ دیکہو کہان چالیس ہزار اور کہان
چار ہزار ایک غلط ہے اور اسیطرح ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ والے نے کام کیا کہ تطبیق
دینیکے لیئے یہان تحریف کی گیا اور ترجمہ یون کیا کان لسلیمان اربعین الف

فساد ۱۶ سولہوان

من الخیل فی الاسطبلات الخ ورس ۲۸ باب ۹ کتاب اول سلاطین مین ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور اوفیر کو گئی اور وہان سے چار سے بیس قنطار سونا لیکے
بادشاہ پاس آئے اور یہہ جلد وہان سے الخ اور ترجمون مین یون ہے فارسی سنہ ۱۸۳۸
طلا از آنجا بمقدار چہار صد و بیست قنطار گرفتہ بپیش پادشاہ سلیمان رسانیدند
عربیہ سنہ ۱۸۳۱ وجلبوا من ہناک ذہبا اربعمائہ وعشرین قنطارا الی
واتوا بہ لسلیمان الملک اور ورس ۱۸ باب ۸ کتاب دوم اخبار الایام مین

ہندیہ سنہ ۱۸ اور وے سلیمان کے چاکروں کے ساتھہ او فیر کو گیے اور وہان سے ساڑھے چار سو قنطار سونا سلیمان بادشاہ کے پاس لائے اور یہ جملہ اردو ہان سے ہے اور ترجمونمین یون ہے فارسی سنہ ۱۳۹ وچہار صد و پنجاہ قنطار ازانجا اوردہ بہ نزد بادشاہ سلیمان رسانیدند عربیہ سنہ ۱۳۱ واخذوا من ثم اربعمائة وخمسين قنطارا من ذهب وجلبوا الى الملك سليمان دیکھو اول سے معلوم ہوتا ہے کہ وہان سے چار سو بیس قنطار سونا سلیمان علیہ السلام کے پاس لائے اور دوسری سے معلوم ہوتا ہے کہ چار سو پچاس پس دونونمین تیس ۳۰ قنطار کا فرق ہے ۵ باب کتاب اول سلاطین مین ہے ہندیہ سنہ ۱۲۵

فساد سترہواں ۱۷

اور ۱۹۴۲ ۱۵ ء اور سلیمان کے ستر ہزار بار بردار اور اسی ہزار درخت کاٹنے والے کوہستان مین تھے ۱۶ اور انکے سوا سلیمان کے تین ہزار تین سو اہلکار تھے جو اوس کام کے مختار تھے اور اون لوگون پر جو یہہ کام کرتے تھے سردار تھے اور ورس ۲ باب ۲ کتاب اخبار الایام کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور سلیمان نے ستر ہزار بار بردار ون اور اسی ہزار پتھر توڑنے والے اونکو پہاڑ مین بہیجا اور تین ہزار چھہ سو سردار اونکو اون پر مقرر کیا دیکھو کہ دونونمین تین سو اہلکار کا فرق ہے ۱۸ باب ساتوین کتاب اول

فساد اٹھارہوان ۱۸

سلاطین مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۵ اور سنہ ۱۸۴۲ ۱۵ ء ۱۶ اور اوسنے پیتل ڈہالکے دو ستون بنائے طول ہر ایک کا اٹھارہ ہاتھہ الخ ۲۰ ہیکل کی ڈیوڑھی کے لیے ستون

کہڑے سے گئے الخ اور ورس ۱۵ باب ۳ کتاب ۲ اخبار الایام مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع
۱۹ فساد اونیسوان اور اوسنے کہڑے کیے آگے پینتیس ۳۵ ہاتہہ یعنی دو ستون بنائے دیکہو دونوںمین
طول ستونونمین فرق ہے ۱۹ ورس ۲۳ باب ۹ کتاب ۱ سلاطین کا یون ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۲۵ع اور سنہ ۱۸۴۲ع اور اوسکے پان سو اور پچاس عامل تہے جو اوسکے
سا ہیے کار گذاروںکے سردار تہے انتہی اور ورس ۱۰ باب ۸ کتاب ۲ اخبار الایام
کا یون ہے اور سلیمان بادشاہ کے دو سو پچاس ۲۵۰ عامل تہے جو لوگون سے
کام لیتے تہے ان دونونمین بہی تین سو ۳۰۰ کا فرق ہے اور اسیطرح اعدادمین
اور جا بہی فرق پایا جاتا ہے اور اسیطرح غلطی نامونمین عبری نسخے کے اندر
فساد بیسوان کثرت سے پائی جاتی ہے ۲۰ ورس ۱۶و۱۹ باب ۱۰ کتاب دوم سموئیل مین تین جا
اور ورس ۳ و ۵ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ باب ۱۸ کتاب اول اخبار الایام مین سات جا
ہدرعزر غلطی سے واقع ہوا ہے حالانکہ ہددعزر چاہیے جیسا کہ ورس ۳ و ۵
و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۲ باب ۸ کتاب ۲ سموئیل مین آٹہہ جا واقع ہے تفسیر ڈوالی اور
رچرڈ مینٹ مین ذیل شرح ورس ۱۶ باب ۱۰ دوم سموئیل کے مرقوم ہے کہ ورس
۳ باب ۸ مین ہددعزر واقع ہے لیکن جو عبری مین دال اور را شکل مین بہت
فساد اکیسوان ہی قریب ہین تو کاتبون سے غلطی ہو جانی بہت آسان ہے ۲۱ ورس ۱۸
باب ۷ یوشع مین عکن نون کے ساتہہ واقع ہے اور عکر راء مہملہ کے ساتہہ چاہیے
فساد بائیسوان جیسا کہ ورس ۷ باب ۲ کتاب اول اخبار الایام مین ہے ۲۲ ورس ۸ باب ۳ کتاب ۲

تیئسوان فساد ۲۳

سموئیل مین واتب بسپیت واقع ہے اور لیبعام چاہیئے جیسا ورس ۱۱ باب
کتاب اول اخبار الایام اور ورس ۸ باب ۲۷ اوسی کتاب مین سے ۲۳ ورس
۵ باب ۱۱ کتاب اول اخبار الایام مین عمی ایل کی بیٹی بت سوع غلطی سے
واقع ہے اور صحیح الیعام کی بیٹی بت سبع ہے جیسا ورس ۳ باب ۱۱ کتاب دوم

چوبیسوان فساد ۲۴

سموئیل مین ہے ۲۴ ورس ۱۲ باب ۱۴ کتاب ۲ سلاطین مین غلطی سے عزریاہ اور عزیاہ چاہیئے
جیسا ورس ۱ باب ۲۶ کتاب ۲ اخبار الایام مین واقع ہے ۲۵ ورس ۷ باب ۲۱

پچیسوان ۲۵ فساد

کتاب دوم اخبار الایام مین یہواخذ غلطی سے واقع ہے اور اخزیاہ چاہیئے
جیسا ورس ۲۴ باب ۸ کتاب ۲ سلاطین مین ہے ہارن صاحب اپنی تفسیر کی جلد
اول مین اون فسادون مین جو فساد بیسوین سے فساد چوبیسوین تک نقل ہوئے
اقرار غلطی کا کر کے کہتے ہین اسیطرح اور جا بجا ناموں مین غلطی ہے جسکو زائد
منظور ہو کتاب ڈاکٹر کنی کاٹ مین صفحہ ۲۳ سے ۶ تک دیکھے اور ایک قاعدہ
اس غلطی کے صحیح کرنیکے لیئے یون لکھتے ہین کہ تصحیح ان نامون غلطی کی
مقدس کتابون کی اور جگہون سے جہان وہیے نام واقع ہوئے ہین اور توریت
سامری اور ترجمون پر لینے اور تاریخ یوسیفس سے کیجاوے انتہیٰ اور اس
قاعدہ کے موافق مترجمون نے کسی جا تصحیح کی ہے اور کسی جا ویسی ہی
غلطی باقی ہے بہرحال غلطی کاتب عبری کے اندر شک نہین لیکن ہم کہان تک لکھین اسی
نمونہ پر ختم کردیتے ہین کہ باب ۱۱ کتاب اول اخبار الایام اور باب ۲۳ کتاب دوم

سمیل کے ملانے سے بہت غلطیان نامون مین پائی جاتی ہین اور تفسیر ڈوالی
اور رچرد مینٹ مین ذیل تفسیر باب ۱۱ کتاب ۱ اخبار الایام کے ہے کہ یہ غلطیان

چھبیسوان فساد ۲۶

کاتبون سے ہوئی ہین ۴ ورس ۶۴ باب اشعیا کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴
کیونکہ قدیم سے انسان نے یہ نہ سنا نہ کسیکے کانون تک پہنچا نہ کسیکی انکھون نے
تیرے سوا کوئی خدا نہ دیکھا جو اپنی انتظار کھینچنے والیکے ساتھ ایسا کچھ کرے
انتہی اور پولوس مقدس نے اس عبارت کو ورس ۹ باب ۲ نامہ اول
قرنتھون مین یون نقل کیا ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ لیکن جیسا لکھا ہے کہ خدا نے
اپنے چاہنے والونکے لیے وے چیزین تیار کین جنہین نہ آنکھون نے دیکھا
نہ کانون نے سنا اور نہ آدمی کے دل مین آئین انتہی دیکھو وہ کہان اور یہ کہان
تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یہ خیال معقول ہے کہ اسی عبری

ستائیسوان فساد ۲۷

مین تبدیل ہوی انتہی ۳ ورس ۹ باب اشعیا مین موافق بعض نسخون
عبری کے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ تو امت کو زیادہ کرتا اور اونکی خوشی کو
افزود کرتا اور موافق بعض نسخون کے یون ہے تو امت کو زیادہ کرتا ہے
اور نہین زیادہ کرتا اونکی خوشی کو الخ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ اکثرت الشعب و لم تعظم
الفرح الخ دیکھو بعض مین یقینا سہوا یا قصدا غلطی ہے اور تفسیر ہنری

اٹھائیسوان فساد ۲۸

اور اسکاٹ مین نسخہ اول کو قوی کہا ہے ۱۰ ورس ۳۶ باب ۲ کتاب
اخبار الایام مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اور اوسکی (یعنی یہویکین کے) بہائی

صدقیاہ کو یہودا اور یروشالم پر مسلط کیا فارسی سنہ ۱۸۳۸ صدقیا برادر ...
بادشاہ یہودا اور اورشلیم گردانید حالانکہ یہہ غلط ہے کیونکہ صدقیا چچا
یہویکین کا تہا نہ بہائی اسی لیئے ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ والے نے چچا لکہا اور ترجمہ
یون کیا وملک صدقیا عمہ علی یہودا واورشلیم اور موافق عربی کے
ترجمہ انگریزی رومن کاتلک مین بہی چچا کر کے لکہا ہے وارڈ صاحب
اپنی کتاب اغلاط نامہ کی جو سنہ ۱۸۴۱ مین ڈبلن مین چہپی ہے صفحہ ۲ مین لکہتا ہے
کہ درس ۱۷ باب ۲۴ کتاب دوم سلاطین مین نسخہ عبری مین صدقیاہ کو بہائی

فساد ۲۹ اونتیسوان

یہویکین کا لکہا ہے اور جو یہہ غلط تہا تو ترجمہ یونانی اور اور ترجمون مین اوسکو
بدلکر چچا لکہا گیا انتہی ملخصاً ۲۹ درس ۱۹ باب ۲۸ کتاب ۲ اخبار الایام کا
عبری مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ کیونکہ خداوند نے شاہ اسرائیل آخز کے
سبب یہودا کو گہٹایا الخ فارسی سنہ ۱۸۳۸ زیراکہ خداوند بسبب احاز پادشاہ اسرائیل
یہودا را پست گردانید الخ حالانکہ یہہ غلط ہے اسلیئے کہ وہ بادشاہ یہودا
تہا نہ بادشاہ بنی اسرائیل کا اسلیئے ترجمہ یونانی ورلاطینی مین اوسکو
اصلاح دیکر بادشاہ یہودا لکہا گیا ہے اور انکی موافق ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۴۱
والے نے بہی اپنی ترجمے مین یون لکہا کان الرب قد اذل یہودا
بسبب آحاز ملک یہودا الخ وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ
کے صفحہ ۲ مین لکہتا ہے اور یہہ جو ہے اور پروٹسٹنٹون نے بہی اپنے بعضے

تیسوان فساد ۳۰

ترجمون پہلے مین موافق یونانی اور لاطینی کے شاہد ہوا لکہا ہے جیسا
سچ ہے مگر یہہ اوہنون نے اسی بیبل منطبعہ سنہ ۱۵۷۹ اور ترجمہ اخیرہ مین جان
بوجھہ کر یہہ اوسی جہوٹ کی پیروی کی اور اوس امر کو خفیف جانکر رجوع
کرنا طرف لاطینی کی مناسب نہ سمجہا انتہی اور درس ۹ باب ۲ اور درس ۱
باب ۲۵ کتاب دوم اخبار الایام کی اس غلطی کے شاہد ہین درس ۱ باب ۳ ملاکیا کا عبری متن یون ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ دیکہو مین اپنے رسول کو بہیجونگا اور وہ میرے آگے رستا بناویگا
الخ فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ اینک رسول خود را میفرستم تا راہ را پیش روی من
آراستہ کند الخ فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ اینک رسول خود را خواہم فرستاد وا و در برابر
راہ را آمادہ خواہد ساخت الخ اور درس ۱۰ باب ۱۱ متی مین اسکو یون نقل
کیا ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ دیکہو مین اپنا رسول تیرے آگے بہیجتا ہون جو تیرے
آگے راہ درست کریگا فارسیہ سنہ ۱۸۴۲ء اینک من رسول خود را پیش روی
تو میفرستم کہ راہ ترا در پیش روی تو درست نماید اور درس ۲ باب ۱
مرقس مین یون منقول ہوا ہے دیکہہ مین اپنے رسول کو تیرے آگے بہیجتا ہون
وہ راہ کو تیرے سامنے درست کریگا اور درس ۲۷ باب ۷ لوقا مین ہے
دیکہہ مین اپنے رسول کو تیرے آگے بہیجتا ہون جو تیری راہ کو تیرے آگے
درست کریگا ہار ن صاحب جلد دوسری اپنی تفسیر مین حاشیہ منہیہ کے اندر لکہتے ہین
کہ ڈاکٹر رینڈلف کہتا ہے کہ یہہ حوالہ عبری اور تمام ہمارے ترجمون سے

فساد اکیسوان ۲۱

دو طور پر مخالفت رکہتا ہے ایک یہہ کہ یہہ لفظ تیرے سے آگے
اس جملہ مین ابنار سول الخ زائد ہے دوسرے یہہ کہ بجای اس لفظ کے
وہ میرے آگے رستا الخ یہہ لفظ وہ تیرے آگے الخ واقع ہوا ہے
اور سبب اس فرق کا آسان بیان نہین ہوسکتا سوای اسکے کہ پرانے نسخون
مین کچہہ خرابی واقع ہوئی ہے انتہی دیکہو اسمہا انجیل کے بچانے کے
لیے مسیحیون نے سبب فرق کا یہہ کہا کہ سب نسخون پرانے مین
کیا عبری اور کیا ترجمے تحریف ہوئی در نقل تینون انجیلون مین بہی کچہہ خلاف ہے
اور لوقا مین جملہ اخیرہ سے اندر مخالف دونون انجیلون کی زیادت ہے
تو اسمین بہی وہی سبب ہوگا ۲۱ ورس ۲ باب ۵ میکا کا عبری مین یون ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ ای بیت لحم افراتہ با وجودیکہ تو یہوداہ کے ہزارون مین
چہوٹا ہے تو بہی تجہہ مین سے میرے لیے وہ شخص نکلیگا جو اسرائیل مین حکومت کریگا
اور اوسکا نکلنا قدیم سے ایام الازل سے ہے فارسی سنہ ۱۸۳۸ اما تو ای بیت لحم
افراتہ با وجود انکہ در میان ہزاران یہودا کوچکی لیکن از تو انکسی برای من
خواہد بر امد کہ در اسرائیل حکومت ورزد کہ برامدن او از قدیم الایام بلکہ از
ازل می بود اور یہہ عبارت ورس ۶ باب ۲ متی مین یون منقول ہوئی ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ ای یہوداکی بیت لحم تو یہودا کے سردارون مین چہوٹا نہین کیونکہ
تجہہ سے ایک سردار نکلیگا جو میری قوم اسرائیل کی رعایت کریگا انتہی

۳۲ بتیسوان فساد

دیکہو وہ کہان اور یہہ کہان ۳۲ زبور ۱۶ مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع ۸ میری نگاہ
ہمیشہ خداوند پر ہے کیونکہ وہ میری دہنی ہاتہہ ہے مجہہ کو کبہی لغزش نہو گی
۹ سو میرا دل خوش ہے اور میری شوکت شاد ہے میرا جسم بہی توکل مین
چین کریگا ۱۰ کہ تو میری جان کو پاتال مین رہنے نہ دیگا اور تو اپنی مقدس کو سڑنے
نہ دیگا ۱۱ تو مجہکو زندگانی کی راہ دکہلا ویگا تیری حضور مین خوشیون سے بہری ہے
تیرے دہنے ہاتہہ ابد تک عشرتین ہین انتہی اور اس عبارت کو باب ۲ اعمال
مین یون نقل کیا ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع ۲۵ اسلیئے کہ داؤد اوسکے حق مین کہتا ہے
کہ مینے خداوند پر جو سدا میرے سامنے ہے نظر کی کہ وہ میری دہنی طرف ہے
تاکہ مین نہ ہٹون ۲۶ اوسی سبب میرا دل خوش ہے اور میری زبان نہال ہے
بلک میرا بدن بہی امید مین چین کریگا ۲۷ کہ تو میری جانکو عالم غیب مین
نہ چہوڑیگا نہ اپنے قدوس کو سڑنے دیگا تو نے مجہے زندگی کی راہ بتائین ۲۸
تو مجہے اپنے دیدار سے خوشی سے بہر دیگا انتہی دیکہو کہان وہ عبارت اور کہان یہہ

۳۳ تینتیسوان فساد

۴۰ زبور چالیسوین مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع ۶ ذبیح اور ہدیہ کو تو نہین چاہتا تو نے
میرے کان کہول دیئے چڑہاوے اور خطیت کا تو طالب نہین ۷ تب مین نے کہا
دیکہہ مین آتا ہون کتاب کے ورقون مین میرے حق مین یہہ لکہا ہے ۸ اے میرے
خدا مین تیری رضامندی بجالانے پر خوش ہون تیری شریعت تو میرے
دل کے بیچ ہے انتہی اور اس عبارت کو پولوس مقدس باب دسوین نامہ

عبرانیوںمین یون نقل کیے ہین ۵ قربانی اور نذر کو تو نے نہ چاہا پر میرے لیے ایک بدن طیار کیا ۶ سوختنی قربانی اور ان قربانیون سے جو گناہ کے لیے ہے تو راضی نہوا ۷ تب مینے کہا کہ دیکھہ مین آتا ہون میری بابت کتاب کے دفتر مین لکھا ہے تاکہ اے خدا تیری مرضی بجا لاؤن انتہی دیکھو وہ عبارت کہان اور یہہ عبارت کہان ۴۴ باب ۹ عاموس مین ہے ۱۱ مین اوسی دن مین داؤد کے گرے ہوئے مسکن کو کھڑا کرونگا اور اوسکی دراڑون کو بند کرونگا اور مین اوسکی شکست ریز کو پھر بناؤنگا اور اگلے زمانے کی مانند تعمیر کرونگا ۱۲ تاکہ وے ادوم کے باقی لوگونکو اور سارے قومونکو جن پر میرا نام کہا جاتا ہے اپنی میراث مین لے لیوین خداوند جو اس کام کا کرنے ہارا ہے فرماتا ہے انتہی اور اس عبارت کو باب ۱۵ اعمال مین یون نقل کیا ہے ۱۶ خداوند جو یہہ سب کرتا ہے یون فرماتا ہے کہ بعد اسکے مین پھر آؤنگا اور داؤد کے گرے ہوئے ڈیرے کو بناؤنگا ۱۷ اور اوسکے ٹوٹے پھوٹے کی مرمت کرکے اوسے پھر کھڑا کرونگا کہ باقی آدمی اور سب غیر قومین جو میرے نام کی کہلاتی ہین خداوند کو ڈھونڈھین انتہی دیکھو ان دونو مین کتنا فرق ہے اور علماے محققین عیسائی ان فسادونمین جو ۴۰ سے فساد ۴۴ تک منقول ہوئے عبری کی عبارت کو کہتے ہین کہ بدل گئی ہارسلی صاحب اپنی تفسیر کی دوسری جلد مین لکھتے ہین کہ ان فقرات مفصلہ ذیل مین عبری معلوم ہوتی ہے کہ خراب کی گئی ورس ا

فساد ۴۴ چوالیسوان

باب ۳ ملاکیا ورس ۲ باب ۵ میکا ورس ۸ سی ۱۱ تک زبور ۱۶ کا ورس ۱۰ اور ۱۱
باب ۹ عاموص ۱۱ تا ۱۲ زبور ۴۰ ورس ۷ زبور ۱۱۰ انتہی دیکھو ان چھہ موضعون
موافق اقرار اس بڑے مفسر کے عبری محرف ہے اور محرف ہونا زبور ۱۱۰ کا
بہی اس مفسر کے کلام سے معلوم ہوا گو ہمکو ترجمون ہندیہ اور فارسیہ اور عربیہ
اور انگریزیہ سے کچھہ بڑا فرق معلوم نہین ہوتا مگر اقرار اس مفسر کا کافی ہے
غالبًا مترجمون نے اصلاح دی ہو گی پس یہہ ایک موضع فساد
کا اور ہے وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ کے صفحہ ۱۳۸ مین لکھتا ہے ۱۴۵ پینتیسوان فساد
کہ عبری مین یون ہے کہ اوسنے جنا غزوبہ سکی بی بی اور وریعت اور اس کلام کو
جو معنی ہے کوئی مترجم یون ترجمہ کرتا ہے کہ اوسنے جنا غزوبہ کو اپنی
بی بی وریعت سے اور کوئی یون کہ اوسنے جنا وریعت کو اپنی بی بی غزوبہ سے
انتہی کہتا ہون یہہ عبارت درس ۱۸ باب ۲ کتاب اول اخبار الایام مین واقع
ہے اور غریب مترجم کیا کرین کہ اسکا اصل عبری کسی طور معنی الیسی خراب ہے
کہ ترجمہ اٹکلون کرنا پڑتا ہے پس کوئی کچھہ اور کوئی کچھہ کہتا ہے اور ایسا ہی
ابتک مترجمون مین وہ حیرانی باقی ہے کہ ہر کوئی اپنی ہی کہتا ہے ہندیہ ۱۸۴۴
اور حصرون کے بیٹے کالب نے اپنی جورو عزوبہ سے اور وریعت سے اولاد پائی
اور عزوبہ کے بیٹے یہہ ہین یسر اور سوباب اور اردون فارسیہ ۱۸۳۸ اور کالیب
بن حصرون عزوبہ زنش و یریعوت بار ور گردید و پسران وی اینند

پسر دسواں باب ۱۱ اردو میں ان دونوں میں اگرچہ مخالفت ہے مگر دونوں سے معلوم
ہوتا ہے کہ عزوبہ اور ریعت یا یریعوث دونوں جورو اُن کالیب کی ہیں اور ترجمہ
انگریزیہ مہری موافق فارسی مذکورہ کے ہے فارسیہ ۱۸۲۹ و کالیب پسر حصرون از زوجہ
اش عزوباہ پسران تولید نمود کہ اینہا باشند یریعوث و یشر و شوباب
اور اردو میں اسکی موافق یریعوث بیٹا ہے نہ جورو عربیہ ۱۸۳۱ و کالیب بن
حصرون اخذ امراۃ اسمہا عزوباہ و اولد منہا یاریعوث و اولادہا ماشیر
و شوباب و اردو میں اس سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ عزوبا جورو ہے مگر ظاہر عبارت
اس بات کو چاہتی ہے کہ یریعوث بیٹی کالیب کی ہو اور ضمیر مونث کی راجع طرف
۲۶ فساد چھبیسواں یریعوث کی ہو اور یاشر اور شوباب ورا اردو میں نواسے کالیب کے ٹہرتے
ہیں نہ بیٹے اور ترجمہ انگریزی میں رومن کاتلک کے عربی کی موافق ہیں باب پانچویں
اور چھٹے کتاب دوم سموئیل سے معلوم ہوتا ہے کہ داؤد علیہ السلام صندوق
خدا کو بعد لڑائی فلسطیوں کے لائے تہے اور باب ۱۳ اور ۱۴ کتاب اول اخبار
۲۷ فساد ستائیسواں الایام سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اوس لڑائی کے پس ایک ان سے
غیر صحیح ہے ۳ ورس ۶ باب کتاب اول اخبار الایام میں ہے فارسیہ ۱۸۳۹
اولاد بنیامین بلع و بکر و یدیعائیل سہ کس اور باب ۸ میں ہے ۱ اما بنیامین
پدر بلع نخست زادہ ۲ دوم اسبیل ۳ سیوم اخرح ۴ چہارم نوحہ ۵ پنجم رافا
اور باب ۴۶ پیدائیش میں سے ہندیہ ۱۸۴۳ ۲۱ اور بنی بنیامین بالع اور بکر اور اشبیل

فساد ۳۸ اٹھتیسوان

اور جیرہ اور لعمان اور اخیہ اور راش اور ہیتیم اور حییم اور ارد
بنی راحیل ہین دیکہو اولاً ناموں مین اختلاف پہر عدد مین بہت ہی
اختلاف ہے اول سے تین دوم سے پانچ سیوم سے دس سمجھے جاتے
پس ایک صحیح اور دو غلط ہو گئے غالباً اخبار الایام غلط ہو جو خود
دو کلاموں مین خلاف ہے باب ۳۶ کتاب اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲
۵ یہویقیم پچیس برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور گیارہ برس یروشلم مین سلطنت
کرتا رہا ۶ اوسپر شاہ بابل نبوخذ نضر چڑھ آیا اور اوسے بیڑیون سے باندھ کر
بابل مین لیگیا انتہی اور یہہ بھی کچھ نہین اسلیے کہ مورخون کے نزدیک یہویقیم کو
قید کرکے بابل مین لیجانا ثابت نہین یوسیفس جو مسیحیون کے نزدیک
بڑا مورخ معتبر ہے اپنی تاریخ کی دسوین کتاب کے چھٹے باب مین لکھتا ہے
کہ جو تھے برس سلطنت یہویاقیم کے بخت نصر بادشاہ بابل کا ہوا پہر لکھتا ہے کہ
سلطنت یہویاقیم کے آٹھوین برس بخت نصر بڑے لشکر جرار سے یہود پر
چڑھ آیا اور یہویاقیم کو دہمکایا یہویاقیم نے خراج اپنے ذمہ مقرر کرلیا مگر
تیسرے سال مین مصریون کی امید پر خراج دینے سے انکار کیا مگر وہ
اوسکی امید نہ بر آئی اور بادشاہ بابل لشکر جرار سے چڑھ آیا اور شہر کو
بدون لڑائی کے لیلیا اور اندر شہر کے داخل ہو گئے جوانون لوگون کو
مارا اور یہویاقیم کو قتل کرکے لاش اوسکی کو باہر دیوار شہر پناہ کے پہنکوادیا

دفن کرنے ندیا اور یہویکین اوسکے بیٹے کو بادشاہ کیا اور تین ہزار
یہو نکو پکڑکے لیگیا اور انہین اسیرون مین حزقیل پیغمبر بہی تہے انتہی ملخصا
اسمین صاف مرقوم ہے کہ یہویاقیم اورشلیم مین مقتول ہوا اور لاش
اوسکی باہر شہرپناہ کے پہینکی گئی ۳۹ ورس ۴۳ باب ۱۹ کتاب یوشع

فساد اونتالیسوان

عبری مین یہہ کلام پایا جاتا ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء اور بنی یہوداکی سرحد مین لنیچے
مشرق کی سمت جاملی انتہی اور ظاہر یہہ غلط ہے اسلیے کہ بنی یہوداکی
زمین بہت دور جانب جنوب کے تہی اور ترجمہ یونانی مین یہہ کلام نہین پایا جا
ورس ۳۴ باب ۱۹ یوشع مین حد غربی کا بیان یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء

فساد چالیسوان

وہان سے گذرکے اوس پہاڑ پاس جو بیت حوران کی جنوب کو
جلکے بحر کے ساحل تک پہنچی الخ اور یہہ بہی صحیح نہین اسلیے کہ اوس
زمین سمندر کا ساحل نہ تہا تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ہے کہ یقینا
شہر بنیامین مین سمندر کا ساحل یا قریب اوسکا نہ تہا اسلیے یہہ
کہا جاوے کہ جس عبری لفظ کا ترجمہ سمندر کیا ہے اوس کے
معنے مغرب کے ہین انتہی کہتا ہون کہ کسی ترجمہ مین یہہ معنے دیکہنے مین نہین
پس سب مترجم اس تفسیر کے موافق لایق الزام ہین ۱۳ باب ۲۴ کتاب یوشع

فساد اکتالیسوان

عبری مین یون ہے ترجمہ ہندیہ ۱۸۴۴ء بعد اسکے یسوع نے سارے بنی
اسرائیل کی اسباط کو سکم مین جمع کیا الخ ۲۵ سو یسوع نے اوس روز

لوگون سے عہد کیا اور اونکے لیئے سکّم مین ایک رسم اور دستور

۴۲ فساد بیالیسوان

مقرر کیا انتہی لفظ سکّم اسجا صحیح نہین شیلو چاہیئے اسی لیئے ترجمہ
یونانی مین شیلو لکہا ہے ۴۲ ورس ۵ باب ۱۳ کتاب ۱ سموئیل مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴
اور فلستی بہی بنی اسرائیل سے لڑنے کو جمع ہوئے تیس ہزار رتہ اونکی
رہتین تہین الخ بعض علماء نے لفظ تیس ہزار کو اسجا غلطی اور سہو کاتب پر
حمل کیا ہے اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینیٹ مین ہے کہ بشپ پاٹرک اور
ڈاکٹر ولز لکہتے ہین کہ یہہ عدد عجیب معلوم ہوتا ہے اور ترجمہ عربی اور سریانی
مین تین ہزار بجای تیس ہزار کی ہین اور یہہ بہی یہہ خیال کرنا چاہیے کہ اسقدر

۴۳ تینتالیسوان

رتہون مین ہر قسم کی گاڑیان داخل ہین انتہی باب ۴ کتاب ۲ اخبار الایام
مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ ۲ ۳ اور گرداگرد اوسکے کنارے کے نیچے بیلون
کی مورتین بنائین جو اوسکے دس ہاتہہ کے دور مین گرداگرد تہین اور اوس بحر کو چارون
طرف سے گہیر لیتی تہین الخ ۴ اور بحر بارہ بیلون پر رکہا گیا الخ اور باب ۷
کتاب ۱ سلاطین مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ ۲۴ اور گرداگرد اوسکے کنارے کے
نیچے گانٹہین بنائین گہیر اوسکا دس ہاتہہ کا گرداگرد بحر سے لگا ہوا گانٹہونکی
دو قطارین خوب ڈہالی ہوئین ۲۵ اور بحر بارہ بیلون پر رکہا گیا انتہی پس لفظ
گانٹہون کا دوجا ورس ۲۴ باب ۷ سلاطین مین غلطی سے بجائے بیلون کے
لکہا گیا ہے اور ورس ۲۵ اوس باب کا اور عبارت اخبار الایام کی اس غلطی پر

فساد ۴۴ چوالیسوان

شاید ہے تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین کہ فرق اسکا بدل جانے حرفون سے ہوا ہے انتہی ۴۴ ورس ۳ باب ۲۰ کتاب اول اخبار الایام مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور اوسنے اون لوگون کو جو اوسمین تہے باہر نکالکے آردن سے اور لوہے کے ہلون سے اور کلہارون سے کاٹ ڈالا اور ورس ۳۱ باب ۱۲ کتاب ۲ سموئیل

کا یون ہے اور اوسنے اون لوگون کو جو شہر مین تہے باہر نکالکے آرون اور لوہے کے ہلون اور کلہاڑون سے محنت کروائی اور اونہین اینٹونکے جلتے پزاوے مین ڈال دیا انتہی دیکہو کہان کاٹ ڈالا اور کہان محنت کروائی ایک ان دو سے غلط ہے ہارنصاحب اپنی تفسیر کی جلد اول

فساد ۴۵ پینتالیسوان

مین عبارت کتاب سموئیل کو صحیح ٹہرا کے کہتے ہین کہ عبارت کتاب اخبار الایام کو موافق اوسکی بنانا چاہیے ۴۵ ورس ۲ باب ۱۳ کتاب ۲ اخبار الایام مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اوسنے (یعنی ابیاہنے) یروشالم مین تین برس بادشاہت کی اوسکی ماکا نام میکایا تہا جو اوریل جبعاکی کی بیٹی تہی الخ اور جملہ اخیرہ ترجمہ فارسی سنہ ۱۸۳۸ مین یون ہے ونام مادروے میکایہ دختر اوریئیل از جبعہ بود الخ فارسی سنہ ۱۸۴۵ واسم مادرش میکایاہ دختر اوریئیل از گبعاہ بود اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابیاکی مان میکایا اوریئیل کی بیٹی تہی حالانکہ ورس ۲۰ باب ۱۱ اوسی کتاب کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اوسکے پیچہے اوسنے ابی سلوم کی بیٹی معکہ کو بیاہ کیا جو اوسکے لیے ابیاہ اور

۲/۱۳ یعنی جبعاہ ... باب ۱۲

عدی اور زیزا اور سلومیت کو جنی فارسی ترجمہ سنہ ۱۸۳۹ء بعد ازان معکہ دختر ابسلام را
گرفت کہ او ابیہ و عتای و زیزا و سلومیت را برای وے زائیدا انتہی
معلوم ہوتا ہے کہ ابیا کی مان معکہ بیٹی ابسلام کی تہی مگر طرفہ یہہ ہے کہ
ورس ۲۷ باب ۱۴ کتاب ۲ سموئیل سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بیٹی ابسلام کی سواے معکہ کے
نہ تہی اور عبارت اوس ورس کی یون ہے سو ابی سلوم کے وہان تین بیٹے پیدا
ہوئی اور ایک بیٹی جسکا نام تمر تہا وہ بہت خوبصورت تہی انتہی پس

بیالیسوان

تینون جا مین اختلاف ہے ۴۲ ورس ۹ باب ۲۲ کتاب ۲ اخبار الایام کا
یون ہے ہندی ترجمہ سنہ ۱۸۴۲ اور اوسنے اخزیاہ کو ڈہونڈا اور اونہون نے
اوسے پکڑا جبکہ وہ سمرون مین چہپا تہا اور اوسے یاہو پاس لائے اور
اونہون نے اوسے قتل کرکے گاڑا الخ اور باب نوین کتاب ۲ سلاطین مین یہہ ہے
۲۷ اور جب شاہ یہودا اخزیاہ نے یہہ دیکہا تو وہ پائین باغ کی راہ سے نکل
بہاگا اور یاہو نے اوسکا پیچہا کیا اور کہا کہ اوسے بہی گاڑی ہی مین مار لو
چنانچہ اونہون نے اوسے جور کے رستے مین جو ابلعام کے متصل ہے
مارا اور وہ بہاگ کے مجدو مین ایا اور وہان مرگیا ۲۸ اور اوسکے خادم اوسکو
گاڑی مین ڈال کے یروشلم مین لیگئے اور اوسے اوسکی قبر مین داود کے
شہر مین اوسکے باپ دادون کے ساتہہ گاڑا انتہی اول سے معلوم
ہوتا ہے کہ وہ سمرون مین چہپا تہا اور وہان سے اوسکو گرفتار کرکے یاہو کے

پاس لا کے قتل کر کے گاڑ دیا تھا اور دوسری سے واضح ہے کہ وہ
مین زخمی ہو کر بھاگا اور مجدو مین اگر پڑا اور وہ اسنے اوسکے نوکرون نے ۴۷ ف
اوسکو یروشلم مین لا کر گاڑا پس دونون مین خلاف ہے ۴۷ ورس سینتالیس
۳۹ باب ۹ کتاب اول اخبار الایام مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ء اور نیر سے قیس پیدا
ہوا اور قیس سے ساول پیدا ہوا انتہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قیس کے باپ کا نام نیر تھا اور ورس ۱
باب ۹ کتاب سموئیل مین ہے فارسی سنہ ۱۸۴۵ مردی بود از بنیامینان که قیس اسمش
پسر ابی ئیل پسر صرور پسر بکورت پسر افیح مرد یامینی که صاحب دولت بود
ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ء اب بنی بنیمین کا ایک شخص تھا جسکا نام قیس جو افیح کے
بیٹے بکورت کے بیٹے صرور کے بیٹے ابی ایل کا بیٹا تھا الخ اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ قیس کے باپ کا نام ابی ایل تھا اور باب ۱۴ اس کتاب سموئیل مین ہے
۵۰ اور اوسکی فوج کے رئیس کا نام ابی نیر تھا جو ساول کے چچا نیر کا
بیٹا تھا ۵۱ اور ساول کے باپ کا نام قیس تھا اور ابی نیر کا باپ نیر ابی ایل کا
بیٹا تھا انتہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابی ایل قیس کا دادا ہے پس تینون ۴۸ ف
مین مخالفت ہے ۴۸ ورس ۱۳ باب ۲۴ کتاب ۳ سلاطین مین ہے اور خداوند اٹھتالیس
کے گھر کا سارا خزانہ اور وہ خزانہ جو شاہ کے قصر مین تھا اور اون سارے
طلائی برتنون کو جو شاہ اسرائیل سلیمان نے خداوند کے گھر کے لیے بنائے
تھے لے گیا انتہی اور ورس ۱۵ باب ۲۵ کتاب مذکور مین ہے اور انگیٹھیان اور

بہا لیے اور سب کچھ جو سونے روپے کا تہا سوا میر الا مرا دلے گیا فارسیہ ۱۸۴۵
و بجور دان ہا دلنگر یہا انچہ ار طلا بود طلا یش را و انچہ کہ از نقرہ بود نقرہ اش را
سردار لشکر خاص بر داشت پس جس صورتمین کہ بخت نصر سب برتن طلائی
ہیکل کے لے گیا تہا بہر اوسکا سپہ سالار کہان سے برتن طلائی اور نقرئی لے گیا

فساد ۴۹ اونچاسوان

۹ہ باب ۹ کتاب القضات مین ہے ۵ آور وہ عفرہ مین اپنے باپ کے
گہر گیا اور اوسنے یروبعل کی ستر بیٹون کو جو اوسکے بہائی تہے
ایک پتہر پر قتل کیا مگر یروبعل کا چہوٹا بیٹا یوتام بچ رہا اسلیئے کہ وہ
چہپ گیا ۱۸ اور تم نے آج میرے باپ کے گہرانے پر خروج کیا اور اوسکے
ستر بیٹے ایک پتہر پر قتل کیئے اور اوسکے بیٹے ابیملک کو جو لونڈی بچہ ہے
سارے سکم کا بادشاہ کیا اتنے لیئے کہ وہ تمہارا بہائی ہے ۵۶ اور
خدانے اسطرح سے ابی ملک کی اوس شرارت کو جو اوسنے اپنے
ستر بہائیونکو مار کے اپنے باپ سے کی تہی اوسی پر پہیرا انتہی ورس ۵ سے
معلوم ہوتا ہے کہ ستر سے یوتام بچ رہا تہا اور دونون ورسون اخیرہ سے
معلوم ہوتا ہے کہ سب ستر کے ستر مارے گئے تہے آور جاننا چاہیئے کہ یرو
بعل کی بی بی سے کل ستر ہی بیٹے تہے اور لونڈی سے ایک جسکا نام

فساد ۵۰ پچاسوان

ابی ملک تہا جو قاتل اونکا ہے جیسا ورس ۳۰ و ۳۱ باب ۸ سے ظاہر ہے ورس ۵
باب ۱۸ کتاب ۲ سلاطین کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ ء اور اوسنے (یعنی حدقیاہ)

خداوند اسرائیل کے خدا پر توکل کیا ایسا کہ بعد اوسکے یہودا کے سب
بادشاہوں میں ویسا ایک نہوا اور نہ اس سے آگے کوئی ہوا تھا انتہی
اور ورس ۲۵ باب ۲۳ کتاب ۲ سلاطین میں ہے سو اوسکی (یعنی یوسیاہ کی)
مانند نہ اگلے زمانے میں کوئی ایسا بادشاہ ہوا جو اپنے سارے دل اور اپنے
ساری جان اور اپنے سارے زور سے موسیٰ کی ساری شریعت کے
مطابق خداوند کی طرف پھرا اور نہ بعد اوسکے کوئی اوسکی مانند ہوا
انتہی سو دونوں مخالف ہیں ۵۱ باب ۱۵ کتاب ۲ سلاطین میں ہے

اکاونوان فساد ۵۱

۳۰ اوسوقت ہوسیع بن ایلہ نے فقح بن رملیاہ کے برخلاف منصوبہ
کیا اور اوسے مارا اور قتل کیا اور عزیاہ کے بیٹے یوتام کی بادشاہت
کے بیسوین برس اوسکی جاگہہ بادشاہ ہوا ۳۳ اور جب وہ (یعنی یوتام)
تخت پر بیٹھا تو پچیس برس کا تھا اور سینے سولہ برس یروشالم مین
سلطنت کی الخ اور یہہ جملہ اور عزیاہ کی الخ ترجمہ فارسیہ ۱۸۴۵ مین یون ہے
درسال بستم یوتام پسر عزیاہ درجایش بلک شد انتہی اور ورس ۱
باب ۲۷ کتاب دوم اخبار الایام مین ہے یوتام پچیس برس کی عمر مین بادشاہ ہوا
اور سولہ برس تک یروشالم مین سلطنت کی پس جب کہ یوتام نے کل سولہ
ہی برس سلطنت کی ہو تو بیسوان سال اوسکی سلطنت کا کہان سے آیا

باونوان فساد ۵۲

باب ۱۳ کتاب ۲ سلاطین مین ہے ۱ آ ۵۲ اور شاہ یہودا احزیاہ کے بیٹے

یو اس کی سلطنت کے تیئیسوین برس یاہو کا بیٹا یاہو اخذ سمرون کے بیچ
بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اور اوسنے سترہ برس سلطنت کی ۹ اور
یہواخذ نے اپنے باپ دادونکے درمیان ارام کیا اور اونہون نے اوسے سمرون
مین گاڑا تب اوسکا بیٹا یہواس اوسکی جاگہہ بادشاہ ہوا ۱۰ اور بادشاہ
یہوداہ یواس کی سلطنت کے سینتیسوین برس یاہو اخذ کا بیٹا یہواس
سمرون مین اسرائیلیون کا بادشاہ ہوا الخ یہواخذ تیئیسوین برس سلطنت
کے تخت سلطنت پر بیٹھا اور اوسنے سترہ برس سلطنت کی پھر بیٹا اوسکا
سینتیسوین برس سلطنت بادشاہ ہوا اکسطرح بیٹھا ملک اونتالیس ۳۹
یا چالیس مین بیٹھا ہوگا باب ۲۰ کتاب القضات مین ہے ۳۵ اور بنی اسرائیل
اوسدن پچیس ہزار ایکسو بنی بنیمین قتل کیئے ۴۶ سو سب بنی بنیمین جو
اوسدن گر گیئے پچیس ہزار شمشیرزن تہے انتہی دیکھو ان دو نوں مین کیسی
مخالفت ہے باب دسوین یوشع مین ہے ۵ تب اموریون کی پانچ
بادشاہون یعنی یروشالم کے بادشاہ اور حبرون کے بادشاہ اور یرمات
کے بادشاہ اور لکیس کے بادشاہ اور عجلون کے بادشاہ نے ایکا کیا
اور اپنے لشکرون کو لیکے جبعون پر چڑہ گیئے اور خیمے نصب کیئے اور اوس سے
جنگ شروع کی ۲۳ اونہون نے ایسے ہی کیا اور اون پانچ بادشاہونکو
یعنی شاہ یروشالم اور شاہ یرمات اور شاہ حبرون اور شاہ لکیس

سینتالیسواں فساد

اڑتالیسواں فساد

رشاه عجلون کو مغاره سے اوس پاس نکال لائے ہے ۲۴ اور یسوع
اون سب بادشاہون پر اور اونکی زمین پر ایک دفعہ فتح پائی الخ
ور س ۶۳ باب ۱۵ یوشع مین ہے یبوسی جو تھے یروشالم مین رہتے تھے
انکو بنی یہوداه خارج نکر سکے چنانچہ یبوسی بنی یہوداه کے ساتھ آجکے
ن تک یروشالم مین بستے ہین انتہی دیکھو اول سے ثابت ہوتا ہے
بنی اسرائیل نے بادشاہ یروشالم اور اوسکی زمین پر غلبہ پایا تھا

فساد ۵۵ پچپنوان

ردوسری جا سے عکس اوسکا ۵۵ ورس ۱۰ باب ۱۶ کتاب ۲ سلاطین
ن ہے تب آخذ بادشاہ شاه آسور دجلت پلاسر کی ملاقات کے
ے دمشق کو چلا اور اوسنے ایک مذبح کو دیکھا جو دمشق مین تھا اور آخذ بادشاہ
ے اوس مذبح کا ٹھیک ٹھیک نقشہ کھچوا کے اوریاه کاہن کنے بھیجا
تھی اور ورس ۲۰ باب ۲۸ کتاب دوم اخبار الایام کا یون ہے اور شاہ
ور دجلت پلاسر اوسپر چڑھ آیا اور اوسکو تنگ کیا او. اوسے امن
یا انتہی دیکھو اول سے دونون بادشاہون مین اتحاد اور آخذ کا دمشق کو ملاقات
لیے جانا اور دوسرے سے دونون مین عناد اور شاہ آسور کا چڑھ آنا معلوم

فساد ۵۶ چھپنوان

ہے ۵۶ ورس ۱ باب ۲۴ کتاب دوم سموئیل مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ لبعد آگےکے
اوند کا غصہ بنی اسرائیل پر پھر بھڑکا کہ اوسنے داؤد کے دلمین ڈالا جو بنی
سرائیل اور بنی یہودا کو گنے عربیہ سنہ ۱۸۳۱ ثم ان اشتد غضب الرب علی اسرائیل

والقى في قلب داؤد الخ فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ء او خداوند بار دیگر بر اسرائیلیان غضبناک
شده داؤد را بر ایشان انگیزانید تا آنکہ بگوید برو و اسرائیل و یہودا را بشمار
اور ورس ۱ باب ۲۱ کتاب اول اخبار الایام مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ء ا
اور شیطان اسرائیل کے مقابلہ مین اوٹھا اور داؤد کے دلمین ڈالا کہ
اسرائیل کی اسم نویسی کرے فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ء وشیطان بخلاف اسرائیل
ایستاده داؤد را وسوسہ نمود تا آنکہ اسرائیل را بشمارد فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ء
وشیطان بمخالفت بنی اسرائیل برخاست و داؤد را وسوسہ کرد الخ
پس دلمین ڈالنے والے کو اولمین خداوند اور رب اور دوسرے مین شیطان کے
ساتھہ تعبیر کیا ہے دیکھو کہان خدای رحیم اور کہان شیطان رجیم شاید
اول جا بہی خداوند اور رب سے شیطان مراد ہوگا اسلیئے کہ ایسا اطلاق ہم
اور جا بہی دیکھتے ہین ورس ۴ باب ۴ نامہ دوم کرنتھیون مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ء
اس جہان کے خدا نے اونکی عقلون کو جو بے ایمان ہین تاریک کر دیا ہے فارسیہ
سنہ ۱۸۱۶ء اور سنہ ۱۸۴۱ء وسنہ ۱۸۴۵ء خدای اینجہان فہمہای بے ایمان ایشانرا
کور کرده است عربیہ سنہ ۱۸۲۱ء اور سنہ ۱۸۳۱ء الذين فيهم اله العالم هذا قد اعمى
قلوب الكافرين عربیہ سنہ ۱۸۱۶ء طمس اله العالم على افئدتهم بعينه اور مسیحی
لوگ اس جہان کے خدا یا خدای اینجہان یا اله العالم سے شیطان مراد
رکہتے ہین مگر جب اطلاق خدا اور خداوند اور مانند انکے کا شیطان پر صحیح ہے

تو عہد عتیق اور جدید کی کتابون کے ناظر کو اکثر جا جہان ایسے الفاظ ہونگے شیطان اور خدا مین تمیز کرنی مشکل پڑیگی اور شبہ پڑیگا اور اگر اس عقیدے سے سمجہینکو کہ خدا شر کا خالق نہین بلکہ شیطان ہے ایک قاعدہ کلیہ ٹہرا کے کہین کہ جہان نسبت برائے اور خلق شر کی ہوگی وہان ایسے الفاظ سے مراد شیطان ہوگا نہین تو خدا تو اسکی موافق لازم آتا ہے کہ جہان یقیناً ایسے لوگ ایسے الفاظ سے خدا ای تعالی مراد رکہتے ہین وہان ہی شیطان مراد ہو مثلاً ورس ۷ باب ۴۵ اشعیا مین جو یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۵ مین یہواہ ہون میرے سوا ای کوئی نہین مین روشنی بناتا ہون اور تاریکی پیدا کرتا ہون اور سلامتی بناتا ہون اور شر پیدا کرتا ہون فارسیہ ۱۸۳۸ ع سازندہ نور و آفرینندہ تاریکی منم صلح دہندہ و ظاہر کنندہ شر منکہ خداوندم این ہمہ اشیا بوجود می آرم عربیہ سنہ ۱۸۳۱ المصور النور والخالق الظلمة الصانع السلام والخالق الشر انا الرب الصانع ہذہ جمیعہا

فساد ۵۷ ستاونوان

۵ باب ۲۶ حزقیل ہندیہ سنہ ۱۸۴۵ ع اور گیارہوین برس کے پہلے دن یون ہوا کہ خداوند کا کلام مجہے آیا اور بولا ۳ اسلیئے خداوند خدا فرماتا ہے دیکہہ امی صور مین تجہہ پر چڑہ آونگا الخ ۷ کیونکہ خداوند خدا یون فرماتا ہے دیکہہ مین شاہ بابل شمال سے شاہنشاہ بنوخذنذر کو گہوڑون اور رتہون اور سوارون اور ہجوم اور بہت عوام سمیت لاتا ہون ۸ وہ خشکی پر تیری دیہات کو تلوار سے قتل کریگا الخ ۹ وہ اپنی منجنیق

تیری شہرپناہ پر لگا دیگا اور اپنے حربون سے تیرے برجون کو ڈہا دیگا
۱۲ اور وے تیرا مال لوٹ لینگے اور تیری سوداگری کو غارت کرینگے اور
وے تیری دیوارین توڑ ڈالینگے اور تیرے خوشنما مکانون کو ڈہا دینگے
اور تیرے پتہر اور لکڑی اور تیری مٹی سمندر کے درمیان ڈال دینگے ۱۴
اور مین تجہے ننگی چٹان کر دونگا تو جال پہیلانیکی جگہہ ہوگی تو پہر بنی نہ جائیگی کیونکہ مین
خداوند بولا ہون خداوند خدا فرماتا ہے ۱۹ کیونکہ خداوند خدا یون فرماتا ہے جب
مین تجہے ویران شہر بناؤنگا ان شہرونکی مانند جو آباد نہین ۲۱ مین تجہے
عبرت بناؤنگا اور تو نابود ہوگی وے تجہے ڈہونڈہینگے پر ابد تک نہ پاوینگے

انتہی دیکہو اسمین بڑی تاکید سے خدا کی طرف سے کہا گیا تہا کہ بخت نصر
برجون اور دیوارون صور کو ڈہا کر شہر کو بالکل ویران اور ایک نیست نابود
کر دیگا کہ پہر ابد تک آباد نہوگا اور وہانکا مال لوٹ لیگا حالانکہ یہہ پیشین گوئی
بالکل غلط نکلی اسلیئے کہ بخت نصر نے باوجود محاصرہ تیرہ ۱۳ برس کے صور پر فتح
نہ پائی اور نہ لوٹ وانکی اوسکے ہاتہہ آئی بلکہ خائب اور خاسر وہان سے
پہر گیا اور جب یہہ خبر صادق نہوئی تو عیاذاً باللہ اس جہوٹ کا خود حزقیل علیہ السلام
کو سولہ ۱۶ برس کے بعد عذر کرنا پڑا اور بطور عذر کے اپنی کتاب کے باب ۲۹ مین یون لکہا
ہے ۱۷ ستائیسوین ۲۷ برس کے پہلے مہینے کی پہلی تاریخ خداوند کا کلام
مجہے پاس آیا اور بولا ۱۸ اے آدم زاد شاہ بابل نبوکدنضر نے اپنے لشکر کو صور کی

مخالفت مین سخت خدمت کروائي ہے ہر سر گنجا ہوا اور ہر شانہ چھل
گیا پر نہ اوسینے اور نہ اوسکے لشکر نے صور کے لیئے اوس خدمت کے لیئے
جو اوسینے اونکی مخالفت مین کی تہی کچھہ اجر پایا ١٩ اسلیئے خداوند خدا یون
فرماتا ہے کہ دیکھہ مین مصر کی زمین کو شاہ بابل بنوخدنذر کے ہاتھہ مین کر دونگا
وہ اوسکے گروہ کو پکڑ لیگا اور اوسکی لوٹ کو لوٹ لیگا اور اوسکی غنیمت کو
غنیمت جانیگا اور وہ اوسکے لشکر کی اجرت ہوگی ٢٠ مین نے اوسے
زمین مصر کی دیے ڈالی اوس خدمت کے لیئے جیسے اوسینے اوسکی
مخالفت مین خدمت کیا کیونکہ اونہون سینے میرے لیئے خدمت کی تہی
خداوند خدا کہتا ہے انتہی پس اسمین صاف مصرح ہے کہ بخت نصر نے
مع سلیئے لشکر کی فتح صور کے لیئے بڑے ہی کوشش کی بحدیکہ ہر سر گنجا ہوا
اور ہر شانہ چھل گیا مگر سبکو اونسے اوس خدمت کی کہ جیسے خدا اپنی خدمت
فرماتا ہے کچھہ بہی اجرت نہ ملی اوسپر خدا نے عیاذاً باللہ بناچاری مصر کو
اوسکے بدلے مین دیا کہ وہان کی زمین اور لوٹ صور کی زمین اور لوٹ کا عوض
ہوکر اجرت خدمت خدا کی ہو جاوے

٥٨ فساد اٹھاونوان

باب ٥٨ ٢٥ کتاب یرمیاہ مین یہ ہے

١ وہ کلام جو یہوداہ کے سارے لوگون کی بابت یرمیاہ پاس آیا یہوداہ کے
بادشاہ یہویقیم بن یوسیاہ کے چوتہے برس مین جو بابل کے بادشاہ
بنوخدنذر کا پہلا برس تہا ١١ اور یہہ ساری سرزمین ویرانہ اور حیرانی کے لیئے ہوگی

اور یے قومین ستر برس تک بابل کے بادشاہ کی بندگی کرینگی ۱۲ اور ایسا
ہوگا خداوند کہتا ہے کہ جب ستر برس پورے ہونگے مین بابل کے بادشاہ
اور اوسکی قوم سے اونکی برائی کا انتقام لونگا اور کسدیونکی سرزمین سے اور اوسے
ہمیشہ کا ویرانہ ٹھہراؤنگا انتہی اور باب ۲۹ یرمیاہ مین ہے ۱ اور یہ اوس خط کی
باتین ہین جسے یرمیاہ نبی نے یروشلم سے بزرگون کے بچے ہوون کو جو اسیر ہو کے
گئے تھے اور کاہنون کو اور نبیون کو اور اون سارے لوگونکو جنہین نبوخذنضر یروشلم
سے بابل مین اسیر لیگیا تھا ۲ اسکے بعد کہ یکنیاہ بادشاہ اور ملکہ اور خوجے
اور یہوداہ اور یروشلم کے سردار اور بڑھئی اور لوہار یروشلم سے روانہ
ہوئے ۳ الیعسہ بن صافن اور جمریاہ بن حلقیاہ کے ہاتھ یہہ کہتے ہوئے
بھیجا الخ ۴ کہ رب الافواج اسرائیل کا خدا اون سب اسیرون کو یون فرماتا ہے
جنہین مینے یروشلم سے بابل کو اسیری مین روانہ کیا ۵ گھر بناؤ اور بسو
اور باغون کو لگاؤ اور اونکا پھل کھاؤ ۱۰ کیونکہ خداوند یون کہتا ہے کہ بابل مین
ستر برس پورے ہونے کے بعد مین تم سے مطالبہ کرونگا اور تمکو اس مقام
مین پھر لانے سے مین اپنی اچھی بات کو قایم کرونگا انتہی ان دونون بابونکی
عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ چوتھے سال سلطنت یہویاقیم کے بخت نصر
تخت سلطنت پر بیٹھا تھا اور یہی بات یوسیفس کی تصریح سے بھی ثابت ہے
اور خلاف اسکا جو کچھ ہے وہ غلط ہے اور برتقدیر صحت کے عبارت یرمیاہ علیہ السلام

ہمارے اعتراض کو نہ اوٹھاویگا اور اوسی سال مین یرمیاہ علیہ السلام کو
وحی ہوئی تہی کہ آگے کیہودی لوگ بادشاہ بابل کے ہاتہہ مین اسیر ہونگے
اور ستر برس اسیری مین بابل کے اندر کاٹینگے اور جب ہویکین اور اور
یہودی قید ہوکر بابل کو روانہ ہوئے یرمیاہ علیہ السلام نے سب
اسیرون بابل کو موافق وحی مذکور کے خط لکہہ کر بہیجا کہ تم ستر برس
تک بابل مین رہوگے اور بعد پورے ہونے ستر برس کے تمہاری
رہائی کی صورت ہوگی پس اسکے موافق چاہئیے کہ خط لکہنے کے سال سے
کہ وہی سال اسیری یہویکین کا ہے اسیر لوگ ستر برس بابل مین رہین
حالانکہ یہ غلط ہے اسلئے کہ موافق تصریح مورخون کی اسیری یہویکین کے
۵۹۹
پانسو ننانوے برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے اور رہائی اونکی
بحکم کورش بادشاہ ایران کے جسکو بعض مترجم خسرو لکہتے ہین سنہ
۵۳۶
پانسو چہتیس برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے ہوئی ہے
تو اس حساب کے موافق بابل مین رہنا اسیرونکا کل تریسٹہہ برس ہوا
نہ ستر برس اور اگر باب ۲۹ سے قطع نظر کرین اور باب ۵۲ کتاب یرمیاہ کو دیکہین
تو اوسکے موافق معلوم ہوتا ہے کہ تین دفعہ اسیری ہوئی اول ساتوین سال
جلوسی بخت نصر مین اور دوسرے اٹہارہوین سال جلوسی اوسکے مین اور
تیسرے تیئسوین سال جلوسی اوسکے مین اور موافق تصریح مورخون کے

اول اسیری پانسو ننانوے ۵۹۹ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے
ہوئی ہے اور حال اوسکا گذرا اور دوسرے اسیری پانسو نوے ۵۹۰ برس
اور تیسرے پانسو تراسی ۵۸۳ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے ہوئی پس تو دوسرے کے
موافق کل چونتیس برس اور تیسرے کے موافق کل سینتالیس برس ہوتے
ہین اور انکے موافق تو بہت بڑا فرق رہتا ہے اور عبارت باب ۵۲ یرمیا
کی یون ہے ہندیہ سطر ۲۸ لغایت ۳۰ یے وے لوگ ہین جنہین بنوخذ نذر اسیر لیگیا
ساتوین برس مین تین ہزار تئیس ۲۳ یہودی ۲۹ بنوخذ نذر کے اٹھارویں برس
مین اٹھہ سو بتیس ۸۳۲ آدمی وہ اسیر لیگیا ۳۰ بنوخذ نذر کی تیئیسوین ۲۳ برس مین
جلوداروں کا سردار بنوسرادان سات سو پینتالیس ۷۴۵ آدمی یہودیون مین سے
اسیر لیگیا سب آدمی چار ہزار چھہ سو تھے انتہی پہر حال عبارت باب ۲۵
یرمیا کو باب ۲۹ کے ساتھہ لحاظ کرین یا باب ۵۲ کے ساتھہ پیشین گوئی
یرمیا علیہ السلام کی غلط ٹہرتی ہے اور باب ۵۲ کی عبارت مین ایک اور
خدشہ ہے کہ یہان موافق ورس ۳۰ کی تین دفعہ مین شمار اسیرون
بابل کا چار ہزار چھہ سو ہے حالانکہ ورس ۱۴ باب ۲۴ کتاب دوم سلاطین سے
معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی اسیری مین دس ہزار امیر اور بہادر جنگی یروشلم
بابل کو گئے تھے اور پیشے والے علاوہ اونکے تھے جو انکے ساتھہ اسیر ہوکر
گئے تھے ورس ۸ باب ۵۹ اشعیا مین ہے فارسی ترجمہ ۱۸۳۹ عیسوی مطبوعہ
۵۹ اوشالیم

افرائیم شکستہ خواہد شد بحدیکہ قومش نابود گردد عربیہ ۷ باب ۱۶ اور ۳۱ ۱۸ ۹
وبعد خمسۃ وستین سنۃً وتفنی ارام ان یکون شعبا یعنی پینسٹہ برس کے
بعد فنا ہوگا افرائیم قوم ہونے سے اور موافق ان ترجمون کے اگر صحیح ہون تو
یہہ پیشین گوئی محض غلط ہے اسلیے افرائم کو ساتوین سال جلوسی حزقیا بادشاہ
یہودا مین بادشاہ آسور نے بالکل فتح کرلیا اور بنی اسرائیل کو اسیر کرکے
اپنے ملک کو لے گیا جیسا باب ۱۷ و ۱۸ کتاب ۲ سلاطین سے ظاہر ہے پس اب
اگر اخذ بادشاہ یہودا کے جسکے عہد سلطنت مین اشعیا علیہ السلام نے
یہہ پیشین گوئی کی ہے اول سال جلوسی سے حزقیا کے چھٹے سال
جلوسی تک حساب کرین تو بہی کل اکیس ۲۱ سال ہوتے ہین اور اگر کسی اور سال
جلوسی اخذ مین یہہ پیشین گوئی کی ہوگی تو اکیس ۲۱ برس کو بہی مدت نہین پہنچتی
اور وٹرنگا جو بڑے علماء مسیحی سے ہے کہتا ہے کہ عبری استخراج
ہوگئی ہے کہ ساٹھ اور پانچ غلطی ہے سولہ اور پانچ کی جاے لکہی گئی شاید
یہہ عالم اسی غلطی کے بچانے کو یہہ توجیہ کرتا ہوگا تفسیر ہنری اور اسکاٹ
مین قول اوسکا یون منقول ہے کہ وٹرنگا ہٹ کرتا ہے اور پڑہتا ہے
سولہ اور پانچ اور سمجہتا ہے کہ نقل مین غلطی حرف کی ہوئی اور تقسیم کرتا ہے
اوس زمانہ کو اسطرح سولہ برس سلطنت احاز کے اور پانچ برس سلطنت
حزقیا کے انتہی ۶۰ باب دانیال مین ہے ہندیہ ۱۲ ۴۳ ۱۳۶ اور مہینے

ساٹھوان فصل ۶۰

ایک قدسی کو لولتے سنا اور دوسرے قدسی نے اوس بولنے والے قدسی سے
پوچھا کہ دائمی قربانی اور خرابی کی اوس خطاکاری کی رویت کے مقدس اور لشکر
دونون لتاڑے جاوین کب تک ہوگی ۱۴ اوسنے مجھے کہا کہ دو ہزار تین سو ۲۳۰۰
شبانہ روز تک ہے کہ مقدس پاک کیا جائیگا فارسیہ ۱۸۴۵ ۱۳ او مقدس
متکلمی را شنیدم و ہم مقدس دیگر را که ازان متکلم می پرسید که رویای
قربانی دایمی و عصیان خراب کننده تا بکی میرسد و مقام مقدس و لشکر
به پایمالی تسلیم کرده خواهند شد ۱۴ او بمن گفت که تا بدو هزار و سیصد ۲۳۰۰ شبانه روز
آنگاه مقام مقدس مصفی خواهد گردید اور ورس ۱۷ اسکے آخر مین یون ہے
یہہ رویت آخر مین ہوگی اور ورس ۱۹ اسکے آخر مین یون ہے آخر کے وقت
معین مین یہہ ہوگا پس اس پیشین گوئی کے موافق چاہیئے تھا کہ اس خواب
دیکھنے کے وقت سے چھہ برس اور چار مہینے اور بیس ۲ دن کے بعد دورہ
اخیرہ پہنچتا اور اسوقت مین خروج مسیح موہوم یہودیونکا یا خروج اول بار
مسیح علیہ السلام کا یا نزول اونکا آسمان سے ظہور مین آتا حالانکہ ان امور سے
ایک بھی نہوا تا کہ دور اخیر کا ہونا اور مقدس کا پاک اور مصفی ہونا اہل کتاب کے
زعم کے موافق صادق آتا اور علما اہل کتاب سے کیا یہودی اور کیا عیسائی
سلفا اور خلفا اس پیشین گوئی مین چکر کہا رہے ہیں اور باتین وہمی کہتے ہین
اول حکایت ایک پادری صاحب کی جو کمال علم اور الہام کا دعوی کرتے تھے

سینے کہ رمضان کے مہینے سنہ ۱۲۴۸ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۳ مسیحی کے پادری
یوسف ولف صاحب لکھنؤ مین آئے اور مدعی ہوئے کہ عیسی علیہ السلام
کے نزول مین کل چودہ ۱۴ برس مدت باقی رہی اور دلیل اسکی دو ہین ایک
الہام جو خدا نے مجھے کیا ہے اور دوسرے عبارت باب ۸ کتاب دانیال کی
اور وجہ تمسک کی اس عبارت سے۔ اونکے دوسرے خط سے جو ساتوین
رمضان سنہ الیہ مین منگل کے روز مجتہد صاحب شیعی لکھنوی کی خدمت
بھیجا تھا اور اونکی تقریر زبانی سے جو آٹھوین رمضان سنہ الیہ مذکورہ کے
دن مین وقت ملاقات مجتہد صاحب کے فرمائی تھی اسطرح پر ثابت ہے
کہ اوس عبارت سے سمجھا جاتا ہے کہ عیسی علیہ السلام دو ہزار تین سو ۲۳۰۰
برس دانیال کے عہد سے پیچھے نزول کرینگے اور دانیال علیہ السلام
چار سو ترپن ۴۵۳ برس پہلے تھے اور بعد تفریق اس مدت کی پہلی مدت سے
اٹھارہ سو سینتالیس ۱۸۴۷ برس باقی رہتے ہین اور اب اٹھارہ سو تینتیس ۱۸۳۳ مین
پس ان کو اگر اٹھارہ سو سینتالیس ۱۸۴۷ سے تفریق کرین تو چودہ ۱۴ برس باقی
رہتے ہین اور یہی میرا دعوی ہے اور اوس عبارت مین دنون سے مراد سال
ہین اور خلاصہ قدح مجتہد صاحب کا بوساطت تحریر اور تقریر کے یہ ہے
کہ اولا اس عبارت مین حضرت عیسی کا نام ہی نہین اونکے نزول کا تو کیا تذکرہ ہے
کیا ذکر ثانیا مدت فاصلہ عہد دانیال اور عہد عیسی علیہ السلام کو اعتبار کرنا لغو ہے

بلکہ مطلوب وہ مدت ہے جو مبدء اوسکا وقت دیکھنے خواب کا ہو اور جیسا کہ
کی بعض کتابوں سے دریافت ہوتا ہے کہ اوسوقت سے ولادت حضرت
عیسیٰ تک مدت پانسو پینتیس ۵۳۵ یا چھتیس ۵۳۶ یا سینتیس ۵۳۷ برس کی ہے اور
اس صورت میں اس عبارت سے دلیل پکڑنی بالکل بیجا ہے اسلیے
کہ جب ادنی مدت (یعنی پانسو پینتیس ۵۳۵) کو سنہ عیسوی پر بڑہا دیں
۱۸۳۳ / ۵۳۵ / ۲۳۶۸ تو دو ہزار تین سو اٹھسٹھہ ۲۳۶۸ برس ہوتے ہیں اور تمہاری تقریر کے
موافق عبارت دانیال میں کل دو ہزار تین سو ۲۳۰۰ برس ہی تو اس صورت
میں اس مدت پر اٹھسٹھہ برس زائد گذر گئے اور اگر یہہ خبر نزول جناب
مسیح کی تہی تو چاہیئے تہا کہ اسوقت سے پہلے نزول حضرت مسیح کا
ہو لیتا پہر اب جوڑہ برس انتظاری کے کیا معنے ثانیاً عبارت دانیال
میں دو ہزار تین سو دن ۲۳۰۰ سے سال مراد رکہنا ممنوع ہے اسلیے معنے
حقیقی دن کے وہی ہیں جو مشہور ہیں اور اگر تسلیم کریں کہ بمعنے سال کے بھی
مستعمل ہوا ہے تو وہ معنی مجازی ہونگے اور بدون قرینہ کے معنی
مجازی پر حمل کرنا درست نہیں رابعاً یہہ تعیین تمہاری منافی اوس قول
جناب مسیح کی ہے جو درس چھتیسویں ۳۶ باب چوبیسویں ۲۴ متی میں قیامت کے
حال میں یوں منقول ہے کہ اوس دن اور اوس گہڑی کو فقط میرے باپ کے
سوا آسمان کے فرشتوں تک کوئی نہیں بتا سکتا ہے انتہی اسلیے

اس عبارت سے صاف واضح ہے کہ اللہ تعالی ہی کے سوا کوئی قیامت کے
دن سے واقف نہین پادری صاحب نے وقت ملاقات کے جواب
دیا کہ یہ دن اور گھڑی معلوم نہین مگر سال معلوم ہے مجتہد صاحب نے
کہا کہ یہہ تو محاورہ بہت سے شائع ہے کہ جس چیز کی مدت معین معلوم
نہین ہوتی کہتے ہین کہ اوسکا دن اور وقت معلوم نہین اور مراد اوس سے
نفی تعیین مطلق مدت کی ہوتی ہے اسطور پر کہ نہ برس معلوم ہے اور نہ
مہینا اور نہ دن علاوہ اسکے جو دن سے تمہارے نزدیک کتب سماوی
مین سال مراد ہوا کرتا ہے تو تم یہان بھی وہی مراد لو اور یہہ تمہارے دعوے کو
بالکل مناقض ہے اور اگر سب جا دن سے سال مراد نہین ہوتا تو عبارت
دانیال مین اس مراد پر کوئی قرینہ بتلائیے فقط کہتا ہون مین کہ اس گفتگو مین
حق بجانب مجتہد صاحب ہے اور بحمد اللہ کہ پادری صاحب کا الہام بالکل غلط
اور تمسک انکا عبارت دانیال علیہ السلام سے محض بے بنیاد نکلا
اسلئے قطع نظر ایرادات مجتہد صاحب کے حسب نزول جناب مسیح کا سنہ ۱۸۴۷
عیسوی مطابق سنہ ۱۲۶۲ ہجری مین نہوا بلکہ ابتک جو سنہ ۱۸۵۴ ع ہین عرصہ
آٹھ برسکا اور زائد گذر گیا تو اوس الہام اور اوس تمسک کے بطلان
مین پھر کیا شک رہا غریب پادری صاحب کیا کرین اسپر پیشین گوئی مین انکے
سلف نے بھی ایسے ہی دعوے کئے ہین اور اون دعووان سے اکثر کا

جہوٹ تقینًا ثابت ہو گیا ہے اور باقی کا انشا اللہ عنقریب ثابت ہو جاگا سرنل چارلنسی
اپنی کتاب شرح پیشین گوئیون جو سنہ ۱۸۳۹ع مین لندن مین چہپی ہے اوآخر
اوس کتاب مین مرقوم ہے کہ مضمون اس کتاب کو ۸۵ کتابون سے لیا
گیا ہے ذیل شرح اس پیشین گوئی دانیال کی لکہتا ہے کہ ہمیشہ سے
یہہ امر بڑا مشکل ہے کہ مبدء اس مدت کا کونسا زمانہ ٹہرایا جاوے اور بہت
خیال اور فکر اس مطلب پر ہوئے ہین اور موافق مختار اکثر کے وہ ایک ان چار
زمانون سے ہے جنمین چار فرمان بادشاہون ایران کے جاری ہوئے
ہین پہلا زمانہ سنہ ۵۳۶ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کا جسمین فرمان کورش کا
جاری ہوا دوسرا زمانہ سنہ ۵۱۸ برس قبل ولادت کا جسمین فرمان دارا کا جاری ہوا
تیسرا زمانہ سنہ ۴۵۷ قبل ولادت کا جو ساتوان سال جلوس اردشیر کا تہا اور
اوسمین فرمان اوسکا عزرا کو ملا تہا چوتہا زمانہ سنہ ۴۴۴ قبل ولادت کا جو بیسوان
سال جلوسی اردشیر کا تہا اور اوسمین فرمان اوسکا نحمیا کو ملا تہا اور دنون سے
مراد برس ہین اسواسطے باعتبار ان مبدؤون کے منتہی اس پیشین گوئی کا موافق مفصلہ ذیل کے ٹہرتے ہے

باعتبار اول کے	باعتبار دوم کے	باعتبار سیوم کے	باعتبار چہارم کے
سنہ ۱۷۶۴ع	سنہ ۱۷۸۲ع	سنہ ۱۸۴۳ع	سنہ ۱۸۵۶ع

اور مدت اول اور دویم تو انمین سے گذر گئی پس سیوم اور چہارم قابل اعتبار
رہین ہین اور سیوم قوی ہے اور یقینا میرے نزدیک یہی ہے اور بعضون نے

مبدء اس پیشین گوئی کا زمانہ خروج سکندر رومی کا ملک ایشیا پر ٹہرایا ہے
اور ہوا فق اسکی منتہی اسکا سنہ ۱۹۶۶ء نکلتے ہین انتہی حاصلہ بحمد اللہ کہ موافق
اقرار اس شارح کے اور باعتبار ظاہر کے یہی قول اونکا جو اول اور دوم کو
مبدء قرار دیتے ہین کاذب ہے اور قول اونکا جو تیسرے کو مبدء بتلاتے ہین
اور یہی مختار شارح کا تہا اور اسپر یقین کرتا تہا یقینا کاذب نکل گیا
اور دس برس اور گذر گئے اور جو زندہ رہیگا تین ہی برس مین چوتہے
قول کا بہی صدق اور کذب اوسکو معلوم ہو جاویگا البتہ پانچوین قول کے
صدق اور کذب ظاہر ہونے کے لیئے ایک عرصہ درکار ہے اور جمہور مفسر
بیبل کے کیا یہودی اور کیا مسیحی سلفا اور خلفا اور یوسیفس یہودی مورخ
مصداق اسکا انٹیوکس بادشاہ روم کو کہ جسنے ایکسو اڑسٹہ ۱۶۸ برس
قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے اورشلیم کو فتح کیا تہا ٹہراتے ہین
اور دنون سے یہی دن متعارف مراد رکہتے ہین مگر جو دنون کے حساب
سے چھ ۶ برس اور چار مہینے اور بیس ۲۰ دن ہوتے ہین اور انٹیوکس کا حادثہ
جسمین مقدس اور لشکر لتاڑ مین ہے کل تین ۳ برس چھ ۶ مہینے تہا جیسا یوسیفس نے
اپنی تاریخ کی کتاب پانچوین کے باب نوین مین لکہا ہے اسلیئے حکیم مشہور
اسحاق نیوٹن نے صاف انکار کیا اور کہا کہ مصداق اسکا انٹیوکس کا حادثہ
نہین اور تماس نیوٹن اپنی شرح پیشین گوئیون کی جلد اول مین

جو ۱۸۴۳ء مین لندن مین چھپی ہے مذہب جمہور اور قول یوسیفس کو نقل
کرکے موافق اسحاق نیوٹن کے کہتا ہے کہ تامل سے معلوم ہوتا ہے کہ
مصداق اسکا انٹیوکس نہین ہے آپ اس خبر کو روم کے بادشاہون
اور پوپون پر جاتا ہے سبحان اللہ کیا اچھی پیشین گوئیان عہد عتیق کی ہین
کہ جہان چاہو وہان جالو اور تفسیر ڈوالی اور چیز دمیٹ مین ہے کہ یہہ مشکل ہے
کہ مبدء اور منتہی اس پیشین گوئی کا مقرر کیا جاوے جب تک کہ یہہ پوری
نہ ہو لے اور جب پوری ہولیگی تو واقعہ خود انکو ظاہر کر دیگا منتہی اور
یہہ توجیہ عجیب ہے اسلیے موافق ہر کوئی پیشین گوئی بدون ذکر مبدء اور منتہی
کے کر سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ جب پوری ہو جاویگی تو واقعہ خود

فساد ۶۱ اکسٹھوان

مبدء اور منتہی کی تعیین کر دیگا ۹ باب بارھوین دانیال مین ہے ہندسہ ۱۸۴۳ء
۱۱ جس وقت سے دایمی قربانی اوٹھائی جائیگی اور غارت کرنیکے مکروہات
کی جائیگی ایکہزار دوسو نوے ۱۲۹۰ دن ہونگے ۱۲ مبارک جو منتظر ہے اور ایکہزار
تین سو پینتیس روز تک پہنچتا ہے فارسیہ ۱۸۴۵ء ۱۱ و زمان رفع شدن قربانی
دایمی و نصب شدن مکروہات مخرب یکہزار و دویست و نود ۱۲۹۰ روز خواہد بود ۱۲
خوشحال کسیکہ انتظار کشیدہ بروزہای یکہزار و سیصد و سی و پنج ۱۳۳۵ برسد

فساد ۶۲ باسٹھوان

اس کا حال مثال اول کی ابتر ہے ۶۲ ورس ۲۴ باب ۹ دانیال کا یون
ہندسہ ۱۸۴۳ء ہفتاد ہفتے تیری قوم پر اور تیرے مقدس شہر پر مقرر ہین

بند کرنیکو اور خطاؤون پر ختم کرنیکو اور گناہ کا کفارہ کرنیکو اور صداقت ابدی پہچانیکو اور معیات اور انبیا کا ختم کرنیکو اور قدوس القدوسین کا مسح کرنیکو معین کیئے گیئے ہین فارسی ۸۲۵ ابرای قوم ست و شہر مقدس ہفتاد ہفتہ تعیین شدہ است جہت انجامیدن عصیان و اتمام رسانیدن گناہ و کفارہ نمودن خطا و آوردن عدالت دایمی و تکمیل نمودن رویا و نبوت و جہت مسیح نمودن قدس قدوسین اور یہہ جملہ تکمیل نمودن الخ فارسی ۸۲۶ مین یون ہے و برای اختتام رویا و نبوت و برای مسیح قدس المقدسین پس تکمیل سے مراد اختتام ہے اور اسکا حال بہی ابتر ہے اور موافق اسکے ہرگز خروج مسیح علیہ السلام کا نہین ہوا بلکہ موافق تاریخ یوسیفس کے سال اول جلوسی کورش سے جسنے حکم رہائی یہود اور بنا ہیکل کا اپنی سال اول جلوسی مین دیا تہا خروج مسیح تک عرصہ چہ سو برس تخمیناً کا معلوم ہوتا ہے اور نہ مسیح موہوم یہودیونکا اس میعاد پر نکلا بلکہ اس مسیح کی تو ابتک بہی باوجودیکہ وقت اس پیشین گوئی سے دو ہزار برس سے زائد عرصہ گذرا ہے کسیکے کان تک ہنوز بہنک نہین پڑی اور اسکے موافق حواریون کو بہی نبوت سے جواب ہو جاتا ہے اسلیئے اوسمین ختم نبوت ذکر ہے حالانکہ مسیحی لوگ اونکو موسی علیہ السلام سے بڑہ کر نبی مانتے ہین اور دلون سے مراد سال رکہنا بہی ایک زبردستی ہے اسلیئے

تعداد مدت کے بیان مین کتب مقدسہ کے اندر دن اپنے متعارف مین مستعمل ہوتا ہے شائد مجازاً کہین اور معنی مین ایا ہو مثلاً خود اوس صحیفۂ دانیال مین ہے باب ۱ اول ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ء ۱۲ تو دس روز تک اپنے بندون کی آزمایش ہے الخ ۱۵ اور بعد دس روز کے چہرے اونکے الخ باب ۶ جو کوئی تیس ۳۰ دن تک الخ ۱۲ جو کوئی تیس ۳۰ دن تک الخ دیکہو ان عبارتون مین مراد دس اور تیس ۳۰ دن سے وہی معنی متعارف مراد ہین نہ دس برس اور تیس ۳۰ برس باب ۷ پیدایش مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۳۲ء آٹہہ مین سات دن کے بعد زمین پر چالیس دن رات مینہہ برساؤنگا الخ ۱۲ اور زمین پر چالیس دن رات کی جہڑی لگی الخ ۱۷ طوفان کا پانی زمین پر چالیس دن تک ادبلا رہا الخ ۲۴ اور پانی ایکسو پچاس ۱۵۰ دن تک زمین پر بڑہتے رہے الخ باب ۸ کتاب پیدایش ۳ اور پانی زمین پر سے دمبدم گہٹتے چلے جاتے تہے سو ایکسو پچاس دن گذر رہے الخ ۶ اور چالیس دن کے بعد یون ہوا الخ ۱۰ اپہر اوسنے اور سات روز تک صبر کیا الخ ۱۲ اور وہ اور بہی سات روز ٹہرا الخ باب ۵۰ کتاب پیدایش کا ۳ اور اوسپر چالیس دن گذر رہے الخ ۱۰ اور اوسنے اپنے باپ کے لیئے سات دن غم کیا الخ باب ۱۲ کتاب خروج کا ۱۵ سات دن تک تو فطیری روٹی کہائیو الخ ۱۷ فطیری روٹی سات دن کہائی جاوے الخ باب ۱۶ خروج کا ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ء ۲۶ اور وہ پانی اوسی چہہ دن تک دہلتے رہے الخ

۱۸ اور موسیٰ پہاڑ پر چالیس دن رات رہا باب ۱۲ قوانین ۲ جو عورت کہ حاملہ
ہوکر لڑکا جنے تو وہ سات دن جیسے حیض کے دنونمین وہ رہتی ہے ناپاک رہیگی
۴ اور وہ نفاس کے لہو کے سبب تینتیس ۳۳ دن ٹہری رہے الخ ۵ اور اگر لڑکی
جنے تو وہ دو ۲ ہفتے جیسے حیض کا حکم ہے ناپاک رہیگی اور چھیاسٹھہ ۶۶ روز
نفاس کے خون سے پاک ہونے کے لیئے ٹہرے رہیگی اور ورس ۴ و ۱۲ و ۲۶ و ۳۱ و ۳۲
و ۵۰ و ۵۴ و ۵۵ باب ۱۳ قوانین اور ورس ۱۳ و ۱۹ و ۲۴ باب ۱۵ قوانین
اور ورس ۷ و ۸ و ۳۳ و ۳۶ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ باب ۱۴ قوانین مین بھی
لفظ سات دن کا آیا ہے باب ۲۳ کتاب قوانین کا ہذہ ۲۳ ۳ چھہ دن کا
روبار کیا جاوے پر ساتوین دن جو سبت آرام کا ہے الخ ۱۵ سات ہفتے
کامل گنو الخ ۱۶ ساتوین سبت کے دوسرے دن تک پچاس دن
گن الخ ورس ۲۵ باب ۱۳ اعداد کا سو ہے چالیس دن کے بعد الخ ورس ۲۵ باب ۹ استثنا کا اور مین

سابق زمانہ کے مانند چالیس دن رات پہاڑ پر کھڑا رہا ورس ۸ باب ۳۴
استثنا کا سو بنی اسرائیل موسیٰ کے لیئے مواب کے جنگل کے میدانون
مین تیس ۳۰ دن تک رویا کئے الخ تو دیکھو ان سب مواضع مین پانچون
کتاب موسیٰ کے اندر لفظ دن اور ہفتے کا اپنے معنی حقیقی مین مستعمل ہوا ہے
اور کہین بمعنی برس کے نہین اسیطرح اور کتب عہد عتیق مین ہے اور

ورس ۱۳ باب ۱ مرقس کا یون ہے اور اوس بیابان مین چالیس دن تک
شیطان نے اوسے آزمایا الخ ورس ۳ باب ۱ اعمال کا وہ چالیس دن تک
اونہین دکہائی دیا الخ اور ورس ۲۳ باب ۹ متی اور ورس ۱۹ و ۲۰ باب ۲
یوحنا مین لفظ تین دنکا اور ورس ۱۷ باب ۱۱ یوحنا مین لفظ چار دنکا اور ورس ۱
باب ۲ یوحنا مین لفظ چہہ دن کا اور ورس ۶ ۲ باب ۲ یوحنا مین لفظ آٹہہ
دنکا واقع ہوا اور اسیطرح اور بہت جا ہے اور سب جا اپنی معنی
متعارف مین مستعمل ہے پس بدون قرینہ قویہ مجاز کے دن کو بمعنی سال کے
لینا محض ایک توہم ہے ۶۳ ورس ۱۶ باب ۱۹ کتاب اول سلاطین کا
یون ہے ہند بہ ۱۴۲ اور آسا اور بعشا اسرائیل کے بادشاہ
جبتک وے جیتے تہے لڑائی رہا کی اور ورس ۱۹ باب ۱۵ کتاب دوم اخبار الایام
کا یون ہے اور آسا کی سلطنت کے پینتیسوین ۳۵ برس تک جنگ نہوئی
اور ورس ۱ باب ۱۶ کتاب دوم اخبار الایام کا یون ہے آسا کی سلطنت کے
چہتیسوین ۳۶ برس اسرائیل کا بادشاہ بعشا یہوداہ پر چڑہ آیا الخ پس
ظاہر ہے پہلا تکذیب اگلے کی کرتا ہے ۶۴ ورس ۸ باب ۲۳ کتاب ۲
سموئیل کا یون ہے اور داؤد کے بہادرون کے نام یہ ہین پہلا
تحکمونی و اشب بست جو سارے تہیون کا سردار تہا اوسنے آٹہہ سو
پہلا چلایا اور اونہین یکبار قتل کیا اور ورس گیارہوان باب ۱۱ کتاب

تریسٹہوان فساد ۶۳

چونسٹہوان فساد ۶۴

اول اخبار الایام کا یون ہے اور داؤد کے بہادرون کا شمار یہ ہے
یسبعام بن حکمانی جو ۳۰ ساریتہونکا سردار تہا اوسنے تین سو پر اپنا
بہالا چلایا اور اونہین یکبار قتل کیا دیکہو اوّلاً کچہہ نام مین خلاف ہے
اور ثانیاً ایک مین آٹہہ سو اور دوسرے مین تین سو بس ایک مین
غلطی ہوئی اور ایسے ہی مخالفتین اور غلطیین اور جابجا بکثرت سے
ہین مگر اسیجا قدر مذکور بالا پر اکتفا کیا جاتا ہے اور اگر ایسے مخالفتین
عہد عتیق کی روایتون کے لکہیے جاوین جیسے پادری لوگ فرقہ پروٹسٹنٹ
کے خصوصاً صاحب تحقیق دین حق لکہتے ہین تو شاید کوئی ورس کتابون
عہد عتیق کا مخالفت سے سلامت نہ نکلے اور اسیجا بطور نمونہ کے
محض بطور حکایت کے کچہہ تہوڑی سی کتاب کریٹیکل ریویو سے جو تصنیف
جان کلارک کی اور لندن مین ۱۸۲۹ مین چہپی ہے اور کتاب کسیبو سے
جو ۱۸۱۳ مین بلدہ لندن مین چہپی ہے اور اور ملحدون کی کتابون سے نقل
کرتا ہون تاکہ معلوم ہوجاوے کہ ان پادریونکی یہ بات نئی نہین بلکہ
وے اپنے اون ہم ملکیونکی تقلید کرکے بیہودہ شور مچاتے ہین گو ابتک ہمارے
نزدیک ان کی تقلید پوری نہین اسلئے اون ملحدون کو اون اعتراضون سے
کچہہ فائدہ دنیوی نہین بلکہ سب عیسائیون مین نفرتی ٹہرے ہین اور ان
لوگونکو ایسے اعتراض کرنے اور مسلمانونکے بہکانے کے لئے بڑی بڑی

رہنمائی الف

تنخواہین ملتی ہین اور عیسائیون مین عزت ہوتی ہے ۱ ورس ۸ زبور
۱۴۵ ایکسو پینتالیسوین مین ہے یہ ہندسہ ۱۴۵ ۱ خداوند مہربان اور سراسر
لطف ہے غصہ کرنے مین دہیما اور شدت سے رحیم ہے اور ورس ۱۹
باب ۶ کتاب اول سموئیل کا یون ہے اور خداوند نے بیت شمس کے
لوگون کو مارا اسلیئے کہ اونہون نے خداوند کے صندوق کو کہول کے
دیکہا سو اوسنے پچاس ہزار ستر آدمی اونمین کے مار ڈالے اب دیکہو

دوسری مثال الف

ایسا شدت سے رحیم اور مہر کرنیوالا اور غصہ مین دہیما ہے کہ ایک زراسی
خطا پر پچاس ہزار ستر آدمی کو اپنے خاص قوم سے مار ڈالا ۲ ورس ۱۰ باب ۳۲
استثناء کا یون ہے اوسنے (یعنی اللہ تعالی نے) اوسے ویران مین
اور ہولناک اور اوجاڑ جنگل مین پایا وہ اوسکے گرد ہوا اور اوسنے
اوسے تربیت کیا اوسنے اوسکی محافظت اپنی انکہہ کی پتلی کیطرح کی اور
باب ۲۵ کتاب شمار مین ہے ۴ اور خداوند نے موسی کو فرمایا قوم کے سارے
سردارون کو پکڑ اور اونکو خداوند کے لیئے آفتاب کے مقابل سولی پر
کہینچ تاکہ خداوند کے غضب کا بہڑکنا اسرائیل پر سے ٹلجاوے ۵ سو
موسی نے بنی اسرائیل کے حاکمونکو کہا کہ تم مین سے ہر ایک اپنے لوگونکو جو
بعل فغور سے مل گئے ہین قتل کرے ۹ وے جو اس وبا مین مرے
۲۴۰۰۰ چوبیس ہزار تہے دیکہو ایسا پتلی کی طرح رکہتا تہا کہ اوسی جنگل مین سب سردارونکو

عیسیٰ پیغمبر نے مخالفت

افتاب کے مقابل سولی پر کہنچہکا حکم کیا اور موسیٰ علیہ السلام نے اوسکے
موافق حکم قتل کا لگایا اور چوبیس ہزار کو وباسے مارا ۲۵ ورس ۸ باب
استثناء کا یون ہے تو اپنے دلمین سوچ کہ جسطرح سے آدمی اپنے
بیٹے کو تربیت کرتا ہے خدا وند تیرا خدا تجھکو تربیت کرتا ہے اور ورس ۳۳ باب ۱۱
شمار کا یون ہے ہنوز اونکے دانتون تلے گوشت تہا پیلے اوس سے
کہ وے اوسے چابین خدا وند کا غصہ اون لوگون پر بہڑکا اور خداوند نے
اون لوگون کو نہایت سخت مار سے مارا دیکہو ایسی باپ کی طرح پرورش
کی کہ جب اون مصیبت زدون کو گوشت ملا اور وے کہانی بیٹہے ہنوز
دانتون مین تہا کہ اونکو سخت مار سے مارا ۱۳ ورس ۹ اباب

عیسیٰ پیغمبر نے مخالفت

میکا مین خدا تعالےٰ کے حقمین یون ہے وہ رحم کرنے سے بہت خوش ہے
اور باب استثناء مین ہے ۲ اور جب خداوند تیرا خدا اونہین تیرے
ہاتہہ مین گرفتار کروائی تو تو اونہین ماریو اور حرم کیجیو نہ تو اونسے کوئی
عہد کریو اور نہ اون پر رحم کریو ۱۶ اور تو اون سب گروہونکو جو خداوند
تیرے خدا کے کرم سے تیرے ہاتہہ مین گرفتار ہونگین نگل جائیگا

عیسیٰ پیغمبر نے مخالفت

اون پر تجہے کرم کی نظر نہوگی الخ دیکہو ایسا رحم کرنے سے خوش ہے
کہ بنی اسرائیل کو اپنے مخالفون پر رحم نکرنی اور کرم کی نظر نہ رکہنے
کے لیئے حکم کرتا ہے ۵ ورس ۱۱ باب ۵ نامہ یعقوب مین ہے ہندیہ ۱۸

خداوند کے مطلب کو جانتے ہو کہ وہ بڑا دردمند اور مہربان ہے ہنوز
سنہ ۱۳۹ اور اللہ کا مطلب دریافت کیا ہے کہ اللہ بڑا دردمند اور
رحیم ہے اور ورس ۱۶ باب ۱۳ ہوسیع مین ہے سمرون ویران ہوگا
کیونکہ وہ اپنے خدا سے باغی ہوا وے تلوار سے گرجاوینگے اونکے
لڑکے پٹکے جاوینگے اور اونکی پیٹ والی عورتین چیری جاوینگی دیکھو
کیسی دردمندی اور رحم ہے کہ لڑکے پٹکے جاوین اور عورتون حاملہ کا
پیٹ چیرا جاوے ۶ ورس ۳۳ باب ۳ نوحہ یرمیا مین ہے کیونکہ بیشرمی
وہ اپنے دل سے بنی آدم کو نہ ستاتا نہ کہڑاتا ہے حالانکہ ایا اوسکا
نہ ستاتا ہے کہ اشدودیون کو بواسیر سے مارا جیسا ورس ۶ باب ۵
کتاب اول سموئیل مین ہے اور ہزارون کو آسمان سے پتہر برسا کے
مار ڈالا جیسا ورس ۱۱ باب ۱۰ یوشع مین ہے اور سانپ بہیج کر بہت
بنی اسرائیل کو مارا جیسا ورس ۶ باب ۲۱ شمار مین ہے ۷ ورس ۱۴ نقض مضمون
باب ۱۶ کتاب اول اخبار الایام مین ہے خداوند کا شکر کرین کہ اوسکا
فضل ابدی ہے اور ورس ۹ زبور ایکسو پینتالیسوین مین ہے خداوند سب کے
لیئے بہلا ہی اور اوسکا لطف لطیف ساری خلقت پر ہے حالانکہ
ایسا رحم ابدی اور سب خلقت پر ہے کہ نوح علیہ السلام کے وقت مین
جاندارون کو کیا آدمی اور کیا اور سوای کشتی والون کے طوفان سے غارت کیا

اٹھوین مخالفت ٨

جیسا باب ۱۸ پیدایش مین ہے اور اسیطرح سب جاندارون کو جو شہرون
عمورا اور سدوم اور نوح اونکی مین رہتے تھے آگ برسا کے غارت کیا
جیسا باب ۱۹ پیدایش مین ہے ۸ ورس ۷ باب ۳۴ خروج مین ہے باپونکے
گناہ اونکے فرزندون سے اور فرزندون کے فرزندون سے تیسری
اور چوتھی پشت تک مطالبہ کریگا حالانکہ ورس ۲ باب ۱۸ حزقیل مین ہے
وہ جان جو گناہ کرتی ہے سوہی مریگی بیٹا باپ کے گناہ سہیگا اور نہ باپ
بیٹے کے گناہ سہیگا صادق کی صداقت اوسی پر ہوگی اور شریر کی
شرارت اوسی پر پڑیگی انتہی اسکی موافق اولاد کو ایک پشت تک
بھی اپنے باپونکا گناہ اوٹھانا نہین پڑتا چہ جا تیسری اور چوتھی پشت کی
مگر فقط چوتھی پشت تک ہی اگر رہتا تو غنیمت تھا لیکن بعضے مقامون
کتب مقدسہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چالیسوین پچاسوین پشت تک بھی
غریب اولاد سے اونکے باپون کے گناہونکا مطالبہ ہوا کرتا ہے باب ۱۵ کتاب
اول سموئیل مین خدا تعالے کا حکم ساول بادشاہ بنی اسرائیل کو بمعرفت
سموئیل علیہ السلام کی یون ہے ۲ لشکرونکا خدا یون کہتا ہے مجکو یاد ہے
جو کچھ کہ بنی اسرائیل سے عمالیق نے کیا جب کہ وے مصر سے چڑھے آتے تھے سو
کیونکر اونکی گھات مین بیٹھے ۳ سو اب تو جا اور عمالیق کو مار اور سب کچھ
جو اونکا ہے یک لخت حرم کر اور اون پر رحم مت کر بلکہ مرد سے لیکے عورت

اور لڑکے شیر خوار اور بیل بہیڑ اور اونٹ اور گدہے تک سب کو قتل کر
انتہی دیکہو یہان چار سو برس کے بعد اون عمالیقون کی اولاد سے جنہون نے
مقابلہ موسی علیہ السلام کا کیا تہا حکم انتقام کا ہوا اور بڑی شدت سے حکم
نکلا کہ رحم مت کر اور شیر خوارون تک بہی جو کسیطرح کے گناہ دنیوی
ملوث نتہی اور اسیطرح چار پایون تک قتل اور حرم کر ۹ ورس ۱۶ | نوبت پنجم نقض
باب ۲۴ استثنا میں ہے اولاد کے بدلے باپ دادے مارے نجاوین
اور نہ باپ دادون کے بدلے اولاد قتل کیجاوے ہر ایک اپنے ہی گناہ
کے سبب مارا جائیگا حالانکہ باب ۲۱ کتاب دوم سموئیل میں ہے ۸ اور
بادشاہ نے ساول کے دو بیٹے جو آیہ کی بیٹی رصفہ کے بطن سے تہے یعنی عمونی
اور مفی بست اور ساول کے بیٹی میکل کے پانچ بیٹے جو برزلی کی بیٹے عدرئیل
کے صلب سے تہے پکڑ کے جبعونیون کے حوالے کئے ۹ اور اونہون نے اونہیں
پہاڑ کے برابر خداوند کی حضور پہانسی دی الخ یہان سات آدمیون نے اولاد ساول سے
عیوض خطا ساول کے پہانسی پائی اور داؤد علیہ السلام نے موافق
طلب جبعونیون کے پہانسی دینے والون کے اونکو برضامندی اور حکم خدا کے
حوالے کر دیا حالانکہ داؤد علیہ السلام نے ساول سے قسم کہا کے عہد
کیا تہا کہ مین تیرے بعد تیری اولاد کو قتل نکرونگا تو کیا خوب اوس وعدہ کی
وفا کی باب ۲۴ کتاب اول سموئیل مین ہے ۱۷ اور جب داؤد یہہ باتین ساول کو

لیہہ چکا تو ساول بولا الخ ۲۱ اور اب دیکہہ مین جانتا ہون کہ تو بادشاہ ہوگا
الخ ۲۲ سو تو مجہسے خداوند کی قسم کہا کے یون کہہ کہ مین بعد تیرے تیری
نسل کو ہلاک نکرونگا اور تیرے باپ کے گہرانے مین سے تیرے نام کو
نہ مٹا ڈونگا ۲۳ سو داود نے ساول سے قسم کی الخ دیکہوان تو نمونونکے
قطع نظر اختلاف کے کیسا رحم خدا کا ثابت ہوتا ہے اور ورس ۵ زبور ۳۰
مین ہے اوسکا غصہ ایک دم کا ہے الخ اور ورس ۱۳ باب ۳۲ شمار مین ہے
تب یہواہ کا قہر اسرائیل پر بہڑکا اور اوسنے اونہین بیدا نمین چالیس
برس تک آوارہ رکہا جب تک کہ وہ ساری جماعت جو یہواہ کے روبرو
گنہگار ہوی تہی نابود ہوی انہی دیکہو کیا غصہ ایک دم کا تہا کہ چالیس
برس تک سب بنی اسرائیل کو کہ اونمین پیغمبر لوگ اور ہزارون لڑکے
بیگناہ اور معصوم بہی تہے جنکو بیابان مین آوارہ رکہا ۱۱ ورس ۱ باب ۱۷
پیدایش مین قول خدا تعالے کا ابراہیم کے حق مین یون ہے مین خدا قادر ہون
الخ اور ورس ۱۹ باب ۱ کتاب القضات کا یون ہے اور خداوند یہودا کے
ساتہہ تہا اور اوسنے کوہستانیونکو خارج کیا پر صحرانشینون کو خارج
نکرسکا کیونکہ اون پاس لوہے کی رتہین تہین دیکہو عجب قادر ہے کہ صحرا
نشین لوہے کی گاڑی والے اوسکی قدرت سے نہ نکل سکے ۱۲ اور ورس ۲۳
باب ۵ قضات کا یون ہے تم میروز پر لعنت کرو خداوند کا فرشتہ بولتا ہے کہ

[Margin notes:]
برین عقل و دانش باید گریست
برین عقل و دانش باید گریست
مسکین ابراہیم بیچارہ
برین عقل و دانش باید گریست

باشندون پر لعنت کرو کہ وے خداوند کی کمک کرنیکو خداوند کی کمک کرنیکو جباروں کو مقابل نہ آئے دیکھو عجب قادر ہے کہ جباروں کے مقابلہ مین کمک کا محتاج ہے اور جنہوں سے کمک نہین کی اون پر لعنت کرتا ہے ورس ۲۳ باب ۵ عاموس کا یون ہے فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ اینک من در زیر شما چسپیدہ شدم چنانچہ ارابہ پر از اقد چسپیدہ میشود عربیہ سنہ ۱۸۳۱ ہاندا انا اصر من تحتکم کا تصر العجلہ الممتلئہ حشیشا یعنی خبردار ہو مین تمہارے نیچے ایسا دبا جیسا گاڑی لدی ہوئی سے دبتی ہے دیکھو باوجود قادر ہونے کے دب گیا اور عاجز ہو گیا ہے ۱۳ ورس ۹ باب ۳ ملاکیا مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ سو تم لعنت سے ملعون ہوئے کیونکہ تم نے ہان اس تمام قوم نے مجھے لوٹا دیکھو یہان خدا ای قادر لٹ گیا اور لٹ کر بنی اسرائیل کو لعنت کرتا ہے ان جباروں نمونون سے کیسی قدرت الہی ظاہر ہوتی ہے ۱۵ ورس ۳ باب ۱۵ کتاب امثال کا یون ہے خداوند کی انکھین سب مکانون مین کیا بری کیا بھلی دیکھنے والیان ہین انتہی حالانکہ آدم علیہ السلام جب چھپ گئے اونکو پکارنا پڑا ورس ۹ باب ۳ پیدایش کا یون ہے تب خداوند خدا نے آدم کو پکارا اور کہا کہ تو کہان ہے ۱۶ ورس ۹ باب ۱۶ کتاب دوم اخبار الایام کا یون ہے کہ خداوند کی انکھین ساری زمین مین ادہر اودہر دوڑتی ہین انتہی ورس ۲ باب ۱۸ پیدایش کا یون ہے مین اترکے دیکھونگا کہ اونہون نے اوس شور کے مطابق جو مجھ تک پہنچا بالکل کیا ہے

ہین ۱۷ دریافت کرونگا انتہی اسکی موافق خداکو معلوم کرنیکے لیئے اترتا
ا ۱۷ ورس ۵ باب ۱۱ پیدایش کا یون ہے اور خداوند اوس شہر اور
ج کو جسے بنی آدم بناتے تہے دیکہنے اوترا انتہی یہان بہی خدا دیکہنے کا
تاج نکلا ۱۸ ورس ۴ باب ۱۶ خروج کا یون ہے خداوندنے موسی سے
ماکہ دیکہہ مین آسمان سے تمہارے لیئے روٹیان برساؤنگا تب لوگ
ر روز نکلکے جتنا ایک ہی دن کیے لیئے کفایت کرے ہر ایک ہر ایک
ن سمیٹ لیا کرین تاکہ مین اونہین جانچون کہ وے میری شرع پر
ین گے یا نہین انتہی اسکی موافق خدا امتحان کا محتاج ہے ۱۹
رس ۵ باب ۳۳ خروج کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ پہر خداوندنے
وسی کو فرمایا کہ بنی اسرائیل کو کہہ تم سخت گردن لوگ ہو اگر مین ایک
ہ تمہارے درمیان چڑہ جاتا تو تمہین ہلاک کرتا پس اب تم اپنا سنگار
تار دو اور مین دیکہونگا کہ کیا تمسے کرون اور یہہ جملہ پس اب تم الخ اور ترجمہ
ین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور اب تم زینت اپنی اوتارو تاکہ وہ جو تمہارے
ساتہہ کرونگا جانون فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ لہذا حلیہ ہا را از خود بیرون کنید تا
دانم کہ با شما چہ باید کرد فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ پس حال حلیہ ہایتان را از خود
کنید تا بدانم کہ در میان شما چہ باید م کرد دیکہو یہان جب تک اونکو
نگا نکروا لیا جب تک معلوم نہوا کہ کیا کرنا چاہیئے ۲۰ ورس ۲ باب

کتاب استثنا کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ع اور اس ساری راہ کو یاد رکہیو
وہی راہ جہان ہوا ہ تیرا خدا بیابان مین ان چالیس برس تجہکو لئے پہرا
تاکہ تجہے دکہہ دیوے اور تجہے آزماوے اور تیرے دلکی بات دریافت
کریے کہ تو اوسکے احکام مانیگا کہ نہین انتہی یہان خدا تعالی آزمانے
اور دلکی بات دریافت کرنیکے واسطے محتاج ہوکہ بنی اسرائیل کو بیابان مین چالیس برس تک لئے
پہرا دیکہو ان پانچ نمونون سے کیسے عالم الغیبی خدا کی ثابت ہوتی ہے
۱۲ ورس ۶ باب ملاکیا مین ہے مین خداوند ہون مجہہ مین تغیر نہین اور باب ۲۲
شمار مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ع ۲۰ پہر خدا رات کو بلعام کے پاس آیا اور
اوسے کہا اگر لوگ تجہے بلانے آوین تو اوٹہہ اور اونکے ساتہہ جا پر جو بات
مین تجہے کہونگا وہی کیجو ۲۱ سو بلعام صبح کو اوٹہا اور اپنی گدہی پر زین کہا
اور سوار ہوکے امیرونکے ہمراہ گیا ۲۲ تب خدا کا قہر بہڑکا اسلئے کہ وہ گیا اور
یہواہ کا فرشتہ جا کے راہ مین کہڑا ہوا تا کہ اوس سے دشمنی کرے الخ
دیکہو یہہ کیسا غیر متغیر ہے کہ آپ ہی رات کو حکم دیا اور صبحکو قہر مین آکر فرشتہ کو
دشمنی کرنیکے لئے بہیجا ۱۲ باب ۳۳ خروج مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ع اس طرف
ایک زمین کی کہ دودہ اور شہد وہان بہتا ہوگا بس تم چلے جاؤ کہ مین تمہارے
درمیان نہین ہونگا الخ ۱۴ تب اوسنے کہا کہ مین خود تیرے ساتہہ جاونگا اور
مین تجہے آرام دونگا دیکہو اول جا فرمایا کہ مین نجاؤنگا پہر تہوڑی ہی دیر مین اوسنے

نقض ہندیہ تغیر پنجم

نقض ہندیہ تغیر ششم

حلم کو بدل ڈالا ۱۳ ورس ۱۳ و باب ۱ پیدایش کا یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ء
پہر خدا نے اون سب پر جنہین اوسنے بنایا تہا نظر کی اور دیکہا کہ بہت
اچہے ہین الخ اور ورس ۱۵ باب ۱۵ ایوب مین ہے اوسکی انکہونمین
اسمان بہی پاک نہین اور ورس ۵ باب ۲۵ کتاب ایوب مین ہے اور ستارے
اوسکی نظر مین پاک نہین اور باب ۱۱ توریت مین صدہا جانداروں پرندوں
اور درندونکو حرام اور قبیح اور ناپاک بتلایا ہے دیکہو ورس ۱۳ باب ۱
پیدایش مین سب اسمانون اور تارون اور جاندارون کو بہت اچہا
اور اور ورسون منقولہ مین ناپاک اور قبیح کہا گیا ہے ۲ ورس ۱۷ باب ۱
نامہ یعقوب مین ہے ہندیہ ۱۸۲۲ء اجسمین بدلنے اور پہر جانیکا سایہ بہی
نہین حالانکہ صدہا جا بہت تاکید سے محافظت سبت کیلئے حکم کیا
اور بہت جا اوسکو ابدی کہا پہر بہی پادری لوگ اب سبت کیجا اتوار کا دن
مقدس ٹہراتے ہین اور اوسکو بدلنے والا اور پہر جانے والا بنانے ہین اور
ان نمونون سے غیر متغیر ہونا اوسکا نہین ثابت ہوتا ۲۵ ورس ۲۵
باب ۱۸ حزقیل مین ہے ای اہل اسرائیل سنو تو کیا میری راہ راست
نہین کیا تمہاری راہ نا درست نہین اور باب ۱ ملاکیا مین ہے ۲ خداوند
فرماتا ہے کہ مینے تمہین پیار کیا تسپر تم کہتے ہو کہ تو نے ہمین کسطرح
پیار کیا کیا عشو یعقوب کا بہائی نہ تہا خداوند فرماتا ہے لیکن مینے یعقوب کو

ترجمہ ہندیہ ۱۸۲۲ء

ترجمہ ہندیہ ۱۸۲۲ء

ترجمہ ہندیہ ۱۸۲۵ء

بیار کیا ۳ اور جسنے عشو سے دشمنی رکہی اور اوسکے پہاڑ اور اوسکی
میراث کو جنگلی تنینون کے لیئے ویران کیا انتہی دیکہو بمقتضای رکہتی
کے عیص اور اوسکی اولاد کو ناحق دشمن پکڑا اور اوسکی میراث اور
پہاڑ کو ویران کرنا کیسا اچہا ہے ۲۶ ورس ۳ باب ۱۵ مشاہدات مین
ای مقدسونکے بادشاہ تیری راہین راست اور درست ہین اور ورس
باب ۱۴ ہوشع مین اسیکی موافق یون ہے خداوند کی راہین سیدہی ہین
اور نیک لوگ اونمین چلین گے الخ اور ورس ۲۵ باب ۲۰ حزقیل مین شریعت
موسی کے حقمین جو خاص قوم خدا کو ملی تہی اور خروج عیسی علیہ السلام تک
سب بنی اسرائیل کو کیا نبی اور کیا اور اوسیکا ماننا اور برتنا واجب تہا یون ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اور جسنے بہی اونہین حقوق دیئے جو بہلے نہین اور قوانین جنسے
نہ جیتے فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ لہذا من نیز قوانین نامرغوب و احکامے کہ دران نتوانند
زیست بایشان دادم فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ بنابرین من نیز قضایا ئی کہ ناپسند بود
واحکامی کہ باٖنہا زندہ نتوانستند ماند بایشان دادم ۲۷ اور بہت فقرون
مین زنا کی حرمت پائی جاتی ہے اور اگر پادریونکا کہنا سچ ہے تو اوسنے
خود غریب یوسف نجار کی جورو کے ساتہہ زنا کیا کہ وہ اوسی زنا سے حاملہ
ہوئی جانا چاہیئے کہ ہم ایسے اعتقاد ناپاک سے بیزار ہین مگر بفحوای قول مشہور
نقل کفر کفر نباشد اس قول مردود کی بہی نقل ظہور مین آئی اعر محمد لوگ

مخالفت پیغمبری

مخالفت پیغمبر

تو اسکا بہت سے اد بیان کرتے ہین جیسا بطور نمونہ کے صاحب اکسیہومو کا
قول نقل کیا جاتا ہے اوروں کا قول اوسپر قیاس کر لینا چاہئے اور جو
پادری لوگ بابت نکاح زینب رضی کی بکتے ہین اوسپر صبر کرنا چاہئے کہ
مقدمہ ولادت عیسی علیہ السلام مین ملحدون نے مریم اور عیسی علیہما السلام
اور خداے ذوالجلال پر بہت کچھہ زائد اس سے بکا ہے صفحہ ۲۸ کتاب اکسیہومو
مین ہے کہ ایک انجیل ہے جسکا نام نی ٹی وٹی آف میری ہے اور اب
اوسکو چھوٹی انجیلو مین گنا جاتا ہے مذکور ہے کہ مریم رضی اللہ عنہا بہت خدمت
بیت المقدس کے لیے محرر ہو کر سولہ برس کی عمر تک وہان رہی تھی اور
فادر جیروم زادر نے اس مذکور کو صحیح سمجھکر اختیار کیا ہے سو اب یہ شبہہ
پڑتا ہے کہ مریم کو کسی کاہن کا بیت المقدس کے کاہنون سے حمل رہگیا
ہوگا اور اوس کاہن نے یہ بات سکھلادی ہوگی کہ یون کہیو کہ مجھے روح
القدس کا حمل رہ گیا ہے اور بہت استہزا لوقا کی تحریر پر بُری طرح سے
کہ دل لکھنے کو بھی نہین چاہتا کرکے لکھتا ہے کہ یہود کے نزدیک یہ حال یون ثابت
ہے کہ ایک سپاہی زادہ مریم پر عاشق تھا اور اوسکی حرکت ناشایستہ سے
یہہ مسیح عیسائیونکا پیدا ہوا ہے اوسپر یوسف نجار نے اس جورو بیاہتا
کو ناراض ہو کر چھوڑا اور عازم بابل ہوا اور مریم یسوع کے ساتھہ مصر کو
گئے اور یسوع نے وہان شعبدہ بازی سیکھی اور بعد سیکھنے کے اون شعبدہ

دکھلانے کو ملک یہودیہ مین آیا پہر لکھتا ہے کہ ایسی بیہودہ کہانیان بت
پرستون مین بہی بہت مشہور ہین مثلا وے مانتے ہین کہ ایک اونکا
معبود منروا نامی جوپیٹر کی مغز سے پیدا ہوا ہے اور نے کس جوپیٹر کی
ران مین رہی اور چینیونکا خدا فو ایک کواری لڑکی سے جو مدعی تہی
کہ مین کرن افتاب سے حاملہ ہوی ہون پیدا ہوا ہے انتہی ملخصًا اور
مناسب اسیجا کے ایک حکایت ہے جو پادری جان ملنر کی کتاب
منطبعہ ۱۸۳۶ع مین مرقوم ہے کہ تہوڑا سا عرصہ گذرا کہ جوآنا سوت
کوٹ نے فرنگستان مین دعوی الہام کا کیا اور کہا کہ مین وہ عورت
ہون جسکے حق مین شیطان کے خطاب مین خدا تعالی کا قول درس ۵ باب ۳
پیدایش مین یون ہے وہ تیرے سر کو کچلیگی اور باب ۱۲ مشاہدات مین
یون ہے ا اور ایک بڑا نشان اسمان پر نظر ایا کہ ایک عورت سورج
کو اوڑہے ہوے اور چاند اوسکے پاؤن تلے اور اوسکے سر پر بارہ
ستارونکا تاج ۲ وہ عورت حاملہ تہی اور درد سے چلاتی اور جننیکو تڑپتی
تہی انتہی اور مین شیطان کا سر کچلونگی اور مجکو حمل حضرت عیسے علیہ السلام کا ہے
اور اس عورت نیک کی بہت سے ادمی حضرات مسیحیون سے معتقد
ہوے اور اوسکے معتقدونکو اوس حمل کی بڑی خوشی تہی اور سونے چاندی کے
[illegible] انتہا [illegible] حضرت مریم کو روح القدس سے

حمل تہا اور اس عصمت قباب کو حضرت عیسی کا حمل رہا مگر حیف کہ ہمکو
معلوم نہین ہوا کہ اس حمل پاک سے کوئی لڑکا لڑکی پیدا ہوا تہا یا نہین
اور صورت پیدا ہونے مین اوس عصمت قباب کے معتقدونکے نزدیک
اوس مولود مسعود کو رتبہ الوہیت کا ایک علاقہ مجہولہ سے مثل بیٹے باپکی
ملا تہا یا نہین اور صورت ملنے مین اعتقاد تثلیث کا منسوخ ہوکر اعتقاد
تربیع کا مقرر ٹہرا تہا یا نہین اور لقب خدا تعالی کا اب سے جبکے ساتہ
بیان نقص ۲۸ — بدلتا تہا یا نہین ۲۸ ورس ۶۸ زبور ۱۱۹ کا یون ہے تو نیک ہے
اور نیکی کرتا ہے مجہے اپنے قواعد سکہلا اور ورس ۲۳ باب ۹ کتاب
القضات کا یون ہے تب خدا نے ابی ملک اور سکم کے لوگون کے درمیان
روح فساد کو بہیجا اور اہل سکم نے ابیملک سے دغا بازی شروع
کی انتہی دیکہو وہ نیکی ایسی ہے کہ آپ فساد کی روح کو بہیجکر دغا بازی شروع
کرائی دیکہو ان جیار منویون سے کیسی راست بازی خدا کی ظاہر ہوتی
بیان نقص ۲۹ — ہے ۲۹ ورس ۱۹ باب ۲۳ شمار کا یون ہے خدا آدمی نہین جو جہوٹ
بولے نہ آدمی زاد کہ پشیمان ہووے الخ اور اسیکی موافق ورس ۲۹
باب ۱۵ کتاب اول سموئیل کا یون ہے اور اسرائیل کا ناصح جہوٹ
نہین بولتا اور پشیمان نہین ہوتا کیونکہ وہ انسان نہین ہے کہ پچتاوے
انتہی حالانکہ کتب مقدسہ سے خدا کا جہوٹ بولنا اور [illegible] ۳ تا اور پشیمان ہونا

بلک پچھتاتے پچھتاتے تھک جانا کثرت سے ثابت ہے باب ۱۴ شمار
بیشک اوس زمین تک نہ پہنچوگے جسکی بابت مینے قسم کھائی کہ
تمہین وہان بساونگا تب تم میری عہدشکنی کو جان لوگے انتہی ملخصا
دیکھو یہان نہ فقط وعدہ جھوٹ نکلا بلکہ قسم ہی جھوٹی نکلی اور خود ہی اپنی
عہدشکنی کا اقرار کیا ۳۰ اور ورس ۷ باب ۶ پیدایش مین قرآن
یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور سنہ ۱۸۴۲ اکیونکہ اونکے بنانے سے پچھتاتا ہون
سنہ ۱۸۳۹ زیراکہ از پیدا کردن انہا پشیمان شدہ ام ۳۱ اور ورس
باب ۱۸ ارمیا کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ اگر وہ قوم جسکو مینے کہا اپنی برائی
سے پھیرے تو مین بھی اوس برائی سے پچھتاونگا جو اوسپر کرنیکو ٹھانا
تھا ۳۲ اور ورس ۳ باب ۲۶ یرمیا کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ اشاید
وے سنین اور ہر ایک اپنی بری راہ سے پھیرے کہ مین اوس بلا کو
پچھتاؤن جو مین اونکے کامونکی برائی کے سبب اونپر کرنیکو منصوبہ
باندھتا ہون ۳۳ اور ورس ۱۰ باب ۴۲ یرمیا مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳
کیونکہ مین اوس بدی سے پچھتاتا ہون جو مینے تمسے کی ہے فارسی سنہ ۱۸۳۸
زیراکہ از زیانی کہ بشما رسانیدم پشیمان شدہ ام ۳۴ اور ورس ۴۵
زبور ۱۰۶ مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ اور اپنی رحمتون کی فراوانی کے مطابق
پچھتایا ۳۵ اور ورس ۶ چھٹے باب عاموص مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ خدا

[illegible]

چھبیسوان تناقض

پچھتایا ۱۳ اور ورس ۱۴ باب ۲ یوئیل مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ع کیا جانے
وہ پھرے اور پچھتاوے الخ ۱۳ اور ورس ۶ باب ۱۵ یرمیا مین
موافق ترجمہ انگریزی تہکے یون ہے مین پچھتانے سے تہک گیا ہون
فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ از بازگشت ارادہ خود درماندہ شدم دیکھو ان نونون سے

ستائیسوان تناقض

کیا صدق اور نہ پچھتانا ثابت ہوتا ہے ۲۸ ورس ۲۲ باب ۱۲ امثال مین ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ جھوٹی لبون سے خداوند کو نفرت ہے اور باب ۳ خروج مین ہے

اٹھائیسوان تناقض

ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ ۱۷ اور مین نے کہا ہے کہ مین تمہین مصریونکی تکلیفونسے کنعانیون
اور حیتون اور اموریون اور فرزیون اور حویون اور یبوسیونکی زمین
مین جہان دودھ اور شہد بہتا ہے نکال لاؤنگا ۱۸ اور وے تیری
آواز سنینگے اور تو اور اسرائیلیون کے بزرگ مصر کے بادشاہ پاس
جائیو اور اوسے کہیو کہ یہواہ عبرانیون کے خدا نے ہم سے ملاقات
کی اور اب ہم تیری منت کرتے ہین ہمکو تین دن کی راہ بیابان مین
جانے دیجے تا کہ ہم یہواہ اپنے خدا کے لیئے ذبح کرین ۱۳۹ اور ورس ۳

انتیسوان تناقض

باب ۵ خروج مین موافق اوس حکم کے قول موسی اور ہارون علیہما السلام
کا یون ہے عبرانیونکے خدا نے ہم سے ملاقات کی ہے ہمکو اجازت دیجیے کہ
ہم تین دن کی راہ جنگل مین جائین الخ اور باب ۱۱ خروج مین ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ ۱ اور یہواہ نے موسی سے کہا الخ ۲ سو اب تم لوگونسے

چھبیسوان منافات

چپ چاپ کہو کہ ہر ایک مرد اپنے پڑوسی سے اور ہر ایک عورت اپنی پڑوسن
سے روپیے کے برتن اور سونے کے برتن عاریت لیوے اور ورس ۳۵
باب ۱۲ خروج کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور بنی اسرائیل نے موسی کے
کہنے کے موافق کیا اور اونہون نے مصریون سے روپیے کے برتن
اور سونیکے برتن اور کپڑے عاریت لیئے دیکہو ان ورسون کی موافق
خدا بنی اسرائیل کو مصر سے نکالکر ارادہ لیجانے ملک شام کا رکہتا
تہا باوجود اوسکے اجازت جہوٹ بولنے کی دیکر جہوٹ بلوایا کہ اوسکی
موافق موسی اور ہارون علیہما السلام نے فرعون کے سامہنے اور سب

ستائیسوان منافات

بنی اسرائیل نے کیا مرد اور کیا عورت اپنے ہمسایہ سے جہوٹ بولا
اور یہہ دوسرا حق ہمسایگی جسکی تاکید توریت مین بعد اسکے بہت
ائی ہے ادا ہوا کہ بہانے عاریت سے سب مال انکا ہضم کیا اور
باب ۱۶ کتاب اول سموئیل مین ہے ۱ اور خداوند نے سموئیل کو کہا تو
کبتک ساول کی بابت غمگین رہیگا مین نے تو اوسے بنی اسرائیل کی
سلطنت سے مردود کیا تو اپنے سینگہہ مین تیل بہر اور جا مین تجہے
بیت لحم مین یسی پاس بہیجتا ہون کہ مینے اوسکے بیٹون مین ایک کو
بادشاہ ٹہرایا ہے ۲ سموئیل بولا مین کیونکر جاؤن کہ اگر ساول سنیگا
تو مجہے مار ہی ڈالیگا خداوند نے فرمایا ایک بچہیا اپنے ساتہہ لیئے جا

اور کہہ کہ مین خداوند کے لیئے ذبح کرنیکو آیا ہون انتہی یہان ہی خدانے
سموئیل علیہ السلام کو جہوٹ بولنے کی اجازت دی کیونکہ واسطے
بادشاہ کرنے داؤد علیہ السلام کے جاتے تہے نہ ذبح کرنے کیلیئے
اور باب ۲۲ کتاب سلاطین مین ہے ۱۹ پہر میکایا نے کہا کہ تم خداوند کے
سخن کو سنو مین نے خداوند کو اوسکی کرسی پر بیٹہے دیکہا اور آسمانی
سارا لشکر اوسکے دہنے بائین ہاتہہ کہڑا تہا ۲۰ اوس دم خدا نے فرمایا کہ
اخیاب کو کون ترغیب دیگا تاکہ وہ چڑہ جاوے اور رامات جلعاد پر
جا پڑے تب ایک کچہہ بولا اور ایک کچہہ ۲۱ اوس وقت ایک روح
نکل کے خداوند کے سامہنے آ کہڑی ہوئی اور بولی کہ مین اوسے ترغیب
دونگی ۲۲ پہر خداوند نے فرمایا کسطرح سے وہ بولی مین جاؤنگی اور
جہوٹی روح بن کے اوسکے سارے نبیونکے منہہ مین پڑونگی خداوند
بولا تو اوسے ترغیب دیگی اور غالب بہی ہوگی جا ایسا کر ۲۳ سو دیکہہ
خداوند نے تیرے ان سب نبیون کے منہہ مین جہوٹی روح ڈالی ہے
اور خداوند ہی نے تیری بابت بُری خبر دی ہے انتہی دیکہو اسکے موافق
خدا تعالی کرسی پر بیٹہہ کر مشورہ بہکانے خلق کا اپنے لشکر آسمانی
کے ساتہہ کیا کرتے ہین اور روحون کو بہکانے کے لیئے بہیجا کرتے ہین
اور باقرار میکایا پیغمبر کے اوسے خدا کی روح بہیجی ہوئی نے اون سب

نبیون کے منہہ مین پڑکر جہوٹ بلوایا تہا دیکہو ان چار نمونون کی موافق
خدا کو جہوٹے لبون سے کیسی نفرت ہے ۴۴ ورس ۲۶ باب ۲۰ خروج مین
ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور تو میری قربانگاہ پر سیڑہی سے ہرگز مت چڑہیو
تاکہ تیری برہنگی اوسپر ظاہر نہو دیسے انتہی اسکی موافق خدا تعالی
مردون کی بہی برہنگی ظاہر ہونیکو برا سمجہتا ہے آور ورس ۱۷ باب ۳
کتاب شعیا مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اسلیئے خداوند صیہون کی بیٹیونکی
چاندی کو گنجی کر ڈالیگا اور خداوند انکی اندام نہانی کو اوکہاڑیگا اور
اخیرہ ترجمہ فارسیہ ۱۸۳۸ مین یون ہے وخداوند اندام نہانی ایشان را بے
ستر خواہد کرد فارسیہ ۱۸۴۵ و پروردگار جاے عورت ایشان را برہنہ
خواہد کرد دیکہو یہان خداوند اندام نہانی صیہون کی لڑکیونکی اوکہاڑتے
ہین یا بے ستر کرتے ہین ۴۶ اور باب ۴۷ کتاب اشعیا مین ہے ہندیہ
سنہ ۱۸۴۳ ۲ چکی لے اور آٹا پیس اپنے بال کہول دے ٹانگ عریان
اور ران ننگی کر اور ندیون سے بیدل جا ۳ تیری برہنگی کہلیگی بلکہ
تیری حیا بہی دیکہی جائیگی مین انتقام لونگا الخ دیکہو یہان ٹانگ اور ران
ننگی کرنیکا حکم کرتے ہین ۴۵ اور ورس ۳۱ باب ۲۹ پیدایش کا یون ہے
اور جب خداوند نے دیکہا کہ لیاہ سے نفرت کیے گیے اوسنے اسکا
رحم کہولا اور راحیل بانجہ ہی آور ورس ۲۲ باب ۳۰ پیدایش کا یون ہے

اور خدا نے راحیل کو یاد کیا اور اوسکی سنکے اوسکے رحم کو کہولا نے
۴۶ اور ورس ۱۸ باب ۲۰ پیدایش کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ کیونکہ یہہ خدا نے
ابی ملک کے گہر کے سارے رحمونکو ابراہیم کی جورو سارہ کے لیئے
بند کر دیا تہا ان ورسون کے موافق کبہی رحمون کو کہولتا ہے اور کبہی
بند کرتا ہے پس دیکہو کہ مردون کی برہنگی کہلنے سے یہہ نفرت اور عورتونکی
اندام نہانی اور کہا ڑ سے نے اور ران ننگی کروانی اور رحم کہولنے اور بند کرنے
سے وہ رغبت یہہ خوب حیا ہے ۴۷ ورس ۳۴ باب ۳۱ یرمیا مین ہے
خداوند کہتا ہے کہ مین اونکی برائی بخشونگا اور اونکی خطا یاد نہ کرونگا
اور ورس ۷ باب ۳۴ خروج مین ہے مین شریرون کو بیسے سزا نچہوڑونگا
اسکی موافق شریر سزا سے نہین بچ سکتا بلکہ شریر کا کیا
ذکر اوسکی اولاد سے بہی چالیس پچاس پشت تک خدا تعالی اوس
شریر کے گناہ کا مواخذہ کیا کرتا ہے جیسا اوپر گذرا ۴۸ ورس ۲۴
باب ۹ یرمیا مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ مین خداوند ہون جو رحمت اور انصاف
اور صداقت زمین پر کرتا ہون کہ تیہ مجہے خوش آتی خداوند کہتا ہے
فارسی سنہ ۱۸۳۸ منم خداوند کہ برحمت و بہ عدل و بہ نیک عہدی بر روی
زمین عمل می نمایم کہ ازانہا خوشنودم خداوند میفرماید رحمت اور
صداقت کی تصدیق تو کچہہ اوپر گذری اب عدل کا بیان سنیئے کہ

نمایش انصاف [illegible]

نمایش انصاف [illegible]

نمایش انصاف [illegible]

معرفت حزقیل پیغمبر کی باب ۲۱ اونکی کتاب مین یون حکم ہوتا ہے ۳
اور زمین اسرائیل سے کہہ کہ خداوند یون فرماتا ہے کہ دیکھ مین تجھپر آونگا
اور اپنی تلوار کو میان سے نکالونگا اور صالح اور طالح کو تجھمین سے منقطع
کرونگا ۴ اس سبب سے کہ مین تیرے بیچ سے صالح اور طالح کو منقطع کرونگا
اسی لیئے میری تلوار اپنے میان سے جنوب سے شمال تک سارے
بشر پر نکلیگی انتہی بہلا طالح اگر شقاوت طالع سے منقطع ہوجاے
مگر صالح کا منقطع کرنا اور تلوار کا سب بشر پر نکلنا کیا انصاف ہے ۹ باب ۱۳
یرمیا مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۳۹ء ۱۴ خداوند یون کہتا ہے اس سرزمین کے
سارے باشندون کو اور اون بادشاہونکو جو داود کے تخت پر
بیٹھے ہیں اور کاہنون اور نبیون اور یروشلم کے سارے باشندون کو مین متوالپن سے
بہر دونگا ۱۴ اور مین ایک کو دوسرے پر اور بیٹے کو باپ پر دے پٹکونگا
خداوند کہتا ہے مین مہربانی نکرونگا اور نچہوڑونگا اور رحم ندکہاونگا بلکہ
اونہین ہلاک کرونگا انتہی ساری سرزمین یہودیہ کے باشندون کو
متوالی کرنا اور بغیر رحم کے ہلاک کرنا باوجودیکہ اونمین سیکڑون نیک
اور ہزارون لڑکے معصوم ہی ہیتے کیا انصاف ہے ۵ ورس ۲۹
باب ۱۲ خروج مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور یون ہوا کہ یہواہ نے ادہی رات کو
مصر کی زمین مین سارے پہلوٹی فرعون کے پہلوٹے سے لیکے جو اپنے تخت پر بیٹہا

منافی نصفت زودکشی

منافی نصفت نیک کشی

بیٹھتا تھا اوس قیدی کے پہلوٹے تک جو قید خانے مین تھا چارپایون کے
پہلوٹون سمیت ہلاک کیا انتہی سب پہلوٹون کو جو اونہین لاکھون بچے
بیگناہ بہی تہے اور قیدیون کے پہلوٹون کو مارنا کیا انصاف ہے اور چارپایون
پہلوٹونکا کیا گناہ تہا ۱۵ ورس ۲۳ باب ۱۸ حزقیل کا یون ہے خداوند
خدا کہتا ہے کہ کیا مین گنہگار کی موت چاہتا ہون اور یہ نہین کہ وہ
اپنی راہ سے پہرے اور جیوے آور ورس ۱۱ باب ۳۳ حزقیل مین
خداوند خدا فرماتا ہے کہ میری حیات کی قسم ہے کہ مین شریر کی موت
نہین چاہتا بلکہ یہہ کہ شریر اپنی راہ سے پہرے اور جیوے الخ انسے
معلوم ہوتا ہے کہ خدا یہی چاہتا ہے کہ گناہ گار اور شریر اپنے گناہ اور
شرارت سے باز آوین توبہ کرین آور ورس ۲۰ باب ۱۱ یوشع کا یون ہے
کیونکہ یہہ خداوند کی طرف سے تہا کہ اونکے دل سخت ہو گئے تہے تاکہ
وے اسرائیل سے قتال کرین اور وے اونکو حرم کرین الخ یہان خود ہی
خدائے تعالی نے مخالفون کے دل کو سخت کر کے مروا ڈالا ۵۴
ورس ۴ باب ۲ نامہ اول تمتی کا یہہ ہے وہ چاہتا ہے کہ سارے
آدمی نجات پاوین اور سچائی کی پہچان تک پہنچین آور باب ۲
نامہ ۲ تہسلنیکیون مین ہے اور اسلیئے خدا انکے پاس تاثیر گمراہی
دغا بہیجیگا یہانتک کہ وے جہوٹ کو سچ جانینگے ۱۲ تاکہ وے سب جو

ازانجملہ تعارض پنجاہ و سوم

ازانجملہ تعارض پنجاہ و چہارم

سچائی پر ایمان نلائے بلکہ ناراستی سے راضی ہین سزا پاوین اول سے
معلوم ہوتا ہے کہ مرضی خدا کی یہی ہے کہ سارے آدمی نجات پاوین
اور دوسرے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی خودہی تاثیر کرنیوالی دغا
ہے جکر جھوٹ کو سچ اعتقاد کرا کر سزا دیتا ہے سبحان اللہ یہہ خوب
نجات کی راہ ہے ۵۴ ورس ۱۸ باب ۲۱ امثال سلیمان کا یہہ ہے شریر
لوگ صادقون کے بدلے اور خطا کار پرہیزگارون کے عوض فدیئے
جاوینگے اور ورس ۲ باب ۲ نامہ اول یوحنا کا یہہ ہے اور وہ ہمارے
گناہون کا کفارہ ہے فقط ہمارے گناہونکا نہین بلکہ تمام دنیا کے اور ورس ۱۰
باب ۴ اوسی نامہ مین یون ہے اور اپنے بیٹے کو بھیجا کہ ہمارے گناہونکا
کفارہ ہووے اول سے فدیہ ہونا شریرون اور خطا کارونکا بدلے
پرہیزگارون اور نیکون کے معلوم ہوتا ہے اور باقی ورسون سے فدیہ
ہونا حضرت مسیح کا راستبازہین بدلے سب ناراستون اور خطا
کارون دنیا کے سمجھا جاتا ہے ف عبارت امثال سے معلوم
ہوگیا کہ پادری لوگ جو دعوی کرتے ہین کہ مسلمانون کے مذہب کے
موافق کوئی فدیہ نہین محض غلط ہے اسلیئے مسلمان لوگ اس زمانہ مین
بھی قریب چالیس کروڑ بت پرست اور ۲۱ کروڑ یہودی اور عیسائی کے ۲۱۰۰۰۰۰۰۰
فدیہ رکھتے ہین مرے مٹون کا تو کیا ذکر ہے پس ایک ایک مسلمان

بیسواں نقص

فدیہ

چونواں بہتان

کیے پئے کئی کئی فدیتے موجود ہین علاوہ اسکے موافق ورس ۲ باب ۲ پہلے
نامہ اول یوحنا کے حضرت مسیح تمام دنیا کے گناہونکا کفارہ ہوئے پس مسلمانکو
لئے جو خدا کی توحید اور مسیح علیہ السلام کی رسالت کے مقر ہین یقینا گناہ
ٹہرے ۵۴ ورس ۷ باب ۲۱ کتاب احبار کا یہہ ہے وے اوس عورتکو

جو فاحشہ یا بیحرمت ہے جورو نکرین اور نہ اوس رنڈی کو جسے اوسکے
شوہر نے طلاق دی ہو الخ ورس ۲ باب ۱ ہوسیع کا یہہ ہے ہندیہ ۱۸۴۳ع
خداوند نے ہوسیع کو فرمایا کہ جا اور ایک زناکار عورت اور زنا کے لڑکے
اپنے لئے لے کیونکہ یہہ زمین خداوند سے پہر کے بڑے زنا کرتی ہے اور
ورس اول باب ۳ اوسی کتاب کا یہہ ہے خداوند نے مجھے فرمایا کہ پہر جا
اور ایک عورت سے جو رفیق کی پیاری زوجہ ہے اور زنا کرتی ہے محبت کر
الخ دیکھو یہان خود ہی ہوسیع علیہ السلام کو کہا کہ ایک فاحشہ عورت کو مع
حرامی بچون کے اپنے لئے لے اور کسی دوسریکی پیاری اور چھنال جورو
دل لگا اب جائے غور ہے کہ پادری لوگ ایسی روایتون کو کچھ بہی خدا کی

پچپنواں بہتان

قدوسیت کے منافی نہین سمجھتے اور اسلام کی خفیف خفیف باتون کو
اپنے زعم مین منافی قدوسیت کے سمجھتے ہین ۵۵ ورس ۱۳ باب ۲۰
خروج مین ہے ہندیہ ۱۸۲۲ع تو خون مت کر تو زنا مت کر الخ یہان قتل حرام
فرماتے ہین پہر ورس ۱۶ باب ۱۳ ذکریا مین فرماتے مین ہندیہ ۱۸۴۴ع اور مین سلطنتکی

قوموں کو یروشالم پر لڑائی کے لیے بٹور ونگا اور شہر چھینا جائیگا
اور گھر لوٹی جائینگی الخ اور جملہ اخیرہ ترجمہ فارسیہ مین یون ہے سنہ ۱۸۳۹ و با زنان بزور
خواہند خسپید یہان خود ایسے لوگونکی جو بنی اسرائیل کی جوروون کے ساتھہ
زبردستی زنا کرین غالب کرینکی خبر دیتے ہین ۵۶ ورس ۱۳ باب ۱
حبقوق مین حقتعالے کے خطاب مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ انکھین تیری پاک ہین کہ تو بدی کو
دیکھہ نہین سکتا اور تو شرارت پر نظر کر نہین سکتا ہے الخ دیکھو بمقتضای
پاکی اور ندیکھہ سکنے بدی اور شرارت سے کے معرفت اشعیا علیہ السلام کے
ورس ۷ باب ۴۵ اشعیا مین یون فرماتا ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۵ مین یہواہ ہون میرے سوا
کوئی نہین مین روشنی بناتا ہون اور تاریکی پیدا کرتا ہون اور سلامتی
بنا تا ہون اور شر پیدا کرتا ہون اور ورس ۱۲ باب ۱ مین
میکا علیہ السلام یون فرماتے ہین فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ اما ہر بدی بدروازہ اورشلیم
از خداوند نازل شد عربیہ سنہ ۱۸۴۴ فان الشر نزل من قبل الرب الی باب
اورشلیم یعنی اسلیئے تحقیق بہ بدی خدا کی طرف سے یروشالم کی پھاٹک تک
نازل ہوئی اور باوجود ان سب کے ورس ۵ زبور ۳۳ کا یون ہے وہ صداقت
اور عدالت کو دوست رکھتا ہے زمین اوسکی رحمت سے معمور ہے فائدہ
عبارت اشعیا اور میکا علیہما السلام سے معلوم ہوا کہ وہ جو بعضے پادری
کہا کرتے ہین کہ مذہب مسیحی کے موافق خدا خالق شر کا نہین ہو سکتا کیو

ہ۵ ہ مثال حضرت حبقوق پیغمبر

مثال حضرت

شکایت نمبر ۵۶ نعت

اپنا عقیدہ بتلاتے ہین بالکل مردود ہے ۵ زبور ۳۴ مین ہے ۱۵ خداوند کی
انکہین صادقون پر ہین اور اوسکے کان اونکی فریاد پر ہین ۱۷ صادق چلاتے
ہین خداوند سنتا ہے اور اونہین اونکے سارے دکہون سے نجات
دیتا ہے ۱۸ خداوند اونکے نزدیک ہے جو شکستہ دل ہین الخ اور زبور
۱۰ کا یون ہے ای خداوند تو کیون ہمسے دور کہڑا رہتا ہے دکہ کے
وقت تو کیون آپ کو ہمسے چہپاتا ہے اور زبور ۲۲ مین ہے ۱ الہی الہی
تو نے مجہے کیون چہوڑ دیا تو میری نجات سے اور میری کراہنے کی باتون
سے کیون دور ہوا ۲ ای میرے خدا مین دن کو دعا مانگتا ہون
پر تو نہین سنتا اور رات کو مجہکو کچہہ قرار نہین انتہی شاید عیاذاً باللہ
داؤد علیہ السلام صادقون سے نہونگے ۵ ورس ۱۳ باب ۲۹ یرمیا
مین قول خدا کا یون ہے جب اپنے سارے دل سے مجہے ڈہونڈوگے
تو پاؤگے انتہی اور ایوب کے حق مین ورس ۱ باب اول اور ورس ۳
باب ۲ اوسکی کتاب مین قول خدا تعالی کا یون ہے زمین پر اوس سا
کوئی شخص نہین ہے کہ وہ کامل اور صادق ہے اور خدا سے ڈرتا اور بدی
سے دور رہتا ہے انتہی اپنی کتاب کے باب ۲۳ کے ورس ۳ مین یون کہتا ہے
کاش کہ مین جانتا مین اوسے کہان پاؤن تو اوسکے مسند تک جاتا انتہی
اسکے موافق ایسے صادق اور کامل بے نظیر کو علم اسکا بہی نصیب نہوا کیونکر

شکایت نمبر ۵۷ نعت اسکا رد

خداکو پا دیسے پانیکا تو کیا ذکر ۵۹ ورس ۴ باب ۲ خروج کا یون ہے
ہندیہ ۱۸۲۲ اور اپنے لیے تراش کے مورت مین اور کسی چیز کی صورت مین جو
اسمان کے اوپر یا پانی مین زمین کے تلے ہے مت بنا ئیو باوجود اسکے
پھر خود ہی ورس ۱۸ باب ۲۵ خروج مین یون فرماتا ہے اور تو سونیکی گہڑکر
دو کروبی اوس کفارے کے دونو طرفون مین بنائیو ۶۰ ورس ۶
نامہ یہودا کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ اور اون فرشتون کو جنہون نے
اپنی پہلی حالت کو نگاہ نرکہا بلکہ اپنے خاص مقام کو چھوڑ دیا اوسنے سدا
کی زنجیر مین تاریکی کے اندر روز عظیم کی عدالت تک نگاہ رکہا اسکی موافق
معلوم ہوتا ہے کہ شیطانون کو خدا نے قید کر رکھا ہے اور قیامت کے
دن تک قید رہینگے اور ورس ۶ باب اول ایوب کا یون ہے اور ایکدن ایسا
ایسا ہوا کہ بنی اللہ خداوند کے آگے حاضر ہونے کو آئے اور شیطان بہی
انکے بیچ آیا اور اسیطرح ورس ۱ و ۲ و ۷ باب ۲ ایوب مین ہے
ان ورسون سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ چھٹا ہوا ہے اور خدا کی حضور مین
بہی جاتا ہے ۶۱ ورس ۴ زبور ۹۰ کا یون ہے کہ ہزار برس تیرے آگے ایسے
ہین جیسا کلکا دن جو گذر گیا اور جیسے ایک پہر رات اور ورس ۸ باب ۳
نامہ دوم پطرس کا یون ہے خدا وند کے نزدیک ایکدن ہزار برس اور ہزار برس
ایکدن کی برابر ہے انتہی باوجود اسکے امر کے پھر بہی قوس قزح کو خدا تعالے نے

۵۹ ورس مین تخالف

۶۰ ورس مین تخالف

۶۱ ورس مین تخالف

اسواسطے بنایا کہ اوسکو دیکھہ کر اپنے عہد کو یاد کرے ورس ۶ ۱ باب ۹ پیدایش کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۲۳ اسو کمان بدلے مین ہو گی اور مین اوسے دیکھہ کے اس دایمی عہد کو جو خدا اور زمین کے ہر ایک جاندار کے درمیان ہی یاد کرونگا

باسٹھوین تناقض

۶۲ ورس ۲۰ باب ۳۳ خروج مین قول خدا تعالی کا یون ہے ایسا کوئی نہین کہ جو مجھے دیکھے اور جیتا رہے اور ورس ۳۰ باب ۳۲ پیدایش مین قول یعقوب علیہ السلام کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ء اور سنہ ۱۸۴۲ اسمین خدا کو روبرو دیکھا اور میری جان بچ گئی فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ اور سنہ ۱۸۴۵ خدا را روبرو دیدم الخ عربیہ سنہ ۱۸۴۴ رایت الله وجها بوجه وتخلصت نفسی یعنے دیکھا

تریسٹھوین تناقض

میں نے اللہ کو منہہ در منہہ اور بچی میری جان ۶۳ ورس ۱۲ باب ۴ نامہ اول یوحنا مین ہے کسی نے خدا کو کبھی نہین دیکھا اور ورس ۱۶ باب ۶ نامہ اول تمتھی مین یون ہے اور اوسے کسی انسان نے نہ دیکھا نہ دیکھہ سکتا ہے انتہی حالانکہ موسی اور ہارون اور ابیہو اور اور ستر بزرگون اسرائیلی نے خدا کو دیکھا تھا بلکہ اوسکے ساتھہ کھایا اور پیا بھی ہے باب ۲۴ خروج مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۵ اور سنہ ۱۸۴۲ء ۹ تب موسی اور ہارون اور ناداب اور ابیہو اور ستر اکابر اسرائیلی اوپر گئے ۱۰ اور اونہون نے اسرائیلیون کے خدا کو دیکھا اور اوسکے پاؤون کے تلے جیسے نیلم کے پتھر کی کچ کاری اور اوسکی شفافی بعینہ آسمان کی مانند تھی ۱۱ اور بنی اسرائیل کے امیرون پر اوسنے

اپنا ہاتہہ نرکہا اونہون نے خداکو بہی دیکہا اور کہایا اور پیا فارسی ۱۸۴۵ء
۱۰ و خدای اسرائیل را مشاہدہ کردند و در زیر پایہایش مثل کار سنگ
بستازیا قوت کبود کہ از صفا چون خود اسمان ہا بود ۱۱ و بر عظمای بنی اسرائیل
دست نگذاشت و خدارا مشاہدہ کردند و خوردند و ہم نوشیدند عربی ۱۸۴۴ء
۱۰ ونظروا الی الاہ اسرائیل وتحت رجلیہ مثل عمل الحجر السماجوني وکمثل
لون السماء ونور ظاہرا ۱۱ فلم یبسط یدہ علی شیوخ بنی اسرائیل والعبر والله
واکلوا وشربوا اگرچہ جملہ اخیرہ ورس ۱۱ کا موافق ان ترجمون کے ظاہراً اسی
بات کو بتلاتا ہے کہ عیاذاً باللہ خدا کو کہایا اور پیا ہو مگر شاید مطلب وہی
ہوگا جو ملحدون نے سمجہا ہے کہ خدا کے ساتہہ کہایا اور پیا کہتا ہون
کہ اس جا سے بنی اسرائیل کے خدا کی صورت اسمانی رنگ بعینہ کہتا یا
اوتارکے مورت نکلی مگر حضرت حزقییل ورس ۲۷ باب اول اپنی کتاب
مین کہربائی بلک آتشین لکہتے ہین اور یون فرماتے ہین ہندی ۱۸۴۸ء اور
جو قالب دیکہنے مین آیا کہربا کیسا بلک آگ کا سا بہتیر دار اور گرداگرد تہا اور
اوس قالب کی کمر سے اوپر تک اور اوس قالب کے کمر سے نیچے تک سارا اندہ
ہی گرد سا میرے دیکہنے مین آیا اور جلال جو گرد چمکتا تہا انہی اور حضرت
یوحنا ورس ۳ باب ۴ مشاہدات مین رنگ خدا کا ابلق فرماتے ہین اور لکہتے
ہین وہ دیکہنے مین سنگ یشم اور عقیق سا تہا الخ ۹۶ ورس ۳

باب ۵ یوحنا مین قول جناب مسیح کا خطاب یہودیون یون منقول ہے
تمنے کبھی اوسکی اواز نہین سنی اور اوسکی صورت نہین دیکھی
انتہی حال صورت دیکھنے کا ابہی گذرا اور اواز سننے کا حال سنئیے ورس
۱۲ باب ۵ استثنا کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور تمنے کہا کہ دیکھ خداوند
ہمارے خدا نے اپنی شوکت اور اپنی عظمت ہمکو دکھلائی اور ہمنے
اگ مین سے اوسکی اواز سنی ہمنے آج کے دن دیکھا کہ خداوند
انسان سے باتین کرے اور آدمی جیتا بچے اور یہ جملہ اور ہمنے آگ مین سے
الخ اور ترجمون مین یون ہے فارسیہ ۱۸۳۹ اور سنہ ۱۸۴۵ و اوازش را از
میان اتش شنیدہ ایم الخ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ وسمعنا صوتہ من وسط النار
الخ اسکی موافق بنی اسرائیل نے اواز خدا کی سنی تہی اور جاننا چاہیے کہ
اردو کے ترجمون مذکورہ مین اس ورس کو اکیسوان ۲۱ کریکے اور فارسی اور
عربی کے ترجمون مین چوبیسوان ۲۴ کریکے لکھا ہے ۶۵ ورس ۲۴ باب ۴
یوحنا مین ہے خدا روح ہے اور ورس ۱۷ باب ۳ نامہ ۲ کرینتو مین ہے
اور خداوند وہی روح ہے اور ورس ۳۹ باب ۲۴ لوقا مین قول جناب
مسیح کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ روح کو جسم اور ہڈی نہین ہندیہ سنہ ۱۸۳۹
روح مین گوشت اور ہڈی نہین فارسیہ ۱۸۴۳ روح جسم و استخوان ندارد
عربیہ سنہ ۱۸۳۱ ان الروح لیس لہ لحم وعظم اور عبارت یوحنا اور لوقا کی بلانے سے

ستر حضرت مسیح کی رویت نہین ہے

یہہ بات نکلتی ہے کہ خدا روح ہے اور جسم اور گوشت اور ہڈی سے
مجرد ہے حالانکہ عہد عتیق کی کتابون مین اوسکیلیے سر اور بال اور
کان اور آنکہہ اور ناک اور منہہ اور لب اور زبان اور چہرہ اور ہاتہہ اور
بازو اور ہتیلی اور انگلیان اور دل اور انتریان اور پشت اور فرج اور لہو
اور جان ثابت کرتے ہین مثالین اونکی کچہہ تہوڑی سی سنیے اور جسکو
زائد منظور ہو وہ زبور اور کتاب اشعیا اور یرمیا اور زکریا کو بخوبی دیکہے
کہ وہان انبار ہے انبار اوسکو ملین گے درس ۱۷ باب ۵۹ کتاب اشعیا
مین ہے اور اوسنے صداقت کو جوشن کی مانند پہنا اور نجات کا خود
اپنے سر پر رکہا الخ اسمین تصریح سر کی موجود ہے اور درس ۹ باب ۷
دانیال مین ہے مین یہانتک دیکہتا رہا کہ کرسیان رکہی گئین اور قدیم
الایام بیٹہہ گیا اوسکا پیراہن برف سا سفید تہا اور اوسکے سر کا بال جیسے
اون کی مانند الخ اسمین سر اور بالون کی تصریح ہے اور درس ۱۵
زبور ۳۴ کا یون ہے خداوند کی انکہین صادقون پر ہین اور اوسکے کان
اونکی فریاد پر ہین اسمین تصریح انکہہ کان کی موجود ہے اور اسیطرح درس ۲۱
۱۷ باب ۱۶ اور درس ۹ باب ۳۲ یرمیا اور درس ۱۲ باب ۳۴ ایوب اور درس ۲۱
باب ۵ اور درس ۳ باب ۱۵ امثال مین بہی تصریح انکہہ کی موجود ہے
اور درس ۵ باب ۶۵ اشعیا مین ہے یہ ایسے ہین جیسے دہوان میری

منہہ

ناک کے لیے الخ اسمین تصریح ناک کی موجود ہے اور ورس ۱ باب ۵
اشعیا مین ہے اوسیطرح میرا کلام جو میرے منہہ سے نکلتا ہو گا
اسمین تصریح منہہ کی موجود ہے اور اسیطرح ورس ۲ باب ۱

لب اور زبان

کتاب اول اخبار الایام مین ہے اور ورس ۲۷ باب ۳۰ اشعیا مین ہے
اور اوسکی لب قہر آلودہ اور اوسکی زبان آتش سوزان ہے اسمین
تصریح لب اور زبان کی ہے ورس ۸ زبور ۸۹ مین خطاب خدا تعالی مین

چہرہ اور ہاتھہ اور بازو

یون ہے تیرے داہنے ہاتھہ سے اور تیری بازو سے اور تیرے چہرے کے
نور سے اسمین تصریح چہرے اور ہاتھہ اور بازو کی موجود ہے اور اسیطرح

ہتیلی اور پیچھا اور چہرہ

ورس ۶ و ۱۲ و ۱۶ باب ۵ خروج اور ورس ۶ باب ۶ خروج اور ورس ۲ باب ۱۱
استثنا اور ورس ۸ باب ۲۶ استثناء مین تصریح ہاتھہ اور بازو کی ہے اور باب ۳۳
خروج مین قول خدا تعالی کا یون ہے ۲۲ اور یون ہوگا کہ جب میرے
جلال کا گذر ہوگا تو مین تجھکو اوس چٹان کے سوراخ مین رکھونگا اور جب
تک گذرون تجھے اپنی ہتیلی سے ڈھانپونگا ۲۳ اور پھر اپنی ہتیلی اوٹھا

اونگلی

لونگا اور تو میرا پیچھا دیکھیگا لیکن میرا چہرا ہرگز دکہائی نہ دیگا انتہی اسمین
تصریح ہتیلی اور پیچھے اور چہرے کی ہے اور ورس ۱۸ باب ۳۱ خروج مین ہے اور دو
سنگین لوحین خدا کی اونگلی سے لکھی ہوئی تہین اسمین تصریح اونگلی

انتڑیان اور دل

کی ہے اور ورس ۱۹ باب ۴ یرمیا مین ہے میری انتڑیان میری انتڑیان

میرے دلکے پردے درد مند ہین میرا دل جوش مین ہے الخ اسمین تصریح
دل اور انتڑیون کی ہے اور ورس ۵ باب ۱۵ اور ورس ۱۱ باب ۱۶ اشعیا
مین تصریح دلکی ہے ورس ۳ باب ۲ اشعیا مین قول اللہ تعالی کا یون ہے کہ میری
کمر مین ٹیس ہے اور اسیطرح ورس ۲۷ باب ۱ حزقئیل مین تصریح کمر کی ہے
اور ورس ۷ زبور ۲ مین قول خدا تعالی کا حق داود علیہ السلام مین یون ہے کے
مسیح
مینے تجھے آج جنا اس سے ہونا فرج کا سمجھا جاتا ہے اور ورس
باب ۴۳ حزقئیل مین قول خدا تعالی کا یون ہے اور میرے پاؤن تلے کی
زمین الخ اسمین تصریح پاؤن کی ہے اور ورس ۱۴ باب ۱ کتاب اشعیا
مین قول خدا کا یون ہے میرا جی تمہارے نئے چاندون سے اور تمہاری
عیدون سے بیزار ہے الخ ورس ۲۸ باب ۲۰ اعمال مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲
روح
خدا کی مجلس کو جسے اوسنے اپنے ہی لہو سے مول لیا چرائو انتہی اور
باوجود جسم اور اعضا ہونے کے کہین اوسکا باغبان اور کہین معمار
اور کہین کمہار اور کہین خیاط اور کہین سنگتراش اور کہین جراح اور
کہین حجام اور کہین دائی اور کہین قصاب اور کہین کسان اور کہین سوداگر
اور کہین معلم اور کہین کشتی گیر اور کہین جلاد ہونا کتب مقدسہ سے سمجھا جاتا ہے
بہشت
اسکی بھی کچھہ مثالین بطور نمونہ کے سنئے ورس ۸ باب ۲ پیدایش مین ہے
اور خداوند خدا نے عدن مین پورب طرف ایک باغ لگایا الخ اسیطرح

ورس ۱۹ باب ۱۹ اشعیا سے باغبانی سمجھی جاتی ہے ورس ۲۵ باب ۲
کتاب اول سموئیل مین ہے اور مین اوسکے لیئے ایک بیخوف گہر بناؤنگا
اور اسیطرح ورس ۱۱ و ۲۷ باب ۷ کتاب ۲ سموئیل اور ورس ۹ و ۳ باب ۱۱
کتاب اول سلاطین اور ورس اول زبور ۱۲۷ مین معماری سمجھی جاتی ہے
ورس ۸ باب ۶۴ اشعیا مین ہے لیکن اب اے خداوند تو ہمارا باپ ہے ہم مٹی
ہین اور تو ہمارا کمہار ہے الخ ورس ۱۶ باب ۳۲ خروج مین ہے فارسیہ ۱۸۱۹
ان لوحہا مصنوع خدا الخ فارسیہ ۱۸۴۵ ان لوحہا عمل خدا بود الخ اسسے
سنگتراشی خدا کی ثابت ہوتی ہے ورس ۲۱ باب ۳ پیدائش مین ہے
ہندیہ ۱۸۲۲ء اور یہواہ خدا نے آدم اور اوسکی جورو کے لیئے چمڑیکے
کرتے بنائے اور اونہین پہنائے اسسے درزی پن نکلتا ہے ورس
۱۷ باب ۳۰ یرمیا مین ہے تیری گہاؤن سے تجہے چنگا کرونگا اسسے
جراحی نکلتی ہے ورس ۲۰ باب ۷ اشعیا کا یون ہے اوسی روز خداوند
اوس استرہ سے جو نہر کے پار سے کرایہ لیا جائیگا یعنی ارام کے
بادشاہ سے سر اور پاؤنکے بال مونڈیگا اور داڑہی بہی دور جائیگی
اسسے نائیپن سمجہا جاتا ہے ورس ۱۳ باب ۹ اور ورس ۲
باب ۳ پیدایش سے جو نقل ان دونون کی اوپر گذری ہے دائی پن نکلتا ہے
ورس ۲ باب ۳۴ اشعیا مین ہے خداوند کی تلوار لہو سے بہری ہے الخ

اور ہر دن اور بکروں سے لہو اور سینڈھوں کی گردنوں کی چربی سے چکنہ
گیٔے الخ یہان سے قصاب پن نکلتا ہے ورس ۵ باب ۱۴ اشعیا کا ترجمہ
فارسی سنہ ۱۸۴۵ اینک من ترا خوب خرمن کوب حدید و تیز و دندانہ دار
کہ کوہ ہا را کوفتہ ریزہ ریزہ نمائی و تلہا را مثل کاہ بن خواہی گردانید ہندی
دیکھہ مین تجھے داونی کی ایک تیز اور نئی گاڑی کو جسکے بہت دانت ہون
بناونگا تو پہاڑونکو داویگا اور چور چار کریگا اور ٹیلونکو بہس کی مانند بناویگا
اس سے کسان پن سمجہا جاتا ہے ۔ ورس ۹ باب ۳ یوئیل مین قول خدا کا
یون ہے اور تمہارے بیٹے بیٹیون کو بنی یہوداہ کے ہاتہ بیچونگا الخ
یہان خدا تعالےٰ سوداگر بنتے ہین ورس ۱۳ باب ۵۴ اشعیا مین ہندی ترجمہ ۱۸۴۸
وہمگی اولاد تو از خداوند تعلیم خواہند یافت الخ فارسی سنہ ۱۸۴۵ وہمگی فرزندانت
از خداوند متعلم شدہ الخ یہان خدا ماسٹر اور معلم ہین ورس ۲۴
باب ۳۲ پیدایش کا یون ہے اور یعقوب اکیلا رہ گیا اور وہان پو پھٹنے تک ایک
شخص اوس سے کشتی لڑا کیا انتہی اور یہہ موافق ورس ۲۸ و ۳۰ اوسی
باب کے خدا تہا پس یہانسے خدا پہلوان کشتی گیر نکلا ورس ۳ و ۴ باب ۱۸
یرمیاہ سے کہ نقل اوسکی اوپر گذری جلا دہونا خدا کا سمجہا جاتا ہے اور اسیطرح
اور ورسون سے مثل صفات مذکورہ کی اور صفات خدا کی سمجھی جاتی ہین
۶۶ ورس ۹ باب ۲ کتاب سموئیل کا یون ہے اوسکے نتہنون سے

ایک دہوان اوہٹا اور اوسکے مونہہ سے آگ نکل کے کہا گئی جس سے
کوئلے دہک گیے اور ورس ۱ باب ۳ ایوب کا یون ہی خدا کے دم سے یخ ہوتا ہے اور پہر تا پانی
جم جاتا ہے اول سے دم خدا کا دہوان اور دوسرے سے بہت ہی
سرد سمجہا جاتا ہے ۶۷ ورس ۱۲ باب ۵ ہوسیع کا یون ہے اسلیئے مین افرائم
کے لیے دیمک اور یہوداہ کے گہرانے کے لیے کیرے کی مانند ہونگا
اور ورس ۷ باب ۱۳ ہوسیع مین ہے اسلیئے مین اونکے لیے شیر ببر کی مانند
ہونگا چیتے کی طرح گہات مین لگا ہونگا دیکہو کبہی خدا دیمک اور کیڑا اور کبہی
شیر ببر اور چیتا ہے ۶۸ ورس ۱۰ باب ۳ نوحہ یرمیاہ کا یون ہے
وہ میرے لیے ایسا ہوا جیسا ریچہہ کمین مین اور شیر ببر جیسے گہات مین بیٹہتا ہے
اور ورس ۱۱ باب ۴۰ اشعیاہ مین ہے وہ چوپان کی مانند اپنا گلہ چراویگا
دیکہو کبہی خدا ریچہہ اور شیر ببر کی مانند گہات مین اور کبہی گڈریہ کی مانند گلہ چرانے
والا ہے ۶۹ ورس ۳ باب ۱۵ خروج مین ہے خداوند صاحب جنگ ہے اور ورس ۲۰
باب ۱۳ نامہ عبرانیون مین ہے سلامتی کا خدا دیکہو کبہی جنگی کہلاتا ہے اور
کبہی صلح والا ۷۰ ورس ۸ باب ۴ نامہ اول یوحنا مین ہے خدا محبت ہے
اور ورس ۵ باب ۲۱ یرمیاہ مین قول خدا کا یون ہے اور مین آپ تمہارے
ساتہہ بالا دستی اور قوت بازو سے لڑونگا ہان غصہ سے اور غضب سے
اور بڑے قہر سے دیکہو کبہی مین محبت اور کبہی سراسر غصہ اور غضب ہے

تناقض شصت و هفتم

تناقض شصت و هشتم

تناقض شصت و نهم

تناقض هفتادم

ورس ۵ ا باب ۲۱ کتاب استثناء مین یون ہے اور اگر کسیکی دو جوروان
ہون کہ ایک محبوب اور دوسری مبغوض ہو الخ اور ورس ۲۷ باب ۹
یوشع کا یون ہے اور یوشع نے اوسیدن مقرر کیا کہ وے جماعت کے
لیئے اور خداوند کے مذبح کے لیئے اوس جگہ جسے وہ پسند فرمائیگا ہیزم
کشی اور آب کشی کیا کرین اور باب ۶۵ اشعیا مین ہے ۴ کیونکہ خداوند
یون کہتا ہے کہ وے خواجہ سرا جو میرے سبتون کو مانتے ہین اور اون
کامونکو جو میرے پسند ہین اختیار کرتے ہین الخ ۵ مین اونہین کو اپنے
گہر مین اور اپنی چار دیواری کے اندر ایک یادگار اور ایک نام جو بیٹون
اور بیٹیون سے بہتر ہے بخشونگا مین اونہین ابدی نام دونگا جو مٹایا نجائیگا
اور ورس ۲۵ باب اول نامہ اول کرنتہیون مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۱
خدا کا احمقانہ کام آدمیون سے عاقل تر ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ خدا کی بیوقوفی آدمیونکی
حکمت پر غالب ہے اور ورس ۹ باب ۱۴ حزقیئل مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲
اور وہ نبی جو فریفتہ ہو وے اور بات بولی تو مین خداوند نے اوس نبی کو
فریفتہ کیا فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ دہر گاہ پیغمبر در گفتن چیزے فریفتہ شدہ باشد
منکہ خداوندم پیغمبر را فریفتہ ام عربیہ سنہ ۱۸۲۱ والنبی اذا ضل و تکلم بکلام
فانا الرب اضللت ذلک النبی آن ورسون کے موافق خدا دروغ بولنے کا اون
کرنے کی اجازت دینے والا اور قوم کو غلامی مین لینے والا اور خواجہ سراؤنکا

پسند کرنیوالا اور عیاذاً باللہ احمق دیوقرف اور اپنے نبیونکو فریب
دینے والا نکلتا ہے جان کلارک بعد نقل بعض اقوال مذکورہ بالا کے
لکھتا ہے کہ بنی اسرائیل کا خدا فقط قاتل ظالم جھوٹا احمق فریبیا
جابر ہی نہین بلکہ وہ ایک آگ جلانیوالی ہی ہے جیسا پولوس
درس ۲۹ باب ۱۲ نامہ عبرانیون مین لکھتا ہے ہندیہ ۱۸۴۱ اور ۱۸۴۲
ہمارا خدا بھسم کرنیوالی آگ ہے انتہی اور ایسے خدا کے ہاتھونمین
پڑنا بڑا ہولناک کام ہے جیسا کہ پولوس درس ۳۱ باب ۱۰ نامہ عبرانیون
لکھتا ہے ہندیہ ۱۸۴۴ زندہ خدا کے ہاتھ مین پڑنا ہولناک ہے انتہی پس ایسے
خدا سے جتنی جلدی ازادی حاصل ہوسکے اتنی ہی جلدی حاصل کرنی
چاہیئے اسلیئے جب اوسنے اپنے اکلوتے بیٹے کو بھی نہ بچایا تو اوس سے
اور کوئی کیا کرم اور رحم کی امید رکھے اور یہہ خدا جسکو تیرے کتابین خدا بتلاتے
ہین قابل پیروی کرنیکے نہین بلکہ ایک بے ٹھکانی چیز جامع ضدون
اور وہمون کی ہے کہ اپنے پیغمبرون کو بھی فریب دیتا ہے انتہی دیکھو ان کتابونکے
دیکھنے سے بعضے مسیحیونکی نوبت کس درجہ کو پہنچی کہ اس مذہب سے بیزار ہوکر
پکے ملحد بن گئے اور خدا کی جناب مین حد سے بڑھے پس پادریون سے مطاعن
کی جو قرآن یا ذات مقدس نبوت کی نسبت ہین ہم کیا شکایت کرین کہ
اونسے پہلے ملحدون نے خدا کی ذات پر عہد عتیق اور جدید ہی کی کتابون سے

تنبیہ

کسی اپنے زعم مین سند پکڑ کے بہت بڑے بڑے طعن کیے ہین
مقدمہ اور اور دونون مقصد ونکے ملاحظہ سے کئی باتین ظاہر ہوتی ہین اول
یہہ کہ اہل کتاب کے نزدیک کوئی سند قطعی اس امر کی نہین کہ عہد
عتیق کی کتابین جنکی طرف منسوب ہین اونہین کی تصنیف ہین بلکہ اکثر
کتابونمین بعض بعض فقرے اور عبارتین دلیل قطعی اس امر کی ہین کہ
مصنف اونکے وے شخص نہین اور اون فقرون اور عبارتون مین
سلفاً اور خلفاً جمہور مسیحیونکو کوئی عذر سوای اسکے نہین کہ کسی نے
پیچھے سے ملا دئیے ہونگے اور اگلون بعضے فقرون کو کہتے ہین کہ کسی نبی نے
الحاق کر دئیے ہونگے حالانکہ یہہ بات محض بے سند اور صرف ایک
اٹکل ہے کہ لاچاری کے سبب انکی تقریر اور تحریر مین آتی ہے کسی نبی نے
یہہ بات اپنی کتاب مین نہین لکھی ہے کہ فلانی عبارت فلانی کتاب مین فلانے نبی نے
الحاق کی ہے اور نہ کسی تفسیر مین بطور جزم اور یقین کے مرقوم ہے
بلکہ ہارن صاحب وغیرہ بعضے فقرات مین باعتبار ظن اور گمان کے
کہتے ہین کہ غالباً فلانے شخص نے ملا دئیے ہونگے اور غضب ہے کہ پادری
لوگ بہکانے عوام کے لیے اپنے رسالونمین اسی اٹکل اور گمان کو سند
گنتے ہین اور لکھتے ہین کہ کتب اسنادین بادلہ قطعیہ ثابت ہو لے ہے لاحول
ولا قوة الا باللہ اٹکل کو دلیل قطعی اور سند محکم کہنا نہین لوگونکا کام ہے

اور اٹکل کو قیاس کہتے ہین نہ سند اور جب بابون اور سطرون اور
جملون کا الحاق ان کتابون مین انکے اقرار کے موافق ثابت ہوا اور
سوائے گمان غالب کے کچھہ ان سے نہو سکا پس اب وسے کتابین سب کی
تصنیف شخصون منسوب الیہم کی کسطرح مانی جاوین بلکہ اسصورت مین
ایسا دعوی بیہودہ کرنا انصاف کے خلاف ہے بلکہ حق یہہ ہے کہ اگر
بالفرض ہم تسلیم کرین کہ یہہ کتابین تصنیف اونہین شخصون منسوب
الیہم کی ہین تو بہی غفلت یا شرارت اہل کتاب سے بہت کچھہ اینین
الحاق ہو گیا ہے کہ بعض جا جو الحاق صریح تہا اسے لوگ بہی لاچار ہو کر
مقر ہوئے اور گمان سے واہی تباہی کہنے لگے کہ کاتب یا کسی نبی نے
لکہا ہوگا اور ظاہر ہے کہ فقط نسبت سے کسی شخص کی طرف کوئی کتاب
تصنیف اوسکی نہین بن جاتی دیکہو کتاب مشاہدات یوحنا جہوٹی پیدائش اور کتاب
معراج اور کتاب الاسرار اور کتاب تستمنٹ اور کتاب بالاقرار جو
موسی علیہ السلام کی طرف منسوب تہین اور پولوس اور یہودا اور
اور شایخ مسیحیون نے بعض ان کتب سے سند بہی پکڑی ہے باوجود
اوسکے اب عیسائی اونکو جعلی سمجہتے ہین اور اسیطرح جو تہی کتاب
عزرا اور کتاب معراج اشعیا اور کتاب مشاہدات اشعیا اور جدید
ملفوظات حیقوق اور زبور سلیمان کو جعلی اور جہوٹی تصنیف بتلاتے ہین

موسی اور عزرا اور اشعیا اور حبقوق اور سلیمان علیہم السلام کی جنکی طرف
وے کتابین منسوب ہین اور تیسری کتاب عزرا کو باوجودیکہ کلیسیہ
گریک اب تک اوسکو مقدس اور الہامی مانتا ہے حضرت روم کلیسا ملک
اور فرقہ پروٹسٹنٹ اوسکو اس دلیل سے کہ اوسمین الحاق ہوگیا ہے
الہامی نہین مانتے مگر تعجب ہے کہ انکے اقرار کے موافق انکی کتابون
واجب التسلیم مین بہی الحاق اور غلطیان ہین اونکو ماننا اور اسکو رد کرنا
ایک بیانصافی ہے شاید جو اسکی طرف کچہہ بڑی غرض نہ تہی اور اونکی
طرف بڑی غرض متعلق تہی تو ظاہر ہین اونکی تسلیم اور اسکا انکار موافق حکمت
ٹہرا دوسرے یہہ کہ تحریف ان کتابون مین بواسطے اون خرابیون کے جو مقدمہ
کی فصل مین بیان ہوئی ہین بہت آسان اور ممکن تہی تیسرے یہہ کہ تینون
نسخون توریت کا اختلاف اور اسیطرح عبری اور یونانی اور اور پرانے ترجمون
عہد عتیق کی کتابونکے نسخونکا اختلاف اوس حد تک کہ بعضی جا علماء اہل کتاب کو بہی
گنجایش تاویل قوی یا ضعیف کی نہین ہے بڑی دلیل تحریف کی ہے چوتہی
یہہ کہ ان کتابونکے بہت مواضع مین انکے مفسر اور علماء محقق بہی لاچار
ہوکر کوئی چارا سوائی اقرار تحریف کچہہ نہین دیکہتے اور تحریف انہین زیادتی
اور کمی اور تبدیل کے ساتہہ یقینی ہے اور یہہ کچہہ بہی تعجب نہین کہ غفلت
اور شرارت یہود سے جسقدر ہوتا تہوڑا تہا دیکہا جہان بہت سی کتابین

الہامی اونکی غفلت اور شرارت مین گم ہوجاوین توگم ہونا چاہیے اور لفظونکا
کیا عجب ہے پس ان اختلافون سے اہل کتاب خصوصاً عیسائیون کو ایسا
گہبرایا کہ تہین تہوک ہو گئے سلف عیسائیون نے ترجمہ یونانی کو صحیح ٹہرایا
اور یہی اونکے عہد حوارین سے پندرہ سو برس تک سندی ہا
اور اسیکا حوالا دیتے تہے اور اسی سے تمسک پکڑتے تہے اور
اوسوقت تک کلیسیہ یونانی اور لاطینی مین واجب التسلیم تہا اور ان
دونون کلیسون مین ہی پڑہا جاتا تہا اور کلیسیہ یونانی اسیکو مقدس کتاب
جانتا تہا اور آج تک ہی اونکے گرجا مین اور اسیطرح اور کلیسون
مشرقیہ مین وہی پڑہا جاتا ہے اور اگسٹائن جو بہت بڑا عالم محقق
اور منصف عیسائی گذرا ہی کہتا ہے کہ یہودیون نے بلاشبہ تاریخی روایات
مندرجہ عہد عتیق مین نسخہ عبری کے اندر واسطے دشمنی دین مسیحی اور غیر
معتبر کرنے ترجمہ یونانی کی تحریف کی ہے آدرا اور قدماء مسیحی کہتے تہے
کہ یہہ تحریف قریب سنہ ۱۳۰ عیسوی کے اونسے سرزد ہوئی اور یوسبی فیس
اپنی تاریخ کی کتاب چوتہی کے باب اٹہارہوین مین لکہتا ہے کہ جسٹن نے
مباحثہ طریفون یہودی مین کئی پیشین گوئیان ذکر کرکے دعوی کیا ہے
کہ یہود نے انکو کتاب سے نکالڈالا ہے انتہی دیکہو اگر جسٹن شہید سچا ہے
تو موافق اوسکے یقیناً یہود نے اون پیشین گوئیون کو عبری سے نکالڈالا ہے

یوسبی فیس

اور تحریف میں اب کیا کلام ہے اور اگر جھوٹا ہے تو یہہ پیشوا ای مسیحیوں کا
جو بہت معتبر سلف مین گنا جاتا ہے کتنا بڑا محرف تہا کہ اپنے دعوی
کی اثبات کے لیئے اپنی طرف سے پیشین گوئیان گھڑ لیے اونکو کلام اللہ
اور الہامی کتابونکی عبارت بتلاتا تہا اور جب سلف مین معتبر بزرگون کا
یہہ حال ہو تو اب اونکے خلف کو جو حال مین موجود ہین کیا سمجہیں اور ہارن صاحب
اپنی تفسیر کی جلد چوتہی کے صفحہ ٦٢ مین لکھتا ہے کہ جسٹن شہید اپنی کتاب
مباحثہ مین جو طریفون یہودی سے ہوا تہا لکھتا ہے کہ عزرا نے لوگون سے
کہا تہا کہ یہہ عید فصح کا کہانا ہمارے خداوند نجات دہندہ اور پناہ کا کہانا ہے
تو سمجہو کہ اگر تم خداوند کو اس نشان (یعنے کہانے) سے اچہا سمجہوگے اور اوسپر
ایمان لاؤگے تو یہہ زمین کبہی ویران نہوگی اور اگر تم اوسپر ایمان نہ لاؤگے
اور اوسکا وعظ نہ سنوگے تو تم غیر قومون کے ہنسائی کا سبب بنجاؤگے اور اس
فقرہ کو یہودیون نے عبری سے نکالڈالا ہے اور وائیٹیکر صاحب قول جسٹن شہید
کی ہو کے لکہتا ہے کہ غالبا یہہ فقرا بابت کتاب عزرا مین مابین درس ٢٠ و ٢١
کے ہوگا اور ڈاکٹر اے کلارک نے قول جسٹن شہید کی تصدیق کی ہے اور وارڈ صاحب
اپنی کتاب اغلاط نامہ کے مقدمہ مین صفحہ ١٧ و ١٨ نسخہ منطبعہ سنہ ١٨٤١ مین لکھتا ہے
کہ ڈاکٹر ہمفری صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ١٧٠ مین لکھتا ہے کہ یہودیون
نے وہم سے (عہد عتیق کی کتابون کو) کئی جا ایسا خراب (یعنے محرف) کیا ہے

له پڑهنیوالا اوسکو سهولت سے یه معلوم کرسکتا هے پهر لکهتا هے که یهودیکے

عالمون نے بشارات مسیح کو بهت بری طرح سے بگاڑ ڈالا هے عالمون ۲

پهر لکهتا هے که ایک دوسرا پروٹسٹنٹ کهتا هے که پر اپنے مترجم نے

ایک طور پر پڑها هے اور اب یهودی اوسکو اور طرح پڑهتے هین اور

یه هے نزدیک خطا کی نسبت یهودیکے کاتبون اور اونکے ایمان کی

طرف کرنی قوی اور بهتر هے اس سے که اوسکو پر اپنے مترجم کی جهالت

اور سستی کی طرف نسبت کرین اسلیئے که یهودی لوگ قبل اور بعد مسیح کے

حفاظت زبور کی به نسبت اپنے راگونکے کم کرتے تهے اور صفحه ۸۲ جلد ۱

کتاب داتسن مین جو منطبعه سنه ۱۷۹۱ کی هے یون واقع هے که مدت هوئی

که ارجن ان اختلافون کی شکایت کرتا تها اور انکو مختلف سببونکی طرف

نسبت کرتا تها مثل تغافل اور بد ذاتی اور ریا کی کاتبون کی اور جیروم

کهتا هے که جیسے اوسنے عهد جدید کے ترجمه کرنے کے لیئے اون نسخونکو جو اوسکے پاس تهے ملایا اور اسیطرح بڑا اختلاف پایا

لیا اور علما بهی قول مین هر حال جیسے لوگ عبرانی کے محرف هونے کے قائل

تهے اور یهودیونکو الزام تحریف کا دیتے سبب لوبادونکی موافق و من کا اتک

اتک کهتے هین پس انکے نزدیک عبری اور سامری دونون نسخے اعتبار

اور محرف تهین اور ڈاکٹر هیلز ۲ اور ڈاکٹر کنی کاٹ سامری کو صحیح کهتے تهے

اور الزام تحریف کا یہود کو دیتے تھے پس انکے نزدیک عبری اور یونانی جن جا
مخالف قوی رکھتے ہین محرف ہین اور اب جو فرقہ پروٹسٹنٹ کا عبری کا
دم بھرکے اوسکی صحت اور عدم تحریف کا قائل ہے اوسکو قوی نسخ
مخالف مین یونانی اور سامری کو محرف کہنا پڑتا ہے اور باوجودیکہ
پھر بھی عبری کے اکثر مواضع مین ایسے لاچار ہوتے ہین کہ تحریف کا اقرار
اونکو کرنا پڑتا ہے جیسے مفصل تصریح اونکے مفسرین کی اوپر گذری اب حال
دیانت صاحب میزان الحق کا دیکھو کہ پہلے باب کی تیسری فصل مین رسالے
عوام کے لیے کیسی تقریرین لاطائل کرتے ہین کہ وہی اولٹ کر سب علماء
مسیحی پر پڑتی ہین اور انشاء اللہ تعالیٰ اونکا مقصد تیسرے کے آخر مین ہوگا
اور دعوی تحریف کا ہرگز مسلمانون کے ساتھ خصوصیت نہین رکھتا اور
انکے دعوی پر ایک شبہہ ضعیف کی بھی اہل کتاب کو گنجائش نہین جب
جامع قوی کی اور یہود کی بد دیانتی سے تحریف لفظی قصدی کچھ بعض ایک
دونو طرح کی تحریف اونکی بمنزلہ شیوہ عزیزی کی ہے مگر بعض جا بعض جا بہ
اور بعض جا بہین اور فیلبس کو اڈولس راہب اپنی کتاب خیالات مین جو جواب
رسالہ احمد شریف بن زین العابدین اصفہانی کا ہے اور ۱۶۴۹ء مین چھپی ہے
چھٹی فصل کے اندر لکھتا ہے کہ نسخہ نصاریٰ مین بہت ہی تحریف لفظی پائی جاتی ہے
خصوصا کتاب امثال سلیمان مین اور رب آقیلا یعنو انکلیس کریکے مشہور ہے

توریت تمام کو نقل کیا ہے اور اسیطرح ربّ یونتان بن عزیایل نے کتاب
یوشع اور کتاب القضات اور کتاب السلاطین اور کتاب اشعیا اور
باقی کتابون انبیا کو نقل کیا ہے اور ربّ یوسف اعمی نے زبور اور کتاب ایوب
اور استیر اور کتابون سلیمان کو نقل کیا ہے اور ان سب نے تحریف
کی ہے اور ہم نصرانیون نے اونکی اون کتابون کو محافظت سے کہا ہے
تاکہ یہودیون کو الزام تحریف کا دین اور ہم اونکی اباطیل کو نہین مانتے
دیکہو موافق اقرار اسکے اب کے ان عالمون یہود نے اپنی طرف سے تو قصد
نکیا تہا مگر اس دفعہ کی یہہ بے ایمانی اونکی نہ چل سکی اور اب ہم اس
مبحث کو ترجمہ یونانی کے جو پندرہ سو ۱۵۰۰ برس تک واجب التسلیم مسیحیون
مین رہا اور دو نسخون پر لیتے ہین جنکو قدکس واطیکانوس اور قدکس
الکسندریونس کہتے ہین اور پادری لوگ بہکانے عوام کے لیئے اونکا
ذکر اپنی کتابون مین کیا کرتے ہین بیان پر ختم کر دیتے ہین اور دونون
فرقون کاتہلک اور پروٹسٹنٹ کی کتابون سے نقل کرتے ہین ہارن صاحب
جو بڑا مشہور اور معتبر عالم محقق فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے اپنی تفسیر کی
جلد دوسری مین لکہتا ہے کہ خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ ترجمہ یونانی جسکو
سپٹواجنٹ یا الک زنڈرین بہی کہتے ہین بہت ہی اگلا ہے اونکو یہود اور قدما
عیسائیون مین بہت معتبر تہا اور ہمیشہ یہود اور عیسائیون کے معبدخانون مین

پڑہا جاتا تہا اسی لیئے مشایخ عیسائیون نے کیا لاطینی اور کیا یونانی اوسکا
حوالا لیا ہے اور زبانون مین سب دیسی ترجمے جنکو کلیسہ عیسائی نے جائز
رکہا ہے سوائی ترجمہ سریک کے مثل ترجمہ عربی اور ارمنی اور ایتہیوپک
اور کالتک اور پرانی اٹالک اور اوس لاطینی کے جو قبل جیروم کے مستعمل
تہا اسی ترجمے سے کیئے گیئے ہین اور آج کے دن تک کلیسیا یونانی
اور اور کلیسون مشرقیہ مین صرف یہی ترجمہ سپٹواجنٹ پڑہا جاتا ہے اور بہت
سی بے تحقیق باتین بابت تاریخ اس ترجمہ کے مشہور ہین بعضے کہتے ہین
کہ اسکو مختلف آدمیون نے مختلف زمانے مین کیا ہے اور بعضے اسکو
بمنزلہ ایک معجزے کے جانتے ہین لوگون مین کئی روایتین ہین اول روایت
یہہ کہ بطلمیوس ثانی بادشاہ مصر نے دو سردار اپنے یروسالم کو بہیجے اور
وہان سے بہتر عالمون کو جو عبرانی اور یونانی زبان سے واقفیت
رکہتے تہے بلواکر جزیرہ فارس مین رکہا اور اسے ترجمہ کرنیکا حکم دیا اور
تے عالم الگ الگ جدا جدا ترجمہ کرتے تہے پہر آپس مین مقابلہ کرکے خوب تحقیق کے
بعد ایک بات صحیح کرلیتے تہے اور اوسکے بعد ڈمی ٹریوس داروغہ کتب خانہ
بطلمیوس کو لکہوا دیتے تہے اور اونہون نے باوجود اس تحقیق کے بہتر روز
مین سارے ترجمے سے فراغت پائی اور یہہ روایت موافق نامہ ارسٹیس
کے ہے مگر اوس نامہ کی سچائی پر بڑی گفتگو ہے لیکن صورت جعلی ہونے

سیپٹواجنٹ

بہت پرانا جعلی ہے کیونکہ یوسیفس مورخ نے بہی اپنی تاریخ مین اسکا
ذکر کیا ہے اور قبل سترہوین اٹہارہوین صدی کے اوس نامہ کی سچائی
پر گفتگو نہ تہی مگر سترہوین اٹہارہوین صدی مین اوس کی سچائی پر بڑی گفتگو
ہوئی اور اب ہمارے جمہور علماء کا اتفاق اوسکے جعلی ہونے پر ہے دوسری
روایت تعجبی وہ ہے جو فلو یہودی نے کہی ہے کہ ستر عالم جب جزیرہ فاروس
مین گئے ہر ایک نے اول جدا جدا ان سب کتابون کا ترجمہ کیا اور تمام ہوچکے
کے بعد سب نے اپنے ترجمون کو ملایا تو سب کے ترجمے لفظاً اور معنیً موافق نکلے
اور فرق ایک لفظ اور ایک حرف کا بہی نہ نکلا پس ان سب نے روح
القدس کی تائید سے موافق الہام کے لکہا تہا اور لکہتا ہے کہ اوس
عہد سے میرے عہد تک اسکندریہ کے یہودیون مین بطور شکرانہ
اس ترجمے کے ایکدن مقرر ہے کہ اوسمین ہر سال جزیرہ فاروس
مین جمع ہو کر عید کرتے ہین اور تیسری روایت جسٹن شہید کی
جو موافق فلو کی ہے مگر اوسمین یون ہے کہ یہود کے ستر عالمون کو
ستر مکانون مین علحدہ علحدہ بند کیا تہا اور اونہون نے علحدہ علحدہ
ترجمہ کیا اور اوسکے بعد جب سب نے ترجمون کو ملایا تو سب لفظاً لفظاً
حرفاً حرفاً موافق نکلے اور کہتا ہے کہ اون ستر مکانون کے نشان میرے
عہد تک موجود ہین اور یہہ جسٹن کا بیان بڑی مخالفت آرسٹیس کے

بیان سے کہتا ہے کیونکہ اسکی موافق ہر ایک نے سارا سارا ترجمہ
اولا علحدہ علحدہ کیا پھر مقابلہ کرنے کے بعد سب ترجموں کو موافق
پایا اور ایرس تھیس کے موافق ہر دو نسب اول ترجمہ جدا جدا کر کے پھر مقابلہ
کرتے تھے اور بحث کر کے ایک بات صحیح ٹہرا کے ڈمی ٹریوس کو
لکھوا دیتے تھے اور ایپی فانیس نے تطبیق کے لیئے ایک بات نکالی
کہ بہتر عالموں سے دو دو کو چھتیس ۳۶ مکانوں میں بند کیا تھا اور ایک ایک
نقل نویس ہر مکان میں انکے لیئے متعین تھا پس ہر مکانمیں دو دو
اول علحدہ علحدہ ترجمہ کرتے تھے پھر آپس میں مقابلہ اور بحث کر کے
اوس نقل نویس کو لکھوا دیتے تھے اسطرح ۳۶ ترجمے علحدہ علحدہ
تیار ہوئے اور بعد تیار ہونے کے جب اون ۳۶ کو مقابلہ کیا گیا تو لفظاً
لفظاً اور حرفاً حرفاً سب کے سب موافق نکلے تو اسکے موافق چھتیس ترجمے
الہامی نکلے اور اس انبار کذب میں ایک سچ دبا ہوا ہے جو اس سال
سے تحقیق نہیں ہو سکتا پس ہمکو جائز ہے کہ ان روایتوں سے ایک
روایت کی طرف بھی التفات نکریں اور ہمارے نزدیک حق اس
ترجمہ میں یہہ بات ہے کہ دوسو چھیاسی ۲۸۶ یا دوسو پچاسی ۲۸۵ برس
قبل ولادت مسیح کے یہہ ترجمہ ہوا ہے اور یہودیوں نے بدون حکم
کسی شخص کے اس ترجمہ کو کیا ہے اور اسکی بہت شہرت کے لیئے ایک

[illegible]

دلیل کافی ہے کہ عہد جدید کے الہامی لکہنے والون نے بہت فقرون مین
حوالہ اسی ترجمہ کا دیا ہے اور سب قدما اور مشایخ نے جو ارجن اور جیروم
کے سوا سب عبری سے ناواقف تہے انہین الہامی لکہنے والون کی
پیروی کی ہے اور اگرچہ تہے لوگ دین کے مقدمہ مین بہت ہی
گرمجوش تہے مگر تب ہی اونہون نے اصل عبری زبان الہامی کتابون کی
نہین سیکہی ہے اور اسی ترجمہ پر راضی رہے ہے اور تمام اپنے مطلبون
اسکو بالکل کافی سمجہا اور کلیسیہ یونانی اسی کو پاک کتاب جانتا تہا
اور قدر کرتا تہا اور کریزاستم اور تہیوڈورڈ نے اسکی تفسیر لکہی ہے
اور اتہانیسیس اور سیرل اور ٹہیوفیلیکٹ نے اسی سے مضمون اور
مدعا لیا ہے اور اسی چشمہ سے کلیسا لاٹن نے بہی دو طرح سے ایک بہرکی ہے
اول یہہ کہ ترجمہ اٹالک اسی ترجمہ سے بنایا گیا ہے نہ عبری سے دوم
یہہ کہ اوسنے یونانی مرشدون کے کلامونکو پڑہا ہے اور بعد گذرنے زمانے
سائپرن اور امبروس اور آگسٹاین اور گریگری کے یہہ ترجمہ علما متکلمین
کے ہی ہاتہہ مین تہا کہ اسی روشنی سے کار اپنا جاری رکہتے تہے
اور یہی ترجمہ کلیسیہ یونانی اور لاٹن مین بندرہ سو برس تک پڑہا جاتا تہا اور بیان
کیا جاتا تہا اور سند لیا جاتا تہا اور اول صدی تک یہود کے معبد خانون مین
بہی سند تہا مگر جب عیسائی اون پر اس ترجمے سے دلیل پکڑنے لگے

اونہون نے اوس پر زبان درازی کی کہ یہہ ترجمہ موافق متن عبری کے نہین
اور دوسری صدی مسیحی کے شروع مین بہت سے فقرے اوسمین سے نکالنے شروع
کئے اور آخر اسکو چہوڑکر ترجمہ اکوئلا کا اختیار کیا اور جب کثرت سے [illegible]
مین اول صدی تک اور عیسائیون مین مدت تک مستعمل تہا تو اسکی نقلین
کثرت سے پہیلتی جاتی تہی اور اونمین غلطیان بسبب نقل کے [illegible] چہوڑ دینے
قصداً کی تہی اور اسیطرح بہت غلطیان بسبب غلطی کاتبون کے اور جب
داخل ہو گئے [illegible] اور شرح کے متن مین ظہور مین آئی تہین [illegible]
مین اریجن نے بڑی محنت سے اوسکو عبری سے تطبیق دینا اور [illegible]
کرنا شروع کیا اور معلوم نہین کہ کس برس مین اوسکو تمام کیا اور
اوسنے جس مقام مین تبدیل کی تہی علامتین [illegible] یعنی فقرہ
کین اسطور پر کہ جہان کوئی فقرہ ایسا تہا کہ وہ اوس ترجمہ مین تہا
اور عبری مین نہ تہا اوسپر ایسا نشان ÷ معہ ایسے دو نقطون کے جیسے
: کیا اور اسیطرح اون الفاظ پر بہی جو مترجمون نے اونکو توضیح وغیرہ
کے لیئے بڑہا یا تہا یہی نشان کیا اور جو فقرہ کہ اور ترجمون مین تہا اور
اس ترجمہ مین نہ تہا اور اوسکو بیچ مین بڑہا یا تہا اون پر ایسا نشان ※ معہ ایسے
بڑے نقطون کے : کیا اور سنٹ جیروم بتلاتا ہے کہ وہ ان فقرون کو
ترجمہ تہیوڈوشن سے اور بہت جا ترجمہ اکوئلا سے اور کہین کہین ترجمہ سمیکس سے

لیتا تہا اور کبہی دو سے اور کبہی تینون سے ہی لیتا تہا اور مترجم کے نام کا
اول حرف شناخت کے لیے لکہدیتا تہا اور اس ترجمہ کی کتاب کو بہت ہی تامل
کو غلط سمجہکر نکالکے اوسکی جا پر ترجمہ تہیوڈوشن سے اس کتاب کو
لیکر رکہدیا تہا اور جہان اس ترجمہ مین کچہہ اغلاق تہا اوسپر یہہ نشان
÷ اول دالا کرکے اور ترجمے سے تصحیح کرکے
اوسپر وہ نشان دوم بنادیتا تہا اور اوسنے دو نشان اور بہی کیے
تہے جو علما کا اون مین بڑا اختلاف ہے کہ کس فائدے کے لیے تہے ڈاکتر
اڈون بہ تقلید موت فاکن کے کہتا ہے کہ وسے نشان زیادتی صحت
اور درستی عبارت کی تہی اور یہہ کتاب ارجن کی پچاس برس ایک
کوتہہ مین شہر صور کے اندر پڑی رہی غالبا سبب اوسکا یہہ تہا
کہ وہ جو چالیس پچاس جلد کی تہی ہر کسیکو قدرت اوسکی نقل کی نہ تہی اور
شاید وہان ہی پڑی پڑی ضائع ہوجاتی اگر یوسبی بیس اور پمفلس اوسکو
کتب خانہ سیسیریا مین جہان اوسکو جیروم نے چوتہی صدی مین دیکہا
لاکر نہ رکہتے مگر معلوم نہین کہ بعد اوسکے وہ کتاب کب گم ہوی شاید
جب مسلمانون نے ۶۵۳ء مین اوس شہر کو فتح کیا تہا اوسوقت ضائع
ہوئی ہوگی اور عنقریب ۳۰۰ء کے بسبب غلطی کاتبون کے نظر ثانی کی
احتیاج ہوی اور یوسبیس اور پمفلس نے ہکستیلا کتاب ارجن کی

نظر ثانی کی اور امتحان نسخہ صحیح کیا ہوا کہ جبکہ کتب خانہ فلسطین ہی مین نہین ملک
عنقریب سب کتب خانون مع نسخہ صحیح کے جل گیا اور بار بار کی نقلون سے دو چار
برس مین علامتین آرجن کی ایسی پلٹ گئین کہ فائدہ کی نزمین اور آخر
کو چھوڑ دی گئین اور اس چھوڑ دینے نے بڑی قباحت برپا کی اور جسکے سبب ہمارے
وقت مین یہی ہے بابت کہ کسقدر اسمین ترجمہ اصل اور کسقدر اصلاح
آرجن کی ہے معلوم ہوجانی بڑی متعسر تھی اور اب تو اوسکے معلوم
ہونے سے بالکل ناامیدی ہے انتہی ملخصاً اور ایک تاریخ انگریزی مین
جو مصنف اوسکا کوئی کاتلک ہے اور مطبع چارلس ڈالمین کے اندر
سنہ ۸۵ مین دار السلطنت لندن مین چھپی ہے لکھا ہے کہ یہودیون سکندریہ کے
رہنے والون سے ستر عالمون نے بحکم بادشاہ بطلیموس کے یہہ ترجمہ
عبری سے یونانی مین کیا تھا منجملہ اسکے پانچ کتابون موسی علیہ السلام کا
ترجمہ قریب سنہ ۲۸۵ قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے ہوا اور باقی کتابون کا
ترجمہ بعد اسکے مختلف وقتون مین ہوا اور یہودیون فلسطین نے اول تو اوسکو
پسند کیا تھا مگر جب عیسائی اونکی مخالفت مین اوس سے سند پکڑنے
لگے تب انھون نے دوسری صدی کے شروع مین اوسپر طعن کرنا شروع
کیا اور کہنے لگے کہ یہہ ترجمہ عبری کے موافق نہین ہے اور اس ترجمہ مین بہت
غلطیان بعضی سہو کاتب سے اور بقول ڈاکٹر کنی کاٹ کے بعضی عمداً

شرارت کاتبون سے پائی جاتی ہین اور اُرجن کہتا ہے کہ یہہ بسبب اختلاف
نسخون عبری کے ہے جو ترجمے ہونے کے بعد اون نسخون مین وہ
اختلاف واقع ہوا ہے اور جو عبری زبان سب یہودیون مین معدوم
ہوگئی تہی اور وے اپنی کتابون سے بغیر ترجمون کے فائدہ نہین
اوٹہا سکتے تہے جیسا کہ ولیم کار پینٹر کہتے ہین اور ترجمہ یونانی ونکے
ہر ایک معبد خانے سے نکالا گیا تہا تو اوسکی عیوض مین اور تین
ترجمے شروع ہوئے اول ترجمہ ایکویلا کا جو ١٢٩ سنہ مین ہوا اور یہہ
شخص عیسائی ہوکے پہر یہودی ہوگیا تہا اور از راہ حقارت کے اپنا ترجمہ
عیسائیون کو دیدیا تہا دوسرا ترجمہ تہیوڈوشن کا جو ١٧٥ سنہ مین ہوا تہا
اور یہہ شخص افی سسنس کا رہنے والا تہا اور اوسکا ترجمہ ترجمہ اول سے
تیز اور دلیر تہا اور یہہ اول تو مرید ٹیشن ملحد اور پہر مارسین ملحد کا تہا اور
آخر مین یہودی بن گیا تہا تیسرا ترجمہ سمیکس کا جو ٢٠٠ سنہ مین ہوا اور یہہ
شخص پہلے سامری تہا پہر یہودی ہوا اور اپنے ترجمہ مین یہودیون اور
عیسائیون دونون پر چوٹ کرتا ہے اور اسکا ترجمہ اور ترجمون سے مخلوط
مین چہپا ہے اور ان تینون ترجمے والون نے درس ١٤ باب ساتوین اشعیا
مین کنواری لڑکی کے ساتہہ ترجمہ نہین کیا بلکہ جوان عورت کے ساتہہ
ترجمہ کیا ہے اور ان ترجمون کے بہت جا بجا ترین ترجمہ سپٹوجنٹ مین

داخل ہو گئین تہین اور نقلین ہی اوسکی آیتین اسقدر مختلف تہین کہ
ایک دوسری سے نہین ملتی ہین اوس وقت آرجن نے ایک کتاب بمیلا
سنہ ۲۲۱ مین تیار کی اور اوسین چہہ خانے مقرر کیے اور پہلے خانہ مین عبری کو عبری
حرفون مین اور دوسرے خانہ مین عبری کو یونانی حرفون مین اور تیسرے
خانہ مین ترجمہ ایکویلا کو اور چوتہے خانہ مین ترجمہ سمیکس کو اور پانچوین خانہ مین
سپتواجنٹ کو اور چہٹے خانہ مین ترجمہ تہیودوشن کو لکہا اور جہان سپتواجنٹ
مین توضیح کے لیے کوئی لفظ اور ترجمون سے لیکر بڑہایا گیا وہان ایسا
نشان * کیا اور جو لفظ اصل عبری مین نہین تہا اوسپر یہہ نشان کیا
† اور تیرے دو نشان ‡ و ⊥ ہی اوسنے اپنی کتاب مین بعض جا
مقرر کیے تہے لیکن معلوم نہین ہوا کہ انسے کیا غرض تہی اور قریب سنہ تین سو
عیسوی کے تین شخصون نے پرانے نسخون یونانی پر نظر ثانی کر کے تین نسخے
تیار کیے اول لوشن نے اور یہہ نسخہ قسطنطنیہ سے انطاکیہ تک کلیسون مین
مروج تہا دوسرا ہسیکس نے جو اسکندریا اور اوسکے نواح مصر کے کلیسون مین
مروج تہا تیسرا پمفلس نے جو فلسطین کے کلیسون مین مروج تہا اور نسخہ
لوشن کا ان تینون مین ترجمہ سپتواجنٹ سے قریب تر تہا اور یہی اچہا تہا
اور نسخہ [illegible] واطیکانوس کو جو ایک نقل ترجمہ سپتواجنٹ کی ہے کارڈنل
کرانا صاحب نے اور نسخون سے صحیح کر کے بحکم پوپ سکستس پنجم کے سنہ ۱۵۸۷ مین چہپوایا اور اس نسخہ

مطبوعہ کے دیباچہ مین لکھا کہ یہہ قدکس واطیکانوس سنہ ۴۹۰ مین لکھا گیا ہے
اور سنٹ جیروم کی چہٹی سے جو سنیا اور طرمیلا کو لکہی تہی معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ نسخہ قریب تر نسخہ سپٹواجنت اور نسخے توشن کے ہے ولیم
کاربنیر طا کہتے ہین کہ اول مین اس نسخہ کے اندر عہد عتیق اور عہد جدید
پورا تہا مگر اب دونون ناقص ہین اور نسخہ اسکندریا کا جسکا نام قدکس
الکسندریونس ہے بعض کے نزدیک سنہ ۳۹۶ کا اور بعض کے نزدیک
سنہ ۴۹۶ کا لکہا ہوا ہے اور گریب صاحب نے پہر اوسکو چہاپا تہا لیکن برے
طور سے کیونکہ اوسنے بعض جا اور نسخون سے عبارت لیکے متن
مین داخل کی اور اسکی عبارت حاشیہ پر رکہی اور یہہ نسخہ اگرچہ بہی
کوئی نقصان اور جن کے نشانون سے نہین پایا جاتا لیکن مکیلا کے
نزدیک نرہے اور بعض جا مین موافق تہیوڈوشن یا سمیکس کی ہے اور بہت
مناسب نسخے ہیپشن کے معلوم ہوتا ہے اور اسی نسخے کو بارک ینگ نے
جو داروغہ کتب خانہ بادشاہی کا تہا سنہ ۱۶۳۳ مین چہاپا تہا اور بہت
لفظ اس نسخہ سے چہیل ڈالے اور بدل دیے ہین چنانچہ یہہ بات آج تک
ظاہر ہے اور یہہ دونون نسخے غلطیون سے پر ہین اور قریب سنہ عیسوی کے
بہت سے ترجمے یونانی تہے جو ایک دوسرے سے مختلف تہا اور نسخہ
عبری تو بہت ہی خراب یا گم تہا اوسوقت سنٹ جیروم نے انکار

اختلاف اور پریشانی سے ایک صاف نور نکالا انتہی اور ہارن صاحب
اپنی تفسیر کی جلد دوسری مین قدکس الکسنڈرینوس کے بیان حال مین
جسکو مصححین بیبل نے سب نسخون سے نمبر اول مین رکھا تھا یون لکھتا ہے
کہ خلاصہ اوسکا یہہ ہے یہہ نسخہ چار جلد و نمین ہے منجملہ اونکے تین
جلدو نمین عہد عتیق کی چھوٹی اور مسیحی کتابین اور چوتھی مین عہد جدید
اور نامہ اول کلیمنٹ کا کرنتھیونکو اور چھوٹی زبور جو سلیمان علیہ السلام
کی طرف منسوب ہے مگر عہد جدید کے اندر انجیل متی مین اول باب سے
درس ۶ باب ۲۵ تک اور انجیل یوحنا مین ورس ۵۰ باب ۶ سے ورس ۵۲
باب ۸ تک اور نامہ دوم کرنتھیون مین ورس ۱۳ باب ۴ سے ورس ۷ باب ۱۲
تک غائب ہے اور زبور کے پہلے ایک نامہ اتہاناسیس کا اور زبور کے
بعد ایک فہرست اوسکی جو ہر گہنٹہ مین دن رات سے نماز مین استعمال
کیجاوے اور جو ۱۴ دہرم گیت کہ گیارہوان انکا حضرت مریم کی تعریف
مین ہے اور کچھ انکی چھوٹے اور کچھہ انجیل سے بنائی ہوئی ہین اور دلائل
یوسیبیس کے زبورون پر لگے ہین اور اوسکے قانون انجیلون پر اور بعضون
اوس نسخے کی بہت ہی مدح کی ہے اور بعضون نے بہت تحقیر اور مذمت
کی ہے اور بڑے سخت اوسکے دشمنون مین وسٹین سردار معلوم ہوتا ہے
اور اوسکے برابر نہین ہے گفتگو ہی کریب اور شلز اوسکو اخیر چوتہی صدی کا

لکھا ہوا بتلاتے ہین اور میکالس کہتا ہے کہ اس سے قبل کا نہین ہوسکتا
بلکہ کم سے کم یہی زمانہ نکلتا ہے کیونکہ اوسمین اتہلسینے سیبش کا
نام موجود ہے اور اوسکی رای یہہ ہے کہ یہہ نسخہ آٹھوین صدی کے
قبل کا لکھا ہوا نہین اور اَوْدِن اوسکو دسوین صدی کا اور ڈاکٹر سملر اوسکو ساتوین
صدی کا لکھا ہوا بتلاتا ہے اور مونٹ فاکن کہتا ہے کہ غالب یہہ ہے
کہ چھٹی صدی کے قبل کا لکھا ہوا کوئی نسخہ نہین نہ قدکس الکسندرینوس
اور نہ کوئی اور نسخہ یونانی اور رَوْدْ کہتا ہے کہ وسط یا آخر چوتھی صدی کا
لکھا ہوا ہے اور اَوْدِن کہتا ہے کہ نام اتہانسیش کا چھوٹا ہے
اور اوسکی زندگی مین بن نہین سکتا اور جو دسوین صدی مین جھوٹ کا بڑا زور تہا تو اوسی صدی مین یہہ
نام جعلی ہی بنا یا گیا ہوگا ہارن صاحب اوسی دوسری جلد مین بیان حال قدکس
واٹیکانوس مین جسکو مصححین بیبل نے دوسرے نمبر مین لکہا ہے لکھتا ہے کہ ترجمہ
سپٹواجنٹ کا جو ۱۵۹۰ء مین اسی نسخہ سے منقول ہوکر چھپا ہے اوسکے مقدمہ مین
مرقوم ہے کہ یہہ نسخہ قبل تین سو ستاسی ۳۸۷ برس مسیحی کے یعنی اخیر چوتھی صدی مین
لکھا گیا مونٹ فاکن اور بلین چیتی پانچوین یا چھٹی صدی کا اور ڈیوین ساتوین
صدی کا اور ہگ شروع چوتھی صدی کا اور بشپ مارش اخیر پانچوین صدی کا
کہتا ہے اور کسی دو نسخون مین ایسا اختلاف نہین جیسا قدکس الکسندرینوس
اور اس نسخہ مین اختلاف ہے اور اس نسخہ مین عہد عتیق کے اندر چالیس باب کتاب

پیدایش مین اول باب سے چہالیسوین تک اور ۳۲ زبور یعنی ایکسو پانچوین
سے ۱۳۷ تک اور عہد جدید کے اندر نامہ عبرانیون مین ورس ۱۴ باب ۹
سے آخر نامہ تک اور دونامی تمتھی اور نامہ طیطوس اور نامہ فلیمون
اور سب کتاب مشاہدات یوحنا کے غائب ہین اور پندرہوین صدی مین
کتاب مشاہدات یوحنا کی اور آخر نامہ عبرانیون کا لکھہ کر اوسکے ساتہہ ملایا گیا ہے
اور بہت جگہہ مین جو حرف مٹ اور بگڑ گئے تہے اونکو کسی خبردار ہاتہہ
نے دوبارہ بنا دیا ہے اور اوس شخص نے اس نسخے کی عبارت اور نسخون سے
جہان مختلف دیکہی تو وہان عبارت اور نسخون سے لیکر اسی نسخہ مین داخل
کی ہے لیکن اصل کو رہنے دیا ہے اور بعض جا دیسری کرکے جا کو سے
اوسکے لفظون کو چہیل ڈالا ہے اور جو اس نسخہ مین اور اسیطرح نسخہ
اسکندریانوس مین کہین نشان بنشانون مقررہ اگرچہ سے نہین تو اس سے
ڈاکٹر کمنی کاٹ نے دلیل پکڑی ہے کہ یہہ دونون نسخے نہ اصل نسخہ اگرچہ سے
نہ اوسکے اون نقلون سے جو قریب اوسکے زمانہ کے ہوئے تہین لکہے گئے
ہین بلکہ بعد مدت کے اون نقلون سے جنہین وے نشان نہ تہے اور
وے نشان نقلون مین لکہنے موقوف ہوگئے تہے انتہی اگرچہ ان دو عالمون
کا ملک اوپر دستٹنٹ کی تحریر مین کئی چیز مین مثل نشانون اگرچہ کے اور اور خلاف ہے
مگر تاہم دونون کی تحریر کے ملاحظہ سے کئی باتین قابل غور کی ہین اول یہہ کہ

کوئی سند متصل مسیحی مذہب مین اسکے نہین کہ اس ترجمہ کو جنہون نے کن لوگون نے یہودیون مین سے کیا ہے اور محض کئی افسانے جہوٹے اسکے بابت مشہور ہین کہ خود علماء مسیحی اوسکی تکذیب کرتے ہین اور ہارنصاحب سچ کہتا ہے کہ ایک بہی اونین سے قابل التفات کے نہین اور راون رواتیون کو غیر معتبر سمجہکر اپنا مختار ایک اور قول بنایا کہ تا ہے دوسرے یہہ کہ حواریون کے وقت سے پندرہ ۱۵ سو برس تک یہی ترجمہ سب علماء مین سند اور عبری سے زائد معتبر تہا پس اس صورت مین بعض پروٹسٹنٹ اور اکثر کاتلک جو یون کہتے ہین کہ مشرق کے ملحدون نے اسمین تحریف کی ہے تو اس اپنے قول سے نسبت جہالت کے اپنے سلف کی طرف کرتے ہین کیونکہ وبے اسی محرف کو مانتے تہے اور کلیسہ یونانی اور اور کلیسون مشرقیہ مین تو اب بہی مانا جاتا ہے تیسرے یہہ کہ انکے اقرار کے موافق یہود اسکو دوسری صدی سے غلط بتلاتے ہین پس دو حال سے خالی نہین کہ اس قول مین سچے تہے یا جہوٹے اگر سچے تہے تو یہودیون اور عیسائیون دونون پر حیف ہے یہود پر اسلیئے کہ کیون اونہون نے اوس غلط کو قریب چار سو برس کے صدی اول تک اپنے معبد خانون مین رایج کیا تہا اور کیون اوسکو بہت معتبر سمجہا تہا اور عیسائیون پر اسلیئے کہ کیسے جاہل تہے کہ پندرہ سو برس تک اوسکو واجب التسلیم اور ترجمہ

حقیقی کلام الٰہی کا جاننا ظاہر اور دونون فرقون اہل کتاب کے نزدیک کتاب
آسمانی بہی مثل قانون سرکار انگریزی کی ہے کہ جیسا قانون موافق مصلحت
کے کبہی واجب العمل کچہہ مدت تک رہتا ہے پہر وقت فوت ہونے
اوس مصلحت کے واجب الرد اور منسوخ ٹہرتا ہے ایسا ہی جب تک
مصلحت دیکہی ایک کتاب کو کتاب اللہ یا بمنزلہ کتاب اللہ کے کچہہ ٹہرا دین
اور پہر اوسکو غلط اور محرف بتلا دین اور اگر جہوٹی تہی اور وہ ترجمہ صحیح تہا
تو صریح حسد اور دشمنی دین مسیحی کے سبب خلاف دیانت اور ایمان کے
صحیح کو غلط بتلاتے تہے پس ایسا ہی حسد اور دشمنی سے اگر اصل کتاب
اور کتاب صحیح کو جو صحت اوسکی اونکے نزدیک یقینی ہو غلط بتلا دین
تو اون سے کیا بعید ہے جو نہی ہے کہ انکے اقرار کی موافق دوسری ہی
صدی مین یہودیون نے اسمین تحریف قصداً بہی کی نہی دیکہو جب
یہودی اپنی شرارت سے اس ترجمہ مین کہ قریب سو برس سے
سب کلیسون عیسائیون مین اور قریب چار سو برس کے سب معبد خانون
یہود مین بہت بڑا رایج تہا تحریف کرنے سے نہ چوکے تو عبری مین جو پندرہ سو برس تک ۱۵۰۰
اوسکی طرف مسیحی لوگ بہت ملتفت نہ تہے کیا خاک چوکے ہونگے ظاہرا
قدما مسیحیون نے ٹہیک اون شریرون کی شرارت کو پایا ہوگا جو تحریف عبری کی
نسبت اونکی طرف کرتے تہے اور جب یہودیون سے ایسا فعل شنیع سب

مسیحی کے حسد سے یقیناً سرزد ہوا پس اگر حسد اسلام سے پہر یہودی یا عیسائی بعض مواضع مین مرتکب اوس فعل شنیع کے ہوئے ہون تو کونسی جگہہ شکایت کی ہے یا پانچوین یہہ کہ جب موافق اقرار ولیم کارپینٹر کے دوسری یا تیسری صدی مین عبری زبان یہودیون سے گم ہوگئی تہی اور وے اپنی کتابونکا مطلب بدون مدد ترجمہ کے نہین سمجہہ سکتے تہے تو اوسی اب کے زمانہ پر پس اب جو علماء پروٹسٹنٹ اپنے ترجمون ہندیہ اور فارسیہ کے اول مین لکہتے ہین کہ اصل عبری سے ترجمہ کیا یا جہوٹے ہین یا بہت ہی غلط سمجہتے ہونگے چہٹی یہہ کہ جب دو چار ہی برس مین کتاب ازجن کی نقلونمین کثرت نہ تہی کے سبب ایسی خرابی آگئی کہ اصل اور اصلاح متمیز نہو سکی تو اوسی حال توریت پر کہ کثرت نقلون سے یہود مین کئی ہزار برس کے اندر کیا حال اوسکا ہوا ہوگا سبحان اللہ عجب طریقہ لکہنے کا اور عجب محافظت کتب دینی کی اہل کتاب مین تہی کہ دو چار ہی برس کے اندر ایسا انقلاب پڑجاتا تہا ساتوین یہہ کہ بقول مورخ کانلک کے جب چوتہی صدی مین سب ترجمے آپسمین بہت ہی مختلف تہے اور عبری کو یہودنے بالکل گم یا بہت ہی خراب کیا تہا تو حضرت جیروم اس ابنار ظلمت سے کیا خاک نور نکالا ہوگا سوای اسکے کہ اپنی عقل کے موافق صحیح کرین اور بعض کو قرأین سے صحیح اور بعض کو غیر صحیح کہین اور

یہہ شخص جو نبی نہ تہا تو فقط اس ایک شخص کا حکم قطعی کیونکر ہو سکیے بلکہ ہر جا
محتمل خطا اور صواب کا رہیگا اٹہوین یہہ کہ سب ترجمہ یونانی کو مضمون
کلام اللہ کا سمجہنا محض خطا ہیے کیونکہ اوسمین کثرت سے زیادتی
اُرجن کی ایسی مخلوط ہیے کہ بقول ہارنصاحب کے اب امید تمیز کی بالکل
منقطع ہوئی اور اس خلط نے بڑی قباحت بڑہائی اور اُرجن نہ نبی تہا
نہ حواری بلکہ ایک شخص تہا قدما سے اور وہم اور خیال اوسپر ایسا
غالب تہا کہ اونکے سبب اکثر غلطی کرتا تہا چنانچہ اوسنے توریت کی
اکثر باتین ایسی ہی بیان کی ہین اور غلطی جہانکہین کہاتا تہا ایسی کہاتا تہا کہ
کبہی کسی نے نہین کہائی اور عبری زبان مین کچہہ وقوف کامل ہی نہ رکہتا
تہا پس زیادتی اسکی اکثر غلط فاحش ہوگی ولیم میور اپنی تاریخ کلیسیا کے
دوسری باب کے حصہ دوسرے مین اول تین کام اُرجن کے یعنی مقابلہ
کتب مقدسہ کا اور ترجمہ کرنا اونکا اور تفسیر کرنی اونکے الفاظ کی بیان کرکے
لکہتے ہین تیسرے امر مین کچہہ غلطیان کین کیونکہ اوسنے توریت کی اکثر باتین
خیالی طرح سے بطور تمثیل بیان کین انتہی اور لارڈنر اپنی تفسیر کی جلد
دوسری کے صفحہ ۴۸۵ مین تعریف اُرجن مین قول جیروم کا نقل کرکے
یہہ قول جیروم کا یون نقل کرتا ہیے کہ اُرجن کے علم کا لحاظ کرکے تصنیف اوسکی
اوسطرح پڑہی جاوے جسطرح تصنیف ٹرٹیلین اور نووی ٹس اور ارنوبیس

ادای یونی نیرئیس اورا اور یونانی اور لاطینی مورخون کلیسہ کی اور یہہ الیا جاوے
اور برا چھوڑا جاوے جیسا حواری کہتا ہے ثابت کرو تمام چیزین اور
مضبوط پکڑ لو جو اچھی ہے اور سلپی سیس سویرس کہتا ہے کہ مین تعجب
کرتا ہون ارجن سے کہ کسطرح وہ اپنی ہی مخالف ہے کہ جہان صواب کو
پہنچتا ہے تو اوسکا نظیر اپنی بعد حواریون کے نہین رکہتا اور جہان
غلطی کہاتا ہے تو ایسی کہاتا ہے کہ کسی آدمی نے کبہی غلطی فاحش
مثل اوسکی نہین کہائی اور صفحہ ۴۷ مین اوسی جلد کے لکہتا ہے
کہ ارجن نے خلاف رسم زمانہ اور ملک کے واسطے سمجہنے اور پہیلانے
علم کتب مقدسہ کے زبان عبری کو سیکہا اور اسکے سبب یونان مین
وہ تعریف کیا جاتا تہا لکن علماء متاخرین نے دریافت کیا ہے کہ ارجن
کو وقوف عبری مین کامل نہ تہا نوین یہہ کہ نسخہ قدکس الکسندرینوس
اور قدکس واطیکانوس کے لیئے کوئی سند نہین کہ کس صدی مین لکہی
گئے محض اٹکلون اونکے کاغذون کو پرانا دیکہہ کر کہتے ہین کہ اول تو چوتہی
یا ساتوین یا اٹہوین یا دسوین صدی اور دوسرے چوتہی یا پانچوین یا چہٹی یا ساتوین صدی کا لکہا ہوا ہے اور یہی معلوم
ہوتا ہے کہ کسی پوپ یا متعلقین پوپ نے عوام کے بہکانے کو کیا ہوین
بارہوین صدی کے کسی نسخے لکہے ہوئی کو پیش کرکے کہا ہوگا کہ یہہ نسخہ
قبل ظہور اسلام کے لکہا گیا ہے اور یہہ بات تو ہرگز مسیحیون سے نہین

کچھ بعید نہین معلوم ہوتی اسلیئے جب ان لوگون کی سلف نے بہ سبب
عوام کے لیئے سیکڑون انجیلان اور نامین حوارین کے اور مشاہدات
اونکے جعلی بنالیئے ہون تو انسے ایک دو نسخونکے جعلی بنا لینے سے
کیا تعجب کیا جاوے اور موسٹ ڈاکٹر خود اقرار کرتا ہے کہ چھٹی صدی کے
قبل کا کوئی نسخہ ان دونوں میں سے نہین ہوسکتا تو اسکی سوافق اٹکل
چوتھی اور پانچوین صدی کی خرابی ہے اور آدم کلارک اقرار کرتا ہے کہ دسوین
صدی مین جو دریای جعل اور جھوٹ کا مسیحیون مین موجزن تھا نامہ اتہانیشیس کا
جعل سے بنایا گیا ہے اور جو یہہ نامہ الکسندریوس مین بمنزلہ جزو کی ہے
تو یقیناً یہہ نسخہ بعد اوس نامہ کے جعلی ہونے اور شہرت کے لکھا ہوگا
پس بات ہماری قرین قیاس ہے دسوین یہہ کہ ان نسخون مین تین
خوبیان اور بھی ہین اول یہہ کہ دونون آپسمین ایسی مختلف ہین کہ کوئی
دو نسخے ایسے نہین دوم یہہ کہ بہت چھوٹی کتابین بھی اول مین لگی ہوئی
ہین اور یہہ دلیل اس بات کی ہے کہ لکھنے والا اسکا اوس زمانہ کے
بعد ہوا ہے جسمین جھوٹ سچ پر غالب ہوگیا تھا کہ دونون مین حضرات
مسیحیون کو امتیاز نہ رہی تھی اور یہہ امر بعد گذرنے دسوین صدی کے
خوب خیال مین آتا ہے سیوم یہہ کہ کسی چالاک مسیحی نے دوسرے
نسخے کو خوب ہی اصلاح دی ہے کہ سب ملتے لفظون کو اپنی طرف سے بنایا

اور متن مین عبارتین کی عبارتین داخل کین اور بعض بعض جا دلیری
کرکے لفظ بہی چہیل ڈالے ہین آخر ان تینون لحاظ سے وے نسخے
اور بہی اعتبار سے گرنے کے لایق ہین خیر کچہہ ہو اب تو متاخرین فرقہ
پروٹسٹنٹ کے ترجمہ یونانی کو اچہا نہین سمجہتے اور وارڈ صاحب
اپنی کتاب اغلاط نامہ منطبعہ سنہ ۱۸۴۱ ع کے صفحہ ۱۸ مین لکہتا ہے
کہ مشرق کے ملحدون نے اسمین تحریف کی ہے اور فرقہ پروٹسٹنٹ کا
اگرچہ ظاہر مین اوسکا ادب کرتا ہے لیکن اونکو بعض جا لاچار ہوکر ترجمہ
لاطینی اختیار کرنا پڑتا ہے انتہی اور ظاہر مین عیسائی لوگ توریت کا
ادب کرتے ہین مگر حقیقت مین انکے سلف کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے
کہ انکے نزدیک کچہہ قابل ادب کے نہ توریت ہے اور نہ مصنف توریت کا
پولوس مقدس جو مسیحیون مین حواری گنے جاتے ہین باب تیسرے
نامہ دوسرے قرنتہیون مین لکہتے ہین ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ ع ۱۳ اور ہم موسی
کی طرح نہین کرتے جسنے اپنے چہرہ پر پردہ ڈالا تاکہ بنی اسرائیل
اوس اوٹہہ جانیوالے کے غایت تک بخوبی نہ دیکہین ۱۴ لیکن اونکا
فہم تاریک ہوگیا کیونکہ آج تک پرانے عہد کے پڑہنے مین وہی پردہ
رہتا ہے اور اوٹہہ نہین جاتا اسلیے کہ وہ پردہ مسیح سے جاتا رہتا ہے
پر آج تک جب موسی کی کتاب پڑہی جاتی ہے تو وہ پردہ اونکے دلون پر

پڑا رہتا ہے اور ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ مین یہہ جملہ تہا کہ بنی اسرائیل الخزیون ہے یا کہ بنی اسرائیل کو اس
باطل ہونے والی بات سے کے غایت کو نہ دیکہین سبحان اللہ تکمیل مین
پولوس مقدس حضرت موسی سے زیادہ ہتی کہ موسی علیہ السلام تو ایک
حشمت باطل کو بہی چہپاتی تہی اور اونکے پردہ ڈہلنے سے اونکی کتاب
مین ایک پردا پڑا رہتا ہے کہ حق نہین نظر آتا اور یہہ جب کتاب موسی
کو پڑہتے ہین وہی پردا اوسمین موجود ہے دیکہو وہ کتاب تو ایک ایسی
بُری کہ اوس سے حق کا معلوم ہونا مشکل نکلا اور ورس ۱۸ باب ۷ نامہ عبرانیون مین
لکہتے ہین ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ع پس اگلا حکم (یعنے توریت) اسلیے کہ کمزور اور بے فائدہ تہا
بطلان پذیر ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ پس اگلا حکم اسلیے کہ کمزور اور بیفائدہ تہا
اوٹھہ گیا دیکہو صاف یہان احکام توریت کو کمزور او بیفائدہ بتلاتے ہین سبحان اللہ
کیا اللہ تعالے نے صدہا سال تک سب بنی اسرائیل کو کمزور اور بیفائدہ
حکم دیئے تہے اور صدہا نبی اونہین پوچ حکمون کے پہنچنے کے لیئے مامور تہے اور ورس ۷
باب ۸ اوسی نامہ مین لکہتے ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ اگر وہ پہلا وثیقہ بے عیب ہوتا تو دوسرے کی
جگہہ تلاش کی نہ ہوتی یہان صاف پہلے وثیقے کو جو عہد عتیق ہے عیب دار
بتلاتے ہین اور ایسا ہے کچہہ ورس ۱۱ باب ۳ اس نامے مین پارسٹ دکہلاتے ہیں
اول حواری صاحب نے تو کچہہ اسی قدر کہا ہے مگر پیرو انکی زیادہ اونسے
کلمات تعظیم کی بہ نسبت توریت اور صاحب توریت کے کہتے ہین

اپنی کتاب اعلاطنامہ منطبعہ ۱۸۴۱ء سنہ کے صفحہ ۳ مین قول جناب لوتہر صاحب سے کہ جو مصلح دین عیسوی اور پیشوا ی فرقہ پروٹسٹنٹ کے ہین اونکی کتابون سے یون نقل کرتا ہے کہ جناب ممدوح اپنی ایک کتاب کے تیسری جلد کے صفحہ چالیسوین اور اکتالیسوین مین لکہتے ہین ہم نہ سنینگے اور نہ دیکہینگے موسی کو اسلیئے کہ وہ صرف یہود یون کیلئے تہا اور اوسکو ہم سے کسی چیز مین علاقہ نہین اور ایک دوسری اپنی کتاب مین لکہتے ہین کہ ہم نہ قبول کرینگے موسی کو اور نہ اوسکی توریت کو اسلیئے کہ وہ تو دشمن عیسی ہے پہر لکہتے ہین کہ موسی تو جلاد ون کا اوستاد ہے پہر لکہتے ہین کہ دس حکمونکو عیسائیون سے کچہہ علاقہ نہین پہر لکہتے ہین کہ ان دس حکمونکو خارج کرنا چاہیئے کہ تمام بدعت ابہی موقوف ہو جاویگی کیونکہ یہی احکام چشمے سب بدعتون کے ہین انتہی سبحان اللہ مصلح دین کسقدر حد سے بڑہا کہ موسی علیہ السلام کو دشمن عیسی علیہ السلام کا اور استاد جلاد ونکا بتلاتا ہے اور مین حیران ہون کہ جب دس حکمونکو عیسائیون سے کچہہ علاقہ نہین اور وے چشمے سب بدعتون کے اور واجب الاخراج ٹہرے تو اونکے نزدیک مذہب عیسوی مین اون سرچشمے بدعتون کے مخالف اعتقاد اور عمل چاہیئے اور اسصورت مین شرک اور بت پرستی اور ماں باپ کی تعظیم نکرنا اور ہمسایہ کو ازار دینا اور خون کرنا اور زنا کرنا

اور جھوٹی گواہی دینا مرکزی ملت مسیحی کے بیچ ہین اسلیئے کہ اون جیسے
بدعتون مین تاکید سے حکم توحید اور تعظیم ابوین اور تعظیم یوم سبت اور
امتناع بت پرستی اور قتل اور زنا اور چوری اور آزار ہمسایہ کا ہے اور عیاذاً
باللہ اگر یہی دین عیسوی ہے جیسا ارشاد لوتھر صاحب سے نکلتا ہے
تو اوس دین کو ہم دور سے دونون ہاتھون سے سلام کرتے ہین اور اسکے
بیچ یہی بہت افضل ہے مجھسے ایک عیسائی کہتا تھا کہ ہمارے مذہب
کے موافق موسی تو ایک چور اور ڈکیت تھا جب مینے اوس سے دلیل
پوچھی تو درس ۸ باب ۱۰ یوحنا کو اپنی دلیل لایا شاید جناب لوتھر نے
بھی اوسی سے دلیل پکڑ کے ایسا کلمات گستاخی کے شان موسی
علیہ السلام مین کہین ہونگے اور وہ درس یون ہے عربیہ سنہ ۱۸۱۶ اور سنہ ۱۸۳۱

وجمیع الذین اتوا قبلی هم سراق ولصوص لکن الخراف لم تسمع لهم ہندیہ سنہ ۱۸۴۷
سب جتنے مجھسے آگے آئے چور اور راہ زن ہین اور بھیڑون نے اونکی نہ سنی
ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ سب جتنے مجھسے آگے آئے چور اور بٹمار ہین اور بھیڑون نے
اونکی نہ سنی تھی اور لارڈنر اپنی تفسیر کی جلد ۳ کے چھٹے حصہ مین عقیدہ
فرقہ مینیکیز کے بیان مین لکھتا ہے کہ جیروم ہمکو اطلاع دیتا ہے کہ [illegible]
مانی بانی اوس فرقہ کا کہتا تھا کہ قول جناب مسیح کا درس ۸ باب ۱۰ یوحنا مین
ہے خصوصاً موسی کے حق مین ہے اور فاسٹس کہتا ہے کہ ہمارے قدما

اس قول سے اشارہ طرف موسی کی کیا ہے انتہی صاف ثابت ہے کہ جناب لوتہر نے انہین دو کی پیروی کی ہو گی اور اسی بنیاد پر شاگرد رشید جناب لوتہر کی پوری پیروی لینے اوستاد کی کر کے یون کہتے تھے جیسا اوسی صفحہ کتاب اغلاطنامہ مین منقول ہے کہ دس حکم کلیسہ مین نہ سکہلائے جاوین اور اسی شخص سے فرقہ انٹی نومینس کا نکلا ہے اور انکا یہہ عقیدہ تہا کہ توریت اس قابل نہین کہ اوسکو کلام خدا سمجہا جاوے اور قول انکا یہہ تہا کہ اگر زانی ہو یا حرامکار یا اور کسیطرح کا گنہگار تو یقیناً رستہ نجات مین ہے اور اگر گناہ مین ڈوبا ہے بلکہ اوسکے قعر مین پڑا ہوا اور یقین کرتا ہے تو خوشی مین ہے اور جو ہمیشہ تئین دس احکام مین مصروف رکہتے مین وے علاقہ شیطان سے رکہتے ہین وے سولی پائیو موسی کے ساتہہ انتہی سبحان اللہ دس حکم ایسے ہوئے کہ جو اونسے علاقہ رکہے وہ علاقہ شیطان سے رکہتا ہے اور لایق سولی کے ہوا حقیقت کیا اچہی دعا معہ موسی علیہ السلام کی ہوئی اور معتقد اس فرقہ کے فقط ایک اعتقاد جناب مسیح کا رکہہ کر جن سے زنا اور چوری اور قتل اور بت پرستی اور اوسکی برائیان سب کرتے رہین کہ ہر صورت مین رستہ نجات و خوشی مین ہین ۞۞۞

بحمد اللہ کہ یہہ فصل اول رجب کے مہینے ۱۲۸۰ ہجری مین تمام ہوا

مقصد تیسرا

مقصد تیسرا بیان حال عہد جدید مین اور اسمین چار فصلین ہین

فصل اول

فصل اول اون کتابون کے بیان مین جو سلف مین اناجیل اور اعمال اور نامجات مسیح اور نامجات حوارین اور مشاہدات کرکے مشہور تہین اور اب عیسائی اونکو غیر معتبر اور جہوٹی بتلاتے ہین جاننا چاہیے کہ تہوڑے ہی عرصہ کے بعد عروج جناب مسیح کے حواریون کی زندگی ہی مین عیسائیون مین غیر معتبر اور جہوٹی کتابین اور جہوٹے نام سے بنانے اور جہوٹے وعظ کہنے کا چرچا ہو گیا بحدیکہ حواری لوگ اور انجیل نویس پولوس مقدس بہی اپنی تحریرون مین اپنے پیرون کو اطلاع اس امر کی کرنے لگے اور بعد انکے حواریون کے نام سے اتنی کتابین انجیلین اور اعمال اور نامجات اور مشاہدات کرکے مشہور ہوئین کہ ضبط اور حصر اونکا مشکل ہے اور نوین صدی تک برابر وہ جعل سازی جاری رہے اور دسوین صدی مین اس فعل شنیع کا دریا بڑی طغیانی سے موجزن ہوا اور اب اون اناجیل وغیرہا سے کچہ جاتے رہے اور کچہ باقی ہین لوقا اپنی انجیل کے باب ۱ اول مین لکہتا ہے بند ۱ ترجمہ سنہ ۱۸۴۲ ای بزرگ تیوفل اسلیے کہ بہتون نے اختیار کیا کہ اوس احوال کو جو حقیقت مین درمیان گذرا بیان کرین ۲ جیسا اونہون نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کے خدمت کرنے والے تہے ہمکو سونپا ۳ مینے بہی مناسب جانا کہ سبکو سرے سے اچہی طرح دریافت کرکے ترتیب سے لئے درستی سے

لکہون منتی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ان ورسون کی شرح یون کی ہے کہ بہت سے لوگون نے سوا ے انجیل نویسون کے لکہنا اون حالات کا جو عیسائیون مین محقق تہین شروع کیا تہا لیکن جو انہون نے اپنی تاریخین خوب درستی سے نہ لکہی تہین اوس پر لوقا نے بعد ورود القدس کے واجب جانا کہ اس قسم کی ایک کتاب پوری بنا وے انتہی یکبہ تہین اقرار ہے کہ اور تاریخین بہی مثل تاریخ لوقا کے پہلے لکہنے لوقا سے بن چکی تہین لیکن اونمین کچہہ نقصان تہا اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ذیل شرح درس اول کے مرقوم ہے کہ ان لفظون سے ظاہر ہوتا ہے کہ قبل لکہنے لوقا کے اورون نے بہی حالات عیسوی کو دیکہنے والون اور کلام کی خدمت کرنیوالون سے سنکر لکہا تہا انتہی اور پولوس مقدس باب اول نامہ گلتیون کے لکہتے ہین ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ع ۶ مین تعجب کرتا ہون کہ تم اتنا جلدی اوس سے جسنے تمہین مسیح کی فضل مین بلایا پہر کے دوسری انجیل کی ہو گئے سو وہ دوسری تو نہین مگر بعضے ہین جو تمکو گہبراتی اور مسیح کی انجیل الٹ دینی چاہتے دیکہو موافق اقرار پولوس مقدس کے اوس وقت مین ایک اور انجیل ہتی اور بعضے الٹ نے انجیل کے درپے تہے موشیم جلد اول مین اپنی تاریخ کے جو سنہ ۱۸۳۲ع مین بالکین ورہ کے اندر چہپی ہے ذیل بیان حال فرقہ ناصریون اور ابیونی کی لکہتا ہے کہ ان دونون

ذرقون کے پاس ایک انجیل تہی جو ہماری انجیل سے مختلف ہے اور اوس
انجیل کے حق مین ہمارے علما مین اختلاف ہے انتہی اور میکلین اسکا
بطور حاشیہ کے لکہتا ہے کہ انجیل ناصریون والی یا عبرانی ہے
جو فرقہ ابیونی کے پاس تہی اور انجیل بارہ حواریون کی کر کے مشہور ہے
اور غالبًا یہہ وہی ہے جسکی طرف پولوس ورس ۶ باب ۱ نامہ گلیتیون مین
اشارہ کرتا ہے پہر ورس دو سے باب دو سے نامہ دوسرے تہسلنیکیون مین
لکہتے ہین کہ تم اوس خیال سے کہ مسیح کا دن آپہنچا ہے جلد اپنے دل کی
ڈہارس مت کہوؤ اور نہ گہبراؤ نہ کسی روح نہ کسی کلام نہ کسی خط سے یہہ
سوچ کر کہ وہ ہماری طرف سے ہے انتہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین
ہے کہ بعض نے خیال کیا ہے کہ اس ورس مین اشارہ ہے کہ تہسلنیکیونکو
اوہی نامے جعلی پولوس کیطرف سے دیکہائے گئے تہے انتہی کہتا ہون
کہ ظاہر یہی ہے اور شائد احتیاطًا ملاحظہ شیوع جعل سازی کا کر کے بطور
پیش بندی کے لکہا پہر باب ۱۱ نامہ دوم قرنتہیون مین لکہتے ہین ورس ۱۲
پر مین جو کرتا ہون سو ہی کرتا رہونگا کہ مین انکو جو قابو ڈہونڈہتے ہین قابو پانے
نہ دونگا تا کہ جس بات مین وے فخر کرتے ہین ایسے جیسے ہم ہین پائے جاوین ۱۳
کیونکہ ایسے جہوٹے رسول دغاباز کام کرنے والے ہین جو اپنی صورت کو مسیح کے
رسولون سے بدل ڈالتے ہین انتہی دیکہو پولوس مقدس شور کرتے ہین کہ ایسے

وقت مین ایسے لوگ تھے جو اپنی صورتونکو حواریونکی صورتون سے
بدلتے تھے اور دعوی ادعای رسالت عیسوی کا کرتے تھے اور قلو
ڈھونڈہتے رہتے تھے تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ذیل ورس ۱۲
کے مرقوم ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جھوٹے رسول گزرتے تھیں
حواریون کی مثل وضع بنا کر دعوی کرتے تھے کہ ہم اپنے وعظ پر کچھہ نہین
لیتے اور اپنی استغنائی پر فخر کرتے تھے لیکن باوجود اسکے اونہونے
خفیہ اپنے مریدونسے تحفے لیتے تھے بلکہ اونسے چھین لیتے تھے اور سیر
حواری نے اس لحاظ سے کہ وے شرمندہ ہوویں اور رسولونکی
مسیح کے چال پکڑین یہہ لکھا کہ مین گزرتا ہوں سے کبھی کوئی چیز نہ لی تھی
ور نہ لونگا نہ خفیہ اور نہ ظاہر انتہی دیکھو اسمین صاف اقرار جھوٹے حواریونکا ہے
جو اوسی وقت مین تھے اور یوحنا حواری ورس ۱ باب ۴ نامہ اول مین لکھتے
ہین ہدیہ ۱۸۷۱ ای حبیبو تم ہر ایک روح کے تصدیق نکرو بلکہ تم روحو کو
آزماؤ کہ وے خدا کیطرف سے ہین کہ نہین کیونکہ بہت سے جھوٹے
پیغمبرون نے دنیا مین خروج کیا ہے انتہی اسمین یوحنا حواری بھی مثل
پولوس کی شور مچاتے ہین اور پطرس حواری ورس ۱ باب ۲ نامہ ۲ مین
لکھتے ہین ہدیہ ۱۸۲۲ جیسے جھوٹے نبی اوس قوم مین تھے ویسے جھوٹے
معلم تم مین بھی ہونگے جو ہلاک کرنیوالے بدعتین پوشیدہ مین نکالینگے

اور اوس خداوند کا جسنے اونہین مول لیا انکار کرینگے اور آپ کو جلد ہلاک کرینگے انتہی دیکہو اسمین
پطرس حواری تنبیہ کرتے ہین کہ عیسائیونمین بہی جہوٹے معلم ہونگے جو بدعتین مہلکہ بیدین نکالینگے
اور اون جہوٹے معلمونکو یہودا حواری نے اپنے وقتمین کثرت سے دیکہا کہ سارے خط مین انکی شکایت کی
تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ذیل شرح قول پطرس حواری کے مرقوم ہے کہ یہودا نے لکہا ہے کہ جسوقت اوسنے اپنا
نامہ لکہا تہا اوسوقت بہت جہوٹے معلم آچکے تہے اور کہتا ہے کہ اونہون نے توفیق خدا کو شہوت رانی سے بدل دیا
تہا اور ہارن صاحب جلد اول کے تتمہ باب پانچوین کی دفعہ دوم مین لکہتے ہین کہ پاک نویسون نے بہی
کہ ایسے لوگ اونہین کے زمانہ مین پیدا ہوگئے تہے اور اسکی بہی خبر دی
ہے کہ آگے کو بد لوگ ہونگے جیسا کہ لوقا باب اول مین اور پولوس باب
اول نامہ گلاتیون مین ورس ۶ سے ۹ تک اور ورس ۲ باب ۲ نامہ ۲
تسلونیقیون مین تصریح کرتے ہین اور بعد زمانے حواریون کے بہت سی جہوٹی
کتابین جو منسوب طرف عیسی علیہ السلام اور حواریین اور اونکے
ہمراہیون کی تہین اور اونکو اول چار صدی والون نے انجیلون اور
نامون اور اعمال اور مشاہدات وغیرہا کا خطاب دیکر ذکر کیا ہے
بہت سی بڑہ گئین اور بہت اونمین کی نیست ہو چکی ہین اور بعض
ابتک موجود ہین پہر لکہتے ہین جہوٹی کتابین جو اب موجود ہین اونمین

نامہ عیسی علیہ السلام کا آبگرس کو نامہ عیسی علیہ السلام کا جو یروشلم مین
لیوباس پادری شہر ایرس کے آسمان سے گرا تہا ۲ نیز جو ابوتا

لقائے حواریون کے   نامے برنباہ اور کلیمنس اور اگناشس اور
پولیکارپ کے   انجیل طفولیت   انجیل ولادت مریم   انجیل یعقوب
انجیل نیقودیما   شہادت تہکلہ یا اعمال پولوس   تاریخ بارہ حواریونکی
تصنیف ابدیاس کی   نامہ پولوس کا لادوکیونکو چہہ نامے پولوس کے سنیکا کو
اور ماسوا انکے اور صاحب اکسیہومو اپنی کتاب کے تتمہ کے پانچوین
باب مین یون لکہتا ہے یہہ فہرست اون کتابونکی ہے جو طرف مسیح کے
یا حواریون یا اور مریدون مسیح کے منسوب تہے اور انکو مشایخ قدما مسیحیون نے ذکر کیا ہے۔

[illegible] عدد   [illegible] عدد

طرف عیسیٰ علیہ السلام کی

نامہ بنام آبگرس بادشاہ اڈیسا کے	نامہ بنام پطرس و پولوس کے
کتاب تمثیلون اور وعظ کی	دہرم گیت جو حواریون اور مریدنکو
کتاب شعبدہ بازی اور سحر کی	خفیہ سکہائے تہے
کتاب جنم بہوم مسیح اور مریم اور دایہ مریم کی	نامہ جو چہٹی صدی مین آسمان سے گرا

[illegible] عدد

طرف مریم ع کی

نامہ بنام اگناشس	نامہ بنام سسیلیان	کتاب جنم بہوم مریم
کتاب مریم اور دایہ مریم کی	تاریخ اور حدیث مریم کی	کتاب معجزات مسیحی
کتاب چہوٹی بڑی سوالون مریم کی	کتاب نسل مریم کی	و انگشتری سلیمانی

[illegible] عدد

طرف پطرس کی

۱ انجیل پطرس ۲ اعمال پطرس ۳ مشاہدات پطرس ۴ ایضاً مشاہدۂ پطرس
۵ نامہ بنام کلیمینس ۶ مباحثۂ پطرس و اپیئن ۷ تعلیم پطرس ۸ وعظ پطرس
۹ اداب نماز پطرس ۱۰ کتاب خانہ بدوشی پطرس ۱۱ کتاب قیاس پطرس

طرف یوحنا کی ۱۰ عدد

۱ اعمال یوحنا ۲ انجیل دوم یوحنا ۳ کتاب خانہ بدوشی یوحنا ۴ حدیث یوحنا
۵ نامہ بنام ہیدرویک ۶ وفات نامہ مریم ۷ تذکرہ مسیح اور اونکے نزول کا صلیب سے
۸ مشاہدات دوم یوحنا ۹ اداب نماز یوحنا

طرف اندریا حواری کی | طرف میتے حواری کی

۱ انجیل اندریاہ ۲ اعمال اندریاہ | ۱ انجیل طفولیت ۲ اداب نماز میتے

طرف فیلپ حواری کی | طرف برتولما حواری کی

۱ انجیل فیلپ ۲ اعمال فیلپ | انجیل برتولما

طرف توما حواری کی ۵ عدد

۱ انجیل توما ۲ اعمال توما ۳ انجیل طفولیت مسیح ۴ مشاہدات توما ۵ کتاب خانہ بدوشی توما

طرف یعقوب حواری کی ۲ عدد | طرف میتاہ کی جو بعد عروج مسیح کے داخل حواریون ہوا

۱ انجیل یعقوب ۲ اداب نماز یعقوب ۳ وفات نامہ مریم | ۱ انجیل میتاہ ۲ حدیث میتاہ ۳ اعمال میتاہ

طرف مرقس کی ۳ عدد

انجیل مصر یونکی ۔ اداب کتاب مرقس ۔ کتاب پی شن برنبار

طرف برنباہ کی ع۵ عدد ۔ طرف تہی ڈیوس کے

انجیل برنباہ ۔ نامہ برنباہ ۔ انجیل تہی ڈیوس

طرف پولوس کی ۔ ۱ ۲ ۳ ۴

اعمال پولوس ۔ اعمال تہکلہ ۔ نامہ بنام لادکیان ۔ نامہ ۳ موسومہ سلینکیونکا

۵ ۶ ۷

نامہ ۳ بنام کرنتہیون کی ۔ نامہ کرنتہیون کی طرف سے اور جواب اسکا پولوس کے طرف سے

۸ ۹

نامہ بنام سینیکا کی اور ایک نامہ سینیکا کی طرف سے ۔ مشاہدات پولوس

۱۰ ۱۱

ایضا مشاہدات پولوس ۔ دِ ژن پولوس ۔ اناپی کشن پولوس

۱۲ ۱۳ ۱۴

انجیل پولوس ۔ وعظ پولوس ۔ کتاب سرسانب پی ۔ پری سیٹ پطرس و پولوس

صاحب اکسیہومو بعد فہرست ان کتابون کے لکہتا ہے کہ جب شروع ہی دین عیسوی مین ان انجیلون اور نامون اور مشاہدات کے جو اکثر اونمین کے اب تک بہی اکثر عیسائیون کے نزدیک مسلم ہین طغیانی لگی تہی پس اب ہم کونسے قاعدہ سے پہچانین کہ یہی کتابین جو پروٹسٹنٹ لوگونکو ملتے ہین الہامی ہین اور مشکل پڑتی ہے لحاظ کرنے اس امر سے کہ یہ کتابین مسلمہ انکی ہی قبل ایجاد چہاپہ کے قابلیت الحاق اور تبدیل کی رکہتی تہین انتہی کہتا ہون کہ پہلے قول مین یہہ شخص بہت ہی سچا ہے

جیسا ناظر فصل تیسری مقدمہ پر یہہ بات بخوبی واضح ہے اور بعد
قابلیت تام کے تبدیل اور جعل کو جو سلف مسیحیوں میں ایک عادت
تہی کون منع کرتا ہے موشیم اپنی تاریخ کی جلد اول کے صفحہ ۶۵ میں
لکہتا ہے کہ افلاطون اور فیثاغورث کے پیرؤون کا ایک مقولہ
تہا کہ راستی اور خدا پرستی کی ترقی کے واسطے جہوٹ بولنا اور
فریب دینا صرف جائز ہی نہیں بلکہ قابل تحسین کے ہی ہے اور قبل
مسیح علیہ السلام کے مصر کے یہودیون نے اونسے یہہ مقولہ سیکہا
تہا جیسا کہ بلا شبہہ بہت سے پر انے ملفوظون سے یہہ امر ثابت
ہوتا ہے اور ان دونون سے یہہ وبا بڑی غلطی کی عیسائیونکو لگی جیسا کہ
یہہ امر بہت سی کتابون سے جو جہوٹ سے بڑے بزرگون کی طرف
منسوب ہین کہلتا ہے ولیم میور اپنی اردو تاریخ کلیسا منطبعہ
سنہ ۱۸۴۸ کے تیسرے باب کے دوسرے حصہ مین ذیل تیسوین دفعہ
کے لکہتے ہین دوسری صدی مین مسیحیون مین گفتگو رہی کہ جب بت
پرست فیلسوف اور حکیمون کے ساتہہ دین کا مباحثہ کیا جاوے
تو اونہین کی بحث کا طرز اور طریقہ اختیار کرنا جائز ہے کہ نہین آخرکار
اُرجن وغیرہ کی رای کی بموجب طریقہ مذکور تسلیم ہوا اس سے البتہ
مسیحی بجا تو نکی تیز عقلی اور نکتہ سنجی نے بحث مین زیادہ رونق پائی

علماء کے بیان مین مقدمہ (؟) اور عیسائیون کی بغیر (؟)

۲ جائز ہی

لیکن راستی اور صفائی مین کچھہ خلل پڑا پھر اسی سبب سے
بعض لوگ یہہ بہی جانتے ہین کہ وہ جعلی تصنیفات پیدا ہوین جو کہ
اس زمانہ کے بعد کثرت سے لکہی گئین اسطرح سے کہ فیلسوف
لوگ جب کسی طریقے کی پیروی کرتے تہے تو کبہی کبہی اوسکے
حقمین کتاب لکہہ کے کسی معروف حکیم کے نام سے اجرا کرتے
تہے کہ اس حیلہ سے لوگ اوسپر متوجہ ہوکر اوسکی باتین زیادہ
مانینگے اگرچہ اوسکی باتین برملا خود مصنف کی ہوتین سو اسیطرح
مسیحی جو فیلسوفون کی طرح بحث کرتے تہے کتاب لکہہ کے کسی
حواری یا خادم حواری یا معروف اسقف کے نام سے رواج
دیتے تہے ایسا دستور تیسری صدی مین شروع ہوا اور کئی سو
برس تک رومی کلیسیا مین جاری رہا یہہ بات بہت ہی خلاف
حق اور قابل الزام شدید کے تہی انتہی اور بعد اسکے مورخ مذکور نے
چند عذر بابت عدم تحریف کتب مقدسہ کے پیش کئے ہین انتہی الخ
اور نگارندہ اس مقصد کے آخر مین کلام صاحب میزان الحق کے رد سے ناظر پر کہلجا کا اور آنجا
جو ان دو نو مورخون کی تحریر سے دو باتین ہاتہ لگین لکہہ دیتے ہین اول یہہ کہ دوسری
ہی صدی مین سے بد دیانتی علماء مسیحی مین شروع ہوئی اور راستی اور خدا پرستی کی ترقی کیواسطے
جہوٹ بولنا اور فریب دینا بمنزلہ مستحبات دینی کے ٹہرگیا اور ان علماء نے جواب بہی سمجہی

اونکو اپنا پیشوا اور سچا مسیحی گنتے ہین محض فقط اتنے لحاظ پر کہ بجا تو ن عیسوی مذہب کی رونق ہووے فتوے ایسے امر کا دیا جو جعلسازی کا سبب بنا تو بہلا اون علماکی دیانت سے کب بعید ہے کہ بلحاظ اس امر کے کہ مسیحی مذہب کی ترقی اور اعتقاد عوام کا پکا ہوجاوے فتوی دیا ہو کہ اس انجیل متعارف مین بہی بہت کچہہ گہٹا یا یا بڑہایا جاوے یا سب کی سب اوسی صدیعین بنائی گئین اور اصلین اونکی چہپائی گئین ہون اور فصل دوسرے مین اونکے علما محققین کا اقرار آتا ہے کہ حضرات قدما مسیحی بہی قصداً تحریف کیا کرتے تہے پس اس سے یہہ احتمال اور بہی قوت پاتا ہے دوم یہہ کہ جب جعلسازون کو علماء رکن ملت مسیحی کا فتوی اوس امر کا مل گیا جو سبب جعلسازی کا بنا اور ایسی جعلسازی اور جہوٹ بمنزلہ مستحبات دینی کی ٹہری تو پہر اونکو کیا چیز مانع رہی پس صد ہا سال تک حضرات مسیحیون جعلسازون نے کیا کچہہ خاک اوڑائی ہوگی اور حتی الوسع کب چوکے ہونگے ڈیونیسیس اسقف گورنتہہ کا کیا اچہا بعض جعلسازون کے حق مین کہتا ہے کہ جب تیے لوگ میرے خطون مین یہ کیے تو کتب مقدسہ مین کیا خاک چوکین گے یوسی بیس اپنی تاریخ کی چوتہی کتاب کے تئیسوین باب مین لکہتا ہے کہ ڈیونیسیس اسقف گورنتہہ کا کہتا ہے کہ مینے موافق درخواست بہائیون کے نامے لکہے تہے اور ان

شیطان سے خلیفون نے اونکو گندگی سے بہر دیا بعض باتین بدل دین اور کچھہ
داخل کین جنکے لیئے دوہرا غم ہے اسلیئے یہہ مقام تعجب کا نہین کہ اگر بعض نے
خداوند کی پاک کتابون مین بہی ملانے کا ارادہ کیا ہے کیونکہ اونہون نے اور
کتابون مین جو اون کتابونکے مقابل نہین وہی قصد کیا انتہی اور بعض جا انجیل سے
معلوم ہوتا ہے کہ اور نامے پولوس کے بہی تہے جو عیسائی گم کر بیٹھے ہین ورس ۱۶
باب ۴ نامہ کلسیون مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور جب یہہ خط تم مین پڑہا جاوے تو ایسا
کرو کہ لاودقیون کی مجلسون مین بہی پڑہا جاوے اور لاودقیون کا خط تم بہی پڑہو
انتہی یہہ صاف دلالت کرتا ہے کہ ایک خط پولوس کا لاودقیون کے نام بہی لکہا
گیا تہا اور اب تک بہی ایک ایسا خط موجود ہے مگر جمہور مسیحی اوسکو نہین مانتے
جیسا نقل قول ہارن مین گذرا اور باب ۵ نامہ اول کرنتہیون مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲
۹ مین نے خط مین تمہین لکہا کہ تم حرامکارون مین مت ملیو بہلا مینے اب تمہین
یہہ لکہا ہے کہ اگر کوئی جو نام کا بہائی ہوکے حرامکار ہو یا لالچی یا بت پرستی
یا فحاشی یا مے پرستی یا غارتگری کرے تو تم اوس سے میل نرکہنا
بلکہ ایسے کے ساتہہ کہانا تک نہ کہانا انتہی تب وہ خط جسکا حوالا ورس نو مین
دیتے ہین اور یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اب گم ہے آورس ۹ باب ۱۰ نامہ دوم
کرنتہیون مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ مین یہہ کہتا ہون نہووے کہ مین ایسا ظاہر ہون کہ
خطون کو لکہہ کے تمہین ڈراتا ہون انتہی اور یہہ جملہ نہووے کہ مین ایسا ظاہر الخ

جیسا ناظر فصل تیسری مقدمہ پر یہہ بات بخوبی واضح ہے اور بعد قابلیت تام کے تبدیل اور جعل کو جو سلف مسیحیون مین ایک عادت تہی کون منع کرتا ہے موشیم اپنی تاریخ کی جلد اول کے صفحہ ۶۵ مین لکہتا ہے کہ افلاطون اور فیثاغورث کے پیرودون کا ایک مقولہ تہا کہ راستی اور خداپرستی کی ترقی کے واسطے جہوٹ بولنا اور فریب دینا صرف جائز ہی نہین بلکہ قابل تحسین کے بہی ہے اور قبل مسیح علیہ السلام کے مصر کے یہودیون نے اونسے یہہ مقولہ سیکہا تہا جیسا کہ بلاشبہ بہت سے پرانے ملفوظون سے یہہ امر ثابت ہوتا ہے اور ان دونونسے یہہ وبا بڑی غلطی کی عیسائیونکو لگی جیسا کہ یہہ امر بہت سی کتابون سے جو جہوٹ سے بڑے بڑے بزرگون کی طرف منسوب ہین کہلتا ہے ولیم میور صاحب اپنی اردو تاریخ کلیسا منطبعہ سنہ ۱۸۴۸ کے تیسرے باب کے دوسرے حصہ مین ذیل تیسوین دفعہ کے لکہتے ہین دوسری صدی مین مسیحیون مین گفتگو رہی کہ جب بت پرست فیلسوف اور حکیمون کے ساتہہ دین کا مباحثہ کیا جاوے تو اونہین کی بحث کا طرز اور طریقہ اختیار کرنا جائز ہے کہ نہین آخرکار اُرجن وغیرہ کی رای کی بموجب طریقہ مذکور تسلیم ہوا اس سے البتہ مسیحی بحثا تو کی تیز عقلی اور نکتہ سنجی نے بحث مین زیادہ رونق پائی

ہوی ہے وليم ميوصاحب اپنی تاریخ ارو وکی باب دوسرے کے پہلے حصہ کی دفعہ ۶
مین لکہتے ہین پہلے مسیحیون کو یہودی زمانے کی فکر تہوڑی تہی اور نہ دیے اسپر
کلیسیا کے حال کی کچہہ کتاب یادداشت رکہتے تہے بلکہ ظلم و تعدی کی
برداشت کرکے اپنی اوقات صبر و فروتنی سے بہ مشکل کاٹتے تہے پہر دو
صدی اول کے بیان حال مین تیسرے باب کے پہلے حصہ مین لکہتے ہین
اوس زمانہ مین مسیحی بیشتر غریب اقوام اور اوسط اور ادنی اور کمتر اشخاص
تہے اونکی کثرت کی یہہ ہی ایک وجہ تہی اور اسی سبب سے اونہون نے زیادہ
شہرت نہین پائی اور تواریخون مین مذکور کم ہوا کیونکہ نیچ قوم ہمیشہ اوپر سے
زیادہ ہوتی ہے اور لوگ اونکی خبر تہوڑی لیتے ہین بلکہ مورخون کی کتاب مین
اشخاص نامور اور اہل حشمت اور مقدور والونکے حال ہی لکہے جاتے ہین انتہی
اور نقل عبارت ہارن صاحب کی فصل دوسرے مقدمہ مین گذری کہ اوسمین
صاف مصرح ہے کہ قدماء اول صدی کو تنقید روایات کی نہتی

فصل

دوسری اس امر کے بیان مین کہ عہد جدید مین بہی مثل عہد عتیق کی انکے علماء
کے اقرار کے موافق الحاق اور نقصان یقینی ہے پایا ورکچہہ اسکے شواہد سنیے اول یہہ کہ ورس ۳۵
باب ۲۷ متی مین موافق نسخون حال کے یون ہے یہہ ۱۸۴۴ اور اوسکے سلب
کہینچ کراوسکے کپڑے قرعہ ڈالکے بانٹ لیے تاکہ جو نبی نے معرفت کہا گیا تہا
پورا ہو کہ اونہون نے میرے کپڑے آپسمین بانٹ لیے اور میرے کرتے پر چٹہی ڈالی انتہی

پس یہہ فقرہ تاکہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تہا الخ یقیناً الحاقی ہے ہارن صاحب
اپنی تفسیر کی دوسری جلد کے صفحہ ۳۳۰ و ۳۳۱ مین لکھتا ہے کہ یہہ
فقرہ یونانی ہیکیا الیکسو اکسہہ نسخون اور سریانی ترجمہ کے سب نسخون
خطی اور بعض نسخون مطبوعہ مین اور ترجمہ عربیہ کے سب نسخون خطی اور
اوس نسخہ مطبوعہ مین جو بشپ والٹن کی پالی گلاٹ مین چہپا ہے اور ترجمہ فارسی
پالی گلاٹ مین متروک ہے اور اسیطرح ترجمون کاپٹک اور سہیدک
اور اتہیوپک اور ارمنی اور روسی کے سب نسخون خطی اور اکثر نسخون مطبوعہ
مین اور اکثر نسخون خطی اور مطبوعہ لاطینی اور بہت نسخون پرانے اٹالک مین
متروک ہے اور کریزاسٹم اور طلیطوس بشتری اور یوتہیمیس اور تہیوفلیکٹ
اور اورجن اور پرانے مترجم لاطینی اریجی نیس اور آگسٹائن اور جو دون کوس نے
جب اس ورس کا حوالہ دیا ہے اونکے حوالون مین بہی یہہ فقرہ متروک ہے
اور یہہ فقرہ کسینے ورس ۳۴ باب ۱۹ انجیل یوحنا سے لیکر الحاق کر دیا ہے
گریس بیک نے اچہا ہی کیا جو اسکو قطعی جہوٹا سمجہہ کر چہوڑ دیا انتہی دیکہو
یہہ جملہ صاف الحاقی ہے اور انکے مفسر محقق بہی الحاقی کہتے ہین اور گریس بیک نے
جو اسکو جہوٹا الحاقی سمجہہ کر نکالدیا تہا اوسپر ہارن صاحب نے تعریف کی کہ اوسنے
اچہا کیا دوسرے یہہ کہ باب پانچوین نامہ اول یوحنا مین ہے [illegible]
جو آسمان پر گواہی دیتے مین باپ اور کلام اور روح قدس اور یہ تینون ایک ہین

۸ اور تین ہین جو زمین پر گواہی دیتے ہین روح اور پانی اور لہو اور ان تینونکا
ایک مضمون ہے انتہی اور دونون ورسونمین کسی عیسائی نے خلاف دیانت
کے واسطے اثبات مسئلہ تثلیث کے اسقدر جو آسمان پر گواہی دیتے
ہین باپ اور کلام اور روح قدس اور یہ تینون ایک ہین اور تین ہین
جو زمین پر بڑہا دیا ہے اور اصل مین اتنی عبارت تہی کہ تین ہین جو گواہی
دیتے ہین روح اور پانی اور لہو الخ دیکہو اپنے عقیدہ کے لئے اپنی طرف سے
ایک عبارت گہڑ کے اوسکو کلام اللہ کہنا کیا بڑے جرأت حضرات مسیحیون
کی ہے ہارن صاحب اپنی تفسیر کی چوتہی جلد کے صفحہ ۲۵ مین لکہتا ہے کہ
اس فقرہ کی بابت علماء مین چار سو برس سے نزاع ہے اور ہنوز فیصلہ
نہین ہو چکا گو اب جمہور محققین بیشک اوسکو جعلی سمجہکر چہوڑتے ہین انتہی
بعد اسکے قریب بارہ ورق مین دلائل متنازعین کے تفصیل کے ساتھہ
دو قدح کے اپنی طرف سے نقل کرکے دوبارہ بطور خلاصہ کے دہراتا ہے
اور اس خلاصہ کا ہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین خلاصہ نقل ہوا ہے اسلیئے
ہم اسی تفسیر کی عبارت کا ترجمہ نقلکر دیتے ہین اور وہ یون ہے ہارن طرفین
دلائل لکہہ کر پہر دوہراتا ہے کہ اوس دوہرانے کا خلاصہ یہہ ہے کہ جہوٹے
بنانیوالے اس جملہ کے کہتے ہین اول یہہ کہ یہہ فقرہ کسی یونانی نسخہ مین جو
سولہوین صدی کے قبل کا لکہا ہوا ہو نہین پایا جاتا دوم یہہ کہ پہلے نسخون

مطبوعہ مین جو بہتر سے بہتر تحقیق کے ساتھ چھپے تھے نہین پایا جاتا ہے
سیوم یہہ کہ کسی پرانے ترجمہ مین سوای لاطینی کے نہین پایا جاتا چہارم
یہہ کہ اکثر پرانے نسخون خطی لاطینی مین بہی نہین پایا جاتا پنجم یہہ کہ اسکا حوالہ
قدما مشایخ اور مورخون کلیسیا نے نہین لیا ششم یہہ کہ کسی مشایخ لاطینی
نے بہی حوالہ اسکا نہین لیا ہفتم یہہ کہ مصلحین پروٹسٹنٹ نے اسکو
چہوڑ دیا ہے یا اسپر نشان شبہ کا کر دیا ہے اور سچے کہنے والے اس جملہ
کے کہتے ہین اول یہہ کہ پرانے ترجمہ لاطینی اور بہت نسخون لاطینی ولکیٹ
مین پایا جاتا ہے دوم یہہ کہ وہ کتاب عقائد یونانی اور اداب نماز کلیسیا یونانی
اور اول والی کتاب نماز کلیسیا لاطینی مین پایا جاتا ہے اور بعض قدما مشایخ
لاطینی نے اوسکا حوالہ لیا ہے اور یہ دونون دلیلین مخدوش ہین اور گواہی
اندرونی سچے ہونے کی یہہ ہے اول ربط جملہ کا دوم قاعدہ نحویہ سیوم حرف
تعریف کا چہارم مشابہت محاورہ اوسکے محاورہ یوحنا سے اور وجہ نہ
ہونے اوسکے کے نسخون مین ممکن ہے کہ یون بیان کیا جاوے کہ اصل کے نسخے دو تہے
ہون یا یون ہوا ہو کہ وقت کم ہونے نسخون کے اوائل مین فریب یا تغافل کاتب سے
یہہ امر ہو گیا ہو یا فرقہ ایرین نے اسکو نکال ڈالا ہو یا دیندارون نے اسکو ایک سر تثلیث کا
سمجہکر نکال دیا ہو تغافل کاتب کیلا اسکا سبب ہوئی ہو جیسا اور نقصونکا سبب
ہوئی ہے گریک مرشدون نے ان فقرون کو بہی چہوڑا ہے جو اس بحث مین تہے

اور ہارن الصاحب اور بیرامی سے دلائل گذشتہ پر نظر ثانی کرکے کہتا ہے
کہ یہہ جملہ جعلی سمجہہ کر چہوڑا جاوے اور کوئی سند جو سوا ایسے نسخون کے
ہے جو جنکی سچائی مین شبہہ نہین ایسے بڑے فقرے کے داخل کرنیکو جایز
نہین کر سکتے اور موافق خیال ہارن کے کہتا ہے کہ کوئی گواہی اندرونی
کیسی ہی محکم ہو ایک انبار گواہیون بیرونی پر جو اس مطلب (یعنے جہوٹے
ہونے اس فقرے) پر ہین غالب نہین آسکتے انتہی دیکہو موافق تصریح
ہنری اور اسکاٹ کے ہارنصاحب نے دلائل طرفین کو انصاف اور بیرامی
سے نظر کرکے حکم کیا کہ یہہ فقرہ جعلی ہے اور مخالفون کے دلائل مین جو غالب
دہول کچہہ قوت رکہتی تہی تو وہی گواہی اندرونی تہی اوسکو بہی ہارنصاحب نے
مردود ٹہرایا اور حکم کیا کہ وہ انبار گواہیون بیرونی پر غالب نہین آسکتی اور
بعد اسکے کہ سچ کہنے والون اس عبارت جہوٹی کی نے عذر مین اسکا اقرار
کیا کہ اگلے زمانہ مین بسقدر نسخے تہوڑے تہے کہ جعل کاتب اور جعل فرقون
باطلہ کا چل جاتا تہا تو دیکہیے کہ خدا جانے اوسوقت مین کاتبون اور
فرقون باطلہ نے اور کیا کچہہ چاک اور ملائی ہوگی اور یہہ عذر کہ دیندارون
نے اسکو ایک ستر تثلیث کا سمجہہ کر نکالدیا ہوگا صاف دلیل ہے کہ حضرات
دیندار بہی ادنی تحریف کے راضی ہین کہ مناسب وقت کے فقرے کے تغیر
ہضم کرتے تہے اور ان حضرات دیندارون کی تحریف قصدی مین کوئی

شک نہین جیسا انشاء اللہ اخیر اس فصل مین بیان دکہاتا ہے پس دیکہیے
صدہا سال مین خدا جانے کیا تصرف ان حضرات کے ہاتہہ سے ہی ہوا ہوگا

اب ہم کچہہ کچہہ چہوڑتے ہوئے اس فقرے کی دلیلون کو تقویت دیتے ہین
اور کہتے ہین کہ بلا شبہ وہ فقرہ جہوٹا ہے اسلیئے کہ ترجمہ سریانی کے جو شروع
دوسری صدی مین وہ ترجمہ ہوا ہے اور اسیطرح دوسرے ترجمہ سریانی کی جو
پانچوین صدی مین وہ ترجمہ ہوا ہے اور ترجمہ کاپٹک کے جو دوسری یا تیسری
صدی مین وہ ترجمہ ہوا ہے اور ترجمہ سہی ڈک کے جو دوسری صدی مین
ہوا ہے اور ترجمہ اتہیوپک کے جو چوتہی صدی مین ہوا ہے اور ترجمہ ارمنی کے
جو اخیر چوتہی یا شروع پانچوین صدی مین ہوا ہے اور ترجمہ عربی خطی کے اور ترجمہ اسلیونی روسی کے
جو نوین صدی مین ہوا ہے کسی نسخے مین یہہ فقرہ نہین پایا جاتا اور ڈاکٹر
بی کنٹ لکہتا ہے کہ اوسنے اوس فقرہ کو اوس نسخے سریا مین جو بہت ہی پرانا
اور ہزار برس زائد سے وہ کلیسہ ہندوستان مین تہا نہین پایا اور نہ کسی نسخے
سریا مین جو اوسنے دیکہی اور چالیس نسخون لاطینی مین نہین پایا گیا ہارن صاحب
وقت نظر ثانی کے کہتے ہین کہ پچیس نسخے ان نسخون مین بہت ہی پرانے ہین اور
اونکی گواہی پچیس ہزار نسخون سے بہتر ہے انتہی اور آگسٹائن جو بڑا
عالم مسیحی مذہب کا گنا جاتا ہے چوتہی صدی مین دس رسالے اس باب پر
لکہے ہین لیکن ان مین سے ایک مین بہی اس فقرے کا پتا نہین اور جو آگسٹائن

فرقہ ایرین کے مقابل تہا اگر یہہ فقرہ ہوتا تو تثلیث کے ثابت کرنیکو اسکو نقل
کرتا اور اس تکلف مین نہ پڑتا کہ ورس اٹہوین پر بطور حاشیہ کے لکہتا کہ مراد پانی
سے باپ اور خون سے بیٹا اور روح سے روح القدس ہے کہ اہوستے اپنی شیعہ کو
رفتہ رفتہ پایہ ون تثلیثون نے تغیر اور تبدیل کرکے ساتوان ورس قرار
دیکر داخل متن کیا اور مارش کہتا ہے کہ اون نسخون مین جو اریینیس اور
کلیمنٹ اسکندریہ والے کے پاس تہی اور یقینا وے دوسری صدی کے
بعد کی لکہی نہین ہوسکتی اور اسیطرح اون نسخون مین جو اریجن کے پاس
تہے اور یقینا وے نسخے تیسری صدی کے بعد کے نہین ہوسکتے اور
اسیطرح اون نسخون مرشدون یونانی مین جو کونسل نائس مین سے
اور وے نسخے یقینا چوتہی صدی کے بعد کے نہین ہوسکتے اور اسیطرح
ہر صدی کے نسخون مین اوس صدی تک کہ اوس صدی کے لکہے ہوئے
پرانے نسخے ہم تک پہنچے یہہ فقرہ نہ تہا اور جناب لوتہر مصلح دین کے ترجمہ جرمنی
مین یہہ فقرہ نہ تہا اور اونکی زندگی مین جتنی بار وہ ترجمہ چہپا اون سب نسخون
مطبوعہ مین وہ فقرہ نہ دارد ہے اور نوبت اخیر مین جو سنہ ۱۵۴۶ع اپنی زندگی مین
اوس ترجمہ کو چہپوایا اور اونکی زندگی مین اوسکی طبع تمام نہوئی تہی بلکہ رہ گئی تہی
جو پیچہے وفات اونکے پوری ہوئی اوسکے مقدمہ مین لکہہ گئے تہے کہ کوئی شخص اس
میرے ترجمے مین تبدیلی نکرے مگر حیف کہ تب بہی محرف اپنی تحریف سے نچوکے اور اونکی

وفات کو تیس ۳۰ برس نگذرنے دیئے کہ خلاف اونکی وصیت کے اس چھوٹے
فقرے کو اونکے ترجمہ مین ملادیا اور اول یہہ دیانت اوس ترجمہ مین واقع ہوئی
جو سنہ ۱۵۷۴ مین فرینک فارٹ مین چھپا تھا مگر سنہ ۱۵۸۳ اور بعد اوسکے جو پہر کئی
دفعہ وہ ترجمہ فرینک فارٹ مین چھپا اوس سے یہہ جملہ نکالا گیا لیکن پہر جو
سنہ ۱۵۹۶ اور سنہ ۱۵۹۹ مین وٹنبرگ مین اور اسیطرح جو سنہ ۱۵۹۶ مین ہیمبرگ مین
چھپا محرفین تثلیثون نے اوس جملہ کو داخل کرلیا اور سنہ ۱۶۲۷ مین جو پہر وٹنبرگ
مین چھپا اوس مین سے یہہ فقرہ نکالا گیا بعد اوسکے اوس ترجمہ مین الحاق اس
فقرہ کا عام ہوگیا اور کالون نے اپنے ترجمہ مین گو اوسکو رہنے دیا مگر اوسپر اپنا
شبہہ ظاہر کیا اور ترجمہ لاٹن مین جو منسوب بلیو جوڈا کی طرف ہے اور سنہ ۱۵۴۴
مین اسٹفی ونز نے چھاپا ہے اس جملہ کو متن سے نکالکر حاشیہ پر لکھا اور
کاسٹیلیو کے ترجمہ مین جو اول سنہ ۱۵۵۱ پہر سنہ ۱۵۶۳ مین چھپا ہے اسپر نشان
علیحدگی کا لگایا گیا اور ترجمہ ٹنڈل صاحب مین جو اول انگریزی مین ترجمہ ہوا ہے اور سنہ ۱۵۲۶
مین پہر سنہ ۱۵۴۶ مین چھپا ہے اور کوردیل کی بیبل مین جو سنہ ۱۵۳۵ مین چھپی ہے اور
میتھیو کی بیبل مین جو اول سنہ ۱۵۳۷ پہر سنہ ۱۵۴۹ پہر سنہ ۱۵۵۱ مین چھپی ہے اور کریمر کی
بیبل مین جو اول سنہ ۱۵۳۹ پہر سنہ ۱۵۴۱ مین چھپی اور ٹیورنر کی بیبل مین جو اول
سنہ ۱۵۴۰ پہر سنہ ۱۵۴۱ پہر سنہ ۱۵۴۹ مین چھپی اور اسیطرح اوس بیبل مین جو بتصحیح
و اہتمام بشپ ٹنسٹل و ہیتھ کے سنہ ۱۵۴۱ مین چھپی اور عہد جدید مین جو سنہ ۱۵۲۶ مین

گوال ٹیرنے واسطے سر جان چیک کے لاٹن اور انگریزی مین اوسکو چھاپا اور
اسیطرح اوسمین جسکو ہل نے سنہ ۱۵۵۲ مین چھاپا اور اوس بیبل مین جو کرافن
نے اوسکو سنہ ۱۵۵۳ مین چھاپا اور اوس انگریزی بیبل مین جو سنہ ۱۵۵۶ مین جنیوا مین چھپی اور اوس
بیبل انگریزی جو سنہ ۱۵۶۲ مین ہیری سن نے لندن مین چھاپی سب کے سب ان
نسخون مین نشان شک کا اس جملہ پر بنایا ہوا تھا اور اسحاق[2] نیوٹن حکیم مشہور نے
جو علم انگلش مین افلاطون سے بھی بڑھ کے ہے اس فقرے اور ایک اور فقرے کے
جھوٹے اور الحاقی ہونے پر بیچ اس مضمون کا ایک رسالہ لکھا ہے ایک تاریخ
مین جو لائبریری یوسغل نالج کرکے موسوم ہے اور علماء کمیٹی کی تالیف اور
لندن مین جو سنہ ۱۸۳۲ مین بحکم کمیٹی کے چھپی ہے مرقوم ہے کہ اسحاق نیوٹن نے ایک رسالہ
بیچ اس مضمونکا لکھا ہے اور اوسمین دو فقرون پر بنام یوحنا اور پولس کے
درباب مسئلے تثلیث کے بحث تحقیقی کی ہے اور نیوٹن صاحب خیال کرتے
ہین کہ کاتبون نے انمین تبدیلی کی ہے انتہی اسحاق نیوٹن سے کہنا ہے کہ
کسی کاتب تثلیثی مذہب کا یہہ کام ہے کہ اپنے عقیدہ کی تائید کے لیے اس
حرکت شنیع کا مرتکب ہوا شائد پادری فنڈر صاحب نے جو بڑے معتقد تثلیث کے
ہین اور اوسکے اثبات کے لیے رطب یابس ہر طریق سے اپنی کتابون مین
کام رکہتے مین اس فقرہ کو جعلی اور جھوٹا سمجھکر اسی واسطے نہین لیا ہو گا
کہ کوئی ناظر سے لکھنے پر تفسیرون مین اس فقرون کو دیکھکر اوسکی نبا جب

[2] ابزک نیوٹن

نہ مطلع ہو جا اور سب روز ستور میرا جو بابت اثبات تثلیث اور امتناع تحریف
سے ہے خاک مین نہ رل جا مگر افسوس کہ ظہور ایسے فساد ون نے یہہ سب اونکے
ملمع اوڑا دیئے اور اونکی قلعی کہول دی اور تعجب ہے دافع البہتان والا
بے شرمی برت کر اسی فقرے جعلی کو اثبات تثلیث مین ذکر کرتا ہے سیوم
یہہ کہ ورس ۲۶ باب نامہ اول گرنتہیو نکا موافق ترجمون حال کے یون ہے
ہندیہ ۱۸۴۴ اگر کوئی تمہین کہے کہ یہہ بتونکی قربانی ہے تو اوسکی خاطر جسنے جتایا
اور دیندار یکے واسطے نہ کہاؤ کہ زمین اور اوسکی معموری خداوندکی ہے
اور جملہ اخیرہ اور ترجمون مین یون ہے فارسیہ ۱۸۴۲ کہ زمین و بر پیش ازان خداوند
اور یہہ جملہ کہ زمین اور اوسکی معموری خداوند کی ہے الحاقی ہے ہارن صاحب اپنی
تفسیر کی جلد دوسری کے صفحہ ۳۲۲ مین لکھتا ہے کہ یہہ جملہ کو دکس سکندریانو
اور واٹیکانوس اور گنتابری جن سس اور باسلین سیس اور بریلی اور
ہارلیانوس اور سدٹیلی مین اور اسیطرح سات نسخون گنتی گریس بک
مین نہین پایا جاتا اور اسیطرح ترجمہ سریانی اور اوس ترجمہ عربیہ مین جسکو
اربی نیس نے چہاپا ہے اور ترجمہ کاپٹک اور سہی دک اور اتہیوپک اور ارمی
اور لاطینی ولکیٹ اور ترجمہ اسپنی اٹالک مین نہین پایا جاتا تہا اور یوحانی ذک
اور ام بروسیاس تر اور آگسٹائن اور اسیڈ ور اور بیڈ جو اس ورس کا حوالہ دیتے
ہین اس جملہ کو نہین نقلکرتے اور گریسبک نے اوسکو یقیناً قابل الاخراج سمجہہ کر متن سے نکالدیا

اور حقیقت مین کوئی سند اس جملہ کی نہین اور فضول ہے غالباً ورق سے
لیکر ملا یا گیا انتہی دیکھو یہہ جملہ کسی مین ان نسخون یونانی اور نسخون ترجمون
مذکورہ بالا کے اور اسیطرح نقلون مشایخ مسیحیہ مین نہین پایا جاتا اور
گریس بیک نے بلا شبہہ الحاقی سمجھہ کر نکال لیا اور ہار نصاحب اسکو الحاقی اور
بے سند اور فضول بتلاتا ہے اور ترجمہ عربیہ سنہ ۱۶۷۱ اور سنہ ۱۸۳۱ مین نہین پایا جاتا
بلکہ اسمین ورس مذکور فقط اسقدر ہے فان قال انسان هذه
ذبیحة الاوثان فلا تاکلوا من اجل القائل لکم ومن اجل البینة
چہارم یہہ کہ ورس اٹھوان باب بارہوان متی کا نسخون حال مین یون ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ کیونکہ ابن ادم سبت کابہی خداوند ہے اور لفظ بہی کا اس
عبارت مین بلاشبہ الحاقی ہے ہارنصاحب جلد دوسری کے صفحہ ۳۲۰
مین لکہتا ہے کہ یہہ لفظ ستاسی نسخون خطی اور بہت سے نسخون مطبوعہ
مین اور ترجمہ سریانی اور عربی مین اور فارسی بالی گلات تشپ والٹن
مین اور ترجمہ کاپٹک اور براے رومی اور ترجمون اٹالک مین نہین پایا جاتا
اور ترٹلین اور ساپرین اور ارجن اور کریزاستم اور یوتہیمیس اور
تہیوفلکٹ نے جو اس ورس کو اپنے حوالو مین نقل کیا اس لفظ کو نہین لیا
وہ ورس ۲۸ باب ۲ مرقس اور ورس ۵ باب ۶ لوقا سے الحاق کیا گیا ہے
اور گریس بیک نے خوب کیا جو اس لفظ الحاقی کو نکالدیا انتہی دیکھو یہان بہی تعصب

اس لفظ کو الحاقی مانکر تعریف گریس بیک کی کرتا ہے کہ اوسنے خوب کیا ۵ پنجم
یہہ کہ ورس ۳۵ باب ۱۲ متّی کا موافق نسخون حال کے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲
اچھا آدمی دل کے اچھے خزانے سے اچھی چیزین نکالتا ہے الخ لفظ دل کا اس عبارت
مین الحاقی ہے ہارن صاحب جلد دوسری کے صفحہ ۳۳۰ مین لکھتا ہے کہ
یہہ لفظ ایک سو سات نسخون خطی اور بہت نسخون مطبوعہ مین اور ترجمہ عربی اور فارسی اور سریانی
روسی اور انگلوسکسنی اور ہرانی اتالک اور لاطینی ولگیٹ مین نہین پایا جاتا
اور اُرجن اور مصنف مباحثہ نے جو مقابلہ فرقہ مارسیونی کے لکھا گیا اور
گریگری نازینزن اور گریگری نِسّہ اور کریزاسٹم اور تہیوفلکٹ اور سائی پرن
اور ہلیری اور لوسی فر اور آم بروسیاسٹر نے جو اس ورس کو اپنے حوالون
مین نقل کیا اس لفظ کو نہین لیا اور یہہ لفظ ورس ۴۵ باب ۶ لوقا سے الحاق
ہوگیا ہے انتہی دیکھو یہان بہی ہارن صاحب اقرار الحاق اس لفظ کا کرتے ہین اور
ترجمون انگریزی رومن کاتلک اور اسیطرح ترجمہ فارسیہ ہنری مارٹن اور عربیہ
سنہ ۱۸۳۱ مین اب تک یہہ لفظ متروک ہے فارسیہ سنہ ۱۸۴۲ مرد شائستہ از خزانہ شائستہ
خود اشیاء شائستہ را بیرون مے آرد الخ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ الانسان الصالح من کنز
الصالح یخرج الصالح الخ ششم ۶ یہہ کہ ورس ۵۹ باب ۸ یوحنا کا نسخون حال کے
یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ تب اونہون نے پتہر اوٹہائے کہ اوسے مارین پر یسوع نے
اپنے تئین پوشیدہ کیا اور اونکے بیچ مین ہو کے ہیکل سے نکلا اور یون چلا گیا انتہی

اور یہ الفاظ اور اونکے بیچمین ہوکے اور اسیطرح یہ الفاظ اور یون چلا گیا
الحاقی ہین اور سب ترجمون انگریزی رومن کاتلک مین انکا وجود نہین اور وے انکو
الحاقی بتلاتے ہین اور ترجمہ عربیہ سنہ ۱۶۷۱ اور ۱۸۳۱ مین بہی متروک ہین اور عبارت
اوسکی یون ہے فاخذوا حجارة لیرجموه فاما یسوع فتواری وخرج
من الهیکل یعنے تب اونہون نے پتہر لیئے تاکہ اوسے مارین پر یسوع چہپ گیا
اور ہیکل سے نکلا ہفتم یہہ کہ ورس ۱۳ باب ۶ متی کا موافق نسخون حال کے
یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور ہمین آزمایش مین نہ ڈال بلکہ بدی سے بچا کیونکہ
بادشاہت اور قدرت اور جلال تیرا ہمیشہ ہے آمین انتہی اور اسمین یہہ جملہ
کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال تیرا ہمیشہ ہے الحاقی ہے اور رومن
کاتلک اسکو الحاقی بتلاتے ہین اور ترجمہ لاطینی اور سب انگریزی ترجمون
رومن کاتلک مین نہین پایا جاتا اور ترجمہ عربیہ سنہ ۱۶۷۱ و سنہ ۱۸۳۱ مین نہین اور
عبارت اس ترجمہ کی یون ہے ولا تدخلنا فی التجارب ونجنا من الشریر آمین
اور ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۳۹ و سنہ ۱۸۴۴ مین جو مطبع بابٹسٹ مشن کے اندر کلکتہ مین چہپی ہے
اس جملہ پر نشان علحدگی کا کیا گیا وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ کے صفحہ
۱۸ مین لکہتا ہے کہ ورس ۵۹ باب ۸ یوحنا مین یہ الفاظ اونکے بیچ مین ہوکے
اور یون چلا گیا الحاقی ہین اور بیضا نے لکہا ہے کہ یہ لفظ بہت پرانے نسخون مین
پائے جاتے ہین مگر مین موافق راے ارازمس کے جانتا ہون کہ یہ الفاظ اونکے

بیچین ہو کی ورس ۳ باب ۴ لوقا سے لیئے گئے ہین اور کاتب نے حاشیہ پر لکھے
ہوئے دیکھکر اونکو غلطی سے متن مین داخل کردیا ہے اور تب یہ الفاظ اور
یون چلا گیا کہ پیچھے واسطے ربط دینے اس باب کے باب دوسرے سے ملا دیئے
ہین اور مین اس خیال مین فقط اس جہت سے نہین پڑا کہ گریز باسٹم اور گٹمان
نے اس جملہ کا ذکر نہین کیا بلکہ اسواسطے بہی کہ وہ غالباً بے ربط ہے کیونکہ
جب وہ پوشیدہ ہو گیا تہا تو پہر اونکے بیچین سے ہو کے کیسا نکل گیا اسطرح
بیضا جہگڑا کرتا ہے اور اوسکے معتقدین نے جو سنہ ۱۵۶۱ اور سنہ ۱۵۶۲
اور سنہ ۱۵۷۷ اور سنہ ۱۵۷۹ مین ترجمہ انگریزی چہاپا موافق اوسکے قول کے
ان لفظون کو گرا دیا تہا مگر بعد اوسکے سنہ ۱۵۸۰ اور سنہ ۱۵۸۳ مین پہر ان لفظون
کو داخل کرلیا اور درس ۱۳ باب ۶ متی مین یہہ جملہ کیونکہ بادشاہت
اور قدرت اور جلال تیرا ہی ہے اور ارازمس نے اوسکو ناپسند کیا اور مضحکہ
کہا ہے کہ یہہ ٹکڑا تو پیچہے جوڑا گیا ہے معلوم نہین کہ جوڑنے والا اسکا کون ہے
اور لارن شتش ولا نے بسبب متروک ہونے اس جملہ کے ترجمہ لاطینی پر
اعتراض کیا تہا اور اوس اعتراض پر بلنجر اوسکو ملامت کرکے کہتا ہے
کہ تعجب ہے کہ لارن شتش ولا بلا دلیل کہتا ہے کہ کلام خداوندی سے یہہ جملہ کم ہو گیا
بلکہ اوسکو چاہیے تہا کہ لعنت ملامت اون پر کرے جنہون نے بے لحاظی سے اس
اپنے کلام کو نماز خداوند کا اختتام کہ درس ۳ ۵ باب ۳ یوحنا سے

ورس ۱۱ باب ۸ یوحنا تک الحاقی ہین اور ارازمس اور کالون اور بیضا اور گروٹیس اور لیکلرک اور ورسٹین اور سملر اور شلز اور موریس اور ہین لین اور پالس اور شمد اور او علما جنکا ذکر لفی نس اور کوجرنے کیا ہے سچائی ان ورسون کی نہین مانتے تھے اور بہت پرانے ترجمون مین جو مختلف زبانون کے ہین ہیں ورس نہین پائے جاتے اور کریز استم اور تہیوفلکٹ اور نونس نے جو تفسیرین انجیل یوحنا پر لکھی ہین اون مین ان ورسونکی شرح نہین کی اور نہ اونکا حوالہ ان ورسونکا لیا ہے اور ترٹیل ین اور سائی پرن نے جو رسالے زنا اور عفت کے باب مین لکھے ہین ان ورسون سے تمسک کہین نہین پکڑا اور یہ ورس اگر اونکے نسخون مین ہوتی تو یقینا انکو سند مین ذکر کرتے اور وارڈ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۳۰ مین لکہتے ہین کہ بعض قدما نے شروع آٹھوین باب یوحنا پر شبہ کیا ہے اور نارٹن صاحب موافق قول ڈاکٹر مل وغیرہ کے حامی سچائی ان ورسون کی ہوکر جلد چوتہی اپنی تفسیر کے صفحہ ۱۴ مین بطور حاشیہ کے یون لکھتے ہین کہ کوئی سچائی کی ان ورسون کے حقمین ہے گو وہ بہت ہی پرانے ترجمون مین نہین پائی جاتی اور نہ حوالون کریز استم اور تہیوفلکٹ اور نونس مین اور نہ اونکی تفسیرون مین ان ورسون کی شرح ہے اور نہ ترٹیل ین اور سائی پرن نے اپنے رسالون مین جو باب عفت اور زنا کی لکھی ہین ان ورسون سے

سند پکڑی ہے حالانکہ ان کو بہت حاجت طرف ان درسوں کی
تہی اگر وے اپنے نسخوں میں موجود ہوتی لیکن پہر بہی بہت نسخوں میں کہ
گریس بیک نے قریب اسی کے گنی ہیں پائی جاتی ہیں مگر بہت اختلاف
عبارت کے ساتہہ اگر اصل ہوتی تو کسطرح ان نسخوں میں داخل ہوجاتی
علاوہ اسکے کوئی انمیں ایسی بات نہیں کہ چلن مسیح علیہ السلام کے خلاف
پڑے بلکہ انکی بردباری اور فیاضی اوسیکے مناسب ہے اور اگستائن
نے انکی تصدیق کرکے وجہ چہوٹ جانے کی نسخوں میں بیان کی کہ کاتبوں نے
یہہ سمجہہ کرکہ کوئی خداوند کو بسبب چہوڑ دینے خطا والی عورت کے الزام نہ دے
ان درسوں کو چہوڑ دیا ہے مگر یہہ وجہ کچہہ نہیں اسلیئے خداوند بموجب اپنے
اظہار کے دنیا کو سزا دینے نہیں آیا پس اسی کی موافق تدارک کرتا ہے
دویم یہہ کہ یہہ حکومت مخالف اوس ادب کی ہی تہی جو خداوند رہا بات اطاعت
حکام کے رکہتا تہا انتہی کہتا ہوں میں کہ اس مفسر نے یہہ تو تسلیم کیا کہ یے
درس بہت پرانے ترجموں اور تفسیر دن کر پر اسٹم اور تہیوفلکٹ اور
نونس میں اور اسیطرح انکے حوالوں میں اور رسالوں ٹرتیل ین اور سائی پرین
میں نہیں پائی گئی اور اگستائن کے وقت میں ہی نسخوں میں سے
ہتے کہ جو اوسنے وہ توجیہ کی کہ ہار ن نے اوسکو مردود ٹہرایا تو اوسکے اقرار کے
موافق اسقدر ثابت ہے کہ جوتہی صدی میں یہہ درس متروک تہے اور ہم

کاتبون کا اوس صدی اور پہلے اوس صدی کا ایسا تہا کہ قریب مابہ بارہ
ورسون کے برباد کرتا تہا پس جب تواتر لفظی ان کتب کا نہین تو دیکہیے ایسے
وہمونسے نوبت کہانتک پہونچی ہوگی اب دلیل سچائی کی انکے نصاریٰ کے
نزدیک دو ہین اول یہہ کہ قریب اسی نسخون مین پائے گئے دوم یہہ کہ
انمین کوئی بات مخالف چال چلن مسیح علیہ کے نہین کہتا ہو یہین دونون
دلیلین مخدوش ہین کیونکہ دلیل اول مین خود اقرار کرتے ہین کہ ان نسخون مین بہی
بہت اختلاف عبارت کے ساتہہ پائی گئی پس یہہ بڑا اختلاف ایک
دلیل اصل نہونے ورسون کے ہاتہے ظاہرا عیسائیون مین یہہ روایت ہوگی
کہ اوسکی موافق بعض بعض ذی علمون نے اپنے نسخون کے حاشیے
اور بطور حاشیہ کے اپنی اپنی طرف سے عبارت بناکر لکہدی ہوگی کہ رفتہ
رفتہ بعض کاتبون نے جو ان نسخون سے نقل کیا اوس عبارت حاشیہ کو
متن مین داخل کرلیا اور یہہ بات اسجا کوئی نئی نہین کیونکہ انکے علما ہی کے اقرار
کی موافق بہت جا عہد عتیق اور جدید مین حسن دیانت ان کاتبون سے ایسا
کچہہ ظہور مین ایا ہے اور چال چلن مسیح کی مخالف نہونے سے کہان اصالت
لازم آتی ہے نہم یہہ کہ ورس ۳۱ باب ۷ لوقا کا نسخون مطبوعہ
مین یون ہے ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۲۳ فقال الرب بمن اشبہ اناس ہذا الجیل الخ
فارسیہ سنہ ۱۸۱۶ حضرت خداوند گفت پس اشخاص این طبقہ را بچہ تشبیہ کنم الخ

اور خدا وند نے یہہ بہی کہا مین اس زمانہ کے لوگونکو کس سے تشبیہ دون الخ
اور سب نسخے ترجمہ انگریزی مہری کے اسکی موافق ہین اور یہہ الفاظ اور
خداوند نے کہا الحاقی ہین اور مترجم ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ والے نے اس الحاق مین
بہی اپنی طرف سے لفظ یہہ بہی کا بڑہا دیا ہے اور نئے ترجمہ انگریزی رومن کاتلک
مین جو سنہ ۱۸۳۶ مین لندن مین چہپا ہے بطور حاشیہ کے یون مرقوم ہے کہ یہہ
ورس نسخون مطبوعہ مین یون شروع ہوتا ہے اور خدا وند نے کہا الخ
اور یہے الفاظ بہت نسخون مین نہین پائے جاتے اور اچہے محققون نے
رد کیے ہین انتہی اور مترجم ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ والے نے اچہا کیا کہ ان لفظون کو
بالکل نکال پہینکا اور شروع ورس کا یون کیا پس مین زمانے کے لوگونکو
کس سے نسبت دون الخ دہم یہہ کہ ایک سارا جملہ مابین ورس ۳۳
و ۳۴ باب ۱۲ لوقا مین اوڑگیا ہے ہارن صاحب جوتہی جلد کے صفحہ ۴۷۸
مین لکہتے ہین ایک پورا جملہ مابین ورس ۳۳ و ۳۴ باب ۱۲ لوقا مین گر گیا ہے
اوسکو ورس ۶ ۳ باب ۲۴ متی یا ورس ۲ ۳ باب ۱۳ مرقس سے بڑہانا چاہیئے
تاکہ لوقا اور انجیل نویسون کے موافق ہو جاوے پہر حاشیہ مین لکہتا ہے
کہ اس بڑے نقصان متن لوقا سے تمام محققون اور مفسرون نے
چشم پوشی کی تہی یہان تک کہ ڈاکٹر ہیلز نے اوسپر توجہ کی انتہی دیکہو
اسمین معترف اقرار کرتا ہے کہ سارا جملہ اوڑ گیا ہے اور متی اور مرقس سے لیکر

برا دوا ور اسیطرحکے نقصان اور زیادتی عہدجدید کے کتابون مین ہوجا
ہی کثرت سے ہوئی ہے کوئی کہان تک لکہے اس لیئے اس فصل کو قول
ہارنصاحب پر ختم کردیتے ہین ہارنصاحب جلد دوسری کے صفحہ ۳۳۱
مین لکہتا ہے بہت سے اسطرح کے الحاق بسبب خیالی اصلاح کے
اعمال حواریین مین اورجہان کوئی حال مکرر ذکر ہوا ہے واقع ہوئے ہین
کاتبون نے اورانسے زائد مترجمون نے ذکرنا قص مین دوسری جا سے لیکر
ملادیا ہے اور اس کیفیت کے بیان مین زائدنموسینے بیان کرنے بیفلو
ہین اورکفایت کرتا ہے مقابلہ کرنا بیان ایمان لانے پولوس کا جولوقا نے
باب نوین مین ذکرکیا ہے اوس بیان کے ساتہہ جو باظہار پولوس کے
باب ۲۲ و ۲۶ اعمال مین منقول ہے اور مقابلہ کرنا دونون حال ایمان لانے
قرنیلیوکا جو باب دسوین اور گیارہوین اعمال مین بیان ہوئے ہین انتہی
دیکہو مترجمون کی اصلاح گو ترجمون مین تہی مگر کاتبون کی اصلاح نے مین ہیکے
نسخون مین بہی خلل پایا اور کاتبونکی کیا شکایت کرین کہ سلف مین
حضرات مسیحی بہی جو بڑے دیندار کہلاتے تہے ہر فرقہ سے واسطے
دفع اعتراض دوسرے فرقہ کے یا اثبات اپنے دعوے کے بمقتضاے
کمال دیانت اور دینداری کے انجیل مقدس کے ورسون مین تحریف کیا
کرتے تہے اور تحریف ان حضرات دینداروں کی علاوہ تحریف ملحدون

اور کاتبون کی نہی ہان صاحب اوسی صفحہ مین لکہتا ہے کہ بلا شبہ بعضی
خرابیان قصداً اونہون سے بہی کی ہین جو دیندار کہلاتے تہے اور بعد
اونکے وہی خرابیان ترجیح دی جاتی تہین تا کہ اپنے دعوی کو قوت دین
یا اپنے سے کسی اعتراض کو دفع کرین اور یہہ جو اس بنیاد اختلاف
عبارت کو کسی نے کم معلوم کیا ہے اسلیئے ہم دو تین نمونون کو فلانی کی
کتاب سے جسمین اختلاف عبارتونکا بیان ہے ذکر کرتے ہین مثلاً ورس ۳۲
باب ۱۳ مرقس مین بعضے الفاظ اوڑ گیئے ہین اور امبروس کہتا ہے کہ بہت
نسخونمین جو میرے وقت مین رایج ہین وے الفاظ چہوڑ دیئے گیئے کیونکہ
وے الفاظ مسئلا اِیرین کی تائید کرتے تہے اور ورس ۳۵ باب پہلے
لوقا مین بعضے الفاظ واسطے دفع شبہ یوتی کینس کے جو ہونے دو طبیعتون
کے مسیح علیہ السلام مین انکار کرتے تہے ترجمون سریانی اور عربی اور فارسی
اور حبشی اور اور ترجمون اور بہت سے حواشی مرشدون مین بڑہائے
گیئے ہین اور ورس ۴۳ و ۴۴ باب ۲۲ لوقا کو نسخہ اسکندریانوس اور بعض اور نسخون مین
چہوڑا گیا اسلیئے بعض دیندار عیسائیون نے خیال کیا کہ قوت دینی فرشتہ
کے خداوند کو سبب نقصان درجہ الوہیت خداوند کا ہے اور ورس ۵ باب ۱
نامہ اول کرنتہیون مین لفظ بارہ کو گیارہ سے ساتہہ بدل ڈالا تا کہ اوسے الزام
جہوٹ کا نہ لگے جو ہر شخص جانتا ہے کہ یہان جزو بجای کل کے رکہا گیا اور ورس ۱۸

باب اول متی مین اس لفظ کو اوس سے پہلے لدو ہے ہمستر ہو وین اور درس ۲۵ مین یہہ لفظ پہلا قصداً اوڑا گیا تا کہ کوئی بقا دوشیزگی مریم علیہا السلام پر ہمیشہ کے لیے مشتبہ نکرے انتہی

فصل تیسری

اس امر کے بیان مین کہ تحریر انجیل نویسون کی سہو اور وہم سے خالی نہین اور اکثر جا اونکی روایتون مین ایسا اختلاف ہے کہ بہت تاویل بعید سے کچہہ توافق پیدا ہوتا ہے اور اسجا بطور نمونہ کے چند شواہد لکہے جاتے ہین شاہد اول یہہ کہ باب اول متی مین جو بمنزلہ بسم اللہ انجیل متی کی ہے کئی جا سہو صریح واقع ہوا ہے کہ حضرت مسیحی اونمین تاویلین بعید بعید کرتے ہین اوّلاً درس ۱۷ باب اول کا یون ہے ہندسہ ۱۸۴ ایس سب پشتین ابرہام سے داؤد تک چودہ پشتین ہین اور داؤد سے اوس وقت تک کہ بابل کو اوٹہہ گیے چودہ پشت ہین اور بابل کو اوٹہہ جانے سے مسیح تک چودہ پشت ہین انتہی اسکے موافق معلوم ہوتا ہے کہ اوپر کے بیا نمین تین قسمین ہین اور ہر ایک اونمین سے چودہ پشتون پر اسطرح شامل ہے کہ ابراہم سے داؤد تک چودہ اور داؤد سے بابل کو اوٹہہ جانے تک چودہ اور بابل کے اوٹہہ جانے سے مسیح تک چودہ اور ہم اگر اوس بیانمین جسطور جناب متی نے لکہا ہے غور کرین تو معلوم ہوتا ہے کہ قسمت اول مین چودہ پشتین جب ہوتی ہین اگر داؤد داخل ہون ورنہ تیرہ ہوتی ہین اور ظاہر ہے کہ جب داؤد قسمت اول مین داخل ہوکے ایک پشت محسوب ہوئے تو قسمت دوم

مین داخل محسوب ہونگے اور یہہ قسمت سلیمان علیہ السلام سے شروع
اور یوکینا پر ختم ہوگی اور یوکینا اس قسمت دوم مین داخل مانا جاویگا تاکہ جودہ
پشتین پوری ہون اور جب یوکینا اس قسمت مین داخل ہوا تو قسمت سیوم
سے خارج ہوگا اور قسمت سیوم شلتئیل سے شروع ہوگی مگر اس قسمت
مین ہرگز جودہ پشتین نہین ہوتین ملک اگر مسیح کو داخل مانو تیرہ ورنہ بارہ
ہوتے ہین ثانیاً ورس ۸ یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ء اور آسا سے یہوشافط
اور یہوشافط سے یورام اور یورام سے عوزیا پیدا ہوا فارسیہ ۱۸۱۶ و سنہ ۱۸۲۸
و سنہ ۱۸۴۱ و سنہ ۱۸۴۲ و آسی پدر یہوشافاط و یہوشافاط پدر
یورام و یورام پدر عوزیا عربیہ سنہ ۱۶۷۱ و سنہ ۱۸۲۱ و سنہ ۱۸۳۱ و آسا ولد یوشافاط
و یوشافاط ولد یورام و یورام ولد عوزیا اور ترجمے انگریزی مہری فرقہ پروٹسٹنٹ
کے اور اسی طرح انگریزی ترجمہ رومن کاتلک کے انکی موافق ہین اور یہہ ہین
دو سہو ہین ایک یہہ کہ اس نص سے معلوم ہوتا ہے کہ عوزیا بیٹا یورام کا ہو حالانکہ
وہ پڑپوتے کا بیٹا ہے نہ بیٹا اور تین پشتین بسبب سہو کے جنا ئین سے چھوٹ
گئین ہین احذیاہ یواس امصیاہ باب سیوم کتاب اول اخبار الایام مین ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ء سے
۱۱ اور اسکا بیٹا یورام اور اسکا بیٹا اخذیا اور اسکا بیٹا یواس ۱۲ اور اسکا بیٹا
امصیاہ اور اسکا بیٹا عزریاہ اور اسکا بیٹا یوتام فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ء ۱۱ و یورام پسرش
احزیاہ پسرش و یواش پسرش ۱۲ امصیاہ پسرش عزریاہ پسرش و یوتام پسرش

عربیہ سنہ ۱۱۸۳ وابن یوستا فاط یورام وابن یورام احزیا ہو وابن احزیا یہو
یواش ۱۲ وابن یواش امصیا وابن امصیا عزریا وابن عزریا یوثام اور ترجمہ انگریزی کوڈہ
سب اسکی موافق ہین اور یہ تینون بادشاہ ہوئے ہین اور ہر ایک نے اپنے باپ سے میراث
سلطنت کی پائی ہے منجملہ اونکے ایک سن احزیاہ نے سلطنت کی اور حال اوسکا باب ۸ و ۹
کتاب ۲ سلاطین اور باب ۲۲ کتاب ۲ اخبار الایام مین مرقوم ہے اور یواس نے چالیس برس سلطنت کی اور
حال اسکا باب ۱۲ کتاب ۲ سلاطین اور باب ۲۴ کتاب دوم اخبار الایام مین مرقوم ہے اور امصیاہ نے ۲۹ برس سلطنت
کی اور حال اوسکا باب ۱۴ کتاب ۲ سلاطین اور باب ۲۵ کتاب ۲ اخبار الایام مین مرقوم ہے
اور اونکے چھوڑ دینے کی کوئی اچھی توجیہ نہین دوم یہہ کہ سہو سے عزریاہ کی جا
عوزیاہ لکھا گیا کیونکہ نام اوسکا عزریاہ ہے نہ عوزیا جیسا درس ۱۲
باب ۳ کتاب اول اخبار الایام مین مرقوم ہے اور نقل اوسکی گذر چکی ہے اسیطرح
درس ۱ باب ۱۵ کتاب ۲ سلاطین مین مصرح ہے ثالثا درس ۱۱ یون ہے سنہ ۱۳۴۱
اور یوشیا سے یوکینیا اور اوسکے بہائی جسوقت بابل کو اوٹھ گئے پیدا ہوئے
فارسی سنہ ۱۸۴۲ و یوشیا پدر یوکانیا و برادر انش در زمان انتقال بابل ست اور
اسمین بہی دو سہو ہین ایک یہہ کہ یوکینیا یوشیا کا پوتا ہے نہ بیٹا بلکہ وہ
بیٹا یہو یاقیم بن یوشیا کا ہے اور یہو یاقیم نے بہی گیارہ برس سلطنت کی
ہے جیسا کہ باب ۲۳ کتاب ۲ سلاطین مین مصرح ہے پس سہوا نام اسکا رہ
گیا ہے دوم یہہ کہ کوئی بہائی یوکینیا کا نہ تہا البتہ اوسکے باپ کے تین بہائی

رابعًا ورس ۱۲ یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور بابل کو اوٹھہ جانے کے بعد یوکینا سے سلتئیل اور سلتئیل سے زوربابل پیدا ہوا انتہی اور اسمین بہی ظاہرا سہو ہے اسلیئے کہ زوربابل سلتائیل کا بیٹا نہین بلکہ اوسکا بہتیجا اور فدایا بن یوکینا کا بیٹا ہے خامسًا ورس ۱۳ یون ہے ہندیہ مذکورہ اور زوربابل سے ابیود اور ابیود سے ایلیاقیم اور ایلیاقیم سے عازور پیدا ہوا انتہی اور اسمین بہی ظاہرا سہو ہے کیونکہ ابیود نامی کوئی بیٹا زوربابل کا کتابون عہد عتیق سے ثابت نہین ہوتا اور اب موضع ۳ و ۴ و ۵ کی سند سنیئے باب ۳ کتاب اول اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء ۱۵ یوسیاہ کا پہلوٹا یوحنا دوسرا یہویقیم تیسرا صدقیا چوتہا سلوم ۱۶ اور بنی یہویقیم اوسکا بیٹا یکانیاہ اوسکا بیٹا صدقیاہ اور بنی یکانیاہ اسیر ۱۷ اوسکا بیٹا سالتی ئیل ۱۸ اور ملکرام اور فدایاہ اور سن آصار یقمیاہ ہوسمع اور ندبیاہ ۱۹ اور بنی فدایاہ زروبابل اور سمعی اور بنی زروبابل مسلم اور حننیا اور اوسکی بہن سلومیہ ۲۰ اور حسوبہ اور اہل اور برکیاہ اور حسدیا یوسب حسد پانچ ۲۱ اور بنی حننیاہ فلطیاہ اور یسعیاہ بنی رفایاہ بنی ارنان بنی عبدیاہ بنی سکنیاہ انتہی سادسًا ورس ۵ و ۶ یون ہے ۵ اور سلمون سے بوعاز احاب کے بطن سے پیدا ہوا اور بوعاز سے عوبید اعوث کے بطن سے پیدا ہوا اور عوبید سے یشی ۶ اور یشی سے داؤد بادشاہ پیدا ہوا الخ اگرچہ

اسطرح تعداد پشتونکے کلام میتے مین موافق باب دوم کتاب اول اخبار الایام کے ہیے مگر ظاہر اپہہ تعداد دونون جا مشکوک ہے اسلیئے کہ موافق دونو کے سلمون بیٹا نخسون کا ہے اور یہہ نخسون وہ ہے جو حضرت موسیٰ کے عہد مین سردار فرقہ یہود کا تہا جیسا درس ۷ باب ا کتاب شمار اور درس ۱۰ باب ۲ کتاب اول اخبار الایام مین مصرح ہے اور یہہ راحاب وہ ہے جو ایک فاحشہ تہی اور عہد یوشع علیہ السلام مین اوسنے دو جاسوسون بنی اسرائیل کو اپنے گہر مین چہپاکر بچایا تہا اور حال اوسکا باب ۲ و ۶ کتاب یوشع مین مفصل مرقوم ہے اور شاید اسی اپنے نیک عمل کی جہت سے نکاح سلمون بن نخشون مین آکر جدات مسیح علیہ السلام مین داخل ہوئی ہوا اور جو زمانہ راحاب کا قریب چودہ سو پچاس برس ہے اور زمانہ داؤد علیہ السلام کا قریب ایک ہزار پچاس برس قبل ولادت مسیح عہ ہے پس لازم تہا کہ راحاب سے زمانہ داؤد تک چار سو برس کے عرصہ مین کل چار پشتین گذری ہون اور یہہ ظاہر ابعید ہے اور یہود اسے زمانہ سلمون تک عرصہ قریب تین سو برس مین چہہ پشتین گذری تہین علاوہ اسی جا عہد عتیق مین تصریح نہین کہ نکاح راحاب کا سلمون کے ساتہ ہوا ہو شاہد دوم یہہ کہ لوقا نے باب ۳ اپنی انجیل مین نسب نامہ لکہا دسمین بعض جا غلطی صریح اور بعض جا مخالفت اوس نسب نامہ سے کہ متی نے ذکر کیا ہے کیونکہ اولا درس ۲۶ مین ہے ہندیہ ۲۴۲ اصالا قینان کا

قینان ارفخشد کا ارفخشد سام کا سام نوح کا نوح لامخ کا انتہی موافق اسکے معلوم
ہوتا ہے کہ صالا پوتا ارفخشد کا ہو حالانکہ وہ بیٹا ہے نہ پوتا اور لوقا نے
غالبًا ترجمہ یونانی سپٹواجنٹ سے یہہ غلطی کہائی ہوگی اور گیارہوین باب کتاب
پیدایش مین ہرگز اس قینان کا پتا ہی نہین لگتا اور ورس ۲۴ باب اول کتاب
اخبار الایام کا یون ہے یہہ نسخہ ۱۸۲۲ اسمین لکھا سلح فارسی ۱۸۴۵ سام
ارفکشد وسلح عربیہ ۱۸۳۱ سام ارفخشاد شالح اور سب ترجمے انگریزی اسکی
موافق ہین ثانیًا یہہ کہ دونون نسب نامون مین کئی وجہ مخالفت ہے
اول یہہ کہ متی یوسف کو بیٹا یعقوب کا اور لوقا اوسکو بیٹا ہیلی کا بتلاتا ہے
دوم یہہ کہ متی مسیح علیہ السلام کو اولاد سلیمان بن داود سے اور لوقا
اولاد ناتان بن داود سے جانتا ہے سیوم یہہ کہ متی داود علیہ السلام سے
اسیری بابل تک سب پشتون کو سلاطین نامدار اور لوقا بعد داود اور
ناتان کی سب پشتین گمنام اور ادنے وقار ذکر کرتا ہے چہارم یہہ کہ متی
شلتیائیل کو بیٹا یوکنیا کا اور لوقا اوسکو بیٹا نیری کا اور متی زوربابل کے بیٹے کا نام
ابیود اور لوقا اوسکا نام ریسا لکھتا ہے علاوہ اسکے ورس ۱۷ و ۱۹
باب ۳ کتاب اول اخبار الایام کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بیٹا
زوربابل کا نہین جسکا نام ابیود موافق تحریر متی کے یا ریسا موافق
تحریر لوقا کے ہو اور شلتیائیل بیٹا یوکنیا کا ہے نہ نیری کا پس یہہ سہو لوقا کا

اور یہی جب تک ثابت کسی تاریخ معتبر سے نہو کہ یہ شلتائیل اور نیری بابل اور ہین اور جنکو متی نے لکہا ہے وے اور ہین نتیجہ یہہ کہ داؤد سے زمانہ مسیح تک موافق متی کی ۲۶ اور موافق لوقا کے ۴۱ پشتین ہوتی ہین اور جو زمانہ داؤد کا قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے انکا ہزار برس تہا پس اول کے موافق قریب چالیس چالیس برس کے اور دوسری کے موافق قریب پچیس پچیس ۲۵ برس کے مقابل ایک ایک پشت کی حساب مین آتی ہین اور ان مخالفتون کے جو بلا تامل ناظر کو دونون نسبنامون مین معلوم ہو جاتے ہین دفع کرنیکو علماء مسیحیون کی زبان پر سلفاً و خلفاً کچہے کچہے عذر طرح طرح کے زبان زد رہے ہین مگر متاخرین نے اور عذرونکو سست سمجہ کر اس توجیہ کو مختار کر لیا ہے جسکو صاحب حل الاشکال نے صفحہ ۱۲۹ مین اسطور نقل کیا ہے کہ خلاصہ اوسکا یہہ ہے متی پہلے باب مین یوسف کا اور لوقا تیسرے باب مین مریم کا نسب نامہ بیان کرتا ہے اور لوقا نے اس سبب سے مریم کا پشت نامہ یوسف کے نام سے لکہا کہ یہودیون کی عادت تہی کہ جب کوئی آدمی ایسی لڑکی سے شادی کرے کہ جسکا بہائی نہو اور اپنے باپ کی وارث وہی ٹہرے تو اوسکا شوہر پشت نامہ مین اسکے باپ کے بیٹے کے نام سے لکہا جائے اور اسی جہت سے لوقا یوسف کو ہیلی کا بیٹا یعنے اوسکے سوسر کا بیٹا کہتا ہے

اور سے لکہتا کہ یوسف یعقوب کا بیٹا ہے اور یعقوب اسکا حقیقی باپ تہا
پس دونون نسب نامون مین کچہہ بہی اختلاف نہین پایا جاتا اور یہودیون
کی مذکورہ عادت توریت کی ایتونسے بہی سمجہی جاتی ہے مثلاً گنتی کے
۳۲ باب کے ۸ و ۹ و ۱۰ ایتونکو اور نحمیا کے ۷ باب کے ۶۳ آیت کو دیکہنا چاہیئے
انتہی کہتا ہونمین کہ یہہ توجیہ بالکل ضعیف ہے کئی وجہ سے اول یہہ کہ کسی جا
عہد جدید سے صراحۃً یا اشارۃً یہہ بات ثابت نہین ہوتی کہ مریم علیہا
السلام اولاد ناتان بن داؤد علیہ السلام سے ہو دین بلکہ باب اول
لوقا مین سے ہے ہندیہ ۱۸۴۴ ۵ یہودیہ کے بادشاہ ہیرود کے دنون مین
ابیا کی باری دارون مین سے ذکریا نامی ایک کاہن تہا اوسکی جورو ہارونکی
بیٹون مین سے تہی اور اوسکا نام الیصابات تہا ۳۶ اور دیکہہ تیری
رشتہ دار الیصابات کو بہی بڑہاپے مین بیٹا ہونیوالا ہے الخ اور ان دونون
درسون کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ الیصابات زوجہ ذکریا علیہ
السلام کی اولاد ہارون اور رشتہ دارون مریم علیہا السلام سے تہے
پس اسکے موافق غالباً مریم علیہا السلام بہی اولاد ہارون علیہ السلام سے
ہونگی نہ اولاد داؤد علیہ السلام سے علاوہ اسکے آگسٹائن لکہتا ہے
کہ اوسکے وقت مین بعض کتابین تہین کہ اونمین مرقوم تہا کہ مریم علیہا
السلام قوم لیوی سے ہین دوم یہہ کہ اگر مریم علیہا السلام کا ہونا اولاد

نا نان سے ثابت ہوتا تو کیون قدما اس توجیہ کو چھوڑ کر کیک توجیہونمین
جنکو متاخرین سبنے مردود سمجھکر چھوڑ دیا ہے پڑتے سیوم یہہ کہ کالون
پیشوائی فرقہ پروٹسٹنٹ جو فی الحقیقت پیشوائے صاحب حل الاشکال
کا بہی ہے اپنی تفسیر مین اس توجیہ کو نقلکر کے رد کرتا ہے اور مریم علیہا
السلام کو اولاد ناتان سے نہین مانتا چہارم یہہ کہ بعد تسلیم عادت
یہود کے مطلب توجیہ کرنیوالونکا جب ثابت ہو کہ پہلے یہہ بات کسی دلیل سے
ثابت ہولیکہ فی الحقیقت مریم علیہا السلام ہیلی کی ایکلوتی بیٹی تہین
اور کوئی انکا بہائی نہ تہا اور اسکا ثبوت تو محال ہے کیونکہ اب تک
کسی دلیل قطعی سے یہہ بہی نہین ثابت ہوسکتا ہے کہ وے اولاد داؤد
علیہ السلام سے ہون چہجاے اسکی کہ بیٹی ایکلوتی ہیلی کی ہون البتہ
اگلون متاخرین عیسائیون نے یہہ بات گہڑ کے نکال لی ہے اسی
سبب سے محققین نے لاچار ہو کر مان لیا کہ فی الحقیقت دونسب نامے
آپسمین مختلف ہین اسٹراس اپنی کتاب کی جلد اول مین لکھتا ہے
کہ جماعت محققین مثل اکہارن اور کیسر اور ہیس اور دیوٹ اور وی نر اور فرش
وغیرہم نے اقرار کیا ہے کہ دونون نسب نامین آپسمین مختلف ہین شاہد ۳
سیوم یہہ کہ لوقا باب دوم مین لکھتا ہے ہندیہ ۲ ۱ اور اون
دنون مین یون ہوا کہ قیصر اوگوسطوس کا حکم نکلا کہ ہر بستی کے لوگونکا نام

لکہی جاوین ۲ اور یہہ پہلی اسم نویسی تہی جو سوریا کی حاکم قورینیوس کے وقت مین ہوئے ۳ تب ہر ایک اپنے اپنے شہر کا نام لکہانے چلا ہے اور یوسف بہی گلیل کے شہر ناصرہ سے یہودیہ مین داؤد کے شہر کو جو بیت لحم کہلاتا ہے گیا اسلیئے کہ وہ داؤد کے گہرانے اور اولاد سے تہا ۵ کہ اپنی منگیتر مریم کے ساتہہ جو پیٹ سے تہی نام لکہا دیے اور ایسا ہوا کہ جب وے وہان تہے اوسکے جننے کے دن پورے ہوئے اور وہ پہلوٹا بیٹا جنی الخ فارسیہ ۱۸۴۲ اوور ان اوان ہمچنین اتفاق افتاد کہ از جانب قیصر اوگوسطس حکم شد کہ در ہمہ بلاد اسم نویسی نمایند ۲ واین نخستین اسم نویسی بود کہ در اوانی کرینوس حاکم شام بود شد اور ترجمہ عربیہ ۱۸۱۱ اسکی موافق ہے اور اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اوگوسطوس قیصر نے حکم اسم نویسی کا دیا تہا کہ ہر بستی مین کیجاوے اور وہ قورنیوس حاکم یہودیہ کے وقت مین ہوئی تہی اور اسم نویسی مین یوسف معہ مریم علیہا السلام کے جو اون دنون حاملہ تہین بیت اللحم کو نام لکہانے کے لیئے گیا تہا کہ وہان ولادت مسیح علیہ السلام کی ظہور مین آئی حالانکہ یہہ غلط ہے تین وجہ سے اول یہہ کہ درس اباب ۲ متی مین ہے کہ مسیح علیہ السلام ہیرودوبادشاہ کے عہد مین پیدا ہوئے تہے پس اسکی موافق اون دنون ملک یہودیہ کا بادشاہ ہیرود تہا اور جو اوسکی

زندگی تک یہہ ملک تحت حکومت رومیون کے نہ آیا تہا تو اوسوقتمین
اوس ملک کے اندر وقوع اسم نویسی کا کہ علت اوسکے لگانا خراج کا
تہا بحکم اوگوسطوس شہنشاہ روما کے کسطرح مانا جاوے دوم یہہ کہ
قرنیوس پندرہ برس بعد ولادت مسیح علیہ السلام کے حاکم سوریا یعنے
ملک یہودیہ کا ہوا ہے پس اوسکے وقتمین حاملہ ہونا مریم کا اور ولادت
مسیح علیہ السلام کی کیونکر متصور ہو سوم یہہ کہ کسینے قدما مورخون
یونانی اور رومی سے اپنی تاریخ مین نہین لکہا کہ اوگوسطوس کے وقتمین
اسم نویسی تمام ملک مین یا تمام سلطنت روما مین ہوئی تہی یا اوسکا
حکم اس باب مین جاری ہوا تہا اور ظاہر یہہ ہے کہ اگر ایک ان دو امر سے
ظہور مین آتا تو کوئی نہ کوئی لکہتا اور جب یہہ غلطی کلام لوقا مین عجیب نہین تو
ظاہر کو کیون چہوڑا جاوے شاہد چہارم درس ۱۹ باب ۳ لوقا مین ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ ہیرود جو تہائی کا حاکم نے اپنے بہائی فیلپ کی جورو
ہیرودیا کے سبب الخ لفظ فیلپ کا اسجا غلط ہے اسلئے کہ ہیرودیا
ہیرود مذکور کے اوس بہائی کی جورو تہی کہ اوسکا نام بہی ہیرود تہا اور
کسی تاریخ سے نہین معلوم ہوتا کہ فیلپ کی جورو ہیرودیا ہو ہارن صاحب
جلد اول کے صفحہ ۶۳۲ مین بعد نقل اس اعتراض کے لکہتا ہے کہ غالبا نام
فیلپ کا غلطی کاتب سے داخل متن ہوا ہو اوسکو متن سے نکالا جاوے اور

گریسبیک نے اس لفظ کو متن سے نکالدیا ہے انتہی اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ
مین ہے کہ لفظ فیلپ کا تغافلی کاتب سے غالبا داخل متن ہوگیا ہو اور
اوسکو بہت نسخون خطی اور اکثر اون نسخون مین جو اول مطبوع ہوئے
ہین چھوڑ دیا ہے دیکھو آرنلڈ صاحب اور گریسبیک اور تفسیر ہنری اور
اسکاٹ والون نے اس لفظ کی غلطی مان لی ہے اور بسبب غلطی کے
بہت نسخون خطی اور مطبوعہ مین چھوڑا گیا اور یوسیفس نے بھی اپنی
تاریخ کی کتاب اٹھارہوین کے باب پانچوین مین نام ہیرودیا کے شوہر کا ہیرودی
لکھا ہے شاہد پنجم ورس ا باب ۳ لوقا مین ہے یہہ سنہ ۱۲۲ اور سیلیس
ابیلینی کی جو تہائی کا حاکم تہا فار سنہ ۱۸۴۳ اور لیسنیاس رئیس ربع ابیلینی
عہد سنہ ۱۳۲۱ اور لیسانیوس رئیس علی ربع الابلیہ اور کسی تاریخ سے ثابت
نہین ہوتا کہ کوئی لسنیاس نامی ابیلینی کا حاکم ہیرود اور فیلپ کے عہد
ہوا ہے البتہ یوسیفس نے ایک لسنیاس حاکم جبال سیس کا جو قریب ضلع
ابیلینی کے ہے لکھا ہے شاید لوقا نے سنا ہوئے اور اسیکو اس جا
لکھ دیا ہو مگر یہہ شخص ۳۴ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے
مقتول ہوا ہے اور چونکہ وقت اصطباغ لینے کے عمر جناب
مسیح علیہ السلام کی قریب تیس ۳۰ برس کے ہو چکی تہی
پس وقت سلطنت لسنیاس کا ساٹھہ برس قبل اسوقت

کے تہا کالون جلد اول مین لکہتا ہے یہہ جہوٹ محض خیال ہے کہ یہہ لسنیاس وہ لسنیاس ہے جو بطلیموس
بادشاہ جالسس کا بیٹا تہا کیونکہ اوسکو کلوپیٹرا نے تیس ۳۰ برس قبل ولادت
مسیح علیہ السلام کے مروا ڈالا تہا اور یہہ بہی مشکل ہے کہ یہہ پوتا بطلیموس کا
ہو جو اوسکا نام بہی لسنیاس تہا شاید یہہ کوئی پرپوتا اوسکا اس نام کا
ہوگا انتہی ملخصا کہتا ہون کہ اس مفسر کو بیٹے اور پوتے بطلیموس کے ہونے
سے تو خود انکار ہے اور کسی دوسرے کی سند نہین ملی اگلون کہتا ہے
کہ یہہ کوئی پرپوتا ہوگا شاہد ششم ورس ۱۶ باب ۲ متی مین ہے
ہدایہ سنہ ۱۸۴۲ جب ہیرود نے دیکہا کہ اوسنے مجوسیون سے فریب کہایا تو بہت
غصہ ہوا اور لوگونکو بہیجکر بیت لحم اور اوسکی ساری سرحدون کے
سب لڑکونکو جو دو برس کے اور اوس سے چہوٹے تہے اوسوقت کی
موافق کہ اوسنے مجوسیون سے تحقیق کیا تہا قتل کروایا انتہی یہہ قتل بہی
کسی تاریخ سے ثابت نہین ہوتا یوسیفس نے جو بڑا لکہنے والا حال ہیرود
کا ہے اس قتل کا حال نہین لکہا اور اسیطرح نہ کسی اور عالم نے علماء
یہود سے جو بڑے خواہان بدنامی ہیرود کے اور بڑے لکہنے والے برائیونکے
تہے اور ظاہر ہے کہ یہہ امر تو ایک بڑا ظلم اور بڑی برائی ہیرود کی تہی اور کسی
طرح اسکے اظہار مین الزام اونکے مذہب کیطرف بہی نہ تہا کہ اوس لحاظ
سے ترک کرتے پس اگر واقع ہوتا تو غالب بہی تہا کہ لکہتے شاہد ہفتم

متی ۲ باب مین ولادت مسیح ع کی بیت اللحم مین اور انا مجوسیونکا و ہان
او جانا مان باپ مسیح علیہ السلام کا مصاحب سے مصر کو اور قتل کرنا ہیرود کا
سب لڑکون بیت اللحم اور نواح اوسکیکو اور رہنا مان باپ مسیح ع کا
مصر مین وفات ہیرود تک اور بعد وفات ہیرود کے وہانسے پہر کر ناصرہ
مین انا لکہتا ہے اور لوقا باب ۲ مین لکہتا ہے کہ ولادت مسیح علیہ السلام کی
بیت اللحم مین ہوئی اور آٹہوین دن ختنہ کر کے نام رکہا اور بعد پاک ہونے
کے (یعنے چالیس دن پورے ہونے کے بعد) موافق شریعت موسی ع کے
مان باپ مسیح علیہ السلام کے معہ اونکے یروشالم مین آئے اور وہان
شمعون موافق الہام روح القدس کے اور اسیطرح حنا نے بہی تعریف مسیح
کی بیان کی بلکہ حنا نے تو اون سب کو جو یروشالم مین راہ نجات کے
منتظر تہے حال مسیح ع سے مطلع کیا اور مان باپ مسیح علیہ السلام کے بعد فراغت
پانے کے رسوم شریعت سے شہر ناصرہ کو گئے اور وہان سے ہر برس
عید فسح مین یروشالم کو جایا کرتے تہے یہانتک کہ جب مسیح ع ۱۲ برس کے
ہوئے اوس سال مین جو یروشالم مین گئے وقت مراجعت کے مسیح ع
وہان بدون اطلاع اپنے مان باپ کے رہ گئے پس کہتا ہون کہ ظاہر مین
ان دو نو قصون سے لیک خلاف واقع ہے کیونکہ دیسے سب امور مرقومہ متی کے

قبل یروشالم کے جانے کے جو چالیس دن بعد ولادت کے وہ جانا ہوا تہا
ظہور مین آئے تہے یا بعد اوسکے اول تو صریح البطلان ہے اسلیئے کہ مدت
چالیس دن مین وہ سب امر کسطرح واقع ہو سکتے اور دوم بہی باطل
کئی وجہ سے ہے اولاً یہہ کہ حسب موافق تحریر لوقا کے بعد فراغت رسم شرعی
کے مان باپ مسیح عم کے ناصرہ کو گئے تہے نہ بیت اللحم کو پس اگر مجوسی
آتے تو راہ مین ملتے یا ناصرہ مین نہ بیت اللحم مین ثانیاً یہہ کہ جب ہیرود ایسا
دشمن تہا تو کسطرح روح القدس شمعون کی زبان پر یروشالم مین
و خاص تخت گاہ ہیرود کا تہا بشارت مسیح کا چرچا کراتا اور کسطرح
حنا سب منتظرون راہ نجات مین شور اس امر کا کرتی ثالثاً یہہ کہ
موافق تحریر لوقا کے سال بسال مان باپ مسیح عم کے عید فسح مین
ناصرہ سے یروشالم کو جایا کرتے تہے پس مصر کا جانا اور وہان رہنا
کس زمانہ مین ہوا استشہاد ہشتم مرقس باب ۴ مین جماعت کا سنانا کے
وقت رخصت کرنا اور دریا مین طوفان کا آنا اور حضرت مسیح کا اوسکو
موقوف کرنا بعد وعظ تمثیلون کے لکھتا ہے اور متی اسی ماجرے کو
بعد وعظ پہاڑ کے باب آٹھوین مین نقل کرتا ہے اور وعظ تمثیلون کو بعد
اوسکے باب ۱۳ مین حالانکہ دونون وعظون مین ایک زمانہ کا فرق ہے پس
ایک ان دو سے خلاف واقع کے ہے استشہاد نہم بعد پہنچنے اور تعلیم کے

سوال ہود یون کا جناب مسیح علیہ السلام سے مرقس باب ۱۱ مین تیسرے
دن اور متی باب ۲۱ مین دوسرے دن لکھتا ہے اور ان دونون مین ایک
خلاف واقع کی ہے بارضا حب بابت ان دو اختلافون کے جو شاہد ہون
اور نوین مین منقول ہوئے چوتہی جلد کے صفحہ ۲۷۵ و ۲۷۶ مین لکھتا ہے
کہ کوئی صورت تطبیق کی ان حالون مین نہین نکلتی شاہد دہم
مرقس باب دسوین مین لکھتا ہے کہ جناب مسیح کو یریحو سے نکلتا ایک اندہا
ملا اور اوسکو جناب مسیح نے شفا بخشی اور متی باب ۲۰ مین دو اندہو نکا
ملنا اور شفا پانا لکھتا ہے شاہد یازدہم متی باب نوین مین لکھتا ہے
کہ ایک حاکم نے جناب مسیح کو آکے کہا کہ میری بیٹی ابہی مر گئی ہے اگر تم
اپنا ہاتہہ اوسپر رکہو تو وہ جی اوٹہے اور مرقس باب پانچوین اور لوقا باب
آٹہوین مین لکہتے ہین کہ اوسنے آکر کہا کہ میری بیٹی مرنے پر ہے اوسپر
چلکر ہاتہہ رکہیے تا کہ اچہی ہو جاوے اوسپر جناب مسیح اوسکے ساتہہ
ہو لیے راہ مین ایک آدمی نے آکر اوس حاکم کو خبر دی کہ تیری بیٹی مر گئی
مرشد کو اب تکلیف نہ دے جناب مسیح نے سنکر فرمایا مت ڈر اور اوسکے
گہر تشریف لیگئے اور انکی تحریرون مین اور طرح کا بہی فرق ہے کہ مرقس
اور لوقا سے معلوم ہوتا ہے کہ نام اوسکا یائر تہا اور وہ عبادتگاہ کا
حاکم تہا اور اوس لڑکی کی عمر بارہ برس کی تہی اور جناب مسیح وقت زندہ

کرنے کے یعقوب اور یوحنا اور پطرس کو اپنے ساتھ لیے گئے تھے اور تحریر
لوقا سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ لڑکی اکلوتی تھی اور متی کی
تحریر میں ان باتوں کا کچھہ بھی پتا نہیں اور متاخرین محققین نے اختلاف
کو ان تحریروں میں مان لیا ہے پھر بعضے اونسے تحریر مرقس کو اور
اور بعضے تحریر متی کو ترجیح دیتے ہین اور بعضے اس تحریر سے دلیل
پکڑتے ہین کہ پہلی انجیل کا لکھنے والا متی حواری نہیں وگرنہ ایسا مجمل
نہ لکھتا اور پالس اور شلیرمیشر اور اولشاسن کہتے مین کہ وہ لڑکی مری
نہین تھی بلک اوسکو نیند کیسی غشی تھی اور دلیل اونکی یہہ قول مسیح ہے
کہ وہ مر نہین گئی بلک سوتی ہے پس ان شخصون کی موافق اسبا کو بھی
معجزہ مسیحی ہی نہین ہوا و نینڈر اوس لڑکی کی موت کا یقینا اعتقاد
نہین رکہتا بلک گمان غالب اوسکا یہہ ہے کہ صرف دیکھنے مین وہ مردہ
تھی شاہد دوازدہم باب متی اور پہلا باب مرقس سے معلوم ہوتا ہے
کہ جناب مسیح نے دریای جلیل کے کنارے شمعون اور اندریاہ کو جال
ڈالتے دیکھا اور اونسے کہا کہ تم میری پیچھے آؤ کہ مین تمہین آدمیونکا شکاری
بناؤنگا اور وے جال چھوڑکر اوسکے پیچھے ہو لیئے اور وہانسے تھوڑی
آگے بڑہ کے یعقوب اور یوحنا کو کشتی پر دیکھا اور اونہین بلایا وے
بھی ساتھہ ہو لیئے اور یوحنا سے معلوم ہوتا ہے پہلے روز اندریاہ اور

اونکا دوست کہ جسکو مفسرین یوحنا سمجھتے ہین قریب دریای یردن کے ملے اور پہر دوسرے روز اندریاہ کے کہنے سے اونکا بہای شمعون پطرس آکر ملا اور اوسکے دوسرے روز مسیح نے وہان سے جلیل کی طرف ارادہ کیا اور راہ مین فلپ اور نتانائیل ملے مسیں ان بیانون مین کئی وجہ سے فرق ہے اول یہہ کہ موافق دو انجیلون اول کے شمعون اور اندریاہ اور یعقوب اور یوحنا دریای جلیل کے کنارے ملے تہے اور موافق یوحنا کے قریب دریاے یردن کے دوم یہہ کہ موافق اون دونون کے پہلے اندریاہ اور شمعون کو جال ڈالتے دیکہکر دریائی جلیل کے کنارہ سے ساتہہ لیا اور پہر تہوڑے عرصہ کے بعد یوحنا اور یعقوب کو دوسری کنارے سے اور موافق یوحنا کے اول اندریاہ اور یوحنا قریب اردن کے ملے پہر دوسرے روز اندریاہ کے کہنے سے پطرس ملا اور جب اس ماجرے کے دوسرے روز جلیل کی طرف چلے راہ مین فلپ اور نتانائیل ملے اور اسمین یعقوب کا ذکر بہی نہین سیوم یہہ کہ موافق دونون اول کے تبے مچہلیان پکڑنے کی طیاری کر رہے تہے اور موافق یوحنا کے جال مچہلی کا کچہہ پتا نہین بلکہ اندریاہ اور یوحنا حضرت یحیی سے تعریف مسیح کی سنکر اور پطرس اندریاہ سے سنکر آئے تہے اور باب ۵ لوقا سے سمجہا جاتا ہے کہ شمعون اور یوحنا اور یعقوب یکبارگی جلے ملے تہے اور اندریاہ کا صراحۃ اوسمین نام مذکور نہین

شاہد سیزدہم باب ۱ متی اور باب ۳ مرقس اور باب ۶ لوقا مین نام بارہ
حواریون کے لکہے ہین اور ان گیارہ نامون مین اتفاق ہے پطرس اندریاہ
یعقوب یوحنا فلپ برتولما ثوما متی الفی کا بیٹا یعقوب
شمعون کنعانی یہودا اسکریوطی مگر بارہوین مین لوقا اختلاف کرتا ہے کیونکہ
متی لکہتا ہے وہ لبی تہا جسکا لقب تدی ہے اور مرقس تدی لکہتا ہے اور
لوقا کہتا ہے کہ وہ یہودا بہائی یعقوب کا ہے **شاہد چہاردہم**
مطالعہ باب ۲۰ و ۲۱ متی اور باب ۱۰ و ۱۱ مرقس سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب
مسیح یریحو سے چلکر یروشالم کو آئے اور باب ۱۱ و ۱۲ یوحنا سے معلوم
ہوتا ہے کہ افرائم سے چلکر بیت عینا مین آئے اور رات کو وہان رہے
اور دوسرے روز یروشالم کو گئے **شاہد پانزدہم** باب ۱۴ مرقس مین ہے
۱ و ۲ ہندسہ دو دن کے بعد فسح اور فطیری روٹی کی عید تہی الخ ۳ اور جب
وہ بیت عینا مین کوڑہی شمعون کے گہر کہانے بیٹہا ایک عورت بیش قیمت
اچہا عطر مرمر کی شیشی مین وہان لائے اور اوس شیشی کو توڑکر اوسکے
سر پر ڈال دیا ۴ تب بعضے بعضے اپنے دلمین آزردہ ہوکے کہنے لگے عطر کی
یہہ خرابی کس لیئے ہوئے کیونکہ یہہ عطر تین سو دینار کو بک سکتا ۵ اور غریبونکو
دیا جاتا اور وے اوسے ملامت کرنے لگے ۶ تب یسوع نے کہا اوسے
چہوڑ دو کیون اوسے ستاتے ہو اوسنے میرے ساتہ اچہا سلوک کیا ہے

٧ اسواسطے کہ غریب لوگ ہمیشہ تمہارے ساتھہ ہین اور جب تم چاہو اونسے
نیکی کرسکتے ہو پر مین ہمیشہ تمہارے ساتھہ نہونگا اور باب ۲۶ متی مین یہہ حال
موافق مرقس کے ہے مگر یہہ فقرہ تب بعضے بعضے الخ متی مین یون ہے ٨
اوسکے شاگرد یہہ دیکہکر خفا ہوکے کہنے لگے اوسکی بربادی کیون ہوئی ٩
کیونکہ یہہ عطر بڑے دامون کو بکتا اور وہ محتاجون کو دیا جاتا اور باب ٧ لوقا
مین ہے ٣٦ پہر ایک فروسی نے اوس سے عرض کی کہ میرے ساتھہ کہا
اور وہ فروسی کے گہر جاکے کہانے بیٹہا ٣٧ اور دیکہو اوس شہر مین ایک
عورت تہی جو گنہگار تہی جب جانا کہ وہ فروسی کے گہر کہانے بیٹہا ہے سنگ مرمر کے
عطردان مین عطر لاتی ٣٨ اور اوسکے پانونکے پیچہے کہڑے ہوکے رو رو کے آنسو سے
اوسکے پانو دہونے لگی اور اپنے سرکے بالون سے پونچہہ کے اوسکے پانوکو چوما اور
عطر ملا ٣٩ اور اوس فروسی نے جس نے اوسکی ضیافت کی تہی یہہ دیکہکر
دل مین کہا کہ یہہ اگر نبی ہوتا تو جانتا کہ یہہ رنڈی جو اوسے
چہوتی ہے کون اور کیسی ہے کیونکہ گنہگار ہے الخ اور باب ١٢ یوحنا مین ہے
١ پہر یسوع بیت عنیا مین جہان العازر تہا جسے اوسنے مردونمین سے
اوٹہایا تہا فسح سے چہہ روز آگے آیا ٢ وہان اونہون نے اوسکے لیئے کہانا
تیار کیا اور مرتا خدمت کرتی تہی اور ایک اون مین سے جو اوسکے ساتہہ
کہانے بیٹہے تہے العازر تہا ٣ تب مریم نے ناردین کا آدہہ سیر خالص

اور قیمتی عطر لیکر یسوع کے پانون پر ملا اور اپنے بالون سے اوسکے پانون
پونچھے اور گہر عطر کی بو سے بہر گیا تہا ۵ تب یہود ا اسخریوطی جو
شمعون کا بیٹا اور ایک اوسکے شاگردون مین سے اور اوسے پکڑوایا
چاہتا تہا کہا ۵ کہ یہہ عطر تین سو دینار کو کیون نہ بیچا گیا اور محتاجون کو دیا
گیا ۵ تب یسوع نے کہا کہ اوسے چہوڑ دے کہ اوسنے یہہ میرے روز
دفن کے لیئے رکہا تہا ۵ کیونکہ محتاج ہمیشہ تمہارے ساتہہ ہونگے پر مین ہمیشہ
تمہارے ساتہہ نہین انتہی پس دیکہو کہ لوقا کی تحریر اور تینون انجیلون کی تحریر
کئی وجہ سے مخالفت رکہتی ہے اول یہہ کہ وقوع اس حال کا موافق لوقا
کے قبل جلیل کے نکلنے کے ہے اور موافق اون تینون کے متصل یروشلم
کے اوس ہفتہ مین جسمین مصلوب ہوے دوم یہہ کہ موافق لوقا کے وہ عورت
فاحشہ اور گنہگار تہی اور موافق متی اور مرقس کے نیک عورت اور موافق
یوحنا کے مریم بہن العازر کی جسپر حضرت مسیح کی بڑی عنایت تہی سیوم
یہہ کہ موافق لوقا کے اعتراض لوگونکا جہت فاحشہ ہونے اوس عورت کے
اور موافق تینون کے جہت اسراف اور تضیع مال کے تہا چہارم یہہ کہ موافق
لوقا کے حضرت عیسیٰ نے اوس عورت کے پیار کو اور موافق تینون کے نرہنے
اپنے کو ہمیشہ کے لیئے اور رہنے غریبونکو ہمیشہ کے لیئے عذر بیان کیا
اور بلحاظ ان وجہون کے جو ان دونون تحریرونمین اختلاف فاحش تہا
جمہور علما نے یون تطبیق دیے کہ دو بار یہہ امر ظہور مین آیا ہو گا کہ ایکبار

لوقا نے اور دوسرے کو اون تینون نے قلمبند کیا ہے مگر یہہ بہی کچہہ نہین کہ
اون تینون مین بہی اختلاف کچہہ اختلاف مذکورہ بالا سے کم نہین بلکہ
اونمین بہی پانچ طرح سے آپسمین اختلاف ہے اول یہہ کہ وقوع اوس
حال کا موافق متی اور مرقس کے دو دن بعد عید نجات کے اور موافق
یوحنا کے چہہ دن پہلے اوس عید کے تہا دوم یہہ کہ موافق دونون اول کے
شمعون کا اور موافق یوحنا کے العازر کا گہر تہا سیوم یہہ کہ موافق دونون
اول کے اوس عورت نے عطر سر پر ڈالا اور موافق یوحنا کے پانون پر ملا
اور اپنے بالون سے پونچہا چہارم یہہ کہ متی خفگی اور اعتراض کرنیوالونکو
مرید مسیح کے بتلاتا ہے اور مرقس عام لفظ سے تعبیر کرتا ہے اور یوحنا فقط
یہوداہ اسخریوطی بتلاتا ہے پنجم یہہ کہ مرقس قیمت اوس عطر کی زاید تین سو سے
اور یوحنا تین سو کہتا ہے اور ان امورونکا لحاظ کرکے اُرجن لاچار ہوکر تین واقعون پر
حل کرتا ہے مگر دونون توجیہین تحکم ہین اور ظاہر ہین وہ واقعہ ایک ہے کیونکہ بہت
بعید معلوم ہوتا ہے کہ ہر بار عطر دعوت اور کہانے ہی کے وقت ملا جاوے اور ملنے
والی بہی عورت ہی ہو اور ہر بار دیکہنے والے اوس عورت کے فعل پر اعتراض
کرین اور حضرت عیسی اوسکا عذر فرماوین اور عجب ہے کہ جب ایکبار حضرت عیسی
اوس عورت کے فعل کو اچہا کہہ چکے ہون پہر بہی مرید اور حواری اوسپر اعتراض
کرین پس حق یہہ ہے کہ واقعہ ایک ہے اور اختلاف موافق عادت انجیلون کے ہے

کہ اول سے آخر تک یہہ انکی ایک عادت ہے شاہد نادرہم باب ۲۴ متی
مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۶ع ۳ اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹہا تہا اوسکے
شاگردون نے اکیلے اوس پاس آکے کہا ہم سے کہہ یہہ کب ہوگا اور تیرے آنے
اور اس زمانہ کے آخر ہونے کا نشان کیا ہے ۴ تب یسوع نے کہا الخ
۱۵ پس جب تم اوس اجاڑنے والے کی گندی چیز جسکی خبر دانیال نبی
کی معرفت دی گئی مقدس مکان مین کہڑی دیکہوگے ۱۶ تب جو یہودیہ
مین ہو پہاڑون پر بہاگ جائے ۱۷ اور جو کوٹہے پر ہو نہ اوترے کہ اپنے گہر سے
کچہہ نکالے ۱۸ اور جو کہیت مین ہو پیچہے نہ پہرے کہ اپنے کپڑے لیوے ۲۱ کیونکہ
اوسوقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا کے شروع سے اب تک نہ
کبہی ہوئی اور نہ ہوگی ۲۹ اون دنون کی مصیبت کے بعد ترت سورج اندہیرا
ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور ستارے آسمان سے گر جائینگے
اور آسمانکی قوتین ہل جائینگی ۳۰ تب آدمی کے بیٹے کا نشان آسمان پر
ظاہر ہوگا اور اوسوقت زمین کے سارے گہرانے چہاتی پیٹینگے اور ابن آدم
کو بڑی قوت اور جلال کے ساتھہ آسمانکے بادلون پر آتے دیکہینگے
۳۱ اور وہ نرسنگے کے بڑے شور کے ساتھہ اپنے فرشتے بہیجیگا وے
اوسکے چنے ہوؤنکو چارون طرف سے آسمان کے اس حد سے اوس حد تک جمع
کرینگے ۳۴ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ جب تک یہہ سب کچہہ نہ ہولے اوسوقت

سے لوگ گذر نہ جائینگے ۳۵ آسمان اور زمین ٹل جائینگی پر میری باتین ہرگز نہ ٹلینگی
۳۶ لیکن اوس دن اور اوس گھڑی کو میرے باپ کے سوا آسمان کے فرشتون
تک کوئی نہین جانتا ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ء ۲۹ اون روزونمین اوس تنگی کے بعد
فی الفور سورج اندھیرا ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور ستارے
آسمان سے گرینگے اور آسمانونکی قوتین ہل جائینگی ۳۴ مین تم سے سچ کہتا ہون
جب تک کہ یے سب چیزین پوری نہ ہولین یہہ پشت گذر نہ جائیگی فارسیہ ۱۸۴۱
۲۹ و بعد از زحمت ان ایام فی الفور آفتاب تاریک خواہد شد الخ ۳۴
بدرستی کہ بشما می گویم کہ تا جمیع این چیزہا کامل نگردد این طبقہ منقرض نخواہد
گشت اور باب ۱۳ مرقس مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ ۲۴ اور اون دنونمین
اوس تکلیف کے بعد سورج اندھیرا ہوگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا
۲۵ اور آسمان کے ستارے گر پڑینگے اور آسمان کی قوتین ہل جائینگی ۲۶
اور اوسوقت لوگ ابن آدم کو بادل پر بڑی قدرت اور جلال سے آتے
دیکھینگے ۳۰ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اس زمانے کے لوگ جبتک یہہ سب کچھہ
واقع نہووے گذر نہ جائینگے ۳۲ مگر اوس دن اور اوس گھڑی کی بابت
سوا باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہین اور نہ بیٹا کوئی نہین جانتا ہے
اور درس ۳۰ اور ترجمون مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ مین تم سے سچ کہتا ہون
کہ یہہ پشت جبتک یہہ سب کچھہ نہولے گذر نہ جائیگی فارسیہ سنہ ۱۸۴۲ بدرستی کہ

بشما میگویم کہ تا تمامی این چیزہا واقع نگردد این طبقہ منقرض نخواہد گشت
اور باب ۲۱ لوقا مین ہے یہہ ۱۹ ۲۰ ۲۱ اور جب تم دیکہو کہ یروشالم کو
لشکرون نے گہیرا تو جانو کہ اوسکی ویرانی نزدیک ہے ۲۱ تب وے جو یہودیہ
مین ہون پہارونکو بہاگین الخ ۲۲ کیونکہ وے دن انتقام لینے کے اور
سب نوشتنے پورے ہونیکے دن ہین ۲۵ اور سورج اور چاند اور
ستارون مین عجائب دکہائی دینگے اور زمین پر اقوام گہبراہٹ مین گرفتار
ہونگے اور دریا کا اور موجون کا شور ہوگا ۲۷ اوسوقت ابن آدم کو بدلی پر
بڑی قدرت اور حشمت سے آتے ہوئے دیکہینگے ۳۲ مین تم سے سچ
کہتا ہون کہ جب تک کہ سب پورا نہ ہولے یہہ پشت گذر نہ جائیگی انتہی
ان عبارتون سے معلوم ہوتا ہے کہ حواریون نے علامات خرابی ہیکل
اور نزول جناب مسیح اور قیامت سے سوال کیا تہا اوسنے خاص نشان
خرابی اورشلیم کا یہہ فرمایا کہ موافق خبر دانیال کے یروشالم فوجون سے
گہیرا جائیگا اور فرمایا کہ یہہ دیکہکر تم پہاڑون کی طرف بہاگ جاؤ کیونکہ اون
دنون مین ایسی تکلیف ہوگی کہ ابتدای خلقت عالم سے کبہی نہین ہوئی اور وے
دن بدلہ لینے کے ہونگے اور بابت نزول اپنے کے اور قیامت کے فرمایا کہ
بعد اوس مصیبت کے اونہین دنون مین فی الفور وقوع ان دونون امرونکا
ہی ہو جاویگا اور اوس پشت اور طبقہ کے لوگ ان سب چیزونکو دیکہ لینگے اور

پشت نہ گذر یگی کہ یہہ سب چیزین ہو چکین گی مگر اوس دن کی خبر سوائے
اللہ کے کسیکو نہین نہ بیٹے اور نہ فرشتونکو پس ان عبارتون کے ملاحظہ
سے معلوم ہوتا ہے کہ متی کی عبارت مین ورس ۲۸ تک حال خرابی
ہیکل کا اور ورس ۲۹ سے آخر تک حال قیامت اور نزول کا بیان ہوا
ہے اور اسیکو پالس اور اسٹار وغیرہما نے اختیار کیا ہے اور اسیطرح
ورس ۲۴ سے ۲۳ تک عبارت مرقس اور ورس ۲۵ سے آخر تک
عبارت لوقا مین حال قیامت اور نزول جناب مسیح کا بیان ہوا ہے
پس چاہیئے تہا کہ موافق ورس ۳۴ متی اور ۳۰ مرقس اور ۳۲ لوقا کے
وقوع تینون امرونکا اوس پشت کے لوگونکی زندگی مین ہو لیتا تاکہ یہہ
قول مسیح صادق ہوتا کہ اسمان اور زمین ٹل جائینگے پر میری باتین
ہرگز نہ ٹلینگی حالانکہ سوائے خرابی اورشلیم کے اور کچہہ ظہور مین نہ آیا اور قریب
اٹہارہ سو برس کے گذر گئے اور جو تکلف کہ عیسائی عالمون نے اسجا کیئے
ہین قابل التفات کے نہین بلک سب سراسر خلاف انصاف ہین کیونکہ
ورس ۲۹ متی اور ۲۴ مرقس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بعد خرابی
ہونے اورشلیم کے اوسیوقت دنیا مین فی الفور وقوع اون دونون امرونکا
ہی ہو جاویگا اور موافق ورس ۳۴ متی اور ۳۰ مرقس کے اوس پشت کے
لوگ اون تینون امرونکے وقوع کو دیکہہ لینگے اور اسیطرح سے اور دعدے

نزول ہے کہ اوسیوقت کے لوگونکی زندگی مین ہوگا اونکے قولون مسیحی مین بہی
اسیئے جاتے ہین باب ۱۶ متی مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ ۲۷ کہ ابن آدم اپنے باپکے
شکوہ سے اپنے فرشتون کے ساتہہ آویگا اور ہرایک کو اوسکے عمل کی
جزادیگا ۲۸ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اونمین سے جو یہان کہڑے ہین
بعضے ہین جو موت کا مزہ جبتک کہ ابن ادم کو اپنی بادشاہت مین اتا نہ دیکہہ
لین نہ چکہینگے اور فارسیہ ۱۸۴۲ مین ورس ۲۸ یون ہے بدرستیکہ بشما میگویم
کہ استادگان اینجا کسانی میباشند کہ تا فرزند انسان را در حالتیکہ در
ملکوت خود می آید مشاہدہ ننمایند ذائقہ مرگ را نخواہند چشید یہان
صاف اقرار ہے کہ اون لوگون سے جو اوسوقت وہان کہڑے تہے بعضے
زندہ ہونگے کہ نزول مسیحی ہوجاویگا اور ورس ۲۳ باب ۱۰ متی مین ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ تم اسرائیل کی بستیون مین دورہ ست
نہ پہرو گے جب تک کہ ابن آدم نہ آوے اسحاب سے وعدہ نزول کا زندگی
حواریون مین سمجہا جاتا ہے اور حواریون کے قولون سے بہی ظاہرا یہی مفہوم
ہوتا ہے کہ وے امید رکہتے تہے کہ نزول مسیحی جلد ہوگا اور ہم زمانہ
آخری مین ہین چنانچہ نقل بعض اون اقوال کی بطور نمونہ کے عمل مین آتی ہے
ورس ۸ باب ۵ نامہ یعقوب مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ تو یا ہی تم بہی صبر کرو اور
اپنے دل مضبوط رکہو کیونکہ خداوند کا انا نزدیک ہے اور ورس ۷ باب ۴ نامہ اول

پطرس مین ہے پر سب چیزونکا آخر نزدیک ہے اسلیے ہوشیار اور دعا کرنیکے
لیے جاگتے رہو اور ورس ۵ باب ۳ نامہ اول تہسلنیکیو نین ہے ہندیہ ۱۸۴۲
کہ ہم تمہین خداوند کے حکم سے یہہ کہتے ہین کہ وے جو ہم مین سے خداوند
کے آنے تک زندہ اور باقی رہینگے اون سے جو سوگئے ہین آگے نہ بڑہ جائینگے
اور ورس ۵ باب ۴ نامہ فیلپیون مین ہے تمہاری میانہ روی سب آدمیون پر
ظاہر ہو خداوند نزدیک ہے اور باب اول مشاہدات مین ہے ۵ ایسوع
مسیح کے مکاشفات جو خدا نے اوسے بخشے تاکہ اپنے بندونکو وہ باتین
جنکا جلد ہونا ضرور ہے دکھا دے الخ ۳ مبارک ۶ وہ جو اس نبوت کا
کلام پڑہتا ہے اور وے جو سنتے ہین اور اون باتون پر جو اوسمین لکھی ہین
عمل کرتے ہین کیونکہ وقت نزدیک ہے اور ورس ۱ باب ۳ مشاہدات مین ہے
دیکھہ مین جلد آتا ہون الخ اور باب ۲۲ مشاہدات مین ہے ۷ دیکھہ مین جلد آتا ہون
الخ ۱۰ پھر دے مجھہ سے کہا کہ تو اس کتاب کی نبوت کی باتون پر مہر مت کر رکھہ کیونکہ
وقت نزدیک آیا ہے ۲۰ جو اُن چیزون کی گواہی دیتا ہے یہہ کہتا ہے
کہ مین یقیناً جلد آتا ہون الخ اور ورس ۱۱ باب ۱۰ نامہ اول کرنتہیون مین ہے
اور یے سب باتین جو اون پر پڑین نمونہ ہوئین اور ہم جو آخری زمانہ مین ہین
ہماری نصیحت کے واسطے لکھی گئین اور ورس ۱۸ باب ۲ نامہ اول یوحنا ۱۱
مین ہے اے بچو یہہ آخری زمانہ ہے اور جیسا تمنے سنا ہے کہ مسیح کا مخالف

آتا ہے سوا ہی بہت سے مسیح کے مخالف ہوئے ہین اس سے ہم جانتے
ہین کہ یہہ آخری زمانہ ہے اور دلالت ان قولون کی مدعا پر بیانکی محتاج
نہین اور ریلی نے اپنی کتاب مین مان لیا ہے کہ حواری لوگ غلطی سے یہہ
عقیدہ رکھتے تھے اور اوسکی عبارت کی نقل چوتھی فصل کے اخیر مین
تلخیص کے اندر آئی ہے اور صاحب حل الاشکال جواب استفسار مین
لکھتا ہے کہ اس باب مین مسیح ع نے جیساکہ مذکور ہوا ہم اورشلیم کی ویرانی
اور ہم روز آخر کی بابت بیان فرمائی ہے بہذا بعض الفاظ روز آخر و بعضے
اورشلیم پر مرجوع ہین چنانچہ سورج کا تاریک ہونا اور ستارے
آسمان سے گر جانا روز آخر پر اور اس طبقہ کا منقرض نہونا یا یہہ پشت
یا اس وقت کے لوگ گذر نہ جائینگے اورشلیم کی ویرانی پر رجوع کرتے
ہین اس مضمون سے کہ اورشلیم ویران اور برباد ہو جائیگا اوس سے آگے
کہ وے لوگ جو مسیح کے وقت مین تھے سب گذر جائین سو ویساہی ہوا
چنانچہ تواریخ سے معلوم ہوتا ہے پس مسیح کی بات درست ٹھہری
اور مولویصاحب (یعنے صاحب استفسار) کا بیان خلاف انتہی کہتا
ہون کہ ہم بہی مانتے ہین کہ موافق درس ۳ متی کے شاگردونکا سوال علامات
خرابی اورشلیم اور روز قیامت دونون سے تہا اور مسیح ع کے کلام مین
اوس سوال کے جواب مین ان دونون امرونکا بیان ہے مگر تقسیم اس

اس کلام کی اوسطرح سے ہے جیسے کہ پالس اور اسٹار وغیرہما نے علما
مسیحیون سے کی ہے کہ ورس ۲۸ تک بیان خرابی اورشلیم اور ورس ۲۹
سے آخر تک بیان قیامت اور نزول کا ہے اور خلاف اسکے حمل کرنا
بالکل خلاف عبارت متی کے ہوتا ہے اور اس صورت مین جہوٹ
ہونے اسکے مین کوئی شک نہین جیسا بیان اوسکا اوپر گذرا اور
ہمارا اعتقاد نہین کہ یہہ قول مسیح کا تہا اور جہوت ہو گیا بلکہ ہم ایسی
جہوٹی روایتون کو الحاقی سمجہتے ہین اور انجیل متی کے راسا منکر ہین کہ
یہہ متی کی لکہی ہوئی ہو بلکہ ترجمہ اوسکا ہے اور غالبا مترجم نے موافق عادت
مترجمون اہل کتاب کے یا کسی اور نے پیچہے اوسکے اس عبارت غیر صادق کو
لکہدیا ہے اور ایک توجیہ اور جو صاحب حل الاشکال نے بعض علما سے
بعد اوس توجیہ مختار کے نقل کی ہے جو وہ توجیہ جمہور علما مسیحیون کے نزدیک
قابل التفات نہین تو ہم کیون اوسکی طرف التفات کرین علاوہ اسکے ورس ۲۷ و
۲۸ باب ۱۶ متی اور ورس ۲۳ باب ۱۰ متی مین یہہ تاویل چل ہی نہین سکتی
ہے ۱ شاہد مقدمہ باب ۱۲ انجیل متی مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ ۳۹ اوسنے اونہین جواب دیا
کہ اس زمانہ کے بد اور حرامکار لوگ نشان ڈہونڈہتے ہین پر یونہ نبی کے نشان
کے سوا کوئی نشان اونہین دکہایا نہ جائگا ہم کیونکہ جیسا یونہ تین رات دن
مچہلی کے پیٹ مین رہا ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہیگا

اور یہہ جملہ ویسے ہی ہے ابن آدم الخ اور ترجموں میں یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۱۸ اسیطرح
ابن آدم بہی تین رات دن زمین کے اندر رہیگا فارسیہ سنہ ۱۸۴۲ فرزند انسان نیز سہ
شبانروز در شکم زمین خواہد ماند عربیہ سنہ ۱۸۳۱ کذلک یکون ابن الانسان
فی قلب الارض ثلثہ ایام وثلاث لیالی اور ورس ۴ باب ۱۶ متی میں ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اس زمانہ کے بد اور حرامکار لوگ نشان ڈہونڈتے ہیں پہ
یونہ نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان اونہیں نہ دکہایا جائیگا الخ اور باب ۲۰
متی میں ہے ۱۸ دیکہو ہم یروشالم کو جاتے ہیں اور ابن آدم سردار کاہنوں
اور فقیہوں کے ہاتہہ میں سونپا جائیگا الخ ۱۹ اور اوسے غیر قوموں کے حوالے
کرینگے کہ ٹہٹھوں میں اڑاویں اور کوڑے ماریں اور صلیب پہ کہینچیں پر وہ تیسرے
دن پہر جی اوٹہیگا اور ورس ۳۱ اور ۳۴ باب ۸ مرقس کا اسکی موافق ہے
اور باب ۲۷ متی میں ہے ۶۲ دوسرے روز جو طیاری کے دن کے بعد ہے
سردار کاہن اور فریسیوں نے پلاط پاس جمع ہو کر کہا ۶۳ کہ ای خداوند
ہمیں یاد ہے کہ وہ دغا باز اپنے جیتے جی کہتا تہا کہ میں تین دن بعد جی اٹہونگا
ان عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح نے سب حواریوں
اور اسیطرح اپنے اور مریدوں اور کاہنوں اور فریسیوں اور صدوقیوں کے
سامنے کہا تہا کہ میں مارا جاؤنگا اور تین دن اور تین رات زمین کے اندر
ہونگا پہر یروشالم کو جاتے بارہ حواریوں کو اس بات کی خبر دی تہی

اور یہہ بات ایسی مشہور تہی کہ یہودیونکو بہی یقین تہا کہ عیسی ع نے یہہ فرمایا ہے
اسلئے پلاطس سے کہا تہا حالانکہ یہہ بات دو وجہ سے غلط معلوم ہوتی ہے
اول یہہ کہ جناب مسیح بالکل ایک دن اور دو رات زمین کے اندر مدفون رہے
نہ تین دن او تین رات اور اسیجا بمقتضائی انصاف بعض علما مسیحیون نے
مثل پالس اور شلز کی اقرار کیا کہ یہہ تفسیر متی نے اپنے گمان سے موقوف
قول مسیح ع کے ساتہہ ملا دی ہے اور انکا قول نہین اور اصل مطلب انکا
یہہ تہا کہ جیسا یونس سے نینوی والے بدون طلب معجزون کے اوسکی
وعظ اور دعوات پر راضی ہوئے تہے ایسا ہی اس زمانے کے لوگ مجہہ
میرے وعظ اور دعوات پر راضی ہو جاوین دوسرے یہہ کہ جب یہہ خبر ایسی
مشہور تہی کہ یہودی بہی خوب اوس سے واقف تہے اور حواریون نے
بارہا سنا تہا توکسطرح ہو کہ حواریون اور حضرت مریم اور اور مریدون
کیکو یہہ بات یاد نہی اور عروج جناب مسیح تک حواری زندہ ہونے
اونکے مین شک کرتے رہین پس حق یہہ ہے کہ تہے سب فقرے الحاقی
اور ایک نے بنیاد فسانے ہین جو پیچہے سے ملائے گئے اور جناب مسیح نے
ہرگز اس بات مین پیشین گوئی نہین کی اور یہہ سب قول اسکے موندہ
باب ۲ یوحنا مین ہے ہدیہ سنہ ۱۴۲ ۱ ہفتے کے پہلے دن مریم مگدلینہ تڑکے
ایسا کہ ہنوز اندہیرا تہا قبر پر آئی اور پتہر کو قبر سے ٹالا ہوا دیکہا ۲ تب وہ

شمعون پطرس اور اون دوسرے شاگرد پاس جسے یسوع پیار کرتا تہا
دوڑی آئی اور اونہین کہا کہ خداوندکو قبر سے نکال لیے گئے اور ہم نہین
جانتے کہ اونہون نے اوسے کہان رکہا انتہی دیکھو یہہ پیشین گوئی اگر
جناب مسیح نے کی ہوتی تو تینے عورتین کہ جنسے یوحنا نے ایک کا نام لکہا ہے
پتہر کو قبر سے الگ دیکہہ کر فوراً یقین کرتین کہ جناب مسیح اپنی پیشین گوئی
کے موافق زندہ ہوئے اور نہ کہتین کہ لوگ خداوندکو قبر سے چرا لیے
گئے اور ہم نہین جانتے کہ اونہون نے اوسے کہان رکہا اور باب ۲۴ لوقا
مین ہے ۱۰ اور مریم مگدلینا اور یوحنا اور مریم یعقوب کی مان اور دوسری
عورتین جو ساتہہ تہین اونہون نے رسولون سے یہہ باتین کہین ۱۱
پر اونہین اونکی باتین کہانی سی سمجہہ پڑین اور اونکا اعتبار نہ کیا ۱۲ تب
پطرس اوٹہہ کے قبر کی طرف دوڑا اور جہک کر دیکہا کہ صرف کفن پڑا ہے اوس
ماجرے سے اپنے جیمین تعجب کرتا چلا گیا انتہی دیکھو صورت پیشین
گوئی مین حواری لوگ اون عورتون کی باتونکو کیون جہوٹ سمجہتے
اور کیون اونہین یقین نہ آتا اور کیون پطرس حواری جو سب حواریون
مین بڑے ہین قبر کو خالی دیکہہ کر تعجب کرتے اور باب ۱۶ مرقس مین ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ ۱۲ اوسکے بعد وہ دوسری صورت مین اونمین سے
دو کو جسوقت کہ وے چلتے تہے اور دیہات کی طرف جاتے تہے

دکہائی دیا ۱۳ اونہون نے جا کے باقی لوگون کو خبر دی اور اونہون نے بہی اونکی باتون پر یقین نہ لایا آخر اوسینے اون گیارہون کو جب وے کہانے بیٹہے تہے دیکہائی دیا اور اونکی بے ایمانی اور سخت دلی پر ملامت کی کیونکہ اونہون نے اونکی باتونکا جنہون نے اوسکے جی اوٹہنے کے بعد اوسے دیکہا یقین نہ لایا انتہی دیکہو صورت بیشین گوئی مین باوجودیکہ پہلے عورتین گواہی دے چکی تہین اور پہر دوسری بار دو حواریون نے گواہی دی تہی کسطرح ہوتا کہ باقی حواری یقین نہ لاتے اور سبحان اللہ عجب ماجرا ہے کہ سالہا سال صحبت جناب مسیح کی پائی پہر بہی سخت دلی اور بے ایمانی حواریون مین موجود رہی

شاہد ۱۸ سیزدہم ورس ۵ باب ۱۵ نامہ اول کرنتہونین مین یہے ہے کہ ۔ اور کیفاہ (یعنے پتر) کو اور اوسکے بعد بارہون کو دکہائی دیا تہا حالانکہ یہہ صریح غلط ہے کیا پولوس مقدس کو اوسوقت یاد نرہا کہ اون بارہ مین کا ایک جو یہودا اسخریوطی تہا بعد گرفتار کرانے جناب مسیح قبل مصلوب ہونے اونکے اپنے فعل سے پشیمان ہو کر پہانسی لگا کر مرگیا تہا جیسا باب ۲۷ متی مین مصرح ہے اسلیئے ورس ۱۴ باب ۱۶ مرقس مین ہے کہ جناب مسیح جی اوٹہنے کے بعد گیارہونکو دکہائی دیئے اور اس شبہہ کے دفع کرنیکو بعض نے حضرات مسیحیون دیندار سے تحریف کر کے بارہ کو گیارہ بہی بنا دیئے تہے مگر حیف کہ وہ تحریف چل نہ سکی

شاہد ۱۹ نوزدہم

وارڈ صاحب کتاب اغلاط نامہ کے صفحہ ۳ مین لکھتا ہے کہ جان کالون
عقیدی حوارییں مین شک رکھتا تہا کہ حواریونکا بنایا ہوا ہے یا نہین اور اس
جملے کو کیونکہ بہت سے بلائے گئے پر چنین ہوئے تہوڑے ہین جو ورس ۱۶
باب ۲۰ متی مین ہے رد کرکے خارج کرتا تہا انتہی دیکہو جان کالون مقتدا ہے
فرقہ پروٹسٹنٹ کے نے دو باتین ہمکو عنایت کین ایک یہہ کہ عقیدہ
حواریونکا جسکو مسیحی ہمارے زمانہ کے مدار ایمان کا گنتے ہین حواریونکی
طرف نسبت اوسکی کسی دلیل قطعی سے ثابت نہین دوسرے یہہ کہ وہ فقرہ انجیل
متی مین مردود اور قابل نکالدینے کے ہے **شاہد بست و ششم** ورس ۲۶
باب ۲ مرقس مین ہے وہ کیونکہ سردار امام ابیاتہر کے وقت مین خدا کے
گہر مین جاکے اون نذر کی روٹیونکو جنکا کہانا سوائے اماموں کے کسیکو روا نہ تہا
کہا گیا اور اپنے ساتہیون کو دیا انتہی کہتا ہون مین کہ لفظ ابیاتہر کا غلط ہے
اور نام اوس سردار امام کا اخیملک تہا جیسا باب ۲۱ کتاب اول سموئیل مین ہے
شاہد بست و یکم ورس ۹ باب ۲۷ متی مین ہے تب وہ جو یرمیا نبی کی
معرفت سے کہا گیا تہا پورا ہوا الخ کہتا ہون مین کہ یہہ لفظ یرمیا کا اسمیں غلط ہے
ذکریا چاہیئے کیونکہ ورس ۱۲ و ۱۳ باب ۱۱ ذکریا مین عبارت قریب قریب
اس عبارت متی کے پائی جاتی ہے گو ظاہر مین باعتبار لفظ اور معنی کے
ان دونون عبارتون مین بہی بڑا فرق ہے اور کتاب یرمیا مین تو اسکا

پتا ہی نہین لگتا وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ منطبعہ سنہ ۱۸۴۱ع کے
صفحہ ۲۶ مین لکھتا ہے کہ مستر جول اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ مرقس نے
ابیملک کی عوض غلطی سے ابیاتہر لکھا ہے اور متی نے غلطی سے زکریا کی جا
یرمیا اور تفسیر ڈوائی اور رچرڈ مینٹ مین ذیل ورس ۹ باب ۲۷ متی مین ہے
کہ یہ الفاظ جو یہان منقول ہین کتاب یرمیا مین نہین پائے جاتے بلکہ
کتاب زکریا کے ورس ۱۲ باب ۱۱ مین اور بعض اسکی توجیہون سے یہہ ہی ہے
کہ کاتب نے اول زمانہ مین وقت نقل کی غلطی سے نام یرمیا کا بجائے زکریا کے
لکھدیا ہے اور وہ غلطی بعد اسکے داخل متن ہوی جیسا کہ بشپ پیرس نے
لکھا ہے انتہی دیکھو موافق توجیہ مختار اس مفسر کے یہہ غلطی مسلم ہو کر کاتب
کیطرف منسوب ہوی اور ہارن صاحب جلد اول شرح انجیل کے
صفحہ ۶۲۵ مین لکھتا ہے کہ انجیل نویس نے اصل مین نام پیغمبر کا نہین لکھا
تہا لیکن کسی کاتب نے پیچہے سے نام یرمیا کا درج کردیا ہے اور بارہوین
صدی کے دو نسخو مین اور ترجمہ سیریانی اور پچہلے ترجمہ فارسیہ وحاشیہ ترجمہ یونانی
اور بعض پچہلی نقلو مین نام یرمیا کا متروک ہے اور اس احتمال کو کہ متی نے
نام یرمیا کا نہ لکھا تہا یہہ بات غالب اور قوی کرتی ہے کہ متی غالباً ایسے
حوالون مین نام نبیونکا نہین لکھا کرتا اور دیکھو صفحہ ۳۱۵ - اور ۳۸۶
انتہی ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ صفحے اوسی جلد اول کی مراد ہون مگر

اوسمین پتا نہین بلکہ جلد دوسری کے اوہنین صفحون مین یون ہے ہیں
حوالہ مین کچہہ تہوڑی مشکل نہین اور کتاب یرمیا مین ایسی پیشین گوئی نہین
پائی جاتی اور درس ۱۲ باب ۱۱ زکریا مین اس قسم کی پیشین گوئی
پائی جاتی ہے لیکن متی کے الفاظ کو اوسکے لفظون سے مطابقت نہین
بعض محققین کی یہہ رای ہے کہ متی کے نسخہ مین غلطی ہوئی اور کاتب نے
یرمیا بجای زکریا کے لکہدیا یا یہہ کہ یہہ لفظ الحاقی ہے گریس بیک کے نسخہ مرقومہ
گیارہوین یا بارہوین صدی کی مین جسپر نمبر ۳۳ کا ہے اور نسخہ مرقومہ
بارہوین صدی کی مین جسپر نمبر ۱۵۷ کا ہے اور اسیطرح پہلے ترجمہ سریانی
اور نئے ترجمہ یونانی اور ایک یا دو نسخے پرانے اٹالک اور بعض ادن
نسخون مین جنکا اگسٹائن نے حوالہ لیا ہے اور ایک نسخہ لاٹن مین جسکا
حوالہ لوکابروجن سیس نے لیا ہے یہہ لفظ نہین پایا جاتا اور ایک نسخہ
گریس بیک مین جسپر نمبر ۲۲ کا تہا لفظ زکریا کا بجای یرمیا کے لکہا ہے اور
پہلے ترجمہ سریانی کے حاشیہ پر اور نسخہ عربیہ پجل والے مین یہی لفظ
یعنی زکریا) لکہا ہے اور ارجن اور یوسی بیس اسیکو سچی عبارت گمان کرتے مین
اور بڑے محققون نے خیال کیا ہے کہ نوان اور دسوان اور گیارہوان
باب زکریا کا تصنیف یرمیا کی ہے اور ممادہ اور مسلمان بابون سے اس امر کو
اب سمجہتے ہیں دیکہو ڈاکٹر ہمنڈ اور میڈ اور بشپ کڈر اور لوہنر کی کتابون کو

لیکن جلد چوتھی کے صفحہ ۲۲۳ کو بھی دیکھو کہ اوسجادلیلون سے ثابت کیا گیا ہے
کہ تیے باب حقیقۃ ذکریا کے لکھے ہوئے ہین اور بہت غالب یہہ ہے کہ اصلی
عبارت متی کی بدون ذکر نام کے یون تھی وہ جو معرفت نبی کے کہا گیا
تھا الخ اور یہہ گمان قوی ہوتا ہے اس بات سے کہ متی اکثر اپنے
حوالو نمین نام پیغمبرونکو چھوڑ دیتا ہے دیکھو ورس ۲۲ باب ۱ اور ورس ۵
باب ۲ اور ورس ۳۵ باب ۱۳ اور ورس ۴ باب ۲۱ کو اور ہنجل نے چھوڑ دینے کو
پسند کیا ہے اور بعد اسکے ہار نصاحت نے ایک توجیہ اور ڈاکٹر لائٹ فٹ کی
لکھی ہے اور جلد چوتھی کے صفحہ ۲۲۳ مین بیان حال کتاب ذکریا مین لکھتا ہے
کہ اس کتاب کے آخر مین بہ نسبت اول کے بیان صاف اور مضمون
عالی ہے اور اول مین پوشیدہ اور اس فرق کے سبب مسٹر میڈ اور
ڈاکٹر ہمنڈ اور بعض محققین متاخرین نے خیال کیا ہے کہ باب ۹ اور ۱۰ اور
۱۱ اس کتاب کا تصنیف ذکریا کی نہین اور جو ورس ۹ و ۱۰ باب ۲۷ متی مین
نام یرمیا کا بجاے ذکریا کے لکھا ہے اور تینون بابون مین ایکہی پیشین
گوئی کی گفتگو ہے تو اس سے وے سمجھتے ہین کہ تینون باب تصنیف یرمیا
کی ہین لیکن جو عبارت ذکریا کی اوس زمانہ کی زبان سے جو بعد قید بابل کے گذرا
مطابقت رکھتی ہے تو بہت غالب یہہ ہے کہ کاتب کی غلطی سے نام یرمیا
کا متن کی عبارت مین داخل ہو گیا ہے اور محاورہ اور طرز نظم کا اور گواہی کسی

اور بحث اخیر اس کتاب کی سب ثابت کرتے ہین کہ یے تینون باب اوسی
مصنف کی تصنیف ہین جسکی اول کتاب تصنیف ہے پس وے تصنیف
یرمیا کی ہوسکتی ہین جیسے منڈ وغیرہ نے خیال کیا اور نہ کسی اور کی جو بہت
زمانہ اوس پیغمبر سے گذرا ہو جیسا ارچ بشپ نیوکم اور ارچ بشپ سکراور
ڈوڈرلین نے خیال کیا ہے اور حاشیہ مین اوسی صفحہ کے اندر لکھتا
کہ ڈاکتر اف بی کوسٹر نے اچھی طرح سے ثابت کیا ہے کہ عبارت اور
محاورہ اور مقصود سے معلوم ہوتا ہے کہ تصنیف ذکریا کی مین انتہی ان عبارتو
ہارن صاحب سے معلوم ہوا کہ یہہ موضع بہت مشکل ہے اور کتاب یرمیا مین
اسکا پتا نہین اور عبارت متی کی عبارت ذکریا سے مطابقت لفظی نہین رکھتی
اور مختار ہارن صاحب کا یہی ہے کہ عبارت متی مین کسیکا نام نہ تھا کاتب نے
غلطی سے یرمیا کا نام داخل کر دیا ہے اور دو نسخون گریک اور
پچھلے ترجمہ سریانی اور نئے ترجمہ فارسی اور ایک نسخہ لاٹن اور بعضے
نسخون انگلستان مین یہہ لفظ چھوڑا گیا ہے اور نسخہ عربیہ انجیل والے مین
ذکریا بجائے یرمیا کے لکھا گیا اور ارجن اور یوسیبیس اسکو سچی عبارت
گمان کرتے تہے اور قول ڈاکتر منڈ اور ریڈ وغیرہما کا مردود ہے بہرحال اسیجا
انجیل متی کی غلطی سے خالی نہین گو مفسر اپنے قول مختار مین اسکو کاتب
کیطرف نسبت کرتے ہون **فصل چوتہی** اس بات کے بیان مین کہ

عیسائیون کے نزدیک سب تحریر انبیاء اور حواریون کی الہامی نہین
ہوتی اور وے لوگ گناہون سے بجدیکہ بت پرستی اور شرک سے بہی کہ
کوی گناہ اس سے بڑہ کر نہین معصوم نہین ہوتے اور صدور کرامت کا اور
اسیطرح مستفیض ہونا روح القدس سے دلیل نبوت کی نہین بلکہ نبوت
کی کیا دلیل ایمان کی بہی نہین جانا چاہیئے کہ یہہ تینون امر انکے بڑے بڑے
علماء کے قولون اور معتبر کتابون سے ثابت ہین اور انکے اثبات کے لیئے
کچہہ کچہہ شواہد نقل ہوتے ہین سنیئے ہارن صاحب جلد اول شرح انجیل
کے صفحہ ۱۳۱ مین لکہتا ہے کہ اگر ہم تسلیم کرین کہ بعض کتابین پیغمبرون کی
جاتی رہین تو کہتے ہین کہ وے کتابین الہام سے نہین لکہی گئی تہین اور
اس بات کو آگستائن بڑی قوی دلیل سے ثابت کرتا ہے اور کہتا ہے
کہ سلاطین یہود اور اسرائیل کی تاریخو مین بہت ایسی چیزونکا ذکر ہے
جنکا بیان وہان نہین اور حوالہ انکے بیان کا اور پیغمبرون کی کتابون کیطرف
ہے اور بعض جا نام اون پیغمبرونکا بہی مذکور ہوا ہے اور وے کتابین
اس قانون مین جسکو کلیسیا خدا واجب التسلیم مانتا ہے موجود نہین اور سبب اسکا
سوای اسکے نہین بتلا سکتا کہ تحریر پیغمبرون کی جنکو روح القدس بڑی بڑی
چیزین سندی مذہب کی الہام کرتا تہا دو طرح تہی ایک مثل مورخون
زیانہ واے کے (یعنی بغیر الہام کے) دوسرے الہام سے اور انکے دونون

بیان ہارن صاحب

مکتوبات مین ایک فرق تہا کہ اول انکی طرف اور دوم خدا کیطرف منسوب ہوتے تہے اور اول سے ہمارے علم کی زیادت اور دوسرے سے ہمارے دین اور قانون کی سند مقصود تہی ۲ یہ ارنا صاحب اوسی جلدکے صفحہ ۲۳۲ مین بیان حال کتاب جنگ نامہ خدا مین جسکا ذکر درس ۱۴ باب ۲۱ کتاب شمار مین ہے لکہتا ہے کہ یہ کتاب جسکا گم ہونا مظنون ہے موافق رائی بڑے محقق ڈاکٹر لائٹ فٹ کے وہ تہی جسکو موسی نے بعد شکست دینے عمالیق کے خدا کے حکم سے بطور تذکرہ اور یادداشت یوشع کے لکہی تہی پس معلوم ہوتا ہے کہ اوس کتاب مین فقط حال اوس فتح کا اور تدبیرین انتظام لڑائی آیندہ کی بطور تعلیم یوشع کے مرقوم تہین اور کسیطرح سے وہ الہامی نہ تہی اور نہ جز کتاب قانونی کا ۳ اور جمع کرنے والے تفسیر ہنری اور اسکاٹ کی آخر جلد اوس تفسیر مین عذر جاتے رہنے بعضی کتابونکا یون بیان کرتے ہین کہ ضرور نہین کہ ہر لکہا پیغمبر کا الہامی یا قانونی ہو اسلیے کہ حضرت سلیمان نے بعض الہامی کتابین لکہین یہہ ضرور نہین کہ جو انہون نے بطور تاریخ کے لکہا وہ بہی الہامی ہو اور یاد رکہا جاوے کہ پیغمبر اور حواری خاص خاص مطلب در موقع پر الہام کیے جاتے تہے انتہی ان تینون عبارتون سے اقرار ان مفسرون اور اگستاین کا صاف اس امر پر ہے کہ سب تحریر پیغمبرون کی الہامی نہین ہوتی اور جو کتابین گم ہوگئین بالبداہہ

نہتین اگرچہ یہہ امر صرف ایک تحکم ہے کہ گم ہوئی کتابین الہامی نہتین
اور جنگ نامہ خدا کا باوجودیکہ بحکم خدا لکہا گیا تہا پہر بہی غیر الہامی تہا لیکن
اسمجا ہمارے مطلب کو مفید ہے ۱۴ اور کلی بی شمس کہتا ہے کہ متی اور
مرقس الیس مین تحریر حالات مین مخالفت کرتے ہین اور جب یے دونون
متفق ہوجاوین تو انکے قول کو لوقا کے قول پر ترجیح دیجاویگی انتہی اس
قول سے دو باتین معلوم ہوین ایک یہہ کہ متی اور مرقس کی تحریر مین
بعض جا اختلاف معنوی ہے کیونکہ موافقت لفظی تو کسی قصہ مین نہین
دوسرے یہہ کہ کلام تینون انجیلیون کے الہامی نہین ورنہ صورت الہامی
ہونے مین کلام متی اور مرقس کے ترجیح کے کیا معنے ۵ درس ۱۴ باب ۵ نامہ
یعقوب مین ہے ہندیہ ۱۴۲ جو کوئی تم مین بیمار پڑے تو مجلس کے قیسو نکو
بلاوے اور وے اوسپر خداوند کے نام سے تیل ڈالکے اوسکے لیئے
دعا مانگین انتہی اس مین یعقوب حواری حکم ملنا دی تیل کا قیسون سے
دیتے ہین اور اس حکم کے حق مین جناب لوتہر اپنی کتاب کی جلد دوم مین
لکہتے ہین کہ گو یہہ نامہ یعقوب کا ہو لیکن مین جواب دیتا ہون کہ حواری کو نہین
پہنچتا کہ اپنی طرف سے سیکرمنٹ (یعنے حکم شرعی) بنا دیوے یہہ منصب
صرف حضرت عیسی کا تہا انتہی دیکہو اگر یعقوب حواری کی تحریر موافق الہام
اور وحی کے ہوتی تو ہرگز پیشوای فرقہ پروٹسٹنٹ کا انکار سے پیش نہ آتا

حالانکہ صاف انکار کرکے کہتا ہے کہ احکام شرعیہ کے مقرر کرنے کا منصب
صرف حضرت عیسیٰ کے لیئے تہا نہ حواریین کے لیئے آبا سوبر اور لیافان لکہتے
ہین کہ روح القدس نے جنکی تعلیم اور مدد سے انجیل نویسون اور حواریون نے
لکہا ہے اُنکے لیئے کوئی زبان نہین ٹہرادی تہی بلکہ اوسنے اونکے دلونمین
صرف مطلب سمجہا دیا اور غلطی مین پڑنے سے بچا لیا اور ہر ایک کو اختیار
دیا کہ اپنے اپنے محاورہ اور عبارت مین اسکو ادا کرے اور جیسے ہم اُن
پاک لوگونکی لیاقت اور مزاج کی موافق انکی کتابون مین محاورہ کا فرق
پاتے ہین ویسا ہی وہ شخص جو اصل زبان سے ماہر ہوگا متی اور لوقا اور
پولوس اور یوحنا کے محاورہ مین فرق پاویگا اور اگر روح القدس حواریون کو
عبارت بتلا دیتا تو یہہ بات ہرگز نہوتی بلکہ اسحالتمین کتب مقدسہ مین سے
ہر کتاب کا محاورہ یکسان ہوتا علاوہ اسکے بعضے ایسے معاملے ہین جسمین
الہام کی حاجت ہی نہین مثلاً جب اون لوگون نے بچشم خود دیدہ یا معتبر
گواہون سے سنکر لکہا ہے جب لوقا نے انجیل کا لکہنا اختیار کیا وہ کہتا ہے
کہ اوسنے اون چیزونکا حال اون لوگون سے جو انکہ سے دیکہنے والے
تہے سنکر لکہا ہے اور اسلیئے کہ وہ سب چیزون سے واقف تہا اوسنے
مناسب جانا کہ وہ باتین پہلی آنیوالی پشتونکو پہنچاوے تاکہ مصنف جیسے الہی
باتون کی خبر روح القدس سے پہونچی تو ہماوتا یون لکہتا کہ

[illegible]

بتلایا ہے مین نے اون چیزون کا حال بیان کیا پولوس مقدس کا ایمان
لانا کو تعجب آمیز اور خدا کی طرف سے تہا لیکن پہر بہی اوسحال کے بیان
کرنے کیکے لیئے لوقا کو پولوس مقدس یا اسکے ہمراہیون کی گواہی کے سوائے
کچہہ ضرور نتہا اور اسی لیئے اوسمین فی الجملہ فرق ہے لیکن کسیطرح کا تناقض
نہین انتہی ۷ واٹسن کی چوتہی جلد مین رسالہ الہام کے اندر جو ڈاکٹر
بنیسن کے پارافریز (یعنے تفسیر) سے لیا گیا ہے یون لکہا ہے کہ لوقا کا
الہام سے نہ لکہنا اوس سے جو وہ خود دیباچہ مین لکہتا ہے ظاہر ہے یعنے
جیسا کہ اونہون نے جو پہلے سے دیکہنے والے اور کلام کے وعظ کرنیوالے
تہے ہمسے بیان کیا ویسا ہی بہتر ہے اون باتون کو جو ہمارے نزدیک
یقینی ہین لکہنے مین مشغول ہوئے اسلیئے مناسب جانا گیا کہ مین بہی
ابتدا سے اون سب باتون کو اچہی طرح دریافت کرکے تیرے لیئے
لکہون اور اسی بیان کی موافق قدیم علماء کا بہی قول ہے ارینیوس لکہتا ہے
کہ وہ چیزین جو لوقا نے حواریون سے سیکہی تہین ہمین پہنچائین اور جیروم
لکہتا ہے کہ لوقا نے نہ صرف پولوس سے جسنے گوشت مین خداوند سے
صحبت نہین پائی بلکہ اور حواریون سے بہی انجیل کی تعلیم پائی ہے انتہی
دیکہو یہان تک یہ لوگ مطلقاً لوقا کے الہام سے منکر ہین اور جس حالمین
لوقا کو الہام نہ تہا تو پہر اوسکی کتاب کے مستند ہونے کی کوئی وجہ نہین

پائی جاتی ہے اور معاملات دینی مین اوسکو ہرگز قابل اعتبار نہین سمجھہ سکتے
ہین پر بعضے عیسائی اس مقام پر دو عذر پیش کرتے ہین پہلا یہہ کہ پولوس نے
لوقا کی انجیل کو تصنیف ہونے کے بعد دیکھہ لیا ہے اور اس جہت سے
اوسکی صداقت کی نسبت کسیطرح شک وشبہہ باقی نہین رہا
کیونکہ پولوس مقدس شخص الہامی تہا دوسرا عذر یہہ ہے کہ یوحنا نے اناجیل
ثلاثہ یعنی متی مرقس اور لوقا کی انجیل کو دیکھہ لیا ہے اور اوسکا دیکھنا
بمنزلہ الہام کے ہے چنانچہ یہی دونون عذر صاحب رسالہ الہام نے
بہی پیش کیئے ہن سو ہم کہتے ہین کہ یے دونون عذر بیجا ہین اور کسیطرح
قبولیت کی لیاقت نہین رکہتے اول عذر کئی وجہ سے قابل اعتبار کے
نہین ہے پہلے یہہ کہ کافہ علما مسیحیہ کا اسبات پر اتفاق ہے کہ پولوس کا
حال پہلے دفعہ کی قید سے اسکی موت تک نہ تو رسالہ اعمال اور عہد
جدید کی اور کسی کتاب اور نہ قدما کے کلام سے ٹہیک ٹہیک معلوم ہوتا ہے
چنانچہ لارڈنر صاحب جلد چہارم کے صفحہ ۳۳۸ مین لکہتا ہے کہ اس جہت
سے کہ لوقا نے پولوس کی تاریخ کو اسکی رہائی کے بعد سے نہین لکہا ایسی قید سے اسکی
رہائی سے جو ۶۳ء مین ہوئی تہی اسکی موت تک کے سفر وغیرہ کا حال
سچی خبر سے نہین معلوم ہوتا انتہی اور لارڈنر صاحب جلد پانچوین کے
صفحہ ۳۳۵ مین لکہتا ہے کہ اب ہمین حواری کے اوسوقت (یعنے وقت رہائی)

سے اوسکی موت تک تاریخ لکہی ہے لیکن وقت مذکور کی بابت لوقا کے
بیان سے کچہہ مدد نہین ملتی اور عہد جدید کی اور کتابون سے بہی بہت تہوری
اور علی ہذا القیاس بہ کلام قدماء سے زیادہ مدد پائی جاتی ہے اس امر مین
گفتگو ہے کہ پولوس مقدس رہا ہونے کے بعد کہان گیا انتہی پس جب
یہہ ثابت ہو چکا کہ پولوس قید اول کے بعد مجہول الحال ہے تو صرف
متاخرین کا قیاس ہمارے واسطے حجت نہین ٹہر سکتا معہذا اونکا حال
بہی سنئے جاننا چاہئے کہ اس امر کے نسبت دو خیال ہین ایک یہہ کہ پولوس
رہائی کے بعد اسپانیہ کو گیا اور وہان سے آکر روم مین شہید ہوا دوسرا
یہہ کہ بعد رہائی کے یروشلم سے ہوکر اور کلیسیون کی طرف جو اوسنے بنائے
تہے گیا لیکن خیال اول کئی وجہ سے قوی معلوم ہوتا ہے اولاً یہہ کہ خود
پولوس مقدس کے کلام مین اس سفر کا اشارہ پایا جاتا ہے ورس ۲۳
باب ۱۵ نامہ رومیہ مین مرقوم ہے پر اب اسلئے کہ اون ملکونمین جگہہ باقی نہی اور
تمہاری ملاقات کا بہی بہت برسون سے مشتاق ہون سو جب اسپانیہ کو
روانہ ہونگا تم پاس آونگا ایس استقام پر پولوس مقدس کا اسپانیہ کو جانیکا
عزم معلوم ہوتا ہے اور جو کسی دلیل قطعی سے یہہ معلوم نہین ہوتا کہ پولوس
رہائی سے پیشتر اسپانیہ کو ہو آئے ہون تو غالبا بعد رہائی کے ضرور گئے
ہونگے کیونکہ ارادہ موقوف کردینے کی کوئی وجہہ بہی نہین پائی جاتی اور جبتک

کوئی وجہ معقول نہ ہو ظاہر کے خلاف حمل کرنا صریح نے انصافی اور بیجا اور
پولوس پر الزام لگانا ہے ثانیا یہہ کہ ورس ۲۵ باب ۲۰ رسالہ اعمال مین یون
لکھا ہے اور اب دیکھو مین جانتا ہون کہ تم سب جنمین کہ مین خدا کی بادشاہت
کی منادی کرتا پھرا میرا منہہ پھر نہ دیکھو گے انتہی اس سے بہی یہہ ثابت ہوتا ہے
کہ پولوس مقدس اون کلیسیونکی طرف جو مشرق کیطرف اوسنے بنائے
تہے جا نیکا ارادہ نرکہتا تہا ثالثا یہہ کہ کلیمنٹ اسقف روم اپنے نامہ مین یون
لکہتا ہے کہ پولوس تمام دنیا کو راستی سکہلاتا کنار مغرب پر آیا اور
شہادت پاکے پاک جگہہ مین گیا یہان سے بہی معلوم ہوا کہ پولوس مقدس
رہائی پانیکے بعد اسپانیہ کیطرف گیا نہ اون کلیسیونکی طرف جو مشرق
مین تہے پس ان قولون سے بصراحت و وضاحت معلوم ہوتا ہے کہ
پولوس مقدس مغرب کو گیا نہ مشرق کو اور جب یہہ ثابت ہوا تو لوقا کی
انجیل کو دیکہنا محال معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ مذہب جمہور عیسائیون کا
یہہ ہے کہ لوقا نے اپنی انجیل لکہی یا مین جو مشرق مین ہی لکہی ہے اور ظن غالب ہے
کہ اوسنے اپنی انجیل لکہتے ہی تہیوفلس کے پاس جسکے لیئے تصنیف کی تہی روانہ
کردی ہوگی اور یہہ بات کہین سے ثابت نہین ہوتی کہ پولوس اور تہیوفلس سے
ملاقات ہوئی تو بالبداہت ظاہر ہے کہ پولوس نے وہ انجیل کا ہیکو دیکہی
ہوگی دوسری یہہ کہ لوقا کی انجیل کے لکہے جانے سے پولوس کی وفات تک

بہت ہی زمانہ قلیل ہے اور جب متی کی انجیل کو جو سنہ ۴۱ع یا ۳۸ مین یہودیون
لکہی گئی مرقس اور لوقا نے جنہون نے اپنی اپنی انجیل قریب سنہ ۶۴ع
کے لکہی ہین اور اوس عرصہ دراز مین تمام ملک یہودیہ اور یروشلیم مین
پہرا گئے نہ دیکہا ہو تو یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ پولوس نے اتنے عرصہ مین
کہ کل برس یا ڈیڑہ برس کا زمانہ ہوتا ہے اوسکو دیکہہ لیا ہو حالانکہ
اس عرصہ قلیل مین نہ تو پولوس کا لوقا کے پاس آنا اور نہ لوقا کا اوسکے
پاس جانا نہ انجیل کا اوسکے پاس پہنچنا ثابت ہوتا ہے تیسرے یہہ کہ وہ سب
راوی جنکے اقوال سے یہہ قیاس کیا گیا ہے بہت دنون کے بعد ہوئے
ہین یعنے سو اور ڈیڑہ سو اور دو سو برس کے بعد اسکے سوا انکی روایت
کی سند ہی نہین پائی جاتی ہے کہ یہہ روایت اونکو کس سے پہنچی صرف
اپنے گمان کے موافق لکہتے ہین علاوہ برین وہ قول ہی ایسے نہین
جنسے خواہ مخواہ یہہ ثابت ہو کہ پولوس نے انجیل لوقا کے ہر لفظ کو دیکہا
کیلیے ہمکو ارینیوس صرف اتنا کہتا ہے کہ لوقا پولوس کے پیرو نے ایک
کتاب مین اوس خوشخبری کو جسکا وعظ پولوس نے کیا لکہا ہے پس
اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ لوقا نے پولوس سے سنکر لکہا یعنے جو کچہہ
پولوس وعظ کرتا پہرتا تہا اوسمین سے جو کچہہ لوقا کو یاد رہ گیا اوسکو ایک کتاب
مین لکہہ لیا چنانچہ لارڈنر صاحب ارینیوس کے اس قول کو نقل کرکے لکہتا ہے

کہ ربط کلام سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مرقس کی انجیل لکھنی اور پولوس
اور پطرس کی موت کے بعد یہہ بات (یعنے لوقا کا انجیل لکھنا) واقع ہوا ہو
تو اب اس صورت مین پولوس کا انجیل لوقا کو دیکھنا اگو محال عقلی نہو
پر محال عادی ہے تو خالی نہین لیکن چونکہ پادری فنڈر صاحب کے نزدیک
کوئی شی محال نہین لہذا اونکے نزدیک شاید یہان بھی
کوئی مشکل نہو اور ایسا ہی حال ترتیل ین کے قول کا ہی ہے کہ وہ بہی
صرف اتنا کہتا ہے کہ لوقا کی تاریخ عموماً پولوس کی طرف منسوب ہے یعنے
جو کچھہ لوقا نے لکھا سو پولوس سے سنکر لکھا اور باقی رہا قول ارجن کا
اوسکو تو خود صاحب رسالہ ہی لکھتا ہے کہ ارجن کی گواہی ورس ۱۶
باب ۲ نامہ رومیہ پر یا ورس ۸ باب ۲ نامہ تمتھی پر یا ورس ۱۸ باب ۸ نامہ
کرنتھون پر ایسی منسوب ہو رہی ہے کہ مین اوسپر اصرار نہین کرتا
پس جس صورت مین خود اہل کتاب اس گواہی سے دلیل
نہین پکڑتے اور کہتے ہین کہ اس سے ورس ہای مذکورہ کیطرف اشارہ
ہے تو پہر ہمین اسکے جواب دینے کی کیا ضرورت باقی رہی رہا دوسرا
عذر یعنے یوحنا کا لوقا کی انجیل کو دیکہہ لینا سو یہہ بہی مخدوش ہے اور یہہ
ہرگز حجت نہین کیلئے کہ یوسیبیس نے جو لکھا ہے کہ یوحنا حواری نے اون
یعنی اناجیل ثلاثہ کو دیکھا اور پسند کیا اور اپنی گواہی سے اوسکی تصدیق کی

محض یوسی بیس کا زعم ہے اسلیئے کہ وہ اوس روایت کی سند نہین لکہتا
اور ظاہر ہے کہ یوسی بیس جو چوتہی صدی مین تہا اوسنے اس روایت
کو سن سنا کر لکہا ہے اور اگر بالفرض مان بہی لیا جاوے کہ یہہ روایت
کچہہ حقیقت رکہتی ہے تو خدا جانے اوسکے اور یوحنا کے بیچ مین کتنے واسطے
ہونگے اور نہین معلوم کہ وہ وسایط یعنے راوی لوگ کون تہے اور انکی
وثاقت کا کیا حال تہا کیونکہ یوسی بیس سے پیشتر کے لوگونکی کوئی
ایسی روایت ہمکو نظر نہین پڑی اور نہ اونکی ایسی روایت یہہ عذر کر ہوا ہے
خود لکہتے ہین تو ظاہر ہے اونکے پاس اس امر کی بابت کوئی روایت نہین ہے
قطع نظر اسکے یوسی بیس کا قول چندان قابل اعتبار نہین کیونکہ اوسنے
نامہ اَبگرس کو بہی سچا سمجہا تہا حالانکہ وہ کافہ علماء خواہ رومن کاتلک
خواہ پروٹسٹنٹ سب کے نزدیک جہوٹا اور جعلی ہے اس جہت سے کہ
یوسی بیس بے دلیل اوسکے تصدیق کرتا ہے اور علماء متقدمین کا قول
اسباب مین کچہہ نہین پایا گیا علاوہ برین یوسی بیس کو اکثر لوگ بدعتی سمجہتے
اور کہتے ہین کہ یہہ شخص ایریس کے معتقدون مین تہا اور حضرت عیسی کو
صرف بندہ جانتا تہا اور کونسل نائسس مین فقط بادشاہ کے ڈر کے مارے
الوہیت مسیح پر دستخط کیے اور اتہانیسیش کا عقیدہ گڑہ دیا اور دل مین
وہی اعتقاد رکہتا تہا پس ظاہر ہوا اسکا رہے کہ ایسے شخص کا کچہہ لکہنا جسکو

اہل انصاف کچھ اور لفظ سے تعبیر کرتے ہین ہرگز قابل وثوق و اعتبار
نہین ہے اور جیروم کا لکہنا تو کچھ سند ہی نہین کیونکہ اوسنے اوسے
غالبًا اس سے نقل کیا ہوگا اسلیئے کہ وہ اسکے بعد ہوا ہے قطع نظر
اسکے اوس وقت کی روایات کا حال یہہ تہا کہ قدما سے محض افسانون
اور افواہی باتون کو جسے لوگ بازاری خبر کہا کرتے ہین بے تحقیق اور سچ جانکر
لکھدیا کرتے ہیے اور اونکے بعد جو لوگ ہوتے اوسکو کمال ادب سے
تسلیم کرکے نقل کرتے تہے یہان تک کہ یہہ جہوٹی سچی روایتین ایک
پشت سے دوسری پشت کو پہنچتی رہین چنانچہ اس امر کی نسبت ارنصاحب
کا قول مقدمہ کے دوسری فصل مین گذر چکا ہے پس جب تک
کسی سند معتبر سے یہہ ثابت نہوگا کہ یہہ روایت یوسی بیس تک برابر
علی الاتصال راویون کے وسیلہ سے پہنچی ہے اور وہ راوی بہی اہل دیانت
سے تہے تب تک روایت مذکور ہمیر ہرگز حجت نہوگی خصوصًا اس صورت
مین کہ عیسائیون کے نزدیک ترقی مذہب کے لیئے جہوٹ بولنا مستحسن ہو
اور اگر ہم چاہین تو ان قدما کی بہت سی ایسی روایتین یہان نقل
کردین جنمین انہون نے محض اصل بات کو سچ کرکے لکہدیا ہے
اور بعد اوسکے اوس خبر کو متاخرین نے مردود کیا لیکن بخوف طول بحث
اس سے اغماض کیا گیا اور سوای اسکے کیونکر مانا جاوے کہ یوحنانے

ان تینون انجیلون کو دیکہا تہا کیونکہ اوسمین تو تناقض موجود ہے چنانچہ
ان مراتب کی تصریح کیے سیئے قول ہارن صاحب کا نمبر ۶ مقصد کی
فصل تیسری مین گذر چکا ہے کیا یوحنا نے روح القدس کی اعانت سے
تناقض کو صحیح رکہا اور اسکی تصدیق کی کیا وہ روح القدس ایسا تہا
کہ اوسنے تناقض کو حق کہہ دیا حاشا و کلا اگر یوحنا الہامی تہے تو یہہ بات
ہرگز ممکن نہین اور جو عیسائی لوگ اسپر بہی ہٹ کیئے جاوینگے کہ نہین
یوحنا نے دیکہا اور اوسکے دیکہنے سے اناجیل ثلاثہ کی صداقت کی سند
ہو گئی تو ہم کہتے ہین کہ اگر یہہ مانا بہی جاوے تاہم اونکا دیکہنا مفید مطلب
نہین کسلئے کہ اونکا دیکہنا نہ دیکہنا برابر ٹہرتا ہے کیونکہ ممکن نہین کہ الہام
مین تناقض ہو حالانکہ انمین تناقض موجود ہے اور یہہ بات یعنے تناقض کا
ثبوت تیسرے مقصد کی فصل تیسری سے ناظرین پر بخوبی واضح و آشکار ہے
پس ہرگاہ یہہ ثابت ہو چکا کہ لوقا کی انجیل کسی صورت سے الہامی
نہین ہو سکتی تو مرقس کی بہی بدرجہ اولی نہ ہوگی اسلیئے کہ اوسنے بہی
مثال لوقا کی سنکر لکہی ہے چنانچہ صاحب رسالہ بہی خود لکہتا ہے اور نیز
قدما نے کہا ہے کہ پطرس کے ہمراہی مرقس نے اور پولوس کے ہمراہی
لوقا نے اون باتون سے کہ وہ خود واقف تہے یا اورون سے سیکہین نہین
اپنی اپنی تاریخین لکہین انتہی اور اقوال قدما کے بہی اسی کے موافق

ہین لیکن یہان بہی صاحب رسالہ دو قول یوسی بیس کی تاریخ سے اور ایک قول جیروم کا نقل کر کے ویسا ہی عذر جیسا لوقا کے بیان مین کیا تہا پیش کرتا ہے یعنے پطرس نے مرقس کی انجیل کو دیکہ لیا ہے اور اوسکو مستند کردیا سو اس سے قطع نظر کر کے کہ یوسی بیس کے کلام مین یہان تناقض ہے یعنے ایک جا کہتا ہے کہ پطرس نے بمدد روح القدس کے جانا اور اوسکی سند کر کے حکم دیا کہ ہر کلیسہ مین پڑہی جاوے اور دوسری جگہہ کہتا ہے کہ پطرس نے جب اسکی خبر پائی تو نہ منع کیا اور نہ تقویت دی اور اس سے بہی قطع نظر کر کے کہ یوسی بیس کیسا شخص ہے اور اوسکی خبر معتبر ہے یا نہین ہم کہتے ہین کہ سنٹ ارینیوس سنہ ۱۷۸ء مین یون لکہتا ہے پطرس کے مرید و مترجم مرقس نے بعد موت پطرس و پولوس کے وہ چیزین جو پطرس نے وعظ کی تہین لکہہ کر دین انتہی اور لارڈنر صاحب لکہتا ہے کہ اس سے مجہے خیال ہوتا ہے کہ مرقس کی انجیل سنہ ۶۳ یا ۶۴ء کے قبل نہین لکہی گئی اسواسطے کہ پطرس کو اسوقت سے قبل روم مین رہنے کی کوئی وجہ معقول خیال مین نہین آتی اور یہہ تاریخ اون تاریخ لکہنے والے ارینیوس کے موافق ہے جو کہتا ہے کہ مرقس نے اپنی انجیل بعد موت پطرس اور پولوس کے لکہی ہے اور باسنیج ارینیوس کی موافقت کر کے کہتا ہے مرقس کی انجیل سنہ ۶۶ء مین بعد موت پطرس اور پولوس کے لکہی گئی اور

اونکی شہادت اوسیکے نزدیک سنہ ۶۵ مین واقع ہوئی ہے انتہی پس اب
ظاہر اور آشکارہ ہوا کہ پطرس نے مرقس کی انجیل ہرگز نہین دیکھی اسلیئے
کہ یہہ انجیل بعد اونکے موت کے لکھی گئی پس یہہ انجیل بھی الہامی نہین
اب باقی رہین دو انجیلین کہ جنہین عیسائی لوگ اپنی زعم مین حواریون
کی گنتے ہین سو اونکی نسبت بھی صاحب ر الیہہ کہتا ہے کہ خود حواری لوگ جب
دے دین کی بابت بولتے یا لکہتے تھے تو وہ خزانہ الہام جو اونکو حاصل
تہا اونہین درست رکھتا تہا لیکن وے انسان اور ذوی العقول
تھے اور اونہین الہام بھی ہوتا تہا اور جسطرح اور آدمی معاملات
مین الہام بغیر عقل سے بولتے اور لکھتے ہین دیسا ہی وے بھی عام
معاملون مین بولا اور لکہا کرتے تھے اور پولوس مقدس بھی بیئے الہام کے تمتہی
کو یہہ حکم دے سکتا تہا کہ پانی مین تھوڑی شراب ملا لیا کر یا اپنی صحت
بدن کی حفاظت کر جیسا درس ۲۳ باب ۵ نامہ اول تمتہی مین ہے یا تمتہی
کو یون کہے کہ تو وہ لبادہ جسے مینے طراوس مین قرفس کے یہان چھوڑا
اور کتابین خاص کر چمڑے کے ورق لیتا آئیو جیسا درس ۱۳ باب ۴
نامہ دوم تمتہی مین ہے یا فلیمان کو یون کہے کہ تو اسی مین اسکے سوائے ایک کوٹھری
میرے لیئے طیار کر جیسا کہ درس ۲۲ نامہ فلیمان مین ہے یا تمتہی کو یون لکھے
کہ ارسطس قرنت مین رہا طرفیمس کو مین نے ملیطس مین بیمار چھوڑا

جیسا ورس ۲ باب ۷ نامہ دوم تمتھی مین ہے اور البتہہ احوال معاملات کا
میرا نہین بلکہ پولوس مقدس کا ہے ورس ۱ باب ۷ نامہ اول گرنتھون مین
لکھا ہے پر اونکو جنکا بیاہ ہوا ہے مین نہین بلکہ خداوند حکم کرتا ہے اور ورس ۱۲
مین کہتا ہے پر باقیون کو خداوند نہین مین کہتا ہون اور ورس ۲۵ مین
اسطرح کہتا ہے پر کواریون کے حقمین کوئی حکم خداوند کا مجہہ پاس نہین
لیکن مین اپنی صلاح دیتا ہون الخ اور ورس ۶ باب ۱۶ اعمال مین ہم دیکھتے
ہین کہ جب اونسے ایشیا مین وعظ کرنے کا ارادہ کیا وسیے روح
القدس نے منع کیا اور ورس ۷ مین یون ہے کہ اونسے بتانیہ مین جانے
کا قصد کیا لیکن روح القدس نے منع کیا پس حواریون مین کامون کے
لیئے دو اصول تھے ایک عقل دوسرا الہام ایک کی روسے تو عام کامون
مین حکم کرتے تھے اور دوسرے کی روسے دین عیسوی کے باب
مین اسیلیئے یہہ واقع ہوا کہ حواری لوگ مثل اور لوگون کے اپنی خانگی
کامون اور ارادون مین غلطی کرتے تھے جیسا ورس ۳ و ۵ باب ۲۳ اعمال مین
اور ورس ۲۴ و ۲۸ باب ۱۵ رومیہ مین اور ورس ۵ و ۶ و ۸ باب ۱۶
نامہ اول گرنتھون مین اور ورس ۱۵ سے تا ۱۸ نامہ دوم گرنتھون مین انتہی
اور یہہ ہی عقیدہ اور عیسائیون کا بھی ہے چنانچہ اونکے اقوال اوپر
گذرے مین لیکن اگر ذرا بھی انصاف سے تامل کریئے دیکھیئے تو صاف معلوم

ہوجاتا ہے کہ اون دو انجیلونمین کچہہ بہی وحی سے نہین لکہا ہے اور
اونکے مولفونکو الہام کی حاجت ہتی اسلیئے کہ موافق زعم عیسائیونکے
حواریون نے اپنا دیکہا ہوا لکہا ہے اور باسوبر اور لیافان کا قول
گذرچکا ہے کہ جب حواری بچشم خود دیدہ یا معتبر گواہون سے سنکر لکہتے
تہے تو اونکو الہام کی حاجت نتہی سوا اسکے متی کی انجیل تو اصل
عبری مین تہی اور وہ مفقود ہے اور جو باقی ہے سو ترجمہ ہے اور
مترجم کا حال معلوم نہین کہ کون تہا اور کیسا تہا اور ترجمہ کرانے حال
اہل کتاب کا اونکے ترجمون سے بخوبی ظاہر ہے چنانچہ ان سب مترجمون کا
حال مقدمہ کی دوسری فصل مین گذرچکا ہے اور انجیل یوحنا پر تو اولا
یہی گفتگو ہے کہ وہ اونکی تصنیف ہے یا نہین محقق برشنیدر اور استادلن
اور فرقہ الوجین جو دوسری صدی مین تہا اس انجیل کو یوحنا حواری
کی نہین بتلاتے اور قرین قیاس بہی یہی ہے کیونکہ جب دوسری صدی مین
لوگون نے اس انجیل سے انکار کیا تہا تو انکے جواب مین کہین
اریناوس نے یہہ نہین کہا کہ پولی کارپ سے مجہے یہہ خبر پہنچی ہے یہہ انجیل
یوحنا حواری کی تصنیف ہے حالانکہ اریناوس پولی کارپ کا شاگرد ہے
اور پولی کارپ یوحنا حواری کا مرید پس اگر یوحنا کی تصنیف ہوتی تو پولی کارپ
کو ضرور معلوم ہوتا اور وہ اریناوس کو بتلا دیتا کیونکہ

مقام تعجب ہے کہ ارینیوس ذرہ ذرہ سی بات پولی کارپ سے بار بار سنیے اور اس امر مین ایک دفعہ بہی مذکور نہ آوے پس ظاہر و آشکار ہے کہ پولی کارپ کو ہرگز معلوم نتہا کہ یہہ انجیل یوحنا کی ہے اور نہ اونسے ارینیوس کو اسکی خبر دی ورنہ ارینیوس منکرین کے مقابلہ مین یہہ سند ضرور پیش کرتا حالانکہ ایسا نہین ہوا تو اب ثابت ہوا کہ یہہ انجیل یوحنا کی تصنیف نہین ہے اور حق وہ ہے جو برٹشنیڈر اور استاڈلن کہتے ہین لہذا یہہ انجیل بہی غیر الہامی ہے اور جب یہہ چارون انجیلین مروجہ حال غیر الہامی ٹہر چکین تو رسالہ اعمالین حوارین بہی بدرجہ اولی غیر الہامی ہوگیا اسلیئے کہ وہ بہی لوقا کی تصنیف ہے اور لوقا مرد غیر الہامی تہا سوائے اسکے اس رسالہ کو پولوس اور یوحنا کا دیکہنا بہی کہین سے ثابت نہین اور عہد جدید کی باقی کتابون سے نامہ عبرانیہ اور نامہ یعقوب اور نامہ یہودا اور دوم نامہ پطرس اور دوم وسوم نامہ یوحنا اور مشاہدات یوحنا کو تو کچہہ پوچہنا ہی نہین اس جہت سے کہ یہہ سب کونسلی حکم سے الہامی اور حواریونکی تصنیف ٹہری ہین اور وہ حکم کچہہ سندی نہین کیونکہ اوسی کونسل کا ہیچ ہے کہ جسنے ۳۹۷ء مین مشاہدات یوحنا کو الہامی ٹہرا کے داخل قانون کیا کتاب جوڈیتہہ اور کتاب ٹوبیاس اور کتاب وزڈم اور کتاب ایکلیزیاسٹیکس

اور دو کتابون مقابیس وغیرہا کو بہی الہامی ٹہرایا تہا حال آنکہ
یہہ سب کتابین کافہ علماء پروٹسٹنٹ کے نزدیک جہوٹی
ہین قطع نظر اسسے اب تک بہت سے علماء پروٹسٹنٹ
بہی اون کتابون کو حواریون کی تصنیف نہین مانتے ہین چنانچہ
اونکے قول مقدمہ کی دوسری فصل مین گذرے ہین تو باقی
رہے ۱۳ نامہ پولوس مقدس کے اور ایک نامہ پطرس
کا اور ایک نامہ یوحنا کا سوا اونکے لکہنے مین بہی کچہہ
حاجت الہام کی نہ تہی اور نہ وے لوگ کبہی اسکا
دعوہ کرتے ہین بلکہ پولوس مقدس کے کلام سے تو صاف
معلوم ہوتا ہے کہ اونکو خود ہی اسبات مین شبہہ تہا ورنہ وہ
ہرگز نہ فرماتے کہ مجہے بہی گمان ہوتا ہے کہ مجہہ مین روح
القدس ہے نواب صاحب رسالہ کا صرف ایک کچا اور
بوج عذر باقی رہا وہ یہہ کہ یہہ لوگ معاملات دینی مین غلطی
نہین کرتے تہے سو یہہ سراسر لغو اور دعوی بلا دلیل ہے
کیونکہ جب عام معاملو مین غلطی ہونا ثابت ہوچکا اور اوسکا
عیسائیون کو بہی اقبال ہے تو پہر معاملات دینی مین غلطی نہونے
کی کیا وجہ ہے بلکہ اوسکا باعث بغیر الہام تو ثابت نہوا علاوہ اسکے

ہم چند سندین پیش کرتے ہین جن سے بخوبی ثابت ہو جاویگا کہ حواری
لوگ دینی معاملات مین بہی ویسی ہی غلطیان کرتے تہے ١ زوینگلس
اور اور پروٹسٹنٹ کہتے ہین کہ ناموس پولوس مین سب کلام پاک نہین
اور چند چیزو مین اوسنے غلطی کی ہے دیکہو ان علما کے قول کی موافق
سب کلام پولوس کا نہ موافق وحی کے اور نہ خالی غلطی سے ہے ٢
مسٹر فلک پطرس حواری پر الزام غلطی اور جہالت انجیل کا لگاتا
تہا ٣ ڈاکٹر گوڈ اپنی کتاب مباحثہ مین جو فادر کیم مین سے ہوا تہا لکہتا ہے
کہ پطرس نے بعد نزول روح القدس کے غلطی ایمان مین کی ہے ٤ برنٹس
کہ جسکو جوئل صاحب نے فاضل اور مرشد سنجیدہ کہا ہے کہتا ہے
کہ پطرس سردار حواریون کے نے اور برنباہ نے بہی بعد نزول روح القدس کے
کے معہ کلیسیہ یروشالم کے غلطی کہائی ٥ جان کالون کہتا ہے کہ پطرس
کلیسہ مین بدعت بڑہائی اور آزادگی عیسوی کو خوف مین ڈالا اور توفیق
عیسوی کو دور پہینکا اور پطرس اور برنبا اور اورونکو ملامت کرتا ہے
٦ میگڈبی برجنس حواریون خصوصاً پولوس پر الزام غلطی کا لگاتے ہین
٧ وائیٹیکر کہ بڑا عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے کہتا ہے کہ بعد عروج مسیح
کے آسمان پر اور نزول روح القدس کے سب کلیسیہ نے غلطی کی ہے
صرف عوام بلکہ خواص نے بہی بلکہ حواریون نے بہی جو غیر اسرائیلیون کے

دعوت طرف ملت مسیحی کے کی اور پطرس نے اور بہی غلطی رسوم مین کی
اور بہتیرے بڑی غلطیان حواریون سے بعد نزول روح القدس کے ہوئی ہین
دیکہو ان بڑے بڑے عالمون مسیحی کے موافق جناب پطرس سردار
حواریون نے بعد نزول روح القدس کے بہی ایمان مین اور اور مسائل مین
غلطی کی ہے اور انجیل سے جاہل تہے اور کلیسہ مین بدعت بڑہائی اور آزادگی
عیسوی کو خوف مین ڈالا اور توفیق عیسوی کو دور پہینکا اور اسیطرح
برناباہ اور کلیسہ اور سب حواریون خصوصاً پولوس نے غلطیان کی ہین اور
موافق قول وائی ٹیکر کے سب حواریون سے غیر اسرائیلیون کی دعوت مین
طرف ملت مسیحی کے غلطی ہوئی ہے اور کئی قول
حضرت مسیح کے اس بڑے عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کے
قول سے موید ہین باب ۱۰ متی مین ہے ہندیہ ۱۸۴۱ ۵ یسوع نے بارہون کو
حکم کر کے بہیجا اور کہا کہ تم عوام کی طرف نجانا اور سامریونکے کسی شہر مین
داخل نہونا ۶ بلکہ بہ تخصیص اسرائیل کے کہر کی گم شدہ گوسپندونکی
طرف جاؤ اور ورس ۲۴ باب ۱۵ متی مین قول جناب مسیح کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۱
مین اسرائیل کے کہرانے کے گمراہ گوسپندونکے سوا اور کسیکے پاس
نہین بہیجا گیا انتہی اور موافق تحقیق اس فاضل کے دعوت یادریصاحبونکی
مسلمانون اور ہندون کو طرف ملت مسیحی کے بطریقہ اولی غلطی اور

ہٹ دہرمی سے ہے ۸ زنکلیس اپنے نامہ مین بعض کالون کے پیرونکا ہشتم سند ۸
ذکر کرتا ہے کہ کہتے تہے کہ اگر پولوس جینیوا مین آوے اور کالون کی برابر وعظ
کرے ہم پولوس کو چہوڑ دینگے اور کالون کی سنینگے ۹ لواتہروس نہم سند ۹
کہتا ہے کہ بعضے علماء کبار پیرو لوتہر کے کہتے تہے کہ ہم پولوس کے مسئلہ
تو شبہہ کرین لیکن مسئلہ لوتہر اور کلیہ اسپرگ کی کتاب عقاید پر شبہہ
نہین کرتے دیکہو موافق ان دونو قولون کے پیرو جناب لوتہر اور کالون
کے پولوس کے قولون کو ان دونون کے قولون سے کمتر سمجہتے تہے اور ان
دونون کا اجتہاد تو یقیناً خطا سے خالی نہ تہا پس انکے نزدیک پولوس کے
اجتہاد مین کیون نہ خطا ہوگی جاننا چاہیئے کہ ہمنے ان علماء کے قولونکو جو سند اول
سے اب تک مذکور ہوئے ہین کتاب اغلاط نامہ وارد صاحب سے نقل
کیا ہے اور اس کتاب مین مفصل مرقوم ہے کہ کس قول کو اوسنے کہان سے
نقل کیا ہے جسکو منظور ہو وہان دیکہہ لے ۱۰ باب ۱۵ اعمال مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ دہم سند ۱۰
۱ اور بعضے لوگون نے یہودیہ سے آکے بہائیون کو تعلیم کیا کہ بغیر اسکے
کہ تم موسی کی شریعت کے موافق ختنہ کرواو تم نجات پا نہین سکتے ۲ جب تشویش
ہوئی اور پاول اور برنا باہ نے اونسے بہت مباحثہ کیا تو اونہون نے ٹہرایا
کہ پاول اور برنا باہ اونمین سے بعضون کو ساتہہ لیکے اوس سوال کے لیے حواریون
اور پیشواؤن کے پاس یروشلم مین جاوین الخ ۴ جب یروشلم مین پہنچے الخ ۶

تب حواری اور سب پیشوا باہم جمع ہوئے کہ اوس کلام مین تامل کرین
۷ اور جب بہت بحث ہوئی پتہر کہڑا ہوکی الخ ۱۳ اور جب وسے چپ ہوے
یعقوب نے کہا کہ ای مرد بہائیو میری سنو ۱۹ سو میری صلاح یہہ ہے کہ اونکو
جو عوام مین سے خدا کی طرف پہرے ہین تکلیف ندی جائیے ۳۶ چند روز
کے بعد پاول نے برنا با سے کہا آؤ اپنے بہائیون سے ہر ایک شہر مین جہان
ہمنے خدا وند کے کلام کی بشارت دی ہے پہر کے ملاقات کرین الخ ۳۷
اور برنا با نے قصد کیا کہ یوحن کو جسکا لقب مارق تہا ساتہ لیوے ۳۸
پر پاول نے سمجہا کہ ایسے شخص کو جو پمفولیہ مین اون سے جدا ہوگیا اور کام کے
واسطے اونکے ہمراہ نہ آیا ساتہ لینا خوب نہین ۳۹ اور اونمین ایسی
شدت کی آزردگی ہوی کہ وسے آپس سے جدے ہوگئے اور برنا با مارق کو
لیکے قپرس کو تری سے روانہ ہوا انتہی اس عبارت سے صاف واضح ہو کہ
پہلے طبقے کے مسیحی جناب پولوس کو نبی مفترض الطاعۃ نہ سمجہتے تہے اور
نہ انکی باتون کو غلطی سے خالی ورنہ یروشلم کے آنے کی کیا حاجت تہی اور کیون
برنا باہ جہگڑا کرکے جدا ہو جاتا اور بڑی آزردگی پیدا کرتا اور اسیطرح اور
حواری بہی حقیقۃ نبی مفترض الطاعۃ نتہے اور نہ وسے اپنی ذات کو ایسے سمجہتے
تہے اور نہ ایک حواری دوسرے حواری کو ایسا جانتا تہا ورنہ اوس مقدمین
کیون تامل کے لیئے مجتمع ہوتے اور کیون اونمین آپسمین بڑا بحث ہوتی بلکہ

نزاع پنجم

حقیقت مین حواری لوگ اور اسیطرح پولوس مجتہد اس مذہب
عیسوی کے تہے اور حکم انکا بطور اجتہاد کے تہا نہ بطور وحی کے اور ایک
حواری دوسرے کو بمنزلہ مجتہد کے جانتا تہا اور یعقوب حواری صاف
کہتے ہین کہ میری صلاح یہہ ہے الخ ۱۱ باب دوم نامہ گلتیون مین یہہ ہے آیہ ۱۱
۱۱ پر جب پطرس انطاکیہ مین آیا تو مینے رو برو اوس سے مقابلہ کیا اسلیے کہ وہ
ملامت کے لایق تہا ۱۲ کیونکہ وہ بیشتر اوس سے کہ کئی شخص یعقوب کے
یہان سے آئے غیر قومون کے ساتہہ کہایا کرتا تہا پر جب وے آئے تو
مختون سے ڈر کے پیچہے ہٹا ۱۳ اور الگ ہوا اور باقی یہودیون نے بہی
اوسکی طرح مکر کیا یہان تک کہ برنابا بہی دب کر اونکے مکر مین شریک ہوا
۱۴ جب مینے دیکہا کہ وے انجیل کی سچائی پر سیدہی چال نہین چلتے
مینے سبہونکے سامہنے پطرس کو کہا کہ جب تو یہودی ہوکر غیر قومون کی
طرح نہ یہودیون کی طرح زندگی کرتا ہے پس تو کسواسطے غیر قومونپر
یہہ جبر کرتا ہے کہ یہودیون کے طور پر چلین انتہی دیکہو اس مسئلہ مین نوبت
جہگڑے کی اوس درجہ کو پہنچی کہ گفتگوی مجتہدانہ سے گذر گئے اور جناب
پولوس نے حضرت پطرس حواری کو جو بلا شبہہ سب عیسائیون کے نزدیک
سب حواریون سے بڑے اور خلیفہ حضرت مسیح کے ہین قابل ملامت کے
اور مکار بتلایا اور کچہہ ایساہی برنابا کو اور مسیحیون کو ارشاد کیا اور فرمایا کہ

تے یے سب انجیل کی سچی راہ پر نہین چلتے اور مجمع مین درشتی سے اعظم الحواریین کو
کہا کہ تو خلاف حکم انجیل کی غیر قومون پر جبر کرتا ہے کہ یہودیون کے طور پر
چلین پس اگر حضرت پطرس نبی مفترض الطاعہ ہوتے اور اونکے کلام
مین غلطی کا احتمال نہوتا تو کسطرح ہو سکتا ہے کہ پولوس اونکے حکم خلاف
انجیل بتلاتے پس بخوبی ثابت ہوا کہ یہہ لوگ معاملات دینی مین بہی غلطیان
کرتے ہے یہانتک امر اول کا بیان تہا ـ اب بیان امر دوسریکا سنیئے

اول ۱ اور ۲۱ باب نوین کتاب پیدایش کا بیان حال نوح ۲۰ مین یون ہے
ہند یہ ۲۲۱ اور شراب پی اور اوسے نشہ ہوا اور اپنے خیمے کے اندر

دوم کپڑے اوتار پہینکے ۲ باب گیارہوین کتاب سموئیل مین ہے ہندیہ ۱
۲ اور ایک دن شام کو ایسا ہوا کہ داؤد اپنے فرش پر سے
اوٹہا اور اپنے قصر کے بام پر ٹہلنے لگا اور وہان سے اوسنے ایک عورت
کو دیکہا جو نہا رہی تہی اور وہ عورت نہایت خوب صورت تہی ۳ تب داؤد نے
اوس عورت کا حال دریافت کرنے کو آدمی بہیجے سو کہا کیا وہ الیعام کی
بیٹی بت سبع حتی اوریاہ کی جورو نہین ۴ اور داؤد نے لوگ بہیجے تا کہ
اوس عورت کو داؤد پاس لائین چنانچہ وہ اوس پاس آئی سو وہ اوس سے
ہمبستر ہوا اور وہ اپنی ناپاکی سے اپنے کو طاہر کرکے اپنے گہر کو چلی گئی
۵ اور اوس عورت کو پیٹ رہ گیا ہوا اوسنے داؤد پاس خبر بہیجی کہ مجہے پیٹ

رہ گیا ۱۴ اور صبح کو داؤد نے یواب کے لیئے خط لکھکے اوریاکے
ہاتھہ مین دیا اور اوسکے روانہ کیا ۱۵ اور اوسنے خط مین یہہ لکھا کہ
اوریاہ کو جنگ کی گرمی کے وقت اگاڑی کیجیو اور اوسکے پاس سے پہر
آئیو تاکہ وہ مارا جائے اور مقتول ہو ۲۶ اور اوریا کی جورو اپنی شوہر اوریاکا
مرنا سنکے سوگ مین بیٹھی ۲۷ اور جب سوگ کے دن گذر گئے تو داؤد نے
اوسے اپنے گہر مین بلوالیا اور اوسے اپنی جورو کیا سو وہ اوسکے لیئے
بیٹا جنی پر داؤد کے اس کام سے خداوند آزردہ ہوا انتہی دیکھو اسکی
موافق حضرت داؤد ع دیکھتے ہی اوریاہ کی جورو پر عاشق ہو گئے اور آدمی
بہیجکر بلوا بہیجا اور اوس سے زنا کیا کہ وہ زنا سے حاملہ ہو گئی اور غریب
اوریا کو ناحق اوسکی جورو کے لیئے فریب سے مروا ڈالا ۱۹ باب کتاب
پیدایش مین لوط ع کے حال مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ ۳۰ پہر لوط نے اپنی
دونون بیٹیون سمیت زغر سے پہاڑ پر جاکے سکونت کی الخ ۳۱ بڑی نے
چہوٹی سے کہا الخ ۳۲ پس آؤ ہم اپنے باپ کو شراب پلاوین اور ہم اوس سے
ہمبستر ہوین الخ ۳۳ تب اونہون نے اوس رات اپنے باپ کو شراب
پلائی اور بڑی گئی اور اپنے باپ سے ہمبستر ہوئی الخ ۳۴ جب
دوسرا دن ہوا الخ ۳۵ تب اونہون نے اپنے باپ کو اوس رات بہی
شراب پلائی اور چہوٹی اوٹھکر اوس ساتھہ سوئی الخ ۳۶ سو لوط کی

بیٹیان اپنے باپ سے حاملہ ہوئین ۳۷ اور بڑی ایک بیٹا جنی اور اوسکا
نام مواب رکہا کہ وہ موابیونکا جو اج تک ہین باپ ہے ۳۸ اور چہوٹی
جو تہی وہ بہی ایک بیٹا جنی اور اوسکا نام بن عمی رکہا اور وہ بنی عمان کا
جو آج تک ہین باپ ہے انتہی دیکہو یہان دو دفعہ برابر حضرت لوط ع
نے شراب کے نشہ مین اپنی بیٹون کے ساتہہ زنا کیا اور وے
دونون زنا سے حاملہ ہو کر بیٹے جنین کہ اونہین صاحب زنا دونکی اولاد
سے موابی اور بنی عمان ہین اور تعجب یہہ ہے کہ دو رات برابر لوط ع
اس بلا مین مبتلا ہوئے ہم باب ۱۱ کتاب ۱ سلاطین مین ہے ۴ اور
ایسا ہوا کہ جب سلیمان بوڑہا ہوا تو اوسکی جوروون نے اوسکے دل کو
اپنے معبودون کی طرف مایل کیا اور اوسکے دل مین یہواہ کا شوق کامل نہ تہا
جیسا اوسکے باپ داؤد کا تہا ۵ سو سلیمان نے صیدانیون کے
معبود عستروث اور بنی عمون کی نفرتی ملکوم کی پرستش کی ۶ اور سلیمان نے
بدی کر کے یہواہ کی نظر سے گرگیا اور اوس نے یہواہ کی پوری فرمان برداری
اپنے باپ داؤد کیطرح نہ کی ۷ چنانچہ سلیمان نے موابیون کی نفرتی
کاموش کیلیئے اوس پہاڑ پر جو اورشلیم کے سامہنے ہے اور بنی
عمون کی نفرتی ملکوم کے لیئے ایک بلند مکان بنایا ۸ اور یہہ سب اوسنے
اپنی ساری اجنبی جوروؤن کی خاطر کیا اور وہ اونکے بتون کی حضور بخور

حلایا کرتا تہا اور قربانیان گذرانا کرتا تہا انتہی دیکہو سلیمان ع کہ عیسائی بہی
اونکو نبی کہتے ہین اور اونکی کتاب امثال اور نشید الانشاد کو کتابہاے الہامی جانتے
ہین بڑہاپے مین بت پرستی کرتے تہے اور بتونکی حضور بخور جلایا کرتے
تہے اور قربانیان گذرانا کرتے تہے اور بتخانہ پہاڑ پر اورشلیم کے سامہنے
بنوایا تہا اب خوف طوالت کرکے اور انبیاء اسرائیلی کی حال لکہنے سے
اسیقدر پر اکتفا کرکے دو تین حال حواریون کی جنکو مسیحی موسی ع سے
بہی مرتبہ مین بڑہ کر جانتے ہین لکہدیتا ہون ۵ حضرت پطرس حواری اعظم پنجم
الحواریین کے حقمین قول جناب مسیح کا درس ۲۳ باب ۱۶ متی مین یون ہے ترجمہ ہندیہ
پر اوسنے پہر کے پطرس سے کہا ای شیطان مخالف میرے سامنے سے دور ہو تو میرے لیے ٹہوکر کہلانے
والا پتہر ہے کیونکہ تو خدا کی باتونکا نہین بلکہ آدمی کے باتونکا خیال کرتا ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اوسنے متوجہ ہوکر پطرس کو کہا کہ ای شیطان میرے سامنے سے
دور ہو الخ فارسیہ سنہ ۱۸۴۲ و التفات نموده پطرس را گفت ای شیطان از
عقب من برو کہ موجب صدمہ من ہستی زیرا کہ سرشت تو الہیات نیست
بلکہ از انسانیات ست ۶ یہودا اسخریوطی کا کہ ایک حواری بارہ حواریون ششم
مین سے تہا یہہ حال ہے کہ تیس روپیہ کے لالچ سے جناب مسیح کو یہودیون کے
ہاتہہ مین گرفتار کرا دیا اور پہر آپ کو پہانسی دیکر حرام موت مرگیا جیسا کہ هفتم
باب ۲۶ اور ۲۷ متی مین مرقوم ہے ۷ گیارہ حواریون باقی کا یہہ حال ہے کہ وقت

گرفتاری جناب مسیح کے تب سب اونکو دشمنونکے ہاتہہ مین چھوڑکر بہاگ گیے
اور جناب پطرس اوسکے بعد جو جٹ کر محکمہ مین حال دیکھنے کے لیئے تشریف
لیگیئے تو ایک شخص نے مخالفونمین سے وہان اونکو پہچانا اوسپر جناب رئیس الحوارئین نے
سبکے سامہنے انکار کیا پہر جب دوسرے نے پہچانا اوسپر قسم کہاکے پہر
انکار کیا کہ مین اوس شخص (یعنے عیسیٰؑ) کو نہین جانتا پہر جب تیسرے نے پہچانا
اوسپر جناب اعظم الحوارئین نے لعنت بہیجکر اور قسم کہاکر کہا کہ مین اس شخص کو
نہین جانتا جیسا باب ۲۶ متی مین مصرح ہے دیکہو یہہ کیتنی بڑی خطا اور کیا
گناہ تہا کہ ایسے وقت مین سب حواری بہاگ گئیے اور جناب رئیس الحوارئین نے
تین بار جہوٹ بولا اور دو بار جہوٹی قسم کہائی اور ایک بار لعنت کی اور موافق
انجیل کے جناب مسیح وقت عروج آسمان تک حواریون کی بے ایمانی
اور سخت دلی کے شکوہ گذارتے تہے جیسا ورس ۱۴ باب ۱۶ مرقس مین مصرح ہے
اور نقل اوس ورس کی فصل تیسری مین گذری اور ولیم میور صاحب اپنی اردو
تاریخ کلیسیا کے باب اول کی دفعہ ۱۳ مین لکہتے ہین مسیح کے حواریون اور شاگردون
نے ابتک اوسکی تعلیم کی حقیقت اور مطلب بالکل نہین سمجہا تہا اور اونکا
سست ایمان دنیوی نعمتون اور فائدونکی امید مین لگا تہا اوسکے گرفتار
ہوتے ہی وے سب بہاگ گئیے اور پطرس نے جو عدالت مین گیا وہان اپنے
خداوند کا انکار کیا پہر مسیح کے مصلوب ہونیکے بعد سب بالکل مایوس تہے

ناامید ہوگیئے انتہی پس اسکی موافق یہی سب مرید عیسی ع کے کیا حواری اور
کیا غیر حواری سست ایمان اور نعمتون دنیوی کے طالب تہے ظاہراً تبع
ان سب کا اول اسی لیئے تہا کہ عیسیٰ ع شہنشاہ ہونگیے اور ہم بہی سلطنتین
اور حکومتین کرینگیے اسی لیئے مصلوب ہونے کے بعد مایوس اور ناامید
ہوگیئے تہے پہر اوسی باب کی دفعہ ۱۶ مین ہے اسکے پہلے (یعنے نزول
روح القدس سے پہلے) اونہون نے صاف نہین سمجہا تہا کہ مسیح کی بادشاہت
کیسی ہوگی ملک جب وہ آسمان پر چڑہنے کو جاتا تہا اونہون نے پوچہا
کیا تو اسیوقت بادشاہت بنی اسرائیل کی پہر بحال کریگا یعنے ویسے
بادشاہت دنیوی کی امید رکہتے تہے لیکن اب اونکی جہالت جاتی
رہی اور روح القدس نے اونکو سکہایا کہ مسیح کی بادشاہت صرف
روحانی ہے انتہی اس سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ عروج تک حواریون کو بہی
امید سلطنت کی تہی اور بعد نزول روح القدس کے وہ اونکی جہالت
جاتی رہی مگر مصدر خطا اور مرتکب گناہون کبیرہ کے بعد اوسکے بہی تہے
اور ہر فعل اور قول انکا ہرگز موافق وحی کے نہ تہا جیسا کہ مناظرہ جناب
پولوس اور پطرس کا جسکا ذکر اوپر گذرا اسکا شاہد ہے اور اگر کہو کہ اگرچہ
انبیاء اور حواری اور گناہون کے مرتکب ہوتے ہین مگر جہوٹ نہین بولتے
تو یہ عذر بہی کچہہ نہین اسلیئے کہ کئی بار جہوٹ بولنا اور قسم جہوٹی کہانی حضرت

ہشتم پطرس کا بیان ابہی گذرا اور ابہی سنئیے ۸ ورس ۲ باب ۲۰ کتاب پیدایش
مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور ابراہیم اپنی جورو سارا کی بابت بولا کہ میری
بہن ہے الخ ۹ باب ۲۶ پیدایش مین ہے ۶ سو اسحاق جلوص مین رہا ۷
نہم اور وہانکے باشندون نے اس سے اسکی جورو کی بات پوچہی وہ بولا کہ
وہ میری بہن ہے کیونکہ وہ اپنی جورو کہتے ہوئی ڈرا تو ہووے کہ وہانکے لوگ
دہم ربقا کے لیئے اوسے قتل کرین کیونکہ وہ خوبصورت تہی انتہی ۱ باب ۲۷ پیدایش
مین ہے ۱۹ یعقوب اپنے باپ سے بولا کہ مین تیرا پہلوٹا عیصو ہون جیسا
تو نے مجھے کہا تہا مین نے کیا الخ ۲۰ تب اسحاق نے اپنے بیٹے سے کہا
یہہ کیا ہے کہ تو نے ایسا جلد پایا ای میرے بیٹے وہ بولا اسلئے کہ یہواہ تیرا
خدا مجھہ پاس لایا ۲۱ تب اسحاق نے یعقوب کو کہا الخ ۲۴ کہ تو میرا وہی
بیٹا عیصو ہے وہ بولا کہ مین وہی ہون انتہی دیکھو کئی بار اس جا حضرت یعقوب
اپنے باپ سے جہوٹ بولے اور دغا کی اسی لیئے حضرت اسحاق نے
عیصو کے جواب مین یون عذر کیا کہ تیرا بہائی دغا سے ایا اور تیری برکت
یازدہم لے گیا جیسا ورس ۳۵ اوسی باب مین مرقوم ہے ۱۱ باب ۲۱ کتاب اول سموئیل
کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ ۲ سو داؤد نے اخیملک کاہن کو کہا کہ بادشاہ
نے مجھے ایک کام کو بہیجا ہے اور فرمایا ہے کہ یہہ کام جو مینے تجھے کہا ہے
کسی پر آشکارا نہووے اور لوگون کو مین نے فلانی فلانی جگہہ بہیج دیا ۳

اب بتلا تیرے پاس کچھ ہے ایک پانچ گردے۔ و ٹپوتھی یا جو کچھ حاضر ہو
سو میرے ہاتھ مین دے ۶ سو کاہن نے تبرک کی روٹی اوسکو دی الخ
۸ پہر داؤد نے اخیملک سے پوچھا یہان تیرے قابو مین کوئی نیزہ یا تیغ
تو نہین کیونکہ مین اپنی تلوار اور اپنے سلاح نہین لایا کہ مجھے بادشاہ کے
کام کی جلدی تھی انتہی دیکھو یہان دو بار داؤد نے ۲ صاف جھوٹ بولے دیکھ
باغی ہو کر ساول سے بھاگے تھے اور کیا کیا اور اوس جھوٹ کے
سبب جو اخیملک نے اونکو روٹی کہلائی اور ایک تیغ دیا ساول نے
یہہ سنکر پچاسی کاہنون اور کنبے اخیملک اور اوسکے شہر کے سب مردون
اور عورتون اور بچون اور چارپایون کو قتل کیا باب ۲۲ اوسی کتاب مین
بیان اوس کا یون ہے ۱۱ تب بادشاہ نے اخیطوب کے بیٹے اخیملک
کاہن کو اور اوسکے باپ کے سارے گھرانے اور کاہنون کو نوب سے
بلوا بھیجا اور وے سب بادشاہ پاس حاضر ہوئے ۱۶ تب بادشاہ
بولا اخیملک تو واجب القتل ہے تو اور تیرے باپ کا سارا گھرانا ۱۸
تب بادشاہ نے دواغ کو کہا تو پہر اور ان کاہنون پر حملہ کر سو ادومی
دواغ پہرا کاہنون پر حملہ کیا اوس دن اوس نے پچاسی آدمی جو کتان
کی افود پہنے ہوئے تھے قتل کیے ۱۹ اور اوس نے کاہنون کے شہر نوب مین
مردون اور عورتون اور لڑکون اور دودھ پیتے بچون اور بیلون اور گدہون اور بھیڑون کو

تیغ سے ایک لخت قتل کیا انتہی موافق ان عبارتون مذکورہ بالا کے
جھوٹ بولنا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور داؤد علیہم السلام
کا جو مسیحیون کے نزدیک یے سب نبی اور رداد سے حضرت عیسیٰ کے ہین
اور اسیطرح جھوٹ بولنا حضرت پطرس اعظم الحوارین کا کہ مسیحی اونکو
موسیٰ ع سے بہی بڑہ کر جانتے ہین اور نبیون کا تو کیا ذکر ثابت ہوگیا
اور اگر کہین کہ یے لوگ اگرچہ بڑے بڑے گناہ مثل زنا اور بت پرستی
وغیرہا کے کرتے تھے اور کبھی کبھی جھوٹ بہی بولتے تھے مگر کبھی یون
نہین کیا کہ جھوٹ بولکر غیر حکم خدا کو حکم خدا کا بتلایا ہو جیسا فنڈر صاحب
نے بہی میزان الحق کے صفحہ ۴۵ مطبوعہ سنہ ۱۸۵۰ء مین لکہا ہے
تو یہ بہی غلط ہے کیونکہ باب تیرہوین کتاب اول سلاطین مین ایک نبی کے حال
کے بیان مین جو اونہون نے موافق حکم ربانی کے یہوداسے آکر یوربعام بادشاہ
اسرائیل کو خبردی تہی کہ اس مذبح کو جو تو نے بنایا یوسیا بادشاہ جو
اولاد داؤد سے ہوگا گرا دیگا اور اس خبر کو دیکر اپنے وطن کو پہر نے تہے
یون مرقوم ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ء ۱۱ و سوقت بیت ایل مین ایک بوڑہا نبی
رہتا تہا سو اوسکے بیٹے اوسکے پاس آئے اور اون کامون کی جو
خدا نے اوس روز بیت ایل مین کئے اوسے خبر دی الخ ۱۳ پہر اوسنے
بیٹون سے کہا کہ میرے لیے گدہے پر زین باندہو الخ ۱۴ تب وہ اوسکے پیچہے

و هو زیاده

اور اوس مرد خدا کے پیچھے چلا سو اوسنے بطم کے درخت کے نیچے بیٹھا پایا الخ تا ورس ۲۹ دیکھو اس جناب بوڑھے پیغمبر نے کہ اس عبارت مین یا پنچ جا لفظ نبی کا اونکے حق مین بولا گیا ہے اور ورس ۱۸ مین خود اونہی جناب نے دعوی نبوت سچی کا کیا ہے اور ورس بیسوین مین تصدیق اونکی نبوت حقہ کی موجود ہے کیا خدا پر بہتان باندہا اور جہوٹ بولکر ایک غریب پیغمبر کو فریب دیکر غضب خدا مین گرفتار کر کے مروا ڈالا پس اس پیغمبر نے اسیجا بلا شبہ غیر حکم خدا کو حکم خدا بتلایا تہا پس جہوٹ بولنا انبیاء اسرائیلیہ کا تبلیغ وحی مین بہی ثابت ہے اور بیان انجیل کا یہ ہے اباب ۷ متی مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ ۲۲ اوس دن بہتیرے مجہے کہینگے ای خداوند ای خداوند کیا ہمنے تیرے نام سے نبوت نہین کی اور تیرے نام سے دیوون کو نہین نکالا اور تیرے نام سے بہت سی کرامتین ظاہر نہین کین ۲۳ اوسوقت مین اونسے صاف کہونگا کہ مین کبہی تم سے واقف نہ تہا ای بدکارو میرے پاس سے دور ہو انتہی دیکہو اسمین ان شخصون کو جنہون نے اس بات کا دعوی کیا کہ ہم رسول مسیح کے ہین اور بہت سے معجزے اور کرامتین دکہلائین بدکار فرمایا ہے اور کہتے ہین کہ بیرسے مراد یہان تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے تمکو ہے ۔ ایمان معجزون والا بدون اوس ایمان کے جو وسیلہ نجات کا ہے

بیان پہلی

اور بدون اوسکے جو عشق اور اطاعت سے کار کرتا ہے پایا جاوے
اور قدرت ہر طرح کی زبان بولنے کی اور مریضون کی شفا بخشنے کی
دنیا مین مقبول کرتی ہے لیکن خدا کے نزدیک خالص پاکیزگی مقبول ہے اور خدا کا فضل
آدمی کو جو اوس سے صدور کرامت کا ہو آسمان پر لیجائیگا اور معجزہ بدون فضل کے
آسمان پر نہین لیجاتا اور کرامتین اب موقوف ہوگئین اونکے ساتھ یہہ عذر بھی موقوف ہوا
انتہی اسمین صاف اقرار ہے کہ وجود ایسے ایمان کا کہ اوسکے سبب معجزات
صادر ہو سکین بدون اوس ایمان کے جو وسیلہ نجات کا ہے ممکن ہے
دوسرا ١٠ باب متی مین ہے ہندیہ سنہ ١٨٤٢ ١ پہر اوسنے اپنے بارہ شاگردون کو پاس
بلاکر اونہین قدرت بخشی کہ ناپاک روحونکو نکالین اور ہر طرح کی بیماری
اور دکھہ اور درد کو دور کرین ٢ اور بارہ رسولون کا یہہ نام ہے پہلا شمعون
جو پتہر کہلاتا الخ ۴ شمعون کنعانی اور یہودا اسکریوطی جسنے اوسے پکڑوا دیا
یسوع نے اون بارہون کو فرما کے بہیجا الخ ۸ بیمارون کو چنگا کرو کوڑہیونکو
پاک صاف کرو مردون کو جلاؤ دیوون کو نکالو تمنے مفت پایا مفت دو
انتہی دیکھو اسمین یہودا اسکریوطی مثل پطرس حواری کے رسول گنا گیا اور
قدرت چنگا کرنے بیمارون اور کوڑہیون اور جلانے مردون اور نکالنے
دیوون کی رکہتا تہا اور موافق تصریح انجیلون کے یہہ رسول مسیحی مردون کے
جلانے اور اور کرامات اور معجزات کی قدرت رکہنے والا جزو عظیم مسیحیون

بلاشبہ رسول اللہ تنہا وہی ہے جسنے تیس روپیہ کے لالچ سے حضرت عیسی کو پکڑوا دیا
اور مرتد ہوگیا اور حرام موت پھانسی کہاکر مرگیا ۲ ورس ۲۴ باب ۲۴ متی کا یون ہے ہندیہ
سنہ ۱۸۴۱ کیونکہ بہت سے جھوٹے نبی ظاہر ہونگے اور ایسے بڑے معجزے اور کرامتین
دکھلائینگے کہ اگر ممکن ہوتا تو وے برگزیدونکو بھی گمراہ کرتے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ کہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے
نبی ظاہر ہونگے اور ایسے بڑے معجزے اور کرامتین دکھلائینگے الخ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ فانہم سیقوم مسیحو
کذب وانبیاء کذبۃ ویعطون علامات عظیمۃ ومعجزات الخ دیکھو اسکی موافق
جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی کو بھی وہ طاقت ہوتی ہے کہ ایسے بڑے بڑے
معجزے اور کرامتین دکھلاوے کہ برگزیدونکو بھی گمراہ کر ڈالے ۷
باب ۲ نامہ ۲ تسلونیقیون مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ع ۸ تب وہ بے شرع
ظاہر ہوگا جسے خداوند اپنے منہہ کے دم سے فنا اور اپنے آنے کی
شکوہ سے نیست کردیگا ۹ اور اسکا آنا شیطان کے کیے سے کامل قدرت
اور جھوٹی عجائب وغرائب کے ساتھہ ہوگا اور ورس ۹ اور ترجمون مین
یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اور اوسکا آنا شیطان کے کارگر ہونے کے مطابق
ہر طرح کی قدرت اور جھوٹی عجائب غرائب سے فارسیہ سنہ ۱۸۴۲ ظہورش از عمل
شیطان با ہر قسم معجزہ وعجائب وغرائب کاذب میباشد دیکھو یہ شخص
جسکو پولوس بے شرع لکھتے ہین ہر طرح کی قدرت رکھیگا اور ہر قسم کے
معجزے دکھلائیگا ۵ یوسیفس اپنی تاریخ کی کتاب آٹھوین کے باب ۲ مین

لکھتا ہے کہ سلیمان نے بہت سی منترین بنائی تہین کہ جنسے بیماریونکو تخفیف ہو اور اسیطرح ایسے عمل جنسے جنون اور دیوون کو نکالا جاوے اور وے عمل آج تک خوب جاری ہین اسلیئے مینے دیکھا ہے کہ میرے ہموطنی الیعازر نے وس پی سین بادشاہ اور اوسکے بیٹون اور اوسکے سردارون اور تمام سپاہیون کے حضور مین لوگون سے جنون اور دیوونکو نکالا اور طور اوسکے نکالنے کا یہہ تہا کہ شخص دیوزدہ کی ناک مین ایک چہلا رکھکر دیوکو نتہنون کی راہ سے نکال لیتا تہا اور جب وہ دیوزدہ گرجاتا تہا بعد اوسکے اوس جن سے اقرار لیتا تہا کہ پھر نہ آوے اور اسوقت منتر پڑہتا اور نام سلیمان کا لیتا جاتا تہا اور لوگون کے یقین کرنے کے لیئے ایک برتن پانی کا بھرا ہوا تہوڑی دور رکھوا دیتا تہا کہ بعد نکالنے جن کے اوسکو حکم کرتا تہا کہ اوس برتن کو اولٹ دیوے اور وہ جن اولٹ دیتا تہا انتہی کہتا ہون کہ جب وے عمل یوسیفس کے عہد مین خوب جاری تہے تو حضرت مسیح اور حواریون کے عہد مین بہت ہی اچہی طرح سے رایج ہونگے اور اس زمانہ مین بہی ہندوستان مین سیکڑون آدمی عامل ہین کہ دیوبہوتون کو بعضے عمل علوی کے اور بعضے سفلی کے زور سے نکالدیتے ہین پس دیوبہوتکا نکالدینا کسی وقت مین دلیل نبوت کی نہین ہوسکتا ہے باب دسوین کتاب اول سموئیل مین ساول بادشاہ بنی اسرائیل کے حال مین یون ہے

تنبیہ

ہدیہ سنہ ۱۸۴۲ء ۱۰ اور جب وے سے جبعت کو آئے تو نبیون کا گروہ اونسے
دوچار ہوا اور خدا کی روح اوسپر چڑہی اور اوسنے بہی اونکے درمیان
نبوت کی ۱۱ اور اوسکے اگلے جان پہچان نے سبہون نے جو یہہ دیکہا کہ وہ نبیون کے
درمیان نبوت کرتا ہے تو ایک نے دوسرے سے کہا کہ قیس کے بیٹے کو کیا ہوا
کیا ساول بہی نبیون کے درمیان ہے ۱۲ اور ایک نے اونمین سے جواب
دیا اور کہا کہ اونکا باپ کون ہے تب ہی سے یہہ مثل چلی کیا ساول
بہی نبیون میں ہے ۱۳ سو جب وہ نبوت کر چکا تو اونچے مکانمین
آیا اور ورس ۶ باب گیارہوین اوسی کتاب کا یون ہے اور جون ہی
ساول نے یے سخن سنے وونہین خدا کی روح اوسپر چڑہی اور
اوسکا غصہ نہایت طرح بہڑکا انتہی ان عبارتون سے معلوم ہوتا ہے کہ
ساول بہی روح القدس سے مستفیض تہا اور روح القدس اوسپر
نازل ہوتا تہا اور باب ۱۶ اوسی کتاب مین ہے ۱۴ اور خداوندکی
روح ساول پر سے چلی گئی اور خداوند کے حکم سے ایک روح اوسے
ستانے لگی ۱۵ تب ساول کے خادمون نے اوسے کہا دیکہ اب ایک
شریر روح خدا کی طرف سے تجہے ستاتی ہے ۲۳ اور ایسا ہوا کہ
جب خدا کی روح ساول پر چڑہتی تہی تو داؤد بربط ہاتہہ سے بجاتا تہا
اور ساول خوشوقت ہوتا تہا اور راحت پاتا تہا اور شریر روح اوسپر سے

اوترقی تھی اور ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۲۵ اسکی موافق ہے اور یہہ جملہ ول ایسا ہوا کہ جب
خداکی روح الخ اور ترجموں مین یون ہے فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ وچنین اتفاق افتاد
کہ ہرگاہ روح کسیف از طرف خدا بر ساول نازل می شد الخ فارسیہ سنہ ۱۸۴۵
وواقع شد ہنگام تاثیر روح مضر از جانب خدا الخ اس جا جس لفظ کو ترجموں
ہندیہ نے روح خدا کے ساتھہ ترجمہ کیا ہے اوسیکو ترجموں فارسیہ نے
روح کسیف اور روح مضر کے ساتھہ پس معلوم ہوتا ہے کہ اطلاق
روح خدا کا روح شیطانی پر آتا ہے بہر حال بعد چلے جانے روح خدا کے
روح شیطانی حکم خدا سے ساول پر مسلط ہو گئی اور یہہ پیغمبر جامع
روح رحمانی اور شیطانی کا دونوں سے مستفیض تھا اور بعد مسلط ہونے
روح شیطانی کے استفاضہ روح القدس سے موقوف نہوا تھا باب ۱۹
اوسی کتاب مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ ۲۳ تب وہ رامہ نیات کی طرف
چلا اور خدا کی روح اوسپر بھی آچڑہی اور وہ چلتا گیا اور نبوت کرتا گیا
یہان تک کہ رامہ نیات مین پہنچا ۲۴ اور اوسنے
بھی اپنے کپڑے اوتار پھینکے اور سموئیل کے آگے اوسنے بھی
نبوت کی اور اوس سارے دن اور ساری رات ننگا پڑا رہا اسیلیئے یہہ مثل
ہوئی کیا ساول بھی نبیون مین ہے انتہی دیکھو اسجا ساول ایسا فیض
روح القدس مین مستغرق ہوا کہ کپڑے اوتار کر ننگا ہو گیا اور تمام رات اور دن

اوسیطرح پڑا رہا اور اس پیغمبر مشہور جامع روح رحمانی اور شیطانی کا
حال ناظر کتاب اول سموئیل پر خوب کہلتا ہے کہ ذات بابرکات اس جامع
الضدین کی کیسی مصدر سیئات تہی مقدمہ کتاب کی فصل دوسری
اور تیسری اور اس مقصد کی چار دن فصلونکے ملاحظہ سے ناظر کو کئی باتین
حاصل ہوتی ہین اول یہہ کہ موافق مذہب بڑے بڑے عالمون عیسائی کے
جسکو تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین مختار گنا ہے انجیل متی کی عبری مین
تہی جو وہ اب صفحہ جہان سے گم ہے اور فقط ترجمہ یونانی اوسکا کہ موافق
قول جیروم کے نام مترجم کا بہی معلوم نہین موجود اور ڈاکٹر ولیمس اور جیمس اپنے
اپنے انجیل فرقہ یونی ٹیرین کے باب اول اور دوم اس انجیل کو الحاقی بتلاتے
ہہے اور بعض نسخون ترجمہ لاطینی مین نسب نامہ کو اس انجیل سے الگ کر دیا ہے
اور انجیل مرقس کی بہی موافق قول کاردنلس بروینس اور بلرما ئن کے
گم ہے اور فقط اوسکا ترجمہ یونانی موجود اور بعضے علماء متقدمین کو
اسکے آخر باب پر شبہہ تہا اور انجیل لوقا کے بائیسوین باب کی بعض بعض جا پر
بعضے علماء متقدمین اور دونون بابون اول پر بعض علماء شبہہ کہتے ہہے
اور جناب لوتہر مصلح دین عیسوی کو ان تینون انجیلون پر شبہہ تہا اور
اونکے نزدیک انجیلون مین صحیح اور درست فقط انجیل یوحنا کی تہی اور انجیل اس
صحیح کا حال یہہ ہے کہ برتشنیڈر کہ جسکو عیسائی بڑا عالم محقق گنتے ہین کہتا ہے

تنبیہ

کہ یہہ انجیل اور نامے یوحنا کے تصنیف یوحنا کی نہین بلکہ کسی عیسائی نے
دوسری صدی مین اوسکے نام سے لکہہ دیئے ہین اور یہی مذہب فرقہ
الوجین کا تہا اور استادلن اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ بلا شک کسی
طالبعلم مدرسہ اسکندریہ نے اس انجیل کو تصنیف کیا ہے اور کروٹیس
جو عیسائیون مین بڑا عالم محقق مشہور ہے اکیسوین باب اس انجیل کو الحاقی
بتلاتا ہے اور موافق اقرار ہارن صاحب کے ان انجیلونکا وقت تالیف روایت
معتبر سے ثابت نہین ہوتا اور قدماء عیسائیونمین تنقید روایات کی نہی اور نامہ طیطس اور نامہ
فلیمون اور دونون نامون تمتہی کو بعض علماء نے مردود گنتا ہے اور کوئی
سند اسکی نہین کہ نامہ عبرانیونکو پولوس نے لکہا ہے اور نامہ دوم پطرس اور
نامہ دوم اور سیوم یوحنا اور نامہ یعقوب اور نامہ یہودا اور بعض فقرات
نامہ اول یوحنا اور مشاہدات یوحنا کا حال ایسا ابتر ہے کہ لایق کہنے کے
نہین اور محض زبردستی سے بلا سند اونکو حواریون کی طرف نسبت
کرتے ہین اور بہت علماء فرقہ پروٹسٹنٹ نے انکار انکار کیا ہے اور کونسل نائس
جو سنہ ۳۲۵ مین جمی تہی جمہور کے نزدیک واجب التسلیم نہ ٹہرے تھے اور کلیسا عرب کے
نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا اور نامہ یہودا اور مشاہدات کو
نہین مانتے تہے اور کلیسا سریانی ابتک بہی نہین مانتا اور کتاب مشاہدات کو سلف
اور اسیطرح سب کلیسیاء اورشلیم نے بہی اوسکے وقت تک نہین مانا تہا اور بعض

فدما اسکو تصنیف سرن تھس ملحد کی بتلاتے تھے اور ڈیونیشیش نے
دلیلون سے اور پرفسر ایوالڈ صاحب نے بڑی تحقیق سے اس امر کو ثابت کیا ہے
کہ یہہ ہرگز تصنیف یوحنا حواری کی نہین اور کونسل لوڈیسیا مین بہی جو ۳۶۴ سنہ
مین جمع تہی یہہ کتاب خارج رہی تہی مگر سنہ ۳۹۷ مین کونسل کارتہیج نے اوسکو
مان لیا ہے اور جب سے اکثر عیسائی اوسکو مانتے ہین لیکن اس کونسل والونکی
کوئی سند نہین کیونکہ اونہون نے مثل مشاہدات کی کتاب جوڈتہ اور کتاب
وزڈم اور کتاب توبیاس اور کتاب باروق اور کتاب ایکلیزیاسٹیکس اور دونون
کتابون مقابیس کو بہی واجب التسلیم مان لیا تہا حالانکہ فرقہ پروٹسٹنٹ ان سب
کو نہین مانتا ہے دوسری بات یہہ کہ بلحاظ نو خرابیون کے جنکی تفصیل فصل
تیسری مقدمہ مین گذری تحریف انجیل مین بہت ہی ممکن اور آسان تہی
تیسری بات یہہ کہ پہلے ہی طبقہ مسیحی مین جعلسازی شروع ہوگئی تہی اور
سوای اس انجیل کے اور بہی انجیلین اور نامے اور مشاہدات قریب پچہتر ۷۵ کے
تہے کہ جواب جمہور مسیحی اونکو بغیر دلیل قوی کے جہوٹی بتلاتے ہین اور پہلے
طبقونمین طریقہ محافظت کا بہی اچہا نہ تہا اور اسی سبب سے کئی مسیحی کتابین
عہد جدید کی گم ہین چوتہی یہہ کہ انکے مفسرین اور علما کے اقرار کی موافق
اس انجیل مین بہی بہت جا الحاق ہوگیا ہے مثل ورس ۳۵ باب ۲۷ متی اور ورس
۷ و ۸ باب ۵ نامہ اول یوحنا و ورس ۲ باب ۱ نامہ اول کرنتہیون اور ورس ۳۵ و ۱۹

دوسری بات

تیسری بات

چوتہی بات

نتیجہ پنجم باب ۱۲ متی وغیرہا کے پانچوین یہہ کہ انجیل نویسون کی تحریر وہم اور غلطی سے
نتیجہ ششم خالی نہین چھٹے یہہ کہ انکے بڑے بڑے عالمون کے اقرار کی موافق سب تحریر
انبیاء اسرائیلیہ اور حواریون کی الہامی نہین ہوتی اور سب حواریون نے
نتیجہ ہفتم بلکہ پطرس حواری نے بہی بعد نزول روح القدس کے غلطی کہائی ہے
ساتوین یہہ کہ انبیاء اور حواریون سے گناہ کبیرہ بلکہ زنا اور بت پرستی
اور جھوٹ بولنا بہی سرزد ہوئے ہین اور خود تبلیغ وحی مین جھوٹ بولنا انسے
نتیجہ ہشتم ثابت ہے آٹھوین یہہ کہ صدور کرامت اور معجزونکا دلیل نبوت کی نہین بلکہ اہل
کتاب کے نزدیک دلیل ایمانکی بہی نہین پس کہتا ہون کہ نہ اس سارے مجموعہ کی کوئی سند ہے اور نہ یہہ
الہامی بن سکتا ہے کیونکہ انجیل متی تو جہان سے گم ہوئی اور فقط ترجمہ یونانی
اوسکا باقی ہے اور مرقس اور لوقا نہ حواری ہین اور نہ کلام اونکی الہامی پس
یہہ تینون یقیناً حواریون کی لکھی ہوئی نہین تو ان تینونکو کلام نبوت
کہنا صریح گردن انصاف کی مارنی ہے بلکہ یہہ تینون بمنزلہ اور تواریخ
کے ہین غایت مافی الباب اتنا فرق ہے کہ لکھنے والے انکے مورخ
دیانتدار تہے لیکن باوجود اسکے اور تاریخون کی نسبت الحاق اور
تحریف کا انہین زیادہ تر شک ہے اور نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم و سیوم
یوحنا اور نامہ یعقوب اور نامہ یہودا اور کتاب مشاہدات کو تو ہم کسیطرح الہامی
نہین جانینگے اور حکم کونسل کا تو ہمارے نزدیک صرف ایک کونسلکی حکم ہے

اور جیسا کتاب جو ڈیٹ اور کتاب وزدم اور کتاب توبیاس و کتاب
باروق اور کتاب ایکلیزیاسٹیکس اور دونون کتابین مقابیس کے حقین حکم
اون کونسل والونکا فرقہ پروٹسٹنٹ کے نزدیک مسموع نہین ایسا ہی
حکم اونکا ہمارے نزدیک ثابت کتاب مشاہدات کے سمجھنا چاہیئے اور
پولوس کو نہ ہم حواری جانتے ہین اور نہ صاحب الہام اور کلام اوسکی ہم پر
سند نہین بلکہ ہم موافق قول زوینگلس اور اور پروٹسٹنٹون کے کہتے ہین
کہ کلام اوسکا غلطی سے پاک نہین اگر سب باتون سے قطع نظر کرین تو
اس صورت مین ہمارے نزدیک انجیل اوسقدر رہے جو قول حضرت عیسے کے
ہین لیکن ویسے ہی جو بروایت احاد ثابت ہین تو حکم اونکا ایسا ہوگا جیسے حدیث
احاد کا ہمارے مذہب مین یعنی جب تک کوئی دلیل نقلی قطعی اور عقلی قطعی
مخالف اون قولون کی نہ ہوگی تب تک مقبول ہین اور صورت مخالفت مین
جسکی تاویل ہوسکے گی وہ واجب التاویل ہوگا ورنہ وہم راوی یا غلطی
اوسکی پر محمول ہوکر متروک ہوگا اور صدور غلطی اور وہم کا اونسے کچھ بھی
بعید نہین جیسا اس باب مین اقرار انکے علما محققین کا اوپر گذرا اور کتنی
بڑی غلطی تہی کہ حواری لوگ سمجہتے تہے کہ ہمارے طبقہ کے لوگون کی زندگی مین
قیامت اجاویگی اور جابجا اسکی تصریح انکے قولونمین پائی جاتی ہے چنانچہ
نقل بعض اقوال کی اوپر گذری اور سمجہتے تہے کہ نزول عیسوی تک یوحنا رہیگا

باب ۲۱ یوحنا مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ ۲۱ پطرس نے اوسے (یعنی یوحنا کو) دیکہکے
یسوع کو کہا ای خداوند اس شخص کو کیا ہوگا ۲۲ یسوع نے اس سے
کہا اگر مین چاہون کہ جبتک مین آؤن وہ یہین ٹہرے تو تجہے کیا تو میرے
پیچہے چلا آ ۲۳ تب بہائیون مین یہہ بات مشہور ہوئی کہ وہ شاگرد نہ مریگا
لیکن یسوع نے اوسے نہین کہا کہ وہ نہ مریگا مگر یہہ کہا کہ اگر مین چاہون کہ میرے
آنے تک وہ ٹہرے تو تجہے کیا انتہی تفسیر بارکس مین ہے کہ عیسی ع کے لفظون
سے جو آسانی سے غلط سمجہی جاسکتے تہے یہہ غلطی اوٹہی کہ وہ نہ مریگا اور
اس بات سے کہ یوحنا اور حواریون کے پیچہے بہی زندہ رہا یہہ غلطی مضبوط
ہوگئی اسلیئے یوحنا نے مناسب جانا کہ اپنے مرنے سے پہلے اس غلطی کو صحیح کردے
اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے غالبا عیسی ع نے اس قول سے عوض
لینا یہودیون سے مراد رکہا ہوگا لیکن حواریون نے غلطی خیال سے یہہ سمجہا کہ
یوحنا قیامت تک زندہ رہیگا یا زندہ بہشت مین اوٹہالیا جائیگا پہر اوسی تفسیر
مین ہے یہان سے سیکہو کہ انسان کی روایت بے تحقیق اور اوس پر بنا
بنا کرنا احمقانہ ہے یہہ ایک روایت تہی جو حواریونکی روایت تہی اور
بات تہی جو بہائیون مین پہیلی ہوئی تہی اول کی تہی اور عام تہی اور رائج تہی پہر
بہی وہ جہوٹی تہی بات نے لکہی روایتون پر کتنا کم بہروسا ہے اور یہہ بروایتی تہی
کوئی نئی بات حضرت عیسی کی پیش نہ کی گئی تہی پہر بہی غلط تہی پہر حاشیہ مین اوسی

تفسیر کے میہ ہے کہ بسبب اس بات کے کہ حواری خداوند کا آنا صرف انصاف
کے لیے خیال کرتے تھے لفظوں کو غلط سمجھے جیسا کہ انجیل نویس خود بتلاتا ہے
اور تفسیر ڈوالی اور رچرد سیمنٹ مین ہے کہ خداوند کے اظہار مبہم سے
بعض مریدان نے سمجھا کہ یوحنا کبھی نہ مریگا اور اون لوگون میں پایا جایگا
جو وقت نزول عیسوی کے زندہ رہینگے دیکھو ورس ۵ و ۵۲ باب ۱۵ نامہ
اول کرنتھیونکا اور ورس ۱۷ باب ۴ نامہ اتہسلینکیونکا حالانکہ اصل معنے ان
لفظون کے یہہ ہین کہ حواری عمارت ہونے یروشالم تک زندہ رہیگا اور بہت سے
فقرے مین کتب مقدسہ کے اوسکو آنے خداوند سے کہ نہایت بڑا انصاف
اور گواہی اوسکے سچ اور طاقت کی ہے تعبیر کیا ہے دیکھو متی کے ورس
۲۷ و ۲۸ باب ۱۶ کو اور صفحہ ۳۲۲ کتاب پہلی مین جو سنہ ۱۸۵۰ مین چھپی
ہے مرقوم ہے دوسری غلطی جو پہلے عیسائیون پر لگائی گئی ہے
یہہ ہے کہ وے امید قرب قیامت کی رکہتے تھے اور مین پہلے تقریر اعتراض
کے اسپطرحکا ایک اور نمونہ پیش کرتا ہون کہ ہمارے خداوند نے یوحنا
کے حقمین پیترس سے فرمایا کہ اگر مین چاہون کہ وہ میرے آنے تک یہان
ٹہرے تو تجہے کیا اور لفظون کے معنے خلاف سمجھے گئے کہ یوحنا نہ مریگا
اور بہائیون مین یہہ بات پہیل گئی خیال کرو اگر یہی بات عام رائے عیسائیون
کی ہوکر ہم تک پہنچتی اور سبب جسکے سے یہہ غلطی نکلی کہو یا جاتا اور کوئی آچکے ان

اس غلطی کا حوالہ۔ بکہ اس غلطی کے سبب دین عیسوی پہ ردپر مستحسن ہوتا
تو یہہ بات بلحاظ اوس چیز کے جو ہمکو پہنچی بہت ہی بے انصافی تہی اور جو لوگ
کہتے ہین کہ انجیل یقین کراتی ہے کہ حواریون اور پہلے عیسائیون کو قیامت
کے اپنی اپنے ہی زمانہ مین امید تہی اونکو وہی خیال کرنا چاہیے جو ہمنے دربات
اس غلطی پرانی چندروزہ ہے کہا اور اس غلطی نے اونکے فریبی ہونیکو ردکا
اور اب اس بات مین مشکل اور سوال یہی ہے کہ جب ہمنے قبول کیا کہ حواریون
کی رای قابل سہو کے تہی تو پہر ہم کسی چیز پر اونکی بہروسا کرین اور اسکے
جواب مین منکرون کے مقابلے حامی دین عیسوی کو اتنا جواب کافی ہے
کہ مجکو گواہی حواریون کی چاہیے اور اونکی رای سے کچہہ غرض نہین اور اصل
مطلب چاہیے اور نتیجہ سے مین امن مین ہون لیکن اسجواب مین دو ہوشیاریان
اور بہی چاہیئین تاکہ سب خوف بے تحقیقی جاتا رہے ایک یہہ کہ اوس مقصود
کو جو حواریون کے ارسال سے تہا اور اونکے اظہار سے ثابت ہوا اوس چیز سے
جو اوس سے بیگانے یا اتفاقا اوسکے ساتہہ مل گئی ہے جدا کیا جاوے لہذا
درباب اون معاملات کے جو مرتبے دین سے بیگانے ہین کچہہ کہنا ضرور نہین
لیکن درباب اون معاملون کے جو اوس سے ناگہانی مل گئے ہین کچہہ کہا جاتا ہے
اور یہہ تو نکا تسلط ایک انہین معاملون مین سے ہے اور وے لوگ جو یہہ سمجہتے ہین
کہ یہہ رای غلط اوس زمانہ کی عام تہی اور انجیل کے مولف اوریہود ملی ہین

زمانہ لیے بہی اوسمین بسبب اس امر کے اقبال بیسے نہ چوکین کہ اس سے دین عیسوی کی
بچائی مین کوئی خوف نہین اسلیئے کہ یہہ مسئلہ وہ نہین ہے جو عیسی ع دنیا مین
لائے تہے بلکہ اوس وقت اور اوس ملک کی مروج راے ہونیکے
سبب ناگہان اور اتفاقاً ملفوظات عیسوی مین ظاہر ہوا اور درست کرنا
رایون انسانی کا درباب تاثیر روحون کے جز رسالت کا نہین اور کسی صورت
اسکو گواہی سے علاقہ نہین دوم یہہ کہ حواریون کے ملفوظات مین اونکے
مسئلون اور دلیلون مین امتیاز کرنا چاہیئے اور اونکے مسئلے تو الہامی ہین
لیکن وے بہی لوگ اپنے ملفوظات مین گفتگو مین واسطے توضیح اور تقویت اون مسائل کی
مناسبتین اور دلیلین ذکر کرتے ہین مثلاً یہہ مسئلہ کہ یہودیون کے سوا جو
مسیحی ہوئے اونکے ذمہ اطاعت شریعت موسوی کی نہین الہامی تہا
اور تصدیق اوسکی معجزات سے ہوی پہر بہی پولوس جب اس مطلب کو
ذکر کرتا ہے بہت سی اور باتین اوسکی تائید کے لیئے پیش کرتا ہے مسئلہ
تو خود واجب التسلیم ہے لیکن حمایت دین عیسوی مین حواری کی ہر دلیل
کی صحت اور ہر تشبیہ کے درست ہونیکا حامی ہونا ضرور نہین اور یہی قول
اور جگہہ بہی لگیگا اور میری راے مین یہہ بات خوب مضبوط ہے کہ جب معانی
لوگ کسی بات پر اتفاق رکہین تو جو اونکے مقدمات سے نتیجہ نکلے وہ ہمیر
واجب التسلیم ہے لیکن ہم پر واجب نہین کہ تمام مقدمات کو شرح کرین

یا قبول کرین مگر اوسوقت کہ وسے لوگ مقدمات کے ایسے معترف ہون
جیسے نتیجہ کی انتہی اب ملاحظہ اقوال مفسرین اوریلی سے کئی فائدے
حاصل ہوتے ہین اول فائدہ پہلا یہہ کہ ان سب کے اقرار کی موافق یہہ بات
ثابت ہوتی ہے کہ حواریون اور اسیطرح پہلے طبقہ کے مسیحیون نے
قول عیسوی کو جو یوحنا کے حقمین تہا غلط سمجہا تہا اور موافق تفسیر ہنری
اور اسکات کے یقین رکہتے تہے کہ یوحنا قیامت تک زندہ رہیگا یا زندہ
بہشت مین اوٹہا لیا جائیگا اور موافق حاشیہ اوس تفسیر کے سبب اس
یقین کا یہہ تہا کہ حواری لوگ آپنے حضرت عیسیٰ سے فقط اوسکی نزول کو
سمجہتے تہے جو قریب قیامت کے ہوگا اور موافق بارلس کے اس غلطی کی تصویبکا
ایک اور سبب بہی پڑا کہ یوحنا حواری نے اور حواریون سے زائد عمر پائی
دیکہو یہہ اعتقاد ان لوگونکا صریح غلط نکلا فائدہ دوسرا یہہ کہ موافق تسلیم پیلی
کے سب حواری اور پہلے عیسائی یہی عقیدہ رکہتے تہے کہ اونہین کے طبقے کے
لوگونکی زندگی مین قیامت آجاوےگی اور موافق تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ کے
ورس ۵۱ و ۵۲ باب ۱۵ نامہ اول کرنتہیونکے اور ورس ۱۷ باب ۴ نامہ اول
تہسلنیکیونکا اسی عقیدے کیطرف اشارہ کرتے ہین بس اب دونون فائدے
ملاحظہ سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جو حضرت پطرس حواری اور پولس
سنہ ۶۴ عیسوی مین ۳۶ برس پیشتر وفات یوحنا سے مقتول ہوئے اور اسیطرح

پہلا فائدہ

دوسرا فائدہ

اور حواری بہی مر چکے تہے تو یہہ سب موت تک ان دونون غلطیون مین
گرفتار رہے ہونگے اور یہی یقین رکہتے ہونگے کہ یوحنا قیامت تک
جیتا رہیگا یا زندہ بہشت مین اوٹہا لیا جائیگا اور قیامت اسی طبقے کے
لوگونکی زندگی مین آجاگی اور عبارت نامہ اول کرنتہیون اور تہسلنیکیون کی
یون ہے باب ۱۵ نامہ اول کرنتہیونکا ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ ء ۵۱ دیکہو مین تمہین غیب
کی ایک بات کہتا ہون کہ ہم نہ سوئینگے پر ہم سب مبدل ہونگے ۵۲
ایک دم مین ایک پل مین پچہلی صور پہینکتی ہوئے صور تو پہونکا جائیگا
اور مردے اوٹہینگے اور ہم مبدل ہوئینگے انتہی باب ۴ نامہ اول تہسلنیکیونکا
ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ ۱۶ کیونکہ خداوند آپ دہوم سے مقرب فرشتے کے اہتمام
کے ساتہہ خدا کا نرسنگا پہونکتے ہوئے آسمان پر سے اوتریگا اور جو
مسیح مین ہو کی موئے ہین وے پہلے اوٹہینگے ۱۷ اوسکے بعد ہم جو
وے جو جیتے چہوٹینگے اون سمیت بدلیون پر ناگاہ چڑہائے جائینگے تاکہ
ہوا مین خداوند سے ملاقات کرین سو ہم خداوند کے ساتہہ ہمیشہ
رہینگے انتہی اب افسوس یہہ ہے کہ وہ غیب کی بات پولوس مقدس کی
غیر صادق نکلی اور سب حواری پچہلی صور کے پہینکنے سے پہلے سو گئے
(یعنے مر گئے) اور ایک کو بہی وقت ہونکنے نرسنگے تک جیتے رہنا
اور وقت نزول کے بدلیون پر چڑہ کے واسطے استقبال جناب مسیح کے

جانا نصیب نہوا فائدہ تیسرا یہہ کہ یہہ قول بارنس کا اسلیئے یوحنا نے مناسب جانا کہ قبل اپنی موت کے اس غلطی کو صحیح کر دیوے مردود ہے کیونکہ اول یہہ انجیل تصنیف یوحنا ہی کی نہین بلکہ موافق قول محقق برشنیدر اور استادلن اور فرقہ الوجین کے کسی اور عیسائی کی ہے اور اگر تسلیم ہی کرین تو موافق تحقیق گروٹیس کے جو مسیحیون مین بڑا محقق مشہور ہے باب اکیسوان ہرگز تصنیف یوحنا کی نہین بلکہ بعد موت یوحنا کے کلیسیا افسس نے اپنی طرف سے ملا دیا ہے پس اب اوس غلطی کے صحیح کرنے والے کلیسیا (یعنے جماعت) افسس ہے نہ یوحنا اور یوحنا تو اوسی عقیدے پر مرے ہو نگے مگر جب عیسائیون نے دیکھا کہ یوحنا مر چکے اور نزول مسیح نہ ہوا تو جرات کر کے اس باب کو ملایا اور تاویل قول مسیح کی کی فائدہ چوتہا یہہ کہ جب وہ روایت حوارئیون کی جو عیسائیون مین پہلے ہوئی اور رائج تہی جہوٹی ہے جیسا کہ تفسیر ہنری اور اسکات مین بیان ہوا تو اب کوئی روایت انجیلیون کی الہامی اور واجب الاعتقاد نہین ہو سکتی کیونکہ سب انجیل نویس حضرت عیسے کے اقوال کو اپنی سمجہہ کے موافق روایت بالمعنی کرتے ہین اور کوئی اونکے الفاظ کے ساتہہ نہین نقل کرتا اور حواریون کا کبہی غلط سمجہنا اور بعضی غلطیون پر مستمر رہنا ثابت ہے جیسا اوپر گذرا اور اسیطرح اونکا یہی سبب

مجمل ہونے قول مسیح کے مطلب عیسوی کو نہین سمجہے اور بعض دفعہ ادب
اور خوف کرکے پوچہا ہی نہین کچہ شواہد اسکے بطور نمونہ کے سنئے اقول
جناب مسیح کا یہودیون کے جواب مین باب ۲ یوحنا مین یون منقول ہے
ہندسہ ۱۸۴۱ء ۱۹ یسوع نے جواب دیکرا ونہین کہا اس ہیکل کو ڈہادو مین
اوسے تین دن مین کہڑا کرونگا ۲۰ یہودیون نے کہا چالیس برس سے
یہ ہیکل بن رہا ہے تو اوسے تین دن مین بنائیگا ۲۱ پر اوسنے اپنے بدن
کی ہیکل کی بات کہی تہی ۲۲ اسلئے جب وہ مردون مین سے جی اوٹہا
تو اوسکے شاگردون کو یاد آیا اوسنے اونہین یہہ کہا تہا اور وسے کتاب پر
اور اوس کلمہ پر جو یسوع نے کہا تہا ایمان لائے انتہی دیکہو موافق تصریح
یوحنا کے اس قول کو نہ کوئی یہودیون سے کیا عالم اور کیا جاہل اور نہ کوئی حواریون
اور مریدون سے سمجہا تہا بلکہ بعد زندہ ہونے جناب مسیح کے حواریون نے
سمجہا کہ ہیکل سے مراد جسم عیسوی تہا ۲ باب ۶ یوحنا مین ہے ہندسہ ۱۸۴۱ء
۵۱ مین ہون وہ جیتی روٹی جو آسمان سے اتری اگر کوئی اوس روٹی کو
کہائے ابد تک جیتا رہیگا اور روٹی جو مین دونگا میرا گوشت ہے جو مین
جہانکی حیات کے لیئے دونگا ۵۲ تب یہودی آپسمین بحث کرنے لگے
کہ یہہ مرد اپنا گوشت کیونکر ہمین دے سکتا ہے کہ کہائین ۵۳ یسوع نے
اونہین کہا مین تمسے سچ کہتا ہون اگر تم ابن آدم کا گوشت نہ کہاؤ اور اوسکا

لہو نہ پیئو تم مین حیات نہین ہے ٥٤ جو کوئی میرا گوشت کہاتا ہے اور میرا
لہو پیتا ہے حیات ابدی پاتا ہے اور مین اوسے پچہلے دن اوٹہاؤنگا
٥٥ کہ میرا گوشت فی الحقیقت خوردنی اور میرا لہو فی الواقع نوشیدنی ہے
٥٦ وہ جو میرا گوشت کہاتا ہے اور میرا لہو پیتا ہے مجہہ مین بستا ہے اور مین
اوسمین ٦٠ تب اوسکے شاگردون بہتون نے سنکے کہا کہ یہہ سخت
مشکل کلام ہے اوسے کون سکتا ہے انتہی دیکہو یہان کسی یہودی کی سمجہہ
مین نہ آیا اور بہت مریدون مسیح ع نے اوسکو سخت مشکل سمجہا اسے
باب ١١ یوحنا مین ہے ہندیہ سنہ ١٨٤١ اوسنے یہ باتین کہین پہر اونسے کہا ہمارا دوست
لعازر سو گیا ہے مین جاتا ہون کہ اوسے جگاؤن ١٢ تب اوسکے شاگردون نے
کہا ای خداوند اگر وہ سوتا ہے تو چنگا ہوگا ١٣ یسوع نے تو اوسکی
موت کی کہی تہی پر اونہون نے خیال کیا کہ اوسنے نیند کے چین کی کہی
انتہی اسمجا ہی شاگرد جناب مسیح کے اونکے مطلب کو نہ سمجہے باب ١٦
متی مین ہے ٦ تب یسوع نے اونسے کہا کہ خبردار فریسیون اور زنادقون کے
خمیر سے پرہیز کرو ٧ اونہون نے اپنے دلمین گمان کرکے کہا اوسکا سبب یہہ ہے
کہ ہمنے روٹیان ساتہہ نہ لین ٨ لیکن یسوع نے یہہ دریافت کرکے اونسے کہا
کہ ای کم اعتقادو تم اپنے دلمین کیون گمان کرتے ہو کہ یہہ روٹیان نہ لینے کے
سبب سے ہے ١١ تم کیون نہین سوچتے کہ مینے تمسے روٹی کے لیئے نہین کہا کہ

تم فروسیون اور زادوقیون کے خمیر سے پرہیز کرو ۱۲ تب
وے سمجھے کہ اوسنے اونہین روٹی کے خمیر سے نہین بلکہ فریسیون
اور زادوقیون کی تعلیم سے پرہیز کرنیکو کہا ۵ باب لوقا مین
قول مسیحی خطاب سب حواریون مین یون ہے ۴۴ کہ ان
باتون کو کانون سے سن رکہو کہ ابن آدم خلق کے ہاتہہ مین گرفتار
کروایا جائیگا ۴۵ پر وے اس کلام کو نہ سمجھے اور یہہ اون پر پوشیدہ
رہا تا نہووے کہ وے اوسے دریافت کرین اور اونہون نے مارے
ڈر کے اوس سے سوال نہ کیا انتہی دیکہو یہان سب حواری مطلب
مسیحی کو نہ سمجھے اور مارے ڈر کے سوال بہی نہ کر سکے ۶
باب ۱۸ لوقا مین ہے ۳۱ پہر اوسنے بارہ کو ساتہہ لیکر
اونہین کہا کہ دیکہو ہم یروشلم کو جاتے ہین اور سب چیزین جو
ابن آدم کے حق مین نبیون کے وسیلے لکہی گئی ہین پوری ہونگین
۳۲ اسلیئے کہ وہ عوام کے حوالہ کیا جائیگا اور لوگ اوس سے
ٹہٹہے کرینگے اور اوسکے منہہ پر تہوکین گے ۳۳ اور اوسے
کوڑے مارینگے اور قتل کرینگے اور تیسرے دن وہ پہر
اوٹہیگا ۳۴ اور وے ان باتون سے کچہہ نہ سمجھے اور یہہ
کلام اون پر پوشیدہ رہا اونہون نے ان باتون کو جو کہی گئی

تہین ہرگز نہ جانا انتہی اسسے بہی حواری کچہہ سمجہے ہے یہہ کہ عروج مسیح
تک سب حواری تعلیمات مسیحی سے یہی سمجہے ہوئے تہے کہ بادشاہت
مسیح ع کی دنیاوی ہے اور ہمکو بہی سلطنت اور حکومت ملیگی پس اب
کونسی دلیل ہے کہ باوجود روایت بالمعنی کرنیکے انجیلونسے اور جا غلطی سمجہ
بہی نہوئی ہوگی اور [illegible] حواریون [illegible] کیا ہو لکہتے ہین متی کی انجیل کا فقط ترجمہ
یونانی موجود ہے پس ان نبیون کی روایت مین تو مثل روایت اور مورخون
اور راویون خبر احادی ہے اب جاسے یہہ بات یقین ہوتی ہے کہ
علما فرقہ پروٹسٹنٹ کے اس باب مین بہت ہی سچے ہین کہ حواریونکو منصب مقرر کرنیکے کسی
حکم شرعی کا نہ تہا اور سب حواریون نے بعد یکہ پطرس حواری نے بہی
بعد عروج مسیح ع کے احسان پر بڑی بڑی غلطیان کی ہین اور پولس غلطی
کرنے مین سب کا سردار ہے جیسا کہ نقل اونکے قولونکی چوتہی فصل مین ذیل بیان امر اول
گذری فائدہ پانچوان یہہ کہ جب نے یہہ الزام منکرونکا تسلیم کرلیا کہ یقینا
حواری اور پہلے عیسائی غلطی سے یہی امید رکہتے تہے کہ قیامت اونہین کے
زمانہ مین آجائیگی اور اس غلطی کا یہہ جواب دیا کہ اونکی گواہی ہمکو چاہیے اور
اونکی رای سے کچہہ غرض نہین رکہتا ہون کہ اس صورت مین منکرون کو بڑی
گنجایش ہے اور اونکا قول پکا نکلا اور موافق اقرار اس مجیب کے ثابت ہوگیا
کہ کلام حواریونکا الہامی واجب التسلیم نہین بلکہ صرف بمنزلہ مورخون کی مانند ہے

فائدہ پانچوان

دیکھو فایدہ ۵

سے کے سبب اور شہادت مین بہی اونکی خوف سہو و خطا کا ہے فائدہ چہٹا
یہہ کہ قول پیلی کا حمایت دین عیسوی مین حواری کی ہر دلیل کی صحت ماننے کے سبب
سے کے درست ہونیکا حامی ہونا ضرور نہین الخ دلالت کرتا ہے کہ سب قول حواریون کے
جو اس مجموعہ عہد جدید مین مکتوب ہین الہامی نہین آپ کہتا ہون کہ جو حواریون
نے اپنی طرف سے بطور تفسیر کے کلام عیسوی کے ساتہہ ملایا ہے ہرگز
ہی واجب التسلیم نہین بلکہ اگر الحاق اور بے سندی ہونے سے قطع
نظر کرین تو اتنا ثابت ہوگا کہ اونکا گمان یون تہا خطا ہو یا صواب اور کچہہ
اون تفسیرون کی تفصیل استفسار سولہوین کتاب استفسار مین ہو چکی ہے
فائدہ ساتوان یہہ کہ قول پیلی کا جو اونکے مقدمات سے نتیجہ نکلے وہ ہم پر
واجب التسلیم ہے لیکن ہم پر واجب نہین کہ تمام مقدمات کو شرح کرین
یا قبول کرین الخ قابل تعجب ہے کیونکہ جب مقدمات دلیل کے مقبول اور واجب التسلیم
نہون تو نتیجہ اونکا کہان سے مقبول اور واجب التسلیم ہوگا اسی لیے برکس
جو ایک فاضل عیسائی ہے حاشیہ اس قول پیلی پر لکہہ کر استہزا کرتا ہے
اور کہتا ہے یہہ خیال نہایت نامعقول ہے کہ حواریون نے بُرے مقدمات
استعمال کیے نتیجہ نیک نکالا اور اوس مطلب مین جو خدا نے بیشتر الہام
کیا تہا غلطی کی حالانکہ وے تازہ الہام کی تعلیم مین مصروف تہے اور اسیطرح
یہہ خیال بہی کہ انہون نے ایک حصہ کتب مقدسہ کو دوسرے حصہ کی بات

لکھنے مین پلٹا اور جو شخص ایسے مقدمات کو استعمال کریگا اونکا یقین
نہین دیانتدار نہین اور استعمال جواریونکا اون مقدمات کو اثبات
مسئلے دین عیسوی کے لیئے ہر ایک عیسائی کے واسطے پوری سند
اون مقدمات کی صداقت کی ہے ورنہ طریقہ دلیل کا بیفائدہ اور بر
بلکہ قابل استہزا کے ہے انتہی اور اس فاضل نے اگرچہ پیلے بہ
بہت پے دیے کی مگر کوئی وجہ اپنی طرف سے اچھی نہ لا سکا بہرحال
مقدمہ اور تینون مقصدون اس کتاب کے ناظر پر یہہ بات بخوبی واضح
ہے کہ اس سب مجموعہ عہد عتیق اور جدید کی جسکو بیبل کہتے ہین نہ
کوئی سند متصل ہے اور نہ یہہ مجموعہ الحاق اور غلطی اور تحریف
سے خالی پس جب ہم حال اصل نسخون بیبل کا لکھ چکے تو ہمکو کچہ
ضرور نہین کہ حال اون ترجمونکا جو پادری اونکو انجیل اور توریت
اور اور کتابونکا نام لگا کر تقسیم کرتے ہین لکھین کیونکہ جب اصل کا وہ
حال ہو تو فرع کا بطریقہ اولی بہت کچہ حال خراب ہوگا مگر تب بھی
بعضے ترجمون مشہور اور معتبر کا ہم حال لکھدیتے ہین اور اورون کو
اوسپر قیاس کرلو پہلا جو سب سے بڑا ہے ترجمہ سبعین کا
ہے اور اوسکی خرابی کا حال مقصد دوسرے کے آخر مین بیان ہو چکا دوسرا
ترجمہ لاطینی کہ فرقہ رومن کا ملک کا مدار علیہ ہے اور اوسکی خرابی کا بیان مقدمہ

فصل تیسری مین گذرا تمیز النسخہ یونانی ارازمس کا جاننا چاہیئے کہ پندرہوین
صدی تک انگلستان مین یونانی زبان کا کچھہ چرچا نہ تھا لیکن جب کہ سنہ ١٤٥٣ع
مین اہل اسلام نے شہر قسطنطنیہ کو فتح کیا اوسوقت اہل یونان مرز بوم
یورپ کے مختلف ملکون کو نکل گئے اور کچھہ انگلستان مین بھی آگئے تھے تب سے
اس زبان کا وہان بھی چرچا شروع ہوا اور بیگسٹر صاحب لکھتا ہے کہ
سنہ ١٤٥٣ مین جب ترکون نے شہر قسطنطنیہ کو لیا تب وہانکے رہنے والے
بھاگے اور اونکے ساتھہ نسخے یونانی تھے اور سنہ ١٥١٦ مین ڈاکٹر لی ایکرنے
علم یونانی انگلینڈ مین داخل کیا انتہی اور سنہ ١٥١٦ مین ارازمس نے اپنا ترجمہ
یونانی تیار کیا ولیم کار پنٹر جو بڑے عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کے ہین کہتے ہین
کہ اول اول جو نسخہ یونانی نکلا وہ نسخہ ارازمس کا ہے جو سنہ ١٥١٦ مین بنایا گیا
اور جن نسخون سے اوسنے وہ نسخہ تیار کیا وے صرف چار ہی نسخے تھے
اور اونمین سے بھی تین نسخے جنکو وہ بہت استعمال کرتا تھا پوری نہ تھی بلکہ
اونمین صرف عہد جدید کی کتابون کے جز تھے اور کچھہ معتبر بھی نہ تھے اور وہ بعض
یونانی مرشدون کے کلام اور ترجمہ لاطینی سے صحیح کرتا تھا اور اگر کہین جابجا
سلاست کہلتا تو اپنے خیال کے موافق صحیح کر دیتا تھا اور حالت اس صالح
(یعنی قلت نسخون کی) سے جو ارازمس کے پاس تھا یہ ظاہر ہے کہ وہ کیسا یعنی فی الاصل نہین ہو
اوسکا نسخہ بہت بہتر نہین ہو سکتا اور اوسنے پچھلے طبعون مین بہت سی تبدیلیان

کین گو اونمین بہت اچھی ہی تہین لیکن اصل اوسکے نسخہ مین فرق نہین ہوا
تہتی دیکہو موافق اقرار ولیم کارپیڑکے نسخہ ارازمس کا صرف چار ہی
نسخون سے کہ اونمین سے ہی تین ناقص تہے تیار ہوا تہا اور تصحیح اوسکی
بعض بعض جا محض موافق خیال ارازمس کے ہوئی تہی او گو وہ فاضل
زکی ہو لیکن اوسکا نسخہ بسبب حالات مذکورہ کے اچہا نہ تہا جو تہا ترجمہ
ٹنڈیل صاحب کا انگریزی زبان مین اور اسکو ٹنڈیل صاحب نے نسخہ
ارازمس سے جو تیسری بار مطبوع ہوا تہا بنایا ہے اور جب حال اوسکی
اصل کا اوپر گذرا تو بیان حال اس فرع کی حاجت نہین مگر اتنا کہدیتے
ہین کہ ایسا غلط تہا کہ نسخے اوسکے عہد سلطنت اڈورڈ ششم مین الزام
غلطی کا لگا کر جلا دیئے گئے اور بشپ ٹنسٹل نے اس ترجمہ سے فقط ترجمہ
عہد جدید مین دو ہزار خرابیان نکالین تہین پانچوان ترجمہ جناب لوتہر مصلح
دین عیسوی کا جو ڈچ زبان مین تہا اور حال اوسکا یہ ہے کہ زونگلس بڑے
عالم فرقہ پروٹسٹنٹ نے اس ترجمہ کے باب مین جناب مصلح دین
کو یون لکہا تہا ای لوتہر تو بگاڑتا ہے کلام خدا کو تو صحت کا بڑا بگاڑنے والا
اور پلٹ دینے والا پاک کتابون کا ہے تجہسے ہم کتنی شرم آتی ہے
کہ ہم اب تک تیری بیحد قدر کرتے تہے اور اب ایسا ثابت کرین کہ تو ایسا
اور اوسکے عوض مین جناب مصلح نے ترجمہ زونگلس کو خارج کیا تہا اور

اور دین کے مقدمہ مین زوینگلیس کو احمق اور گدہا اور دجّال اور فریبی
کہتے تہے اور کگر مین صاحب اس ترجمہ کے حق مین لکہتا ہے کہ یہہ ترجمہ
عہد عتیق کی کتابونکا خصوصًا کتاب ایوب اور اور پیغمبرون کی کتابونکا
داغی (یعنے عیب دار) ہے اور کچھہ تہوڑا نہین اور ترجمہ عہد جدید کا بہی
داغی ہے اور کچھہ تہوڑا نہین اور بیز اور اوسیانڈر بہی جناب بصلح کو
کہتے تہے کہ تو نے ترجمہ غلط کیا ہے اور ستافیلس اور اسیمرس نے اپنی ترجمہ
ترجمہ عہد جدید مین جو وہ سوخرابیان نکالین ہین کہ دیے بدعتی ہین چھپا
ترجمہ بیزا کا جسکے اہل انگلستان پیرو ہین اور حال اس ترجمہ کا یہہ ہے
کہ ایکولیمپیدیس اور علما ہیزل کے کہتے ہین کہ یہہ ترجمہ بہت جگہہ مین
بد ہے اور بالکل روح القدس کے مخالف اور فاضل مولی نس کہتا ہے
کہ بیزا حقیقت مین عبارت متن انجیل کی تبدیل کرتا ہے اور کاسٹیلیو
کہ کاتولی مذہب کا ایک فاضل ہے اور بقول اوسیانڈر کے واقف او زبانون
ہے اپنی کتاب مین جو درباب اثبات خرابیون ترجمہ بیزا کے لکہی ہے
ملامت کرکے کہتا ہے کہ اوسکی مین سب غلطیان نہ لکہونگا اسلئے کہ اوسکے
واسطے ایک بڑی کتاب چاہیے سو اون ترجمہ کا سٹیلیو کا اور اسکا حال
یہہ ہے کہ بیزا کہتا ہے کہ یہہ ترجمہ تو برا اور خراب اور بدی ہے اور کاسٹیلیو
جو اوسکے جواب مین ایک کتاب لکہی ہے اوسکے مقدمہ مین لکہتا ہے کہ بعض

لوگون نے ہماری بیبل کی لاطینی اور فرانسیسی ترجمہ کو صرف نالایق ہی
نہ سمجھا بلکہ روح القدس کے ارادہ کے برخلاف سمجھ کے رد کیا ہے
آٹھوان ترجمہ علماء زورک کا اور حال اسکا یہہ ہے کہ لوتہر س اور ہوسپنین
اپنی تاریخون مین لکھتے ہین کہ فروشی روس نے اس ترجمہ کو چھاپ کر
لوتہر کے پاس بھیجا تو لوتہر نے ناپسند کر کے واپس کیا اور مردود ٹھہرایا نوان
ترجمہ ٹائگرین کا اور حال اسکا یہہ ہے کہ الک ٹرادف سکسنی نے بڑے
غصہ سے اوسے مردود ٹھہرا کر جناب لوتہر کا ترجمہ اوسکی جا مقرر کیا دسوان
ترجمہ کتاب الصلوۃ کا جسمین ترجمہ بعض زبورونکا بھی تہا اور یہہ ترجمہ خاص
انگلستان مین ہوا تہا اور اسکا حال یہہ ہے کہ پروٹسٹنٹ لوگون نے بادشاہ
جیمس اول کو ایک عرضی اس مضمونکی دی تہی کہ ہماری نماز کی کتاب مین
جو زبور داخل ہین او نمین عبری کی مخالف قریب دوسو جگہہ کے زیادتی اور
کمی اور تبدیلی پائی جاتی ہے اور اس سبب سے اونہون نے ایک کتاب
لکہی اور اوسمین سب غلطیان ترجمہ کی بتلائین اور اسیطرح اور ترجمون
اور انکے سفرونکا حال ہے مولی نس کہتا ہے کہ کالون نے اپنی کتاب
ہارمنی مین انجیل کی عبارتون کو تہہ وبالا کر دیا اور انجیل کے لفظون پر اندہیرا
کیا اور متن مین عبارت بڑہا دی اور سٹر کارلائل کہتے ہین کہ انگریزی
مترجمون نے مطلب کو فوت کیا سچ کو چھپایا اور جاہلون کو فریب دیا اور انجیل کے

سید ہے مطلب کو ٹیڑہا کیا اور ان لوگون کو نور سے ظلمت اور سچ سے جہوٹ
زیادہ پسند ہے اور جب رینلڈ صاحب نے کلیسا انگلستان پر طعن کیا تب
واٹیکر نے بہی لاچار ہوکر یون لکہا کہ کارلائل صاحب یا بعض اور نے
جو ہمارے ترجمہ بیبل کے خلاف مین لکہا ہے سو بیفائدہ ہے اور یہہ
اوس سے مطلب نہین حاصل ہوتا لیکن البتہ بعض چیزین قابل اسکے ہین کہ
درست کیجاوین اور لنکن کے علمانے بسبب پاس دین کے بادشاہ کو اس امر کی
اطلاع دی کہ ترجمہ انگریزی بیبل کا ایسا خراب ہے کہ بعضی جا کہٹا دیا ہے
اور بعضی جا بڑہا دیا ہے اور بعضی جا بدل دیا ہے اور بعضی جا روح
القدس کی مراد کو پوشیدہ کر دیا ہے اور بعض نے اوس ترجمہ کے حق
مین کہا ہے کہ یہہ بیہودہ اور بے معنی ترجمہ ہے اور بہت جگہہ مین روح القدس
کی مراد کو پلٹ دیا ہے اور اسی سبب سے اکثر پروٹسٹنٹون نے اوسپر
دستخط نہین کیے چنانچہ مستر برجس نے کہا تہا کہ مین ایسے ترجمہ کی
جسمین بہت زیادتی ہے اور بہت سی کمی اور بعض جا مطلب کو پوشیدہ
کرتا ہے اور بعض جا اولٹ دیتا ہے کیونکر سند دون مستر بروتن نے
کونسل کی لارڈ لوگون سے درخواست کی تہی کہ ایک نیا ترجمہ انگریزی
تیار ہو کیونکہ جو اب انگلستان مین مروج ہے وہ غلطیون سے پر ہے اور بشپون کو یہہ کہتا تہا
کہ تمہارا ترجمہ انگریزی جو مشہور ہوا ہے کہ عہد عتیق کی کتابون کی عبارت کو

٨٤٨ جگہہ اولٹتا ہے اور کروڑ ہا ادمیونکو عہد جدید کی کتابونکے رد کرنے
اور دوزخمین پڑنے کا سبب ہوا ہے کہتا ہون عجیب ہے ترجمہ انگریزی مدار ایمان
کلیسون انگلستان کا تہا کہ جسکو علماء عیسائیون سے نے تیرے لقب دیئے
مطلب کا فاسد کرنے والا مسیح کا چہپانے والا انجیل کے سبب ہے مطلب کو
ٹیڑہا کرنے والا روح القدس کی مراد پوشیدہ کرنیوالا مراد روح القدس
کی پلٹ دینیوالا بیہودہ بمعنی غلطیون سے پر کہ جسنے ٨٤٨ جگہہ عہد
عتیق کی عبارت کو اولٹ دیا اور کروڑن ادمیون کے لیئے سبب پڑا کہ
عہد جدید کو رد کرین ظاہرا کار لائل صاحب اسبات مین بہت ہی سچے ہین
کہ انگریزی مترجمون کو نور سے ظلمت اور سچ سے جہوٹ پسند زیادہ ہے
کیونکہ اب بہی ہم جب ترجمون اردو اور فارسی اور عربی کے مختلف نسخے
سالون کے چہپے ہوئے لیکر اپسمین مقابلا کرتے ہین تب وے سب خرابیان
جو اوپر مذکور ہوئین ہماری نظر کے سامہنے ہوتی ہین اور ترجمے عربی تو
ایسے لغو ہین کہ اکثر جا اونسے صریح مطلب اولٹا سمجہا جاتا ہے یقینا اونکے
مترجمون کو اشنائی زبان عرب سے نہین غریب مترجم کیا کرین کہ وہ اونکے
زبان نہین جب اپنی زبان مین وہ حال ہو جسکا بیان اوپر گذرا تو دوسری
زبانکی کیا شکایت اور بشپ ٹنسٹل نے ٹنڈیل صاحب کے ترجمہ سے فقط
عہد جدید مین دو ہزار خرابیان نکالی تہین اور ڈاکتر گریگری مارٹن نے

خرابی ترجمون مین ایک کتاب لکھی ہے اور مستر مل نے عہد جدید مین
تینس ۳۰ ہزار اختلاف عبارت کے نکالے ہین اور ہم نے یہ سب اقوال
وارڈ صاحب کی کتاب اغلاطنامہ سے نقل کیئے ہین اسیجا یار کر ظریفانہ
ایک قول لکھتا ہے اور کہتا ہے پروٹسٹنٹ قائل ہین کہ مقدس کتابونکا
خدا حافظ اور اوسمین غلطیان نہین کیا پروٹسٹنٹ نے درباب اختلاف عبارت
کے غل کیا ہے اور کیا کیپلوس اپنی کتاب کو جو درباب اثبات اختلاف کے
عہد عتیق مین ہے پروٹسٹنٹ کی عنایت مین چہپوا سکتا ہے اور دین
پروٹسٹنٹ کا کہتا ہے کہ معجزے ازلی اور ابدی نے عہد عتیق اور جدید کو
ادنی سے ادنی صدمہ سے بہی باز رکہا ہے لیکن یہہ مسئلہ اوس عروج
اختلاف عبارت کے مقابل جو تینس ہزار ہے کہڑا نہین رہ سکتا تہی اور
اونکے علماء کے اقرار کے موافق سب ترجمون مین کیا عربی کیا لاطینی کیا یونانی
کیا انگریزی کیا اور یہہ خرابی مثل وبا کے عام ہے کہ مفرد اور تثنیہ اور جمع اور
مرفوع اور منصوب اور مجرور اور مذکر اور مونث مین چندان استعمال مین
فرق نہین ہوتا اور ایک کو دوسرے کے بدلے استعمال کرتے ہین پوپ اربان
ہشتم نے جب ترجمہ عربیہ بیبل کو غلطیون سے پر دیکہا اوسنے بہت سے
قسیسوں اور راہبون اور عالمون زباندان عبری اور یونانی اور عربی کو
جمع کر کے سنہ ۱۶۲۵ء مین حکم کیا کہ اوسمین اصلاح دیکر از سر نو نسخہ

تیار کرو اور جب ان علما نے بڑی کوشش سے تیار کیا اور وہ بہی غلط رہا
اسلیئے بطور عذر کے اول مین اوسکی کچی عبارت مین مقدمہ لکھا جو وہ سب
استفسار مین منقول ہے اور ہم اسمین بقدر حاجت کے آخر سے اوسکی
عبارت نقل کرتے ہین ثم انک فی هذا النقل تجد شیئا من الکلام
غیر موافق قوانین اللغة بل مضادا لها کالجنس المذکر بدل
المونث والعدد المفرد بدل الجمع والجمع بدل المثنی والرفع
مکان الجر والنصب فی الاسم والجزم فی الفعل وزیادة الحروف
عوض الحرکات وما یشابه ذلک فکان سببا لهذا کله سذاجة
کلام المسیحیین فصار لهم نوع تلک اللغة مخصوصا و
لکن لیس فی اللسان العربی فقط بل فی اللاطینی والیونانی و
العبرانی تغافلت الانبیاء والرسل والآباء الاولون عن قیاس
الکلام لانه لم یرد روح القدس ان تقید اتساع الکلمة الالهیة
بالحدود المضیقة التی حدتها الفرائض النحویة فقدم لنا الاسرار
السماویة بغیر فصاحة وبلاغة بکلمات یسیرة الخ اسمین بہی
عالم زباندان کئی امر کا اقرار کرتے ہین اول یہہ کہ اونکے اس ترجمہ مین بہی بعضا
کلام ضد لغت عرب کی ہے اور یہہ بعض خدا کے فضل سے ایسا عام ہے
کہ کوئی صفحہ بلکہ کوئی سطر بہی اوس سب ترجمہ مین اس سے خالی نہوگی

دوم یہہ کہ عذر مین دو سبب بیان کرتے ہین ایک سادگی کلام مسیحیو کی
کہ گویا اونکی عادت ہے کہ اپنی بول چال مین مذکر اور مونث اور مرفوع
اور منصوب اور مجرور اور مانند انکی مین تمیز نہین کرتے دوسرا یہہ کہ
روح القدس اور اگلے پیغمبرون اور پولوس نے عمدا اسبابات سے چشم
پوشی کی ہے کہ کلام ربانی قواعد نحوی کا پابند ہو اب دیکھنا چاہیئے
کہ ان حضرات کی اس سادگی نے اٹھارہ سو برس مین کیا کچہہ خاک اوڑائی
ہوگی اور موافق انکے اقرار کے یہہ بلا مثل وبا ہی کے لاطینی یونانی
عبرانی عربی سب مین پہیلی ہوئی ہے اور پولوس سے تو ہمین کچہہ تعجب
اور شکایت نہین مگر غضب یہہ ہے کہ روح القدس اور اگلے پیغمبرون کو
بہی اس خرافات مین شامل کرتے ہین اور جب کوئی کلام قواعد نحویہ کے
خلاف اور جہت سادگی کے مخالف لغت کے بلکہ اوسکی ضد بولا
جاویگا تو بلا شبہہ غلط ہوگا اور حاشا کہ کبہی یہہ مرضی پیغمبرون یا روح
القدس کی ہو اور ہارنصاحب جلد اول اپنی تفسیر کے صفحہ ۶۳۹ مین
درس ۴ باب ۱۷ کتاب اول سلاطین کو نقل کر کے اوسپر طعن منکرین اور
جواب لینے کو یون لکہتا ہے کہ بعضے منکرون نے اسپر طعن کیا ہے کہ
کسطرح کوی جونا پاک جانور ہین پیغمبر کے لیئے خوراک لاتے لیکن اگر یہ
منکر اصل لفظ کو دیکہتے تو ایسا طعن نکرتے کیونکہ وہ لفظ اوریم ہے

اور معنے اوسکے عرب جیسا کہ اوسی معنی مین ورس ١٦ باب ٢١ کتاب اخبار الایام
اور ورس ٧ باب ٤ نحمیا مین مستعمل ہے اور بہت ربا ایک تفسیر علماء
یہود کی کتاب پیدایش پر ہی اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ سلف کے زمانہ مین
بت شان کی نواحی مین ایک شہر تھا جہان اس پیغمبر (یعنے ایلیاہ) کو حکم
چھپنے کا ہوا تھا اور جیروم کہتا ہے کہ اوریم جو باشندے ایک شہر کے
عرب کے ہین پیغمبر کو کہانا دیتے تھے اور یہہ گواہی جیروم کی بڑی قیمتی ہے
گو ترجمون لاطینی مطبوعہ مین لفظ کوّے کا لکہا ہے مگر اخبار الایام اور نحمیا
نے اور جیروم نے اوریم کا ترجمہ عرب لوگ کیا ہے اور ترجمہ عربی سے
معلوم ہوتا ہے کہ اس لفظ سے مراد آدمی ہین نہ جانور اور ربی جی مفسر مشہور یہود
کا بہی یہی ترجمہ کرتا ہے اور کسطرح ہو کہ پاک پیغمبر جو شریعت کی اتباع پر
بڑا گرمجوش اور اسکا حامی تھا خلاف شریعت کی ناپاک جانورون
سے مثل کوّون کی گوشت پاتا اور کسطرح جان سکتا کہ ایسے ناپاک جانور جیلے
گوشت لانے کے لاشون پر نہ پڑے ہونگے علاوہ اسکے برس دن تک
ایلیاہ کو روٹی اور گوشت پہنچانا بہی کسطرح ایسی خدمت انکی
ذات کوّون کی طرف منسوب ہوا اسلئے بڑا غالب یہہ امر ہے کہ اور ب
یا اوربیم کے بعضے باشندون نے پیغمبر خدا کا سرانجام کیا ہوگا انتہی
دیکہو اسکو ہارنصاحب دلائل عقلیہ اور تفسیرون یہود اور گواہی جیروم

میزان الحق کے باب اول کی تیسری فصل کا جواب

بیے تک پکڑے گئے کہتا ہے کہ اور یم کے معنی عرب لوگ کرتے جاہین تو بے پیل سکی لوحق
ترجمے سب مترجموں بلکہ شرح شارحین عیسائیونکی اسکا غلط ہے اور وہی
باب ۲ کتاب اول سلاطین کا یون ہے ہدیہ سنہ ۱۸۴۲ اور ایسا ہوگا کہ تو اوس نالے سے پیویگا اور
میں نے کوونکو حکم کیا ہے کہ تیری پرورش کرین انتہی اور اب جو ہمکو خدا کے فضل سے
اثبات دعوی تحریف سے فراغت ہوئی تو اپنے اقرار کی موافق جناب
پادری فنڈر صاحب کی فصل تیسری باب اول میزان الحق کا جواب لکھتے ہین
اور جو پادری صاحب نے نسخہ منطبعہ سنہ ۱۸۴۳ میں بہی اکثر جا مثل بعض مواضع
مقدس کتابونکے تبدیل اور زیادت اور نقصان کرکے دوسری دفعہ
اوس نسخہ کو سنہ ۱۸۵۰ میں چہپوایا ہے اور صحیح اور درست اونکے نزدیک
بہی نسخہ پچہلا ٹہرا ہے اسلیئے ہم اگلے نسخہ منسوخہ کو چہوڑکر اس نسخہ پچہلے
صحیح سے لفظاً لفظاً عبارت کو نقل کرینگے و باللہ التوفیق پادری صاحب
اوس فصل میں لکھتے ہین تیسری فصل اسبات کی ثبوت مین کہ محمدیونکا
یہہ دعوی کہ کتب مقدسہ تحریف و تبدیل ہوئیں باطل ہے کہتا ہوں مین کہ محمدیونکا
یہہ دعوی بلا شبہ حق ہے اور پادری صاحب کا باطل کہنا باطل ہے جیسا
ناظر اس رسالہ پر مخفی نہیں پادری صاحب کہتے ہین قران اور اوسکے معتقد
دعوی کرتے ہین کہ مسیحی اور یہودیون نے اپنی مقدس کتابین تحریف
کین اور اون ایتونکو جو محمد کی طرف اشارہ نہیں تہا لکہ دوسرے لفظونسے

مقام پر رکھہ دیئے ہین اور اس سبب سے مقدس کتابین جواب اونکے
یہان موافق اور رایج ہین صحیح اور قابل اعتماد نہین ہان واجب ہے ضرور ہے
کہ ہم بڑی دقت سے اس دعوی کے تحقیق پر متوجہ ہووین کہتا ہون کہ
فی الحقیقت قرآن سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہودیون ہم عہد حضرت
صہ سے بعضے مثل بنی قریظہ اور بنی نضیر وغیرہما کے تحریف لفظی یا معنوی کیا
کرتے تھے اور قرآن مین انہین پر بابت تحریف کے سیلے دیے ہوئی ہے
اور یہہ دعوی قرآن کا بلاشبہہ سچا ہے اور اونکی تحریف لفظی اور معنوی
ثابت ہو گئی ہے اگر پادریصاحب یا حامیون پادریصاحب کو اس
دعوی کے بطلان پر کوئی دلیل ہو تو پیش کرین اور دعوی اہل اسلام کا
یہی ہے کہ اس سب مجموعہ عہد عتیق اور جدید کی سند متصل نہین اور اس
مجموعہ مین یقینا الحاق اور غلطی پائی جاتی ہے اور بعض بعض جا تحریف
قصدی بھی ہوئی ہے اور حال ترجمون قدیم اور جدید کا بلاشبہہ اصل سے
بھی بدتر ہے اور اس دعوی کا اثبات اچھی طرح اس رسالہ مین ہو چکا ہے
اور ہرگز مسلمانونکا یہہ دعوی نہین کہ فقط اونہین آیتونمین تحریف ہوئی ہے
جنہین محمد صہ کی طرف اشارہ تہا بلکہ دعوی انکا عام ہے اور بسبب ثبوت
الحاق اور تحریف کے وہ مجموعہ انکے نزدیک قابل الاعتماد اور واجب الاعتقاد نہین ہے سالقولی
ونکا اور ضرور ہے کہ ہم بڑی دقت سے الومحض ایک سرسری عنہ

کہ ہرگز اوسکو پادریصاحب نے پورا نہین کیا وگرنہ کسطرح خیال کیا جاوے
کہ اپنے گہر سے خوب واقف ہوکر مسلمانونکے اوس دعوی کے ابطال پر
کمر باندہتے پادریصاحب کہتے ہین جب کہ ہم محمدیون سے اس دعوی کا
ثبوت چاہتے ہین تو تعجب ہے کہ اونمین سے کسینے اب تک اس دعوی کو
معتبر دلیلون سے ثابت نہین کیا ہے اور سے ان چار سوالونکے جواب
دیتے ہین کہ آیا پرانے اور نئے عہد کی مقدس کتابین کس وقت مین
اور کن لوگونکی معرفت اور کیونکر تحریف ہوئین اور پہلے پہلے لفظ
کون سے ہین اب تک مسیحیونکے قبضہ اور رہتے ہین اور سب محمدی صرف دعوی بلا دلیل
پیش لاکے حکومت کی راہ سے کہتے ہین کہ ایسا ہی ہے اور ضرور ہے کہ ایسا ہی ہو کیونکہ
انجیل اور پرانے عہد کی کتابین قرآن کے موافق نہین اور قرآن مین بہی مسیحیون اور یہودیونکی
مقدس کتابونکی تحریف کا اشارہ ہوا ہے لیکن جبتک کہ محمدی لوگ اپنے اس دعوی کو معتبر
دلیلون سے ثابت نکرین اور ان چار سوالونکا جواب ندیوین مسیحیونکو کچھ ضرور نہین کہ اونکے اس دعوی پر توجہ
کرین اور جواب دین کیونکہ جس دعوی کی ثبوت کی معتبر دلیلین نہون
وہ بیجا اور بیفائدہ ہے بلکہ بغیر دلیل دعوی کرنا عقلمندونکا کام نہین
کہتا ہون یہ قول اونکا جبکہ ہم الخ مخدوش ہے کیونکہ اس قول مین لفظ ہم
اور لفظ محمدیون سے کیا مراد رکہتے ہین آیا سب عیسائی سلف اور خلف
جو بعد ظہور محمد کے گذرے ہین اور اسیطرح سب محمدی سلف اور خلف

جواب کی بابت محض پادریصاحب کا وہم ہے اسلیئے کہ اس وہمی قرضہ
کے بارین پادریصاحب سے جمہور سلف اور مقتدا ہی دین عیسوی کے بہی
بیچارہ مسلمانونکے ساتہہ شریک ہیں اور وہی سلف اپنی طرف سے اصالۃً
اور مسلمانونکی طرف سے وکالۃً اس قرضہ کو ادا کرکے سبکدوش ہوگئے ہیں
اور انکے سبکدوش ہونیکی تصدیق خلف عیسائیون سے بہی بڑے بڑے
محقق فاضلون نے کی ہے اور قول انکے منقول ہوئے اگر پادریصاحب کو
اوس دین کا ادا ہونا مشکوک ہے یا خلاف انصاف کے ہر دعوی منظور ہے
تو ہم اب بہر پادریصاحب اور اور مسیحیونکو رسیدین وصول اوس قرضے
کی دستخطی سلف اور خلف کے دکہلا دیتے ہین اس قرضہ کی کسو قسمین رسید
یہہ ہے کہ بعضی تحریفونکا تو زمانہ متعین ہے مثل تاریخون واردات مندرجہ
عہد عتیق کے کہ موافق رای عام قدما مسیحیون کے یہودیون نے عبرینہ
فریب سنہ ایکسو تیس کے وہ تحریف کی ہتی اور مثل تحریف درس ۸ باب ۲۷
کتاب استثنا کے کہ پانسو برس بعد وفات موسی ع کے موافق مختار
جمہور علما عیسائی مذہب کے سامریون نے توریت سامری مین اور
موافق مختار ڈاکٹر ہیلز اور ڈاکٹر کینی کاٹ کے یہودیون نے عبرینہ مین وہ
تحریف کی ہتی اور بہت تحریفونکا زمانہ قدما اور متاخرین مفسرین عیسائیہ
کے وقت مین دو وجہت سے معلوم نہ کر سکے ایک یہہ کہ صدہا سال تک

ترجمہ سپٹواجنٹ واجب التسلیم فرقون مسیحیون مین تہا اونہنے عبری اونکے
پاس بہت نہ تہے کہ اونہین معلوم رہتا دوم یہہ کہ جو سند متصل اون
کتابونکی اونکے پاس نہ تہی تو وے غریب لاچار تہے اور سوای اس امر کے
کہ کچہہ انکلون کہین کچہہ اونسے نہ بن آتا تہا اور ظاہر یون معلوم ہوتا ہے کہ اکثر
ایسی خرابیان اوس زمانہ مین ہوی ہونگی جس زمانہ مین یہودیون نے
بعضی کتابین پہاڑ ڈالین اور بعضی جلا دین اور بہت سی کتابین گم کردین
اور جب قدما سے زمانہ ان کتابون کی بربادی کا متعین نہ ہوسکا تو بیچے
غریب زمانہ زیادت یا نقصان یا تبدیل حرفون او رجملونکا کیونکر متعین کرسکتے
اور اس قرضہ کی کن لوگونکی معرفت رسید یہہ ہے کہ یہودیون اور سامریون
اور حضرات دیندار مسیحیون اور کاتبون اور ملحدون کی معرفت اور اس قرضہ
کی اور کیونکر تحریف ہوئین رسید یہہ ہے کہ اس قول سے اگر غرض یہہ ہے کہ سبب
اوسکا کیا تہا تو جواب اسکا یہہ ہے کہ بعض جا حسد اور بعض جا مین شرارت
یہود یا ملحدون کی اور بعض جا مین تغافلی کاتب کی کہ جنکی تفصیل اس رسالہ
مین گذری اور اگر غرض یہہ ہے کہ کس طور سے ہوی تو جواب اوسکا یہہ ہے
کہ کسی جا زیادت اور کسی جا نقصان اور کسی جا تبدیل کے ساتھ اور بعض جا
اس تحریف سے رتبہ بڑہا کر ساری کتابونکو جلا دیا یا پہاڑ ڈالا اور بہت
کتابین گم کردین اور اس قرضہ کے اور یہہ سے بدلے لفظ کو سیکہا ہین فقیدیا

کرنا پچین واردات مندرجہ عہد عتیق کی جنکا ذکر پہلے اور دوسرے
اور تیسرے اختلاف مین مقصد اول کی فصل تیسری کے اندر گذرا اور لفظ
گدزم کا بجائی عیبال کے سامری مین یا بالعکس عبری مین جسکا بیان چوتہے
اختلاف مین فصل مذکور کے اندر اور رسید قرضہ اول مین گذرا اور ورس
۷ باب ۱۰ شمار کا توریت عبری اور سامری مین یا یونانی مین جسکا ذکر دسوین
اختلاف مین فصل مذکور کے اندر گذرا اور لفظ گلے کا بجای گڈریہ کے ورس ۳ و
۸ باب ۲۹ کتاب پیدایش مین جسکا ذکر اکیسوین اختلاف مین فصل مذکور کے اندر
گذرا اور لفظ جبر دنکا بجای قریات اربع کے ورس ۱۸ باب ۱۳ کتاب پیدایش
مین اور لفظ دان کا بجای لیث کے ورس ۱۴ باب ۱۴ کتاب پیدایش مین اور
ان دونونکا ذکر دسوین اور گیارہوین مین مقصد اول کی فصل دوسری کے
اندر گذرا اور لفظ پچہتر کا بجای ستر کے ترجمہ سیپٹواجنٹ اور انجیل مین جسکا
ذکر روایت بارہوین مین مقصد اول کی اندر گذرا اور یہہ جملہ دونون ہاتہہ میرے
مانند شیر کی مین بجای اس جملہ کی اونہون نے میرے ہاتہہ اور میرے پانو
چہیدے عبری مین ورس ۱۶ از بور ۲۲ مین جسکا ذکر پانچوین شاہد مین مقصد
دوسرے کی فصل تیسری کے اندر گذرا اور ورس ۶ زبور چالیسوین مین
یہہ جملہ تونے میرے کان کہولے عبری مین بجای اس جملہ کی تونے میرے لئے
ایک بدن طیار کیا یا بالعکس یونانی اور انجیل مین جسکا ذکر چہٹے شاہد مین

فصل مذکورکے اندر گذرا اور ورس ۱۰ زبور ۱۱۹ مین یہہ جملہ گروہ مشرکین مجھے چورا یا عبریمین بجای اس جملہ کے شریرون کے جالون نے مجھے گھیرا جسکا ذکر نوین شاہد مین فصل مذکور کے اندر گذرا اور ورس ۴ باب ۳ کتاب ایوب کا عبریمین یا ترجمہ سپٹواجنٹ مین جسکا ذکر شاہد سولہوین مین گذرا اور ورس ۳ و ۷ باب ۱۳ کتاب دوم اخبار الایام مین غالبا لفظ چارلاکھہ اور آٹھہ لاکھہ اور پانچ لاکھہ کا بجای چالیس ہزار اور اسی ہزار اور پچاس ہزار کی عبریمین جسکا ذکر شاہد اکتسوین مین فصل مذکور کے اندر گذرا اور لفظ بیالیس کا بجای بائیس کے ورس ۲ باب ۲۲ کتاب ۲ اخبار الایام مین جسکا ذکر فساد اولین مقصد دوسرے کی چوتھی فصل کے اندر گذرا اور لفظ سات کا بجای سات ہزار کے ورس ۴ باب ۸ کتاب ۲ سموئیل مین اور ورس ۸ باب ۱ اوسی کتاب مین جسکا ذکر دوسرے اور تیسرے فساد مین فصل مذکور کے اندر گذرا اور لفظ سات برس کا بجای تین برس کے ورس ۱۳ باب ۲۴ کتاب دوم سموئیل مین یا بالعکس ورس ۱۲ باب ۲۱ کتاب اول اخبار الایام مین جسکا ذکر فساد چوتھے مین گذرا اور لفظ بیس کا بجای تیس کے ورس ۲۶ باب ۱۶ کتاب ۲ سلاطین مین اور لفظ بیالیس ہزار کا بجای چوبیس ہزار چالیس کے ورس ۶ باب ۱۲ کتاب القضات مین اور ان دونون کا ذکر چھٹے اور ساتوین فساد مین گذرا اور لفظ دو ہزار کا بجای تین ہزار کے

ورس ۲۶ باب ۷ کتاب اول سلاطین یا لفظ تین ہزار کا بجای دو ہزار کے
ورس ۵ باب ۴ کتاب ۲ اخبار الایام مین جسکا ذکر فساد نوین مین گذرا
[۲۰] اور لفظ تیسرے سال کا بجای ساڑھے تین برس کے ورس ۱ باب ۱۸
کتاب اول سلاطین مین یا بالعکس ورس ۲۵ باب ۴ لوقا اور ورس ۱۷ باب ۵
نامہ یعقوب مین جسکا ذکر فساد دسوین مین گذرا [۲۱] اور لفظ چالیس کا بجای
چار کے ورس ۷ باب ۱۵ کتاب ۲ سموئیل مین جسکا ذکر فساد گیارہوین مین گذرا
[۲۲] اور لفظ ہدرعزر کا بجای ہددعزر کے تین جا باب ۱۰ کتاب دوم سموئیل مین اور
سات جا باب ۱۹ کتاب اول اخبار الایام مین [۲۳] اور لفظ عکن کا بجای عکر کے
ورس ۱۸ باب ۷ یوشع مین [۲۴] اور لفظ واشب بسبت کا بجای یسبعام کے
ورس ۸ باب ۲۳ کتاب ۲ سموئیل مین [۲۵] اور لفظ عمی ایل کا بجای الیعام کے
ورس ۵ باب ۳ کتاب اول اخبار الایام مین [۲۶] اور لفظ عزریاہ کا بجای عزیاہ کے
ورس ۱۲ باب ۱۴ کتاب ۲ سلاطین مین [۲۷] اور لفظ یہواخذ کا بجای اخزیاہ کے
ورس ۱۷ باب ۲۱ کتاب ۲ اخبار الایام مین [۲۸] اور ورس ۸ باب ۳۷ اشعیا کا [۲۹] اور لفظ بہائی کا
بجای چچا کے ورس ۱ باب ۳۶ کتاب ۲ اخبار الایام مین [۳۰] اور لفظ بادشاہ
اسرائیل کا بجای بادشاہ یہودا کے ورس ۱۹ باب ۲۸ کتاب دوم اخبار
الایام مین [۳۱] اور ورس ۱ باب ۳ ملاکیا کا [۳۲] اور ورس ۲ باب ۵ میکا کا [۳۳] اور ورس ۸
و۹ و۱۰ و۱۱ زبور ۱۶ کا [۳۷] اور ورس ۱۱ و۱۲ [۳۸] باب ۹ عاموس کا اور [۳۴] [۳۵] [۳۶]

۶ و ۷ و ۸ زبور چالیسوین کا اور ورس ۴ زبور ۱۰ اکا اور لفظ پینتیس کا
بجای چھبیس کے ورس ۱۹ باب ۵ کتاب ۲ اخبار الایام اور لفظ چھتیس کا بجای
چھبیس کے ورس ا باب ۱۶ اوسی کتاب مین اور لفظ آٹھون کا دوجا
ورس ۲۴ باب ۳ کتاب اول سلاطین مین اور یہہ لفظ کاٹ ڈالا بجای
اس لفظ کے محنت کروائی ورس ۳ باب ۲ کتاب اول اخبار الایام
مین اور لفظ فیلپ کا بجای ہیرودس کے ورس ۱ باب ۳ لوقا مین اور لفظ
ابیاتھر کا بجای اخیملک کے ورس ۲۶ باب ۲ مرقس مین اور لفظ یرمیا
بجای زکریا کے ورس ۹ باب ۲۷ متی مین اوراسیطرح اور جابہی کثرت سے
ایک لفظ بدیلے دوسرے لفظ کے عہد عتیق اور جدید مین لکہا گیا ہے
ور تفصیل اکثر کی اون مواضع سے اس رسالہ کے مقصدون مین
نذری ہے اور جو تحریف سے مراد ہماری عام ہے خواہ اسطور ہو کہ ایک
فظ دوسرے کی جاپر کہا جاوے خواہ اسطور کہ بعضے الفاظ یا جملے بڑہائے
اوین یا گہٹائے جاوین اور کچہہ تہوڑی مثالین قسم اول کی مرقوم
وئین تو مناسب یہہ ہے کہ اسیجا مثالین دونون قسمون اخیر کی
ہی لکہی جاوین پس کچہہ مثالین قسم دوم کی یہہ ہین ورس ۱۴ باب ۳۶
کتاب پیدایش کا اور ورس ۱۳ باب ۲۶ کتاب شمار کا تمام باب ۳۴ کتاب استثنا کا
اور یہہ جملہ اوسوقت ملک مین کنعانی تہے ورس ۶ باب ۱۲ پیدایش مین

دوسرے ... ورس ۶ باب ۱۲ ... ورس ۵ باب ... اور ورس ... ورس ... باب ... ورس ۵ باب ... مین ... [illegible]

اور ۴ سے جملے جنمین لفظ آپکے دن تک یا آج تک کا ہے ورس ۹ باب ۲ اور ورس ۹ باب ۵
اور ورس ۲۹ و ۲۹ باب ۳ اور ورس ۲۷ باب ۱ اور ورس ۱۲ باب ۱۴ اور ورس ۱۴
باب ۱۵ اور ورس ۶۳ باب ۱ اور ورس ۱ باب ۱۴ کتاب یوشع مین اور پانچ
ورس اخیر باب ۲ کتاب یوشع کے اور ورس اول سے ورس ۲۰ تک
باب ۱۲ نحمیا مین اور سات باب اخیر کے کتاب امثالین اور باب ۹ کتاب یرمیا
مین اور ستائیس باب کتاب اشعیا مین باب ۴۰ سے باب ۶۶ تک اور ورس ۱
باب ۱ کتاب یرمیا کا اور یہہ جملہ تاکہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تہا پورا ہو ورس ۲۵
باب ۲ متی مین اور اسقدر عبارت جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ اور
کلام اور روح قدس اور یے تینو ایک ہین اور تین ہین جو زمین پر ورس
۸ باب ۵ نامہ اول یوحنا مین اور یہہ جملہ زمین اور اوسکی معموری خداوندکی ہے
ورس ۲۶ باب ۱۰ نامہ اول قرنتہیون مین اور لفظ ہی کا ورس ۱۴ باب ۱۲ متی مین
اور لفظ دل کا ورس ۳۵ باب ۱۸ متی مین اور یہہ جملہ کیونکہ بادشاہت
اور قدرت اور جلال تیرا ہمیشہ ہے ورس ۱۳ باب ۶ متی مین اور باب ۸ ورس ۱
باب ۷ و ۸ یوحنا مین اور اور جا اور مثالین قسم سیوم کی یہہ ہین یہہ جملہ اوسید اوسکی
چلین ورس ۸ باب ۴ پیدایش مین اور لفظ رات کا ورس ۱۷ باب ۷ پیدایش
مین اور یہہ جملہ وہ بڑا تہا اوسکی نگاہ مین ورس ۲۲ باب ۲۵ پیدایش مین اور بعضے
لفظ ورس ۲۵ باب ۵ پیدایش مین اور یہہ لفظ نجات ہمارے خدا کی ورس ۹

باب ۴۹ اشعیا مین اور مثل انکے اور ہم تحریف بالتبدیل اور بالزیادت اور بالنقصان کا
بہ نسبت بعضے حرفون یا جملونکی کیا شکایت کرین یہہ تو ایک عادت اہل کتاب
کی ہے جناب اگسٹائن جنکی عظمت فرقہ کاتلک اور پروٹسٹنٹ کے نزدیک مسلم
ہے اور اسیطرح اور قدماء مسیحی چلاتے تھے کہ تاریخون واردات مندرجہ
عہد عتیق مین یہودیون نے قریب ۱۳۰ ایکسو تیس کے بسبب دشمنی دین عیسوی
کے تحریف کی ہے اور ڈاکٹر ہیلز صحت تاریخون مندرجہ سامری کو قطعی
دلیلون سے ثابت کرکے عبرین یہودیونکی تحریف کا قائل تھا اور ڈاکٹر کینیکاٹ
سامریونکی دینداری کا لحاظ کرکے حکم کرتا تھا کہ تحریف کا الزام جو محققون نے
بیبل کے سامریون کو دیا ہے ایک امر بے بنیاد ہے بلکہ وہ الزام یہودیونکو
دیا جاوے اور ڈاکٹر ہمفری کہتا تھا کہ یہودیون کے وہم نے عہد عتیق
کی کتابونکو کئی جا ایسا خراب کیا ہے کہ پڑھنے والا اوسکو بسہولت
معلوم کرسکتا ہے اور کہتا تھا کہ یہود کے عالمون نے بشارات مسیح کو
بہت بری طرح سے بگاڑ ڈالا ہے اور ایک اور فاضل پروٹسٹنٹ کہتا
تھا کہ برا نے مترجم نے اور طرح لکھا ہے اور اب یہودی اوسکو اور طرح
پڑھتے ہین اور میرے نزدیک خطا کی نسبت طرف یہود کی کرنی قوی ہے
اور اراجن تیسری صدی مین چلاتا تھا کہ ہم غلطی کا ثبوت اور اونکی اس
بد دیانتی اور بیباکی کا جسکے ساتھہ اونہون نے متن کو صحیح کیا ہے کیا سکتا۔

کرین اور اونکی اوس نے قیدی کا حال جس سے اونہون نے کمی اور زیادتی
کی کیا کہین اور جسٹن شہید نقل کرتا تہا کہ یہود نے کئی پیشین گوئیان
نکالڈالین اور اوس قول عزرا کو یہہ کہانا عید فصح کا ہمارے خداوند نجات دہندہ
اور پناہ کا کہانا ہے پس سمجہو کہ اگر تم خداوند کو اس نشان (یعنے کہانے)
سے اچہا سمجہوگے اور اوسپر ایمان لاؤگے تو یہہ زمین کبہی ویران نہوگی
اور اگر تم اوسپر ایمان نہ لاؤگے اور اوسکا وعظ نہ سنوگے تو تم غیر قومونکے
ہنسائی کا سبب ہوگے اور وائی ٹیکر اور ڈاکٹر ای کلارک کہ دونون بڑے
عالم محقق عیسائیونمین مشہور ہین اسباب مین تصدیق جسٹن کی کرتے
تہے اور نارٹن صاحب بہی اس بات کے مقر ہین کہ بلاشبہ بعضی خرابیان
قصداً دیندار مسیحیون نے کی ہین اور بعد اونکے وہی خرابیان ترجیح دیجاتی
تہین تاکہ اپنے دعوے کو قوت دین یا اپنے سے کسی اعتراض کو دفع کرین
انتہی اور صدی اول سے دسوین صدی تک جعلسازی اور جہوٹی کتابین
بنالینے کا چرچا تہا اور دوسری صدی سے ایسا جہوٹ جسمین بہبودی
مذہب کی ہو عیسائیونمین بمنزلہ مستحبات دینی کے ٹہر گیا تہا پس اب ایک دو جملونکے
گرانے یا بڑہانے کا ہم کیا گلہ کرین حضرات اہل کتاب نے بیس بائیس کتابین انبیا
کی قصداً گم کردین اور کئی کتابین عہد عتیق مین اور قریب تمام انجیلون اور نامون
اور مشاہدات کے جعل بنا کر کہڑے کردی تہین جب دیانت کا یہہ حال ہو تو

اس صورت مین اگر ایک دو لفظ مفید اہل اسلام کے گرا یئے گئے یا مضر
ونکے بڑہا یئے گئے ہون تو کیا وہ نئی بات ہے ہرگز نہین قول اونکا اور
سب محمدی صرف دعوی بلا دلیل الخ محض تعصب کی راہ سے ہے شاید
دلیل کوئی ایسا امر ہے کہ اوسکا وجود فقط پادری صاحب کے ذہن میں ہے
اور بس قول اونکا جب تک الخ جناب من اب تو غریب محمدیون نے معتبر
دلیلون سے ثابت کر دیا اور چارون سوالونکا جواب دیدیا اب آپ
اور اور مسیحی اس دعوی پر توجہ کیجئے اور جواب دیجئے قول اونکا بغیر دلیل
دعوی کرنا عقلمندونکا کام نہین کہتا ہون مین کہ یہہ سچ ہے لیکن مسلمان ہرگز
بے دلیل دعوی نہین کرتے اور جیسا یہہ عقلمندونکا کام نہین ویسا ہی سچی
دعوی اور سچی دلیلون سے چشم پوشی کرنا اور بیہودہ اون پر اعتراض
سے پیش آنا بھی عقلمندونکا کام نہین پس اب آپ ہی بمقتضای عقل اور
انصاف کے مثل اپنے بزرگون سلف کے چارون قرضے کی رسید پر دستخط
کر دیجئے و گرنہ جو اوسکے ادا ہونیکے گواہ اپکے سلف ہین تو ہم کو کچھہ اندیشہ
نہین پادری صاحب کہتے ہین پوشیدہ نہ رہے کہ مسیحی لوگ بطریق اولی
کہہ سکتے ہین کہ قرآن نے تحریف پائی ہے اور یہہ قرآن جو اب محمدیون مین
مروج ہے اصل قرآن نہین ہے کہتا ہون مین کہ پادری صاحب نے دعوی تو بہت
بہت کیا مگر حیف کہ اونسے بطریق ادنی بھی جو دلالت التفات ہو یہہ امر ثابت

ہوسکا اسلیئے اس باب مین ترکی اونکی فقط اوسیقدر ہے جو یون
ارشاد کرتے ہین کیونکہ پہلے تو اوسے ابوبکر نے اکٹہا اور مرتب کیا
پہر عثمان نے دوبارہ ملاحظہ کرکے اصلاح دی ہے حالانکہ شیعی لوگ
ان اشخاص کو کافر اور بیدین جانتے اور کہتے ہین کہ عثمان نے کئی سورتونکو
جو علی کی شان مین تہین قرآن سے نکالڈالا اور فانی کی کتاب دبستان مین یون
مسطور ہے کہ کہتے ہین کہ عثمان نے قرآن کو جلا کر بعض سورتین جو علی اور
اوسکی اولاد کی شان مین تہین نکالڈالین اور کتاب عین الحیات کے ۲۰۸
ورق ۲ صفحے مین ایک حدیث مرقوم ہے کہ امام جعفر نے فرمایا ہے کہ
سورہ احزاب مین قریش کے اکثر مرد او عورت کی برائیان تہین اور وہ سورت
بقرہ سے بڑی تہی لیکن کم کی گئی کہتا ہون مین کہ اسمین موافق مذہب اہل
تشیع کی پادریصاحب نے دو دعوے کئی ایک یہہ کہ معاذ اللہ ابوبکر اور
عثمان رض کافر او بیدین تہے دوم یہہ کہ عثمان رض نے کئی سورتونکو نکالڈالا ہے
اور دعوی اول کو مشہور سمجہکر اوسکی کوئی تائید نلائیے اور دعوی دوم
کی تائید مین دو قول کتاب دبستان اور عین الحیات سے نقل کیئے اور یہہ دونون
دعوی الزاماً اور تحقیقاً بے بنیاد ہین اور انکا جواب الزامی اور تحقیقی ہے

جواب الزامی
بیان حال فرقہ
ابیونی

جواب الزامی موشئیم اپنی تاریخ کی جلد اول کے صفحہ ۷۰ مین لکہتا ہے
کہ فرقہ ابیونی جو اول صدی مین تہا یہہ عقیدہ رکہتا تہا کہ حضرت عیسے صرف

ایک آدمی تہے اور حضرت مریم اور یوسف نجار سے مثل اور آدمیونکی پیدا ہوئے تہے اور اطاعت شریعت موسیٰ کی فقط یہودیون ہی پر نہین بلکہ اورون پر بہی واجب ہے۔ اور عمل کرنا اوسکے احکام پر نجات کے لیئے ضروری ہے اور جو پولوس اس عمل کو ضروری نہین کہتا تہا وہ اوسکے بڑے روز سے اس امر مین انکا مقابلہ کرتا تہا تو اوسکو بہت برا کہتے تہے اور اوسکی تحریرون کے ساتہہ بہت ہی بے ادبی سے پیش آتے تہے اور لارڈنر اپنی تفسیر کی چہٹی جلد کے صفحہ ۳۰۳ مین قول ارجن کا یون نقلکرتا ہے کہ فرقہ ابیونی کے دونون گروہ کے لوگون نے پولوس کے نامجات کو رد کیا تہا اور پولوس کو دانا اور نیک آدمی نہین جانتے تہے پہر اوسی صفحہ مین قول یوسی بیس کا نقلکرتا ہے کہ یہہ فرقہ پولوس کے نامجات کو رد کرتا تہا اور اوسکو توریت سے پہرا ہوا کہتا تہا اور جلد دوسری کے ۳۰۲ صفحہ مین لکہتا ہے کہ قدما سے نے ہمکو اطلاع دی کہ یہہ فرقہ پولوس اور نامجات پولوس کو رد کرتا تہا اور بل صاحب اپنی تاریخ مین اس فرقہ کے بیان حال مین لکہتا ہے کہ یہہ فرقہ ساری مقدس کتابون عہد عتیق سے صرف توریت ہی کو مانتا تہا اور داؤد اور سلیمان اور یرمیا اور حزقیل علیہم السلام کے نام سے نفرت رکہتا تہا اور عہد جدید سے اونکے پاس فقط انجیل متی کی تہی اور اوسمین بہی بہت جا اونہون نے خرابی کی تہی اور دو نون باب

باب اول کے خارج کردیئے تہے اور بل صاحب فرقہ مارسیونی کے بیان
حال مین لکہتا ہے کہ یہہ فرقہ عقیدہ رکہتا تہا کہ دو خدا ہین ایک خالق خیر کا
اور دوسرا خالق شر کا اور کہتا تہا کہ توریت اور سب کتابین عہد عتیق کی
دوسرے خدا کی عطا کی ہوئی ہین اور یہہ سب مخالف عہد جدید کے ہین بہر
لکہتا ہے کہ وہ فرقہ عقیدہ رکہتا تہا کہ عیسیٰ ع بعد مرنیکے جہنم مین
اوترے اور وہان سے قابیل اور سدوم کے لوگون کی ارواح کو نجات
دی کیونکہ وسے عیسیٰ ع کے سامہنے حاضر ہوئے اور اونہون نے اپنی زندگی
مین خدا خالق شر کی اطاعت نہ کی تہی اور ہابیل اور نوح اور ابراہیم اور
اور قدما نیکون کی روحون کو دوزخ مین سے دیا کیونکہ اونہون گروہ اول کا
خلاف کیا تہا اور یہہ فرقہ عقیدہ رکہتا تہا کہ خالق جہان کا وہی خدا نہین
جسنے حضرت عیسیٰ کو بہیجا ہے اسی لیئے عہد عتیق کی کتابون کو الہامی نہ مانتا
تہا اور عہد جدید مین سے انجیل لوقا کو مانتا تہا اور اوسمین سے بہی دو باب اول کو نہین مانتا تہا اور پولوس کے
نامجات سے دس نامی مانتا تہا لیکن انمین بہی جو اوسکے خیال کے مخالف تہا
اوسکو رد کر دیتا تہا اور لارڈنر اٹہوین جلد کے صفحہ ۴۸۹ مین لکہتا ہے
کہ مارسیون نے عہد عتیق کی کتابون کو بالکل الگ کر دیا تہا اور کہتا تہا
کہ یہ کتابین اوسکی بہیجی ہوئی ہین جو سارے گناہون اور برائیون کا خالق ہے
اور اوسکے پیرو کہتے تہے کہ توریت اور انجیل ایک شخص کی بہیجی ہوئی نہین

اسلیئے کہ بہت سی چیزین اول مین دوسریکے مخالف ہین اور کہتے تہے
کہ اول مین بیان ہے کہ جہان کا خالق جاہل ہے کیونکہ آدم کو پکارا کہ تو کہان ہے
اور اسیطرح متلون ہے کہ مختلف حکم دیتا ہے اور جہانکے پیدا کرنے اور
ساؤل کے بادشاہ کرنے سے پچہتایا پہر صفحہ ۴۸۶ مین اوسی جلد کے فرقہ
مارسیونی کے حالمین لکہتا ہے کہ یہہ فرقہ عہد عتیق سے اسقدر نفرت کرتا
تہا کہ عہد جدید کی اون کتابون سے جنکو وہ مانتا تہا اون سب حصونکو
جنمین ذکر توریت یا اور پیغمبرونکا تہا یا اونمین اون کتابون سے حوالا لیا گیا تہا
یا اونمین حضرت عیسی کے آنے کی پیشین گوئی تہی یا اونمین باپ کو دنیا کا
خالق کہا تہا نکال کے بہت سے فقرے اپنی طرف سے لگا دیئے تہے اور کہتے تہے کہ
یہودیونکا خدا اور ہے اور عیسی کا باپ اور اور عیسی اوسکے آئین کے مٹانے کو آیا تہا
کیونکہ وہ انجیل کے مخالف تہا پہر اوسی جلد مین بڑی تفصیل سے حال اونکا
مرقوم ہے اور کچہہ تہوڑا اوس سے بطور خلاصہ کے لکہا جاتا ہے کہ مارسیون
عہد جدید سے کل گیارہ کتابین مانتا تہا اور ان گیارہون کو بہی ناقص اور
تبدیل کی ہوئی اور انکو دو قسم کرتا تہا انجیل اور نامے اور انجیل سے فقط
انجیل لوقا کی مانتا تہا اور نامون سے پولوس کے نامجات کو اور ان دونو
قسمون سے بہی بہت کچہہ نکالڈالا تہا اور بہت جا الحاق کیا تہا اور بعض
مواضع جو انجیل سے نکالے یا بدلے تہے یہ ہین مواضع نکالے ہوئے

تمام باب اول اور دوم	باب ۳ سے حال اصطباغ پانے مسیح کا یحییٰ ع سے اور نسب نامہ
باب ۴ سے حال امتحان کرنے شیطان کا مسیح ع کو اور حال جانے مسیح کا ہیکل مین اور پڑہنا کتاب یشعیاہ کا	باب ۱۱ سے تمام ورس ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ اور یہہ لفظ سوا یونہ نبی کی نشان کے
باب ۱۲ سے ورس ۶ و ۲۸	باب ۱۳ سے ورس اول سے چہٹے تک یعنے ۶ ورس
باب ۱۵ سے ورس ۱۱ سے ۳۲ تک یعنے ۲۲ ورس	باب ۱۸ سے ورس ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ یعنے ۳ ورس
باب ۱۹ سے ورس ۲۸ سے ۴۶ تک یعنے ۱۹ ورس	باب ۲۰ مین ورس ۹ سے ۱۸ تک یعنے ۱۱ ورس
باب ۲۱ سے ورس ۱۸ و ۲۱ و ۲۲ یعنے ۳ ورس	باب ۲۲ سے ورس ۱۶ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۵۰ و ۵۱ یعنے ۶ ورس
باب ۲۳ سے ورس تینتالیسوان	باب ۲۴ سے ورس ۲۶ و ۲۷

اور ان سب خرابیونکا حال اپی فانیس نے لکہاہے اور ڈاکٹر مل کہتاہے کہ ورس ۴۳ و ۴۴ باب ۲۲ کو بہی نکال ڈالاتہا اور لارڈنر تیسری جلد مین فرقہ مانی کیہز کے بیان حال مین قول اگسٹائن کا یون نقل کرتا ہے کہ یہہ فرقہ کہتا کہ وہ خدا جسنے موسی کو توریت دی اور عبرانی پیغمبرون کے ساتھہ بولا سچا

خدا نہین بلکہ ایک شیطان ہے شیطانونین کا اور عہد جدید کی مقدس
کتابونکو مانتا ہے لیکن الحاق کا نین قائل ہے اور جو اوسکی پسند آتا ہے
لے لیتا ہے اور باقی کو ترک کرتا ہے اور بعض جہوٹی کتابونکو ادن پر
سبقت دیکے کہتا ہے کہ تیے کتابین بالکل سچ ہین پہر لکہتا ہے کہ سب
مورخون کا اتفاق ہے کہ تمام فرقہ مانی کیز کاہر وقت مین مقدس کتابون عہد عتیق
کو نہین مانتا تہا اور اعمال ارکلاس مین اوسکا یہہ عقیدہ لکہا ہوا ہے کہ شیطان نے
یہود کے پیغمبرونکو فریب دیا ہے اور شیطان ہی موسی اور اور یہود کے
پیغمبرونسے بولا ہے اور ورس ۸ باب ۱ یوحنا کو سند پکڑتے تہے کہ
مسیح نے ان سب کو چور اور ڈکیت کہا ہے اور اعمال حواریین کو خارج
کردیا تہا اور فاسٹس کہتا تہا کہ اگر تم انجیل کو مانتے ہو تو تمکو چاہیئے کہ
سب اون چیزونکو مانو جو اوسمین لکہی ہین اور تم جو عہد عتیق کو مانتے ہو تو
کیا اون سب چیزون کو جو اوسمین لکہی ہین یقین کرتے ہو بلکہ سوا اون
پیشین گوئیون کے جو حقیقین اوس بادشاہ یہود کے جسکو تم مسیح سمجہتے ہو
تہین اور سوا بعض نصیحتون اخلاق کے تم زیادہ اوسکی قدر نہین کرتے
بہ نسبت پولوس کے جو اوسکو گندگی خیال کرتا ہے پس تب کیون مین
عہد جدید کے ساتہہ ایسا ہی نکرون اور جو میری نجات کے لیئے ممد اور درست
ہے اوسے مانون اور اون چیزونکو جو فریب سے تمہارے باپ دادون نے

الحاق کردین ہین انکار کرون اور اوسکی خوبصورتی اور عمدہ پن کو بدشکل اور
کردیا ہے کیونکہ یہہ تحقیق ہے کہ اس عہد جدید کو نہ حضرت عیسی نے لکہا ہے
اور نہ اونکے حواریون نے بلکہ ایک مدت کے بعد کسی گمنام شخص نے
لکہا ہے اور اوسنے اس لحاظ سے کہ ایسا نہو کہ اوسکو اون حالات سے
جو لکہتا ہے غیر واقف سمجہکر اعتبار نکرین حواریون اور حواریون کے رفیقو نکے
نام لگا دیئے ہین اور اوسنے مریدون عیسی ع کو بڑی تکلیف دی ہے
کہ اونکے نام سے اون کتابونکو جنمین بہت سی غلطیان اور تضاد ہی بنایا
کیا یہہ برا ہی کرنی حضرت عیسے کے مریدون کی جو باہم متفق اور ایکدل تہے
نہین ہے اور ہمنے یہہ دیکہکر یہہ طور درست لیا ہے کہ ہر چیز کو موافق قاعدہ
عقل اور ادراک کے دریافت کرکے اون چیزونکو جو ایمان مین مفید اور صحیح اور
اونکے باعث ای بزرگ کی عزت کے قابل ہین قبول کرین اور اون چیزونکو جو
مفید اور قابل نہین رد کرین اور جیسا حضرت عیسی نے عہد عتیق مین بعض
چیزونکو سکہایا اور اوردونکو رد کیا اوسیطرح سے روح القدس جسکی بابت
عیسی ع نے انجیل مین وعدہ کیا تہا ہمین سکہاتا ہے کہ کیا ہم مانین اور کیا
ردکرین اور کس لیئے ہم وسیلہ روح القدس سے وہی نکرین جو ہمنے
وسیلہ مسیح ع سے عہد عتیق مین کیا خصوصًا اوسحالین جیسا کہ پیشتر
کہا گیا کہ اوسے نہ عیسی نے لکہا اور نہ حواریون نے بالجملہ جیسا تم عہد عتیق سے

صرف پیشین گوئیان اور باتین اخلاق کی لیتے ہو اور حکم ختنہ اور قربانی
اور یوم السبت وغیرہا کو رد کرتے ہو تو پہر کونسی بیہودگی اسمین ہے
کہ ہم ہی عہد جدید سے صرف وہی چیزین مانین جو عزت ابن کے قابل ہین
اور اونکو اوسنے یا اوسکے حواریون سنے کہا ہے اور خارج کرین اونکو جو
حواریون سنے جہالت سے کہا ہے یا جہوٹ اور بیحیائی سے اونکی طرف سے
منسوب ہوین انتہی پس موافق لکہنے موشیم اور لارڈنر اور بل کے فرقہ ابیونی
حضرت عیسی کو صرف آدمی اور بیٹا یوسف نجار کا کہتا تہا اور اطاعت
شریعت موسوی کی یہود اور غیر یہود پر واجب اور پولوس کو بہت ہی برا
اور توریت سے پہرا ہوا اور بیوقوف اور بد بتلاتا تہا اور اوسکے نامجات کو
رد کرتا تہا اور داؤد اور سلیمان اور یرمیا اور حزقیل علیہ السلام کے نام سے
نفرت رکہتا تہا اور موافق لکہنے بل اور لارڈنر کے فرقہ مارسیونی کا کہنا
تہا کہ دو خدا ہین اول یزدان جسنے انجیل بہیجی اور دوسرا شیطان جسنے
سب کتابین عہد عتیق کی عطا کین اور یہ سب کتابین انجیل کی مخالف ہین اور ان
کتابون سے بہت ہی نفرت رکہتا تہا اور سب کو رد کرتا تہا اور کہتا تہا کہ
یہہ دوسرا جاہل اور متلون ہے اور عہد جدید سے فقط انجیل لوقا اور دس
نامجات پولوس کو مانتا تہا اور اسمین بہی بات کے باب اور فقرے کے فقرے
مردود بتلاتا تہا اور اعتقاد رکہتا تہا کہ بعد مرنے کے حضرت عیسی جہنم میں اوترے

تو اون لوگونکی روح کو جنہین جمہور عیسائی اور یہودی کافر سمجھتے ہین مثل قابیل
اور قوم لوط کی جہنم سے نجات دی اور اون لوگونکی روح کو جنہین جمہور عیسائی
اور یہودی انبیاء اور نیک سمجھتے ہین جہنم مین رہنے دیا کیونکہ گروہ اول پیرو
سچے خدا کے اور گروہ دوم پیرو شیطان کے ہتے اور موافق لکھنے لارڈنر کے
فرقہ مانی کیز کا کہتا تہا کہ موسی اور سب پیغمبرون عبرانی کا خدا جسنے توریت دی
اور ان پیغمبرون کے ساتھ بولا شیطان ہے اور شیطان ہی نے ان سب
پیغمبرونکو فریب دیا تہا اور وس ۸ باب یوحنا مین ان سب کو چور اور ڈکیت
کہا ہے اور سب عہد عتیق کی کتابونکو رد کرتا تہا اور عہد جدید مین الحاق کا قائل تہا
اور سب عہد جدید کو واجب التسلیم نہ مانتا تہا اور بعضی چھوٹی کتابون کو بالکل
سچی جانکر اسے سبقت دیتا تہا اور کہتا تہا کہ کتابین عہد جدید کی تصنیف
حواریون کی نہین بلکہ بعد مدت کے کسی گمنام شخص نے تصنیف کر کے
حواریون اور رفیقون حواریون کا نام لگا دیا ہے اور یے کتابین غلطیون اور
ضدون سے بہر ہین اسواسطے انمین سے جو موافق قاعدہ عقل کے درست
ہو مقبول وگرنہ مردود ہے اور یے تینون فرقے جو عہد اونکا موافق عہد
تثلیث کے کامل ہے مسیحی ہتے اور زور شور سے سچے مسیحی ہونے کا دم بہرتے
ہتے گویا پادریصاحب اونکو بدعتی بتلاوین جیسا وے سب سلف پادریصاحب کو
جو اونکے مخالف تہے بدعتی بتلاتے ہتے اب ہم پوچہتے ہین کہ جو پادریصاحب بہتر فرقون اسلامی سے

ایک فرقے کے قول کی جو وہ قول بہی اچہی طرح پورا نہین جیسا عنقریب ظاہر ہوتا ہے
سند لیکر طعن کرتے ہین تو کیا اقوال ان فرقون کے جنکا عدد موافق
عدد تثلیث کے کامل ہے خیال نہ کرینگے بلکہ انصاف کا تقاضا تو یہہ ہے کہ
الوہیت حضرت عیسی سے انکار کرین اور صرف یوسف نجار کا بیٹا جانین
اور مفتاح الاسرار کو پہاڑ ڈالین اور اوسکی تصنیف سے جو گناہ ہوا توبہ
کرین اور عیاذًا باللہ موسی کے خدا کو شیطان اور جاہل اور متلون جانین
اور موسی اور سب پیغمبرون عبرانی کو جو اہل اسلام کے نزدیک بہی تہے
ان لوگونکا غریب ابوبکر او عثمان رض سے یقینًا بہت بڑا ہی رسول شیطانکے
جانین اور عہد عتیق کے سب کتابون کو جو تہے اونکا پادریصاحب کے نزدیک
قرآن سے بڑہ کر ہے کلام شیطانی کہین اور اعتقاد رکہین کہ نوح اور ابراہیم
اور اور سب نبی پیرو شیطان کے تہے اور ارواح اونکی دوزخ مین ہین اور
قابیل اور قوم لوط کی ارواح جنت مین ہین اور باتفاق تینون فرقون کے
عہد جدید سے بہت کچہہ مردود مانین اور اگر پادریصاحب اپنے زعم مین ان
فرقون کے قولونکو جمہور مسیحیون کے قول یا انجیل کی مخالف سمجہتے ہین تو ویسا ہی
بلاکم و کاست قول اہل تشیع کو بہی سمجہین جیسا عنقریب جواب تحقیقی مین آتا ہے

جواب تحقیقی ہم دعوی کرتے ہین کہ خلفاء کرام اور اور صحابہ
مہاجرین اور انصار عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کیطرف کفر کا نسبت کرنا فقط سوا

شریعت حقہ احمدی کے بالکل باطل ہے اور ایات قرآنی اور اسیطرح اقوال
ائمۃ علیہم السلام کے جو کتب معتبرہ اہل تشیع مین منقول ہین اس وہم باطل کو
بالکل رد کرتے ہین اور اسجا کہہ ایات اور اقوال کو نقلکر دیتا ہون اول یہہ
ایہ ۱۰۰ سورہ توبہ مین ہے وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ
وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا
عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا
ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ یعنے جو لوگ قدیم ہین پہلے مہاجرین اور انصار سے
اور جو اونکے پیچھے آئے نیکی سے (یعنے ایمان اور طاعت سے) اللہ راضی اون سے
(اونکی طاعت اور نیک عملون کے سبب) اور وے راضی اوس سے (یعنے
سب چیزون پر جو دینی اور دنیاوی نعمتون سے اوسنے اونکو عطا کین ہین)
اور رکھے ہین واسطے اونکے باغ نیچے بہتی نہرین رہا کرین اونمین ہمیشہ یہی ہے
بڑی مراد ملنی جاننا چاہیئے کہ جنگ بدر تک جو مسلمان ہوئے ہین وے مہاجرین
قدیم کہلاتے ہین اور باقی اونکے تابع پس اس آیۃ مین اللہ تعالے پہلے مہاجرین
اور انصار اور اسیطرح اونکے تابعین بالاحسان کے حقمین چار باتمین ارشاد
کرتا ہے پہلے یہہ کہ اللہ اونسے راضی ہے دوسرے یہہ کہ وے لوگ اللہ سے
راضی ہین تیسرے یہہ کہ اللہ اونکو بہشت عطا کریگا چہارم یہہ کہ یقیناً وے
اوسمین ہمیشہ رہینگے اور بلا شبہ ابوبکر رضہ اور عثمان رضہ باعتبار ایمان اور ہجرت

کے پہلے مہاجرین مین داخل ہین پس اونکے لیئے چارون باتین ثابت ہین

دوسرے یہہ کہ سورہ توبہ مین ہے اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا

نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ جو یقین لایے (اللہ پر اور

اوسکے پیغمبر پر جو اوسکی طرف سے آیی) اور گہر چہوڑ آیے اور لڑمرے اللہ کی راہ

مین اپنے مال اور جان سے اونکو بڑا درجہ ہے اللہ کے پاس اور وہی ہین مراد

(دو جہانی) کو خوشخبری دیتا ہے اونکو پروردگار اونکا اپنی طرف سے مہربانی کی

اور رضامندی کی اور باغونکی جنمین اونکو آرام ہے ہمیشہ کا رہا کرین اونمین مدام

اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے ان آیتونمین اللہ تعالی نے مہاجرین اور مجاہدین

صحابہ کے حقمین پانچ باتین ارشاد کین پہلے یہہ کہ اللہ کے نزدیک اونکا

بڑا درجہ ہے دوسرے یہہ کہ اونہون نے اپنے دو جہان کی مراد پائی تیسرے

یہہ کہ اللہ تعالی کی مہربانی اون پر ہے چوتہے یہہ کہ خدا اون سے راضی ہے

پانچوین یہہ کہ یہہ لوگ ابد الاباد بہشت مین رہینگے تیسرے یہہ کہ سورہ توبہ مین ہے

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ

اَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

لیکن رسول اور جو ایمان لاسے ہین ساتھہ اوسکی لڑے ہین اپنے مال اور
جان سیے اور اونہین کو ہین خوبیان (دونو جہان کی دنیا مین فتح اور غنیمت اور
آخرت مین بہشت) اور وہی پہنچی مراد کو طیار رکہے ہین اللہ نے اونکے
واسطے باغ بہتی ہین نیچے اونکے نہرین رہا کرین ہمیشہ اونہین ہی سے ہے بڑی
مراد ملنی ان آیتون مین اللہ تعالی نے اون لوگونکے حقمین جو رسول اللہ عہ پر ایمان
لاسے اور اونکے ساتھہ جہاد کیا تین باتین ارشاد کی ہین ایک یہہ کہ خوبیان دونون
جہان کی اونکے لیئے ہین دوسرے یہہ کہ وے اپنی مراد کو پہنچے تیسرے یہہ کہ
آخرت مین جنت ہمیشہ کے لیئے اونکو نصیب ہوگی چوتھے یہہ کہ سورہ توبہ مین ہے

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ
لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا
عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ
مِنَ اللَّهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيمُ ۝ التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ
السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنكَرِ وَ
الْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ ترجمہ اللہ نے خریدی مسلمانو
اونکی جان (کہ اللہ کی راہ مین لڑین) اور مال (کہ اللہ کی راہ مین اوسکو خرچ
کرین) اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہے کرتے ہین اللہ کی راہ مین پہر مارتے ہین

(دشمنون دین خدا کو) اور مرتے ہین (انکے ہاتہہ سے) وعدہ ہوچکا اوسکے ذمہ پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن مین اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے زیادہ (کیونکہ وہ بڑا کریم ہے اور کریم وعدہ کو ضرور وفا کرتا ہے جیسا کہ مشہور ہے ؎ خلاف وعدہ محال است کز کریم آید لئیم گر نکند وعدہ را وفا شاید) سو خوشیان کرو (ای اسلام والو) اس معاملہ پر جو تمنے کیا ہے اوس سے کیونکہ چیز فانی دیکر چیز باقی کو مول لیا ہے اور یہی ہے بڑی مراد ملنی (یہ مسلمان ہین) توبہ کرنیوالے (بری باتون سے) بندگی کرنیوالے (اخلاص کے ساتہہ) شکر کرنیوالے (نعمۃ اسلام کا بے تعلق رہنے والے (بسبب روزہ رکہنے یا ہجرت کے یا دل نہ لگانے والے دنیا کے مزونمین) رکوع کرنیوالے اور سجدہ کرنیوالے حکم کرنیوالے نیک بات کو (مثل ایمان اور بندگی کے) اور منع کرنیوالے بری بات سے (مثل کفر اور گناہون کے) اور تہامنے والے حدین باندہی اللہ کی (یعنے بغیر حکم شرع کے کوئی کام نہین کرتے) اور خوشخبری سنا ایمان والونکو (کہ اللہ نے اونکو ایسی اچہی صفتون سے ساتہہ موصوف کیا)

ان آیتونمین اللہ تعالی نے صحابہ مجاہدین کے لئے وعدہ پکا جنت کا کرکے نو صفین اونکی بیان کین پس بلاشبہ ان لوگونمین یہ صفات پائی جاتی تہین پانچوین یہہ کہ آیۃ اکتالیسوین سورہ حج مین قول خدا تعالی کا مہاجرین کے حقمین یون ہے اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا

الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۵ ترجمہ ویے کہ اگر ہم اونکو مقدور دین ملک مین کہڑی کرین نماز اور دین زکوۃ اور حکم کرین بہلے کام کا اور منع کرین برے سے اور اسکے اختیار آخر ہر کار کا یعنے یہہ امت دین قایم کریگی ایک مدت تک آخر اللہ ہی جانے پس اس آیہ مین اللہ تعالی صحابہ مہاجرین کے حقمین فرماتا ہے کہ اگر ہم ان لوگوکو حاکم کرین تو انسے وے سب امور حسنہ صادر ہون اور اسمین شبہہ نہین کہ اون مہاجرین سے ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی کو حاکم کیا پس چاہیے کہ وے سب امور حسنہ بہی اونسے ظہور مین آئیے ہون نہین تو کلام خدا بے معنی ہوتا ہے پس یہہ آیۃ بہی صحت خلافت خلفاء راشدین کی ایک دلیل ہے اور حال حکومت اونکی کا سب جہان پر روشن ہے اور اسجا ڈاکٹر ٹیلر کی لب التواریخ سے نقلکر دیتا ہون تاکہ عیسائیون کو زیادہ اوسکا اعتماد ہو دوسری جلد کے باب پہلے کی چوتہی فصل مین مرقوم ہے ابوبکر نے قرآن کی تدوین و ترویج کی اور محمد صلعم کی ظفر کی پیروی مشرقی سلطان ہیراکلیس کی فوج کو اوسنے ہزیمت دی اور اورشلم اپنے قبضہ مین لایا اور لبنان کے پہاڑ سے لیکر بحر روم تک سارے ملک کو مطیع کیا ابوبکر کے انتقال کے بعد عمر از راہ بیعت کے خلیفہ مقرر ہوا اور ایک ہی خروج مین اوسنے ممالک سیریا اور فونیقی (مع فلسطین کے) اور میسوپوتمیا اور خالدیہ

جوکہ یونان کی مملکت سے متعلق تھے لےلیا دوسری چڑھائی مین فارس
کی ساری ولایت کو زیر حکومت کیا اور اپنے مذہب مین لایا اور اوسی
زمان مین اوسکے سپہ سالارون نے ملک مصر اور لیبیا اور نومیدیا کو مطیع
کیا بہ پانچوین فصل مین ہے عمر کے خلیفہ عثمان نے ملک ایکتریانہ اور ملک
تاتار کے بعض دیار کو اپنے قبضہ مین لایا اور رہودس (یعنے رودس) اور
یونان کے جزائر کو لوٹ لیا اوسکے بعد ختن محمد (یعنے علی) خلیفہ ہوا جو
آج تک محمدیون مین مکرم ہے انتہی چنانچہ یہہ آیۃ ۷۸ سورہ حج مین ہے
وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ط هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ
فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ط مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ط هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ
مِنْ قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَ
تَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ
وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ ط هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ
یعنے جہاد کرو اللہ کے واسطے (خدا کے دشمنون سے ظاہری ہون مثل کفار
کی یا باطنی مثل نفس اور شہوت کی) جیسا چاہیے جہاد کرنا (یعنے دل کی
صفائی اور نیت کے خلوص سے) اوسنے تمکو پسند کیا اور نہین
رکھی تم پر دین مین کچھہ مشکل دین تمہارے باپ ابراہیم کا اوسنے نام
رکھا تمہارا مسلمان حکم بردار پہلے سے (یعنے پہلے قرآن کے اگلی کتابونمین)

اور اس قرآن مین تا رسول ہو بتانے والا تم پر اور تم ہو بتانے والے
لوگون پر سو کہڑی کرو نماز اور دیتے رہو زکوۃ اور بہروسا کرو اللہ پر
(سب اپنے سارے کاموں میں) وہ تمہارا صاحب ہے سو خوب صاحب ہے
اور خوب مددگار دیکھو اللہ تعالی اس ایۃ مین صحابہ کو مسلمان کہتا ہے
نہ کافر اور بیدین ساتوین یہہ کہ ایۃ ۵۵ سورہ نور مین وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا
اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى
لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ
بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰئِكَ
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ یعنے وعدہ دیا اللہ نے اون لوگونکو جو (وقت
نزول اس سورۃ کے) تمسے ایمان لائے اور کیئے مین نیک کام البتہ یقینا
خلیفہ کریگا اونکو ملک مین جیسا خلیفہ کیا تہا اونسے اگلون کو (یعنے داود
کو جیسا خدا تعا فرماتا ہے يَا دَاوُدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ
اور اسیطرح سلیمان ع وغیرہ کو) اور جما دیگا اونکو دین اونکا جو پسند
کر دیا اونکو اور دیگا اونکو اونکے ڈر کے بدلے امن میری بندگی کرینگے شریک
نہ کرینگے میرا کوئی اور جو کوئی ناشکری کریگا اس پیچہے سو وہی لوگ ہین بے حکم
اور جو لفظ منکم مین ضمیر مخاطب کی اور نوجا ضمیر غایب کی صیغہ جمع کے ساتھ

واقع ہوی ہے اور جمع کا اطلاق تین سے کم پر نہین ہوتا پس اس آیۃ
مین وعدہ ہے کہ اون صحابہ سے جو اس آیۃ کے نزول کے وقت ایمان
لا چکے تھے تین آدمی یا زیادہ تین سے درجہ خلافت پر مثل داؤد اور سلیمان کے
پہنچینگے اور اونکے وقت مین وہی دین ظاہر ہوگا جو خدا کے نزدیک پسندیدہ
ہے اور اونکے وقتمین مسلمانونکو امن کامل حاصل ہو جاوےگا اور مسلمان لوگ
خالص بندگی خدا کی کرینگے اور اس وعدہ کو اللہ تعالی نے پورا کیا اور خلفاء
اربعہ رضوان اللہ علیہم کو درجہ خلافت کبری پر پہنچا کر دین احمدی کو شرقا غربا
ظاہر کیا پس یے چارون بلا شبہہ خلیفہ ہین اور انکے وقتمین جو دین ظاہر
ہوا وہی دین ہے جو پسندیدہ خدا کا تہا اور کوئی اونمین سے کافر نہ تہا
اور جو اونکی خلافت کا منکر ہے وہ بے حکم ہے آٹھوین یہہ کہ اللہ تعالی آیۃ
۲۶ سورہ فتح مین اون مہاجرین اور انصار کے حقمین جو صلح حدیبیہ مین
حاضر اور قریب چودہ سو کے تھے فرماتا ہے إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا
فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ
وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا
وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝ یعنے جب رکہی منکرون نے اپنے
دلمین پچ نادانی کے ضد پہر اوتارا اسنے اپنی طرف سے چین اپنے رسول پر
اور اون مسلمانون پر اور لازم کردیا اونکو کلمہ تقوی کا یعنے کلمہ شہادت کا کبہی وسے

جدا نہوگا) اویہی سہتے ایسکے لایق اور اہل اسکے (غیرون کی نسبت) اور یہہ

اسدہی چیز سے خبردار آسمین اسد تعالی نے اون سب صحابہ کے حق مین جنمین

ابوبکر اور عمر بھی یقیناً داخل ہین چار باتین فرمائین ایک یہہ کہ وے ایمان

والے ہین دوم یہہ کہ نزول سکینہ مین رسول مقبول کے شریک تھے سیوم

یہہ کہ کلمہ تقوی کا اونکو لازم تہا چوتہے یہہ کہ کلمہ تقوی کی اونکو لیاقت کامل تہی

پس جو اونکو بے ایمان یا مثل اوسکے سمجھے قول اوسکا مخالف قرآن کے اور

بالکل مردود ہے نوین یہہ کہ آیۃ ۲۹ سورہ فتح مین ہے مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا

سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ

مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ یعنے محمد رسول اسد کا اور جو اوسکے ساتھ ہین

(یعنے اصحاب اوسکے) زور آور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپسمین تو

دیکھے اونکو رکوع مین اور سجدے مین (کیونکہ اکثر وقت اونکا نماز ہی مین

گذرتا ہے) ڈہونڈہتے ہین اسد کا فضل (یعنے ثواب) اور اوسکی خوشی

پانا اونکا اونکے منہہ پر ہے سجدے کے اثر سے اسمین اسد تعالی مدح اونکی

کرتا ہے کہ کافرون پر زور آور اور آپسمین محبت والے اور نماز مین پڑے مشغول

رہنے والے اور ثواب اور رضا خدا تعالی کے طالب ہین پس جو مدعی اسلام

ہوکر انکو ایسا نہ سمجھے وہ بڑا خطا کار ہے دسوین یہہ کہ آیۃ ساتوین سورہ

حجرات میں ہے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ
وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ط اُولٰٓئِكَ
هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۵ یعنے پر اللہ نے محبت ڈالی تمہارے دلمیں ایمانکی
اور اچھا دکہایا اوسکو تمہارے دلونمیں اور برا لگایا تمکو کفر اور گناہ اور بیحکمی
وہ لوگ وہی ہین نیک چال پر اسمین مصرح ہے کہ اللہ نے اصحاب کے دلمین
دلونمین ایمانکی محبت اور خوبی اور کفر اور گناہ اور بے حکمی
کی برائی جتا دی تہی اور انکا چال چلن نیک تہا پس جو انکو کافر اور بیحکم سمجھے وہ
بلاشبہ خود خطا کار اور بے حکم ہے گیارہوین یہ کہ سورہ حشر مین ہے
لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ
يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط
اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۵ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ
مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ
حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ ط وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۵
ترجمہ یعنے واسطے اون مفلسون وطن چہوڑنے والونکے جو نکلے آئے
ہین اپنے گہرون سے اور مالون سے (کفار مکہ نے اونکو نکالدیا تہا اور مال اونکا ضبط
کر لیا تہا) ڈہونڈہتے آئے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی رضامندی

(یعنے اونکی ہجرت تجارت یا اور دنیاوی غرض کے لیئے نہین بلکہ محض
خدا کی خوشنودی اور دوستی رسول کے لیئے اونہون نے اپنا وطن اور مال
چہوڑ دیا ہے) اور مدد کرتے ہین اللہ اور اوسکے رسول کی (اپنے مال اور جان سے)
وہ لوگ وہی ہین سچے (دین مین قولاً او رفعلاً) اور جو گہر پکڑ رہے ہین (یعنے انصار)
اس گہر مین[لہ] اور ایمان مین اون سے پہلے محبت کرتے ہین اوس سے جو وطن چہوڑ کر آوے اونکے پاس
(اور نہین بوجہہ سمجہتے اپنے اوپر بلکہ اپنے گہر و نمین اوتارتے ہین اور اپنے
مالونمین شریک کرتے ہین) اور نہین پاتے اپنے دلمین غرض اوس چیز سے جو اونکو ملی
اور اول رکہتے ہین اونکو اپنی جان سے اگرچہ ہو اپنے اوپر بہوکہہ ان آیتونمین
اللہ تعہ مہاجرین او رانصار کی مدح کرتا ہے اور اونکے حقمین چہہ باتین ارشاد
کرتا ہے ایک یہہ کہ ہجرت ان مہاجرین کی طمع دنیا کے لیئے نہ تہی بلکہ محض
خدا اور رسول کی دوستی کے سبب سے تہی دوسرے یہہ کہ وے اپنے
مال اور جان سے خدا اور رسول کے دین کے مددگار رہتے تہے تیسرے یہہ کہ دین
مین قولاً او رفعلاً سچے تہے چوتہے یہہ کہ انصار کو مہاجرین سے دوستی
محبت تہی پانچوین یہہ کہ مہاجرین کو اگر کوئی چیز ملتی تہی تو انصار خوش ہوتے
تہے چہٹے یہہ کہ اپنے سے اونکو اول اور مقدم رکہتے تہے گو آپ کیسے ہی حاجتمند
ہون اور فی الحقیقت یہہ چہہ باتین علامت کمال ایمان مہاجرین او رانصار
کی ہین بارہوین یہہ کہ آل عمران مین ہے كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

لہ یعنی [illegible]

تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
یعنے تم ہو بہتر سب امتون سے جو پیدا ہوئی ہین لوگونمین حکم کرتے ہو پسند
بات پر (یعنے ایمان اور اطاعت رسول پر) اور منع کرتے ہو ناپسند سے
(یعنے کفر اور سب بری چیزون سے) اور ایمان لاتے ہو اللہ پر سمین اللہ تعالی
صحابہ کو سب امتون سے بہتر اور امر معروف اور نہی عن المنکر کے کرنیوالے
اور ایمان والے فرماتا ہے اور اسیطرح اور آیات ہین مگر خوف طوالت
سے انہین بارہ پر جو موافق عدد بارہ حوارین مسیح ع اور عدد بارہ اماموں
علیہم السلام کے ہین اکتفا کرکے کچھہ قول ایمہ علیہم السلام سے جنکو اہل تشیع
بہی مانتے ہین اونہین کی کتابون سے نقلکر دیتا ہون سنیئے اول قول
حضرت علی رض کا نہج البلاغۃ مین جو شیعون سے نزدیک کتاب معتبر ہے
یون ہے للّٰہ در فلان فلقد قوّم الاود وداوی العمد واقام
السنۃ وخلف البدعۃ ذہب نقی الثوب قلیل العیب اصاب
خیرہا وسبق شرہا ادّی الی اللّٰہ طاعتہ واتقاہ بحقہ رحل
وترکہم فی طرق متشعبۃ لایہتدی فیہ الضال ویستیقن
المہتدی یعنے انعام کرے خدا فلانے پر البتہ اوسنے کجی کو سیدہا
کیا اور ستونکی اصلاح کی اور سنت کو کہڑا کیا اور بدعت کو پیچہے ڈالا پاک
دامن گیا کم عیب پائی اوسنے خوبی خلافت کی اور آگے گیا فتنے خلافت

ادا کی خدا کیطرف بندگی اوسکی اور پرہیزگاری کی جیسی چاہیئے تہی کوچ کیا اور چہوڑ گیا راہون بیچ پیچ مین کہ اونمین گمراہ رستہ نہین پاتا اور راہ پانیوالا یقین کرتا ہے اور لفظ فلان سے موافق مختار اکثر شارحین نہج البلاغۃ کیجو امامیہ مین ابوبکرؓ مراد ہین اور موافق مختار بعض کے عمرؓ پس اس قول مین حضرت علی سے دس صفتین حضرت ابوبکر یا حضرت عمر کی بیان فرمائی ہین پس ان صفتونکا پایا جانا اونمین ضرور ہے اور اونکی قوت ایمانکی دلیل دوسرا یہہ کہ کشف الغمۃ مین جو تصنیف علی بن عیسی اربیلی امامی اثنا عشری کی ہے اور علما امامیہ ہی اوسکو عالم معتمد جانتے ہین یون منقول ہے سئل الامام ابو جعفر علیہ السلام عن حلیۃ السیف ہل یجوز فقال نعم قد حلّی ابو بکر الصدّیق سیفہ فقال الراوی تقول ہکذا فوثب الامام عن مکانہ فقال نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل لہ الصدیق فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرۃ یعنے سوال کیئے گیئے امام ابو جعفر (یعنے امام محمد باقر) علیہ السلام تلوار کے زیور سے آیا جایز ہے پس کہا امام محمد باقرؓ نے ہان تحقیق ابوبکر صدیق نے اپنی تلوار کو آراستہ کیا تہا زیور سے پس کہا راوی نے آیا آپ کہتے ہو ایسا (یعنے کیا آپ بہی انکو صدیق فرماتے ہین) پہر اوچہلے امام اپنی جگہہ سے پس فرمایا ہان کہتا ہون صدیق

ہان کہتا ہون صدیق ہان کہتا ہون صدیق پس جو کوئی نہ کہے اونکو (یعنے ابوبکر کو صدیق نہ سچا کیجو اللہ اوسکے قول کو دنیا اور آخرت مین دیکہو اول امام محمد باقر رض نے ابوبکر رض کو صدیق فرمایا اور سائل جو شیعی تہا اوسنے بطور تعجب کے عرض کیا کہ آپ بہی اونکو صدیق کہتے ہین امام رض نے اوسپر خفا ہوکر تین بار فرمایا کہ ہان مین اونکو صدیق کہتا ہون اور جو اونکو صدیق نہ جانے اللہ اوسکو دنیا اور آخرت مین جہوٹا کیجو اور جب موافق ارشاد امام محمد باقر رض کے ابوبکر رض سچے صدیق ہین تو یقینا منکر اونکی صدیقیت کا دوجہان مین جہوٹا ہے اور مرتبہ صدیقیت کا بعد مرتبہ نبوت کے ہوتا ہے تیسرے یہہ کہ حضرت علی کے خط کو جو امیر معاویہ کو لکہا تہا نہج البلاغۃ کے شارحین نے نقل کیا ہے اور اوسمین ابوبکر اور عمر رض کے حقمین یہہ عبارت ہے

لعمري ان مكانهما من الاسلام لعظيم وان المصاب بهما لجرح في الاسلام شديد رحمهما الله وجزاهما الله باحسن ما عملا یعنے اپنی زندگی کی قسم تحقیق مرتبہ اون دونونکا (یعنے ابوبکر اور عمر رض کا) اسلام مین بہت ہی بڑا ہے اور تحقیق واقعہ اونکی وفات کا بہت ہی سخت حادثہ اسلام ہے اللہ دونوپر رحمت کیجو اور اونکے نیک عملونکا بدلہ نیک دیجو دیکہو حضرت علی اون دونونکا مرتبہ اسلام مین بہت بڑا بتلاتے ہین اور دعای نیک اونکے حقمین کرتے ہین

پس جو اوسکا رتبہ اسلام مین کمتر جانے اور اونکے حقمین بددعا کریے وہ حضرت علی کی مخالفت پر کمر باندہتا ہے چوتھا یہہ کہ صاحب فصول کا جو فرقۂ امامیہ اثنا عشریہ کا بڑا عالم ہے امام محمد باقر رضہ سے ایک روایت یون نقل کرتا ہے انہ قال لجماعۃ خاضوا فی ابی بکر و عمر و عثمان الا تخبرونی انتم من المہاجرین الذین اخرجوا من دیارہم و اموالہم یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا و ینصرون اللہ و رسولہ قالوا لا قال فانتم من الذین تبوؤا الدار و الایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم قالوا لا قال اما انتم فقد برئتم ان تکونوا احد ہذین الفریقین و انا اشہد انکم لستم من الذین قال اللہ تعالی و الذین جاؤا من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا و لاخواننا الذین سبقونا بالایمان و لا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف رحیم یعنے تحقیق امام محمد باقر رضہ نے فرمایا واسطے ایک گروہ کے جو کلام کر رہے تھے ابوبکر اور عمر اور عثمان کے حقمین کیا تم خبر نہین دیتے مجکو آیا تم مہاجرین سے ہو جو نکالے گئے اپنے گہرون اور مالون سے ڈہونڈہتے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی رضامندی اور مدد کرتے ہین اللہ اور اوسکے رسول کی اوس گروہ نے کہا نہین امام نے فرمایا پس تم اون لوگون سے ہو جو گہر پکڑ رہے ہین (یعنے انصار) اس گہر مین (یعنے مدینہ مین)

اور ایمان مین اونسے پہلے محبت کرتے ہین اوس سے جو وطن چھوڑ آوے اونکے پاس اوس گروہ نے کہا نہین امام رضؓ نے فرمایا تم آپ ہی تحقیق الگ ہوے اس سے کہ ایک فرقہ ان دو فرقون مین سے ہو اور مین گواہی دیتا ہون کہ البتہ تم نہین اون لوگون سے جنکے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا اور جو آئے اونسے پیچھے کہتے ہوے ای رب بخش ہمکو اور ہمارے بھائیونکو جو ہمسے آگے پہنچے ایمان مین اور نہ رکھہ ہمارے دلمین بیر ایمان والونکا ای رب تو ہی ہے نرمی والا مہربان دیکھو امام محمد باقرؓ نے اس گروہ کو گمراہ اور دائرۂ اسلام سے خارج فرمایا **پانچوان** یہہ کہ اوس تفسیر مین جسکو شیعہ امام حسن عسکری رضؓ کی طرف نسبت کرتے ہین یہہ روایت موجود ہے ان اللّٰہ اوحی

الی آدم لیفیض علی کل واحد من محبی محمد وال محمد واصحاب محمد مالو قسمت علی کل عدد ما خلق اللّٰہ من طول الدھر الی آخرہ وکانوا کفارا لادّاھم الی عاقبۃ محمودۃ وایمان باللّٰہ حتی یستحقوا بہ الجنۃ وان رجلا من یبغض آل محمد واصحابہ او واحدا منہم یعذبہ اللّٰہ عذابا لو قسم علی مثل خلق اللّٰہ لاھلکھم اجمعین

یعنے تحقیق وحی کی اللہ تعالی نے آدم کی طرف یہہ کہ البتہ محمد اور آل محمد اور اصحاب محمد کے دوستون سے ہر ایک کو اسقدر فیض دیگا کہ اگر اوسکو ساری مخلوق پر جسکو اللہ تعالی نے زمانہ کی ابتدا سے انتہا تک پیدا کیا۔

اور وہ سب کافر ہو تقسیم کرین البتہ اونکو عاقبت تک اور ایمان کو پہنچا دیوے
تاکہ اوسکے سبب جنت کے مستحق ہو جاوین اور البتہ جو دشمنی رکھتا ہے
آل محمد اور اصحاب محمد سے یا ایک کی اون سے البتہ عذاب دیگا اوسکو
اللہ تعالیٰ اوسقدر کہ اگر اوسکو مخلوق خدا کی برابر تقسیم کرین تو سبکو ہلاک
کر دیوے دیکھو اسمین صاف ہے کہ محبت سارے آل اور اصحاب کی
ضروری ہے اور بغض ایک کا بہی ہلاک ہونے کا وسیلہ ہے اسی لیے
مقام محبت مین او واحدامنہم نفرمایا اور مقام بغض مین اسکلمہ کو بڑہایا
تاکہ معلوم ہو جاوے کہ محبت سبکی رکہنی چاہیے اور دشمنی ایک کی
بہی معذب ہونے کے لیے کافی ہے پس اسصورت مین اگر بتقدیر کوئی
نفسانیت اور تعصب بیجا سے خلاف آیات قرآنی اور اقوال ائمہ علیہم
السلام کے کہے تو اوسکے قول کی کیا سند ہے اور جب حال کفر اور ایمان
ابوبکر اور عثمان رضکا معلوم ہو چکا تو اب حال تحریف قرآنکا مذہب فرقہ امامیہ
اثنا عشریہ مین سنیے کہ دعوی تحریف قرآن کا اونکے جمہور اور علما محققین کے
نزدیک بالکل غلط اور بیہودہ ہے اور جو تہوڑے سے لوگ اوس فرقے سے اسکے
قائل ہوئے ہین اونکا قول اون جمہور اور علما محققین کے نزدیک ساقط عن
الاعتبار ہے اور خوف طوالت سے اونکے علما محققین کے قولون سے چند قول
نقل کر دیتا ہون اشیخ صدوق ابوجعفر محمد بن علی بابویہ جو بڑا عالم

اس فرقہ کا ہے رسالہ اعتقادات مین لکہتا ہے اعتقادنا فی القرآن
ان القرآن الذی انزل اللہ تع علی نبیہ ہو ما بین الدفتین
وہو ما فی ایدی الناس لیس باکثر من ذالک ومبلغ سورہ
عند الناس مائۃ واربعۃ عشر سورۃ وعندنا والضحی
والم نشرح سورۃ واحدۃ ولایلاف والم ترکیف سورۃ
واحدۃ ومن نسب الینا انا نقول انہ اکثر من ذلک
فہو کاذب انتہی یعنے اعتقاد ہمارا قرآن مین یہہ ہے کہ تحقیق قرآن جسکو اللہ تع نے اپنے پیغمبر پر نازل کیا تہا وہی ہے جو دو دفتون مین موجود ہے اور وہی ہے جو لوگون کے ہاتہہ مین پایا جاتا ہے اس سے زیادہ نہین اور اوسکی سورتین لوگونکے نزدیک ایکسو چودہ ہین اور ہمارے نزدیک والضحی اور الم نشرح ایک سورۃ ہے اور سورۃ الفیل ولایلاف ایک سورۃ ہے اور جو شخص ہماری طرف نسبت کرتا ہے کہ ہم کہتے ہین کہ قرآن اس سے زائد تہا پس وہ جہوٹا ہے دیکہو اسمین علامہ ابن بابویہ قمی صاف کہتا ہے کہ ہمارے نزدیک قرآن یہی ہے اور اس سے کچہہ کم نہین ہوا اور ہمارا اختلاف فقط شمار سورتون مین ہے اور بس اور جو ہمکو کہتا ہے کہ یہ لوگ قرآن مین کم ہوجانے کے قائل ہین وہ جہوٹا ہے

۲ سید مرتضی جو بہت بڑا مجتہد فرقہ شیعہ کا ہے کہتا ہے ان العلم

بصحة القرآن کالعلم بالبلدان والحوادث الکبار والوقائع العظام المشهورة واشعار العرب المسطورة فان العنایة اشتدت والدواعی توفرت علی نقله وبلغت الی حد لم تبلغ الیه فیما ذکرناه لان القرآن معجز النبوة وماخذ العلوم الشرعیة والاحکام الدینیة وعلماء المسلمین قد بلغوا فی حفظه وعنایته الغایة حتی عرفوا کل شیء فیه من اعرابه وقراءاته وحروفه وآیاته فکیف یجوز ان یکون مغیرا او منقوصا مع العنایة الصادقة والضبط الشدید یعنے البتہ قرآنکی صحت کا علم ایسا ہے جیسا شہرون اور بڑے بڑے مشہور حادثون اور واقعون اور عرب کے شعرون لکھے ہوئی کا علم کیونکہ نقل کرنے قرآن مین بڑی کوشش اور بہت سے سبب تھے اور وے قرآن کے مقدمہ مین اوس حد تک پہنچے تہے جو اشیا مذکورہ مین اوس حد کو نہین پہنچا اسلیئے کہ قرآن نبوت کا ایک معجزہ اور شرعی علمون اور دینی حکمونکا اصل ہے اور اسلام کے عالم اوسکی محافظت اور نگاہداشت مین نہایت کے درجہ کو پہنچے ہین یہانتک کہ جو قرآن مین حرکتون اور قراءتون اور حرفون اور آیتون سے تہا اوہنون نے اوسکو معلوم کر رکہا ہے پس ایسی سچی محافظت اور بڑی نگاہداشت مین کیونکر ہوسکتا ہے کہ اوسمین تغیر یا نقصان ہوگیا ہو ۳ محمد بن الحسن الحر عاملی

جو بڑا محدث فرقہ اہل تشیع مین گذرا ہے اور اوسنے ایک رسالہ اپنے
بعضے ہمعصر کی رد مین لکہا ہے اوس رسالہ مین لکہتا ہے کہ ہر کسیکہ
تتبع اخبار و تفحص تواریخ و آثار نمودہ بعلم یقینی میداند کہ قرآن در غایت
و اعلی درجہ تواتر بودہ و الاف صحابہ حفظ و نقل میکردند ان را و درعہد
رسول خدا صلعم مجموع مولف بود انتہی ملخصًا یعنے جسنے حدیثوں اور تاریخوں کو
خوب دیکہا ہے وہ اس بات کو یقینی جانتا ہے کہ قرآن نہایت شہرت
اور اعلی درجہ تواتر پر تہا اور ہزارون صحابی اوسکو حفظ اور نقل کرتے
تہے اور عہد رسول خدا صلعم مین جمع اور مولف ہو چکا تہا اور اسیطرح
اور علما شیعہ کی تصریح ہے پس جمہور اور بڑے بڑے عالم اس فرقہ
کے قائل عدم تحریف کے ہین بلکہ شیخ صدوق نے کہا کہ جو ہماری
طرف نسبت کرے کہ ہم کہتے ہین کہ قرآن سے کچہہ کم ہو گیا ہے وہ جہوٹا ہے
اور بعضے جو اسکے قائل ہوئے ہین اونکا اوس فرقہ ہی مین کچہہ اعتدا د نہین اور
ان غیر معتدون کا قول بہی ان کے عمل اور اعتقاد کے مخالف تہا کیونکہ وے
بہی نماز اور تلاوت کے وقت اسی قرآن کو پڑہتے اور اسیکا ثواب لیتے
مردونکو بخشتے تہے اور خوب جانتے تہے کہ سب اہل بیت نماز غیر نماز مین اسی
قرآنکو پڑہتے تہے اور اپنے لڑکون اور لڑکیون اور خادمون اور سب علاقہ
دارون کو اسی قرآن کی تعلیم کرتے تہے پس ان بعضون کا قول جو خود

اونکے ہی عمل اور اعتقاد اور اسیطرح اونکے فرقہ کے جمہور کے مخالف تہا
بالکل قابل سماعت نہین اور اونکے قول کا خود قرآن ہی مین رد موجود ہے
آیہ نوین سورہ حجر مین ہے انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون یعنی
تحقیق ہمنے آپ اوتارا اس قرآنکو اور تحقیق ہم اوسکے البتہ نگہبان ہین
(یعنی ہر وقت مین زیادت اور نقصان اور تحریف اور تبدیل سے)
اور سورہ حم سجدہ مین ہے لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من
خلفہ تنزیل من حکیم حمید یعنی اسپر (یعنی اس کتاب پر) باطل
(یعنی تحریف اور تناقض) کا دخل نہین آگے سے نہ پیچھے سے (یعنی کسی
وجہ سے) اوتاری ہے حکمتون والے سب خوبیون سراہے کی جب حال بطلان
دونون دعوی پادریصاحب کا معلوم ہوا اب حال اونکی دلیلون کا سنئے قول
اونکا فانی کی کتاب دبستان مین یون مسطور ہے الخ کہتا ہون نہین اولا پادریصاحب نے
اس حوالہ مین کچہہ تہوڑی سی تحریف کی ہے کیونکہ عبارت دبستان کی یہان
مذہب فرقہ اثناعشریہ مین یون ہے بعضے ازیشان گویند کہ عثمان مصاحف را
سوختہ بعضے از سورہ ہا کہ در شان علی و فضل آلش بود بر انداخت پس
پادریصاحب لفظ بعض کا ہضم کر گئے ثانیا یہہ کہ یہہ بعض بعض ہی ہین جنکا فرقہ امامیہ
اثناعشریہ مین کچہہ بہی اعتداد نہین اور جو صاحب دبستان نہ مسلمان ہے اور نہ
مسلمانونکے مذہب اور کتابونسے واقف اور سنی سنائی باتین لکہتا ہے

لا یاتیہ الباطل ای التبدیل والتناقض من بین یدیہ ولا من خلفہ ای بوجہ من الوجوہ ۱۲ مدارک

شاید اوس سے کسی عالم اثنا عشری غیر معتبر نے کہدیا ہو گا قول اونکا اور
کتاب عین الحیات کی الخ کہتا ہون کہ یہہ روایت احاد بسبب مخالفت
ادلۂ قطعیہ کے متروک اور مردود ہے اور علماء اثنا عشریہ کے یہی اصول
مین مقرر ہے کہ جو روایت احاد مخالف قطعی دلیل کی ہو وہ ماول یا مردود ہے
گو وہ روایت کافی کلینی کی جو اونکے نزدیک اصح الکتب ہے ہو ویے مولوی
دلدار علی مجتہد لکھنؤ کتاب صوارم مین ذیل عقیدہ ۱۲ اسکے لکھتے ہین
و ما میگوئیم کہ ہریک از احادیث کافی گو روایات ان ضعیف و مجروح
باشند قطعی الصدور اند چنانچہ شما ادعای آن میکنید و ایضا بر تقدیر
قطعی بودن ہرگاہ آیات قرآنی منسوخ باشند و ماول چرا بعضی احادیث
کافی ماول نباشند بنا بر مخالف بودن ان از اجماع و الاحادیث
المستفیضہ اور کتاب ذو الفقار مین ذیل مقدمہ ہشتم کے لکھتے ہین
بالاتفاق میان علماء اسلام قاعدہ مقررہ ست کہ انچہ از آیات
و احادیث کہ بر خلاف قطعیات دلالت داشتہ باشند می اندازند اگر قابلیت
داشتہ باشد و الا ماول میسازند اور جب حال روایات کلینی کا اور سب روایات
آحاد کا ایسا ہو جیسا بیان ہوا پس ایک دو روایت احاد عین الحیات
اور مانند اوسکی متروک ہونے مین کیا بعد لازم آتا ہے پادری صاحب
کہتے ہین اور مشکاۃ المصابیح مین جو اہل سنت کی معتبر

ومشہور کتاب ہے کتاب فضائل قرآنکی پہلی فصل مین لکھا ہے کہ عن عمر بن
الخطاب قال سمعت هشام بن حكيم بن حزام يقرء سورة الفرقان على غير
ما اقرءها وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرانيها فكدت ان اعجل
عليه ثم امهلته حتى انصرف ثم لببته بردائه فجئت به رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله انى سمعت هذا يقرء
سورة الفرقان على غير ما اقراتنيها فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ارسله اقرء فقرء القراءة التي سمعته يقرء فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم هكذا انزلت ثم قال لي اقرء فقرءت فقال
هكذا انزلت ان هذا القران انزل على سبعة احرف فاقرؤا
ما تيسر منه متفق عليه واللفظ لمسلم * یعنے عمر ابن الخطاب کہتا ہے
کہ مین نے ہشام ابن حکیم ابن حزام کو سنا کہ وہ سورۂ فرقان میری قراءت
کے خلاف پڑہتا تہا حالانکہ مجھکو وہ سورۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پڑہائی تہی تس پیچھے مینے چاہا کہ جلد اوسے منع کرون لیکن مین نے اوسے
مہلت دی یہان تک کہ وہ پڑہ چکا بعد اسکے مین اوسکی چادر پکڑ کر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیگیا اور کہا یا رسول اللہ مینے اس شخص کو سورۂ
فرقان ایک اور قراءت سے پڑھتے سنا ہے خلاف اوس قراءت کے
جو آپنے مجھے بتائی ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا

کہ اوسیے چہوڑ دیے اور اوسے کہا پڑہ پس اوسیے وہی قراءۃ پڑہی جو میں نے
پڑہتے سنی تہی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسیطرح
نازل کی گئی ہے پہر مجہسے فرمایا کہ تو پڑہ پس میںنے بہی پڑہی فرمایا کہ اسیطرح
نازل کی گئی ہے اور قرآن سات قرات پر نازل ہوا ہے جس قرات پر
آسان ہو اوسپر پڑہو یہہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت مسلم کی ہے
* پہر تیسری فصل مین مرقوم ہے * عن زید بن ثابت قال ارسل الی
ابو بکر مقتل اهل الیمامة فاذا عمر بن الخطاب عندہ قال ابو بکر
ان عمر اتانی فقال ان القتل قد استحر یوم الیمامه بقراء القرآن و
انی اخشی ان استحر بالقتل بالقراء بالمواطن فیذهب کثیر من
القران وانی اری ان تا مر بجمع القرآن قلت لعمر کیف یفعل شیئا
لم یفعله رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر هذا واللہ
خیر فلم یزل عمر یراجعنی حتی شرح اللہ صدری لذلک ورایت فی ذلک
الذی رای عمر قال زید قال ابو بکر انک رجل شاب عاقل لا نتهمک
وقد کنت تکتب الوحی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتتبع القرآن
فاجمعه فواللہ لو کلفونی نقل جبل من الجبال ما کان اثقل علی مما امرنی
من جمع القران قال قلت کیف تفعلون شیئا لم یفعله رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم قال هو واللہ خیر فلم یزل ابو بکر یراجعنی حتی

میزان حق مین استحر بالقتل کی جگہ استمر بالقتل لکہا ہے اور یہہ بہی استمر بالطاء ہے ۱۲

شرح الله صدري للذي شرح له صدر ابي بكر و عمر فتتبعت
القرآن اجمعه من العسب و اللخاف و صدور الرجال حتى وجدت
آخر سورة التوبة مع ابي خزيمة الانصاري لم اجدها مع احد غيره * لقد
جاءكم رسول من انفسكم * حتى خاتمة براءة فكانت الصحف
عند ابي بكر حتى توفاه الله ثم عند عمر حيوته ثم عند حفصة
بنت عمر رواه البخاري * يعنے زید ابن ثابت کہتا ہے کہ ابوبکر نے
مقتل اہل یمامہ مین آدمی بہیجکر مجہے بلوایا مین گیا دیکہا تو عمر بہی اونکے پاس تہا
ابوبکر نے مجہہ سے کہا کہ عمر نے میرے پاس آکر کہا کہ یمامہ کی لڑائی کے دن
قرآن کے قاری بہت مقتول ہوے مین ڈرتا ہون کہ اگر اور مقامون مین
بہی ایسا ہی مقاتلہ ہوگا تو قرآن مین سے بہت جاتا رہیگا مین ایسا جانتا ہون
کہ تم قرآن کے جمع کرنیکا حکم دو مینے عمر سے کہا کہ وہ کام جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین کیا تم کیونکر کروگے اونہونے کہا خدا کی قسم یہہ اچہا ہے
پس عمر یہی بات مجہہ سے کہتا تہا حتی کہ اللہ تعالی نے میرے دل کو اوس
امر پر آگاہ کیا اور وہ فائدہ جو قرآن کے جمع کرنے مین عمر کو معلوم ہوتا تہا
مجہے بہی معلوم ہوا اب زید کہتا ہے کہ ابوبکر نے مجہہ سے کہا تم مرد جوان عاقل
ہو اور تہمت سے مبرا ہو اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین
وحی لکہا کرتے تہے پس تم قرآن کی تتبع کرکے اوسے جمع کرو خدا کی قسم اگر

مجہے ایک پہاڑ اوٹہا نیکی تکلیف دیتے تو مجہہ پر بہاری نہ پڑتا جیسا قرآنکا جمع
کرنا بہاری پڑا مینے اونسے کہا کہ جسکام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین کیا تم کیونکر کرتے ہو اونہون سے نے کہا واللہ یہہ بہتر ہے پس ابو بکر نے
مجہہ سے تکرار کیا حتی کہ اللہ تعالی سے نے میرے دلکو بہی اوس امر کے فایدہ
آگاہ کر دیا جس پر ابو بکر اور عمر کے دلکو آگاہ کیا تہا پس مین نے قران کی تتبع
اور تلاش کی اور خرما کے پتون اور پتہرون اور حافظ لوگون کے دلون سے
لیکر اوسے جمع کیا حتی کہ سورۃ التوبۃ کی آخر کی یہہ ایت * لقد جاءکم
رسول من انفسکم * خاتمہ براءۃ تک ابی خزیمہ انصاری کے
سوا کسیکے پاس لکہی ہوئی نپائی پس قرآن کے وہ اجزا ابو بکر کے پاس رہے
جب اونہون سے نے وفات پائی تو عمر کے پاس رہے اونکے بعد اونکی بیٹی
حفصہ کے پاس رہے یہہ بخاری کی روایت ہے * وعن انس بن مالک
ان حذیفۃ بن الیمان قدم علی عثمان وکان یغازی اہل الشام
فی فتح ارمینۃ واذربیجان مع اہل العراق فافزع حذیفۃ
اختلافہم فی القراءۃ فقال حذیفۃ لعثمان یا امیر المؤمنین
ادرک ہذہ الامۃ قبل ان یختلفوا فی الکتب اختلاف
الیہود والنصاری فارسل عثمان الی حفصۃ ان ارسلی الینا
بالصحف ننسخہا فی المصاحف ثم نردہا الیک فارسلت

بها حفصة الی عثمان فامر زید بن ثابت وعبد الله بن الزبیر و
سعید بن العاص وعبد الله بن الحارث بن ہشام فنسخوها فی
المصاحف وقال عثمان للرہط القرشیین الثلاث اذا اختلفتم
انتم وزید بن ثابت فی شیئ من القرآن فاکتبوه بلسان قریش فانما
نزل بلسانہم ففعلوا حتی اذا نسخوا الصحف فی المصاحف رد
عثمان الصحف الی حفصة وارسل الی کل افق بمصحف مما نسخوا
وامر بما سواه من القران فی کل صحیفة او مصحف ان یحرق قال ابن
شہاب فاخبرنی خارجة بن زید بن ثابت انہ سمع زید بن ثابت
قال فقدت آیة من الاحزاب حین نسخنا المصحف قد کنت اسمع
رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم یقراء بہا فالتمسناها فوجدنا
ہا مع خزیمة بن ثابت الانصاری * من المومنین رجال صدقوا
ما عاهدوا الله علیہ * فالحقناها فی سورتہا فی المصحف رواه البخاری
* * یعنی انس ابن مالک کہتا ہے کہ حذیفہ ابن یمان عثمان کے پاس آیا
درحالیکہ وہ ارمینیہ میں اہل شام کے ساتہہ اور آذربیجان میں اہل عراق
کے ساتہہ جہاد کرتا تہا اور قاریوں کی مختلف قراءت سے ڈر کر عثمان سے
کہا کہ ای امیر المومنین اس امت کی خبر لیجئے قبل اوسکے کہ وے کتاب
میں اختلاف کریں جیسے یہود ونصاری نے اختلاف کیا پس عثمان نے

حفصہ کے پاس آدمی بہیجا کہ تم اجزا ہمارے پاس بہیجدو تاکہ ہم لوگ کے متعدد نسخے لکہین
اور پہر تمہین دیدین حفصہ نے وہ اجزا عثمان کے پاس بہیجدیئے تب عثمان نے
زید ابن ثابت اور عبد اللہ ابن زبیر اور سعید ابن العاص اور عبد اللہ
ابن الحارث ابن ہشام کو مامور کیا انہون نے اوسکو متعدد نسخون
مین لکہا اور عثمان نے ان تینون شخصون (یعنی عبد اللہ ابن زبیر اور
سعید ابن العاص اور عبد اللہ ابن حارث) سے جو قوم قریش تہے کہا کہ
جسوقت تم تینون شخص اور زید قرآن کے کسی امر مین اختلاف کرو تو اوسے قریش
لہجہ پر لکہنا کیونکہ قرآن اونہین کی زبان مین نازل ہوا ہے پس انہون نے ایسا
ہی کیا جبکہ اجزا کو متعدد نسخون مین لکہہ چکے تو عثمان نے اوسے
حفصہ کے پاس پہر بہیجا اور ہر طرف ایک ایک صحیفہ اون نسخون مین سے
جنہین اب لکہا تہا بہیجدیا اور اوسکے ماسوا جتنے قرآن کے صحیفے تہے انکے جلادینے کا
حکم دیا ابن شہاب کہتا ہے کہ خارجہ ابن زید ابن ثابت نے مجہے خبر دی کہ اوسنے زید
ابن ثابت یعنی اپنے باپ سے سنا کہ وہ کہتے تہے کہ جسوقت قرآنکو ہمنے لکہا
سورہ احزاب کی ایک آیة جو مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑہتے سنا تہا
مجہے لکہی ہوئی نہ ملی تب ہمنے اوسے ڈہونڈہا تو خزیمہ ابن ثابت انصاری کے پاس پائی
اور وہ آیت یہہ ہے * من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ
علیہ * پس ہمنے اوسے سورۂ احزاب مین لاحق کرکے کتاب مین داخل کیا یہہ بخاری کی روایة

کہتا ہون مین ان تینون حدیثون کو ہم مانتے ہین لیکن انکو بادری صاحب کے
دعوی سے کچہہ بہی مناسبت نہین کیونکہ اونکے زعم کے موافق ان حدیثون سے
چار باتین نکلتی ہین جیسا خود ہی لکہتے ہین ان مشکوۃ کی ان حدیثون سے کئی ایک باتین
ثابت ہوتی ہین پہلے یہہ کہ خود محمد کے وقت مین ایک شخص نے ایک آیت کو
اور دوسرے سے اوسی آیت کو بہلا دیا تہا دوسرے یہہ کہ قران محمد کے
وقتمین ایک جلد مین جمع نہین ہوا تہا بلکہ ابوبکر نے آیات کو جمع کرنیکا حکم دیا
اگرچہ محمد سے اس کام کے واسطے اوسکو حکم نہین ملا تہا بلکہ صرف مصلحت
کی راہ سے کیا تاکہ مبادا آیات گم ہوجاوین تیسرے یہہ کہ عثمان نے خلافت
کے تخت پر بیٹہکر جب دیکہا کہ لوگ پہر بہی قران کے پڑہنے مین فرق کرتے
ہین اور ڈرا کہ قران مین آگے اور زیادہ خرابیان ہوون تو زید وغیرہ کو حکم
دیا کہ قرانکو دوبارہ صحیح کرین اور سب آیات قریش کی زبانمین لکہین چوتہے
اوسنے سب اگلے نسخے جمع کرکے جلا دیئے اور اوس نئے نسخے سے اور نسخے
لکہوا کر سب جگہہ بہیجدیئے اور اسطرح اوسکو مشہور کیا اب ہم پوچہتے ہین
کہ عثمان نے کسواسطے اگلے نسخونکو جلا دیا اگر وہ نیا نسخہ جو اوسنے مشہور کیا
اور اب مستعمل ہے اگلے نسخون سے مضمون اور الفاظ مین بعینہ برابر
اور موافق تہا اور اوسنے صرف آیات اور سورتون ہی کی ترتیب بعد ترتیب
اور طور پر کی ہی تو کیا سبب تہا کہ انکو جلا دیا بلکہ لازم تہا کہ اگر سب کو نہین

تو بعض کو تو ضرور ہی رکھہ چھوڑتا تا اگر کوئی کہے کہ تم نے قرآن کو تغیر دیا اور بدل
ڈالا تو ان اگلے نسخونکو اوسکے سامنے رکہے اور کہے کہ تو نے اگلے نسخے
مین دیکھو اور مقابلہ کرو تاکہ تمہین معلوم ہو کہ یہہ قرآن مضمون اور الفاظ مین اگلے
نسخون سے موافق اور مطابق ہے لیکن اس بات سے کہ عثمان نے ایسا
نہین کیا بلکہ سب اگلے نسخونکو جلا دیا تو کچھہ اور گمان نہین ہوتا مگر یہی کہ اگلے
نسخونمین سے ہر ایک دوسری طرح کا تہا یا یہہ کہ جیسا شیعی کہتے ہین کہ اوسنے قرآنکو
قصدا کم کیا اور بعض ایات مین تغیر و تبدیل کی ہے اور اوس نسخہ کو جو حفصہ کے
پاس تہا اور عثمان نے اوسکو پہیر دیا اوسکی خبر کسیکو نملی اور نہ کسی نے اوسکو
پہر دیکہا شاید عثمان نے من بعدہ اوسکے جلا دینے کا بہی حکم دیا ہوگا اگر کسی
محمدی پاس ہو تو اوسے ظاہر کرے تا اب کے قرآن کو اوس سے مقابلہ کرین
اور معلوم ہووے کہ یہہ اوس سے مطابق ہے کہ نہین اب اس صورت مین
کہ شیعی ایسا کہتے ہین اور سنیونکی مشہور اور معتبر کتاب مین بہی ایسی باتین
لکہی ہین تو ہر صاحب فہم و شعور کے دل مین قرآن کے صحیح اور اصل ہونے کی بابت
شک کلی ہوگی اگر محمدی ایسی باتین توریت و انجیل کی بابت مسیحیونکی مشہور
اور معتبر کتابون سے نکال لا سکتے تو البتہ اونکا یہہ ادعا کہ کتب مقدسہ تحریف
ہوئی ہین بیجا ہوتا کہتا ہون قول اونکا پہلے یہہ الخ مخدوش ہے کیونکہ یہہ
اختلاف فقط قراۃ مین تہا جیسا خود ہی یادری صاحب نے اول حدیث کے

ترجمہ مین لکھا ہے کہ وہ سورہ فرقان میری قرارت کے خلاف پڑہتا تہا
الخ اور یا رسول اللہ مینے اس شخص کو سورہ فرقان ایک اور قراءت سے
الخ اور قرآن سات قراءۃ پر نازل ہوا ہے الخ اور ہر ایک قاری نے
اپنی قراءۃ کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح کر رکہا تہا اور ساتون
قراءتین متواتر ہین اور سبکی سب رسول اللہ صلعم سے منقول ہین پس پادری صاحب
کی ذات سے بڑا تعجب ہے کہ اسکو اثبات تحریف مین کیا سمجہکر نقل
کرتے ہین ہان اگر یہہ اختلافات قراءت ایسے ہوتے کہ خدا یتعالے کی طرف
سے ایک ہی عبارت نازل ہوتی اور انحضرت صلعم نے بہی اوسکو ایک ہی طرح
پڑہا ہوتا اور بعد انحضرت کے اوسکو لوگ بدل ڈالتے اور اور عبارتین
اپنی طرف سے بنا کے پڑہنے لگتے اور عبارت قرآنکا تواتر بہی نہوتا بلکہ
وہ عبارت لوگونکی عبارتون کے ساتہہ ملکر ایسی مخلوط ہو جاتی کہ تمیز نہو سکتی
تو البتہ گفتگو کی گنجایش تہی اور پادری صاحب کا دعوی بجا ہوتا لیکن یہہ بات
نہین ہے یہہ امر تو عہد عتیق و جدید ہی کے حصہ مین آچکا ہے یعنے اونمین
ایسے اختلافات عبارت موجود مین کہ جنمین معلوم نہین ہوتا کہ اونمین سے کونسی
عبارت اصل مصنف کی ہے اور کونسی ملحدون اور کاتبونکے وسیلہ سے
یا دیندار مسیحیونکے طفیل سے نسخون مین داخل ہوئی چنانچہ مارش صاحب جلد

تو انمین سے سچی ایک ہی ہوسکتی ہے اور باقی یا قصداً تحریف ہے یا سہو کاتب
اور اصل کو ساختہ سے پہچاننا اکثر دشوار ہے پس جہان تہوڑا سا بہی
شبہ ہوتا ہے تو سب کو اختلاف عبارت کہتے ہین لیکن جب صحیح
معلوم ہو کہ کاتب نے چہوٹ لکہا ہے تو اوسکو غلطی کاتب شمار کرتے
ہین انتہی اس عبارت سے صاف واضح ہے کہ ایسے اختلاف عبارت مین
بجز ظن وتخمین کے ہرگز کسی کلام کو اونمین سے مصنف کی طرف یقینا
نسبت نہین کرسکتے اور اسطرح کا اختلاف عبارت کہ اہل اسلام کی
اصطلاح مین عین تحریف ہے کیونکہ کلام غیر الہامی کلام الہامی کے
ساتہہ ایسا مخلوط ہو گیا کہ ہرگز متمیز نہین ہوسکتا صرف دو چار ہی جگہ
نہین بلکہ بہت سے ہین چنانچہ ڈاکٹر مل نے جو عہد جدید کے نسخے ملائے
تو ایسے تیس ہزار ۳۰ اختلافات عبارت کے نشان دیئے اور ڈاکٹر گریسباک
نے جو اوس سے زیادہ نسخون یعنے تین سو پچپن ۳۵۵ کا مقابلہ کیا تو ڈیڑہ
لاکہہ ویسے ہی اختلاف عبارت کے بتلا دیئے پس خیال کرنا چاہیئے
کہ اگر جہان کے سب نسخے ملائے جاوین تو خدا جانے کتنے اختلاف
نکلین گے کس لیئے کہ ابہی تو ہزارون نسخے ایسے موجود ہین کہ اونکو
کسینے بہی مقابلہ نہین کیا چنانچہ وامیکن کتب خانہ کے نسخون مین سے صرف
۴۳ نسخے ملائے گئے ہین اور فلارنس کے کتب خانہ مین ہی قریب ایک ہزار

نسخے کہ موجود ہین لیکن اونمین سے بہی صرف ۲۴ نسخہ ملائے گئے ہین اور ورس
کے نسخونمین سے بہی صرف ۴۹ نسخے مقابلہ ہوئے ہین سوا انکے بلا تحقیق نے
بہت سے نسخونکا بیان کیا ہے کہ اونکا بہی مقابلہ نہین ہوا اور لطف یہ ہے
کہ یہہ تین سو پچپن ۳۵۵ نسخے بہی عہد جدید کے پورے پورے نسخے نہ تہے بلکہ کسی
مین تو چند ورس اور کسی مین چند جزو اور کسی مین ایک انجیل اور کسی مین
چار اناجیلین اور کسی مین نامے پولوس کے غرض پرانے نسخونمین تو کوئی
بہی پورا نہ تہا چنانچہ نمونہ کے طور پہ ہم یہان چند اون نسخونکا ذکر کرتے
ہین کہ جنہین علماء عیسائیون نے پرانا اور معتبر سمجہکے اپنی کتابونمین
بیان کیا ہے سنئے اول کوڈکس کوٹیانوس اسمین چار جزو تہے جزو اول مین
متی کے ۱۶ باب کے ورس ۷ سے ۱۵ تک یعنے ۹ ورس دوسرے
جزو مین اوسی انجیل کے باب ۲۷ کے ورس ۲۶ سے ۳۴ تک یعنے ۹ ورس
تیسرے جزو مین یوحنا کی انجیل کے ۱۴ باب کے ورس ۲ سے ۱۰ تک یعنے ۹
ورس چوتہے مین اوسی انجیل کے باب ۱۵ کے ورس ۱۵ سے ۲۲ تک یعنے
۸ ورس فقط بس کل ورس جو اس پرانے نسخے مین موجود ہین ۳۴ تہے
حالانکہ کل ورس عہد جدید مین سات ہزار نو سو انسٹہ ہین سو اب خیال کرنا
چاہیے کہ کتنے ورسون کو ایک نسخہ قرار دیا ہے دوسرا نسخہ کوڈکس بیزی
اسمین ۴ انجیلین اور اعمال تہے اسمین بہی چہاسٹہ ۶۶ ورق بہت پہٹے ہین

اور خراب کئے ہوئے ہین جسمین سے ورس کسی کاتب نے پیچہے سے لکہکے
ملادیئے ہین اور نسخے کے پہلے باب کے بیس ۳ ورس غایب تہے تیسرا نسخہ کوڈکس
افریمی اسکا ذکر کوڈکس واٹیکانوس اور اسکندریہ نوس کے ساتہہ گذرا
جوسے تہے نسخے ہین صرف بولوس کے نامے تہے اب ہم صرف اتنے نسخون پر
اکتفا کرتے ہین جسکو زیادہ اسکی تفتیش منظور ہو کریزبیک اور میکالس کی
کتابون مین دیکہہ لے پس اس بیان سے صاف واضح ہے کہ ان
تین سو چہین نسخونکو اگر پورے پورے نسخے بنائیے جاوین تو غالبا سو سے
بہی کم ہوینگے معہذا اگر ڈیڑہ لاکہہ اختلافات عبارت کو سو نسخون پر تقسیم
کرین تعدیرہ ڈیڑہ ہزار اختلاف عبارت فی نسخہ بانٹے آوینگے
اب ہم چند اختلاف عبارت بہی بطور نمونہ کے لکہتے ہین تاکہ لوگ جانین
کہ اونمین تمیز کرنا کہ کون کلام الہی ہے کیا دشوار ہے مثلا خروج کے
اکیسوین باب کے آٹہوین ورس مین حضرت موسے ایک عبرانی کے باب مین
جو اپنی بیٹی دوسرے کے ہاتہہ بیچتا تہا اس خیال سے کہ وہ اوس سے نکاح کریگا
یون حکم فرماتے ہین اگر وہ آقا اوسکا جو اوسے اپنے نام زد نہین کرکے رہ گیا
ناراضی ہو تو اوسکا فدیہ دیکے الخ اور حاشیہ پر عبرانی نسخہ کی اور نسخہ
سے یون عبارت نقل ہوئی ہے اگر وہ آقا اوسکا جو اوسے اپنے لیے
نامزد کرکے رہ گیا ناراضی ہو تو اوسکا فدیہ دیکے الخ اور یہی عبارت

اب ترجمو نمین لکہی جاتی ہے ۲ کتاب احبار کے باب ۱۱ کے ورس
۲۱ مین اون چیزونکے بیان مین جو بنی اسرائیل کے لیئے پاک و حلال
نہین عبرانی نسخہ کے متن مین یون مرقوم ہے پر تم سب رینگنے والے
پرندونمین سے جو چار پایون سے چلتے ہین اور اونکی پہلی ٹانگین اگلے
پانون سے لپٹتی ہوئی نہین ہین کہ وہ اونسے کود کر زمین پر چلتے ہین
تم اونمین سے کہاؤ اور اس جملہ کی عوض اور اونکی پچہلی ٹانگین اگلے
پانون سے لپٹتی ہوئی نہین ہین الخ عبرانی نسخہ کے حاشیہ پر اور
نسخونمین یہہ عبارت لیکے لکہی ہے اور اونکی پچہلی ٹانگین اگلے پانون سے
لپٹتی ہوئی ہین الخ اور اسی حاشیہ کی عبارت کو اب عیسائی لوگ
ترجمہ کرتے ہین چنانچہ ترجمہ انگریزی مہری و ترجمہ ہندیہ و فارسیہ مین
یہی عبارت ترجمہ ہوئی ہے ۳ کتاب احبار کے باب ۲۵ کے ورس
۳۰ مین یون لکہا ہے اور اگر سال بہر کی مدت مین اوسکا فدیہ نہ دیا
جاوے تو وہ گہر جو شہر پناہ کے اندر نہین ہے خرید ار اور اوسکے
قرنونمین ہمیشہ تک اوسکا ہوا وہ یوبل کے سال مین چہٹ نجائیگا
اور اس جملہ کی عوض تو وہ گہر جو شہر پناہ کے اندر نہین ہے حاشیہ پر
اور نسخہ کی عبارت یون نقل کی ہے تو وہ گہر جو شہر پناہ کے اندر ہے
اور اسی عبارت کو اب ترجمہ کیا جاتا ہے اب ذرا خیال کرو کہ کیا بات ہے

کہ جب کتب مقدسہ مین ایسے اختلافات عبارت کے جو آپسمین ایک دوسری کے
متناقض ہین پائے جاوین اور انمین سے کسیکو بالجزم کہا جا سکے کہ یہی
اصل مصنف کی عبارت ہے بلکہ دونون پر صدق و کذب کا احتمال ہو
تو بہلا اس صورت مین اوس مسئلہ پر کہ جس سے وہ عبارتین متعلق
ہین کیونکر حکم قطعی ہو سکتا ہے لہذا بہت سے مسئلونمین شبہہ رہا
مثلاً حلت و حرمت کے مسئلہ مین کہ اب نہین معلوم ہو سکتا کہ کونسی
جانور حلال تہے آیا وہ جنکی پچہلی ٹانگین اگلے پانون سے پلٹی ہوئی تہین
یا وہ جنکی ٹانگین اگلے پانون سے لپٹی ہوئی نہ تہین کیونکہ دونو عبارتین
موجود ہین یا مثلاً لونڈی کی بابت کے مسئلے مین کون شخص اوسے آزاد
کرے آیا وہ شخص جسنے اوسے اپنے نام زد کر لیا ہے یا وہ شخص جسنے
اوسے اپنے نام زد نہین کیا کیلیئے کہ اسمین بہی دونو عبارتین موجود
ہین یا مثلاً حضرت مسیح کی زانیہ عورت کو نے سزا دیئے چہوڑ دینیکا
مسئلہ جو یوحنا کی انجیل کے آٹہوین باب مین مرقوم ہے کیونکہ اوسمین
بہی بہت سے اختلافات عبارت کے ہین بجد یکہ بہت سے علماء عیسائی نے
اوسکی صداقت پر گفتگو کی ہے چنانچہ تیسرے مقصد مین اونکا حال
گذرا ہے اوسیطرح سے اور مسئلہ بہی ستنہ مین لیکن بخوف طوالت
اتنون ہی پر اکتفا کیا گیا پس اب پادری لوگونکا یہہ کہنا کہ اختلاف عبارت

کسی مسئلہ مین نقصان نہین آیا کیا پوچ ٹہرا اور جب اختلافات
عبارت کا حال سن چکے تو اب اختلاف قرارت کو سنیئے کہ وہ کیسے ہین
جانا چاہیئے کہ ساتون قرات قرآن مین اختلاف اس قسم کا ہے کہ بعض
قرات کی موافق فتحہ خالص اور بعض کے موافق امالہ کے ساتھہ اور بعض
کے ادغام اور بعض کے اظہار اور مانند اُسکے پڑہا جاتا ہے اور مضمون سبکا
ایک ہے اور ہرگز ایسا اختلاف نہین کہ موافق بعض کے ایک حکم اور موافق
دوسری کے دوسرا حکم نکلے قول اونکا دوسرا یہہ بہی صرف پوچ ہے
کیونکہ قرآن گو ایک جلد مین جمع نہین ہوا تہا لیکن سب قرآن پتہرون کے
ٹکڑون وغیرہ پر مرقوم تہا اور حضرت صلعم کے وقت مین جو بیس ۲۴ آدمی
وحی کے لکہنے والے تہے اور بہت صحابہ حافظ تہے قول اونکا تیسرا
یہہ الخ یہہ بہی کچہہ نہین بلکہ حقیقت حال اتنی ہے کہ قرآن اصل مین موافق
لغت قریش کے نازل ہوا پہر حضرت صلعم کے التماس سے فراخی ہوگئی تہی
اوسکے موافق خلافت عثمان رضہ تک پڑہتے رہے اور عثمان رضہ نے
اپنی خلافت مین جب دیکہا کہ بعضے اپنی قرات کو دوسری قراۃ پر ترجیح
دیتے ہین اور نزاع بیہودہ کرتے ہین اور یہہ بات بری تہی انہون نے
اس نزاع کے رفع کرنے کے لیئے بمشورہ پچاس ہزار آدمیون کے مناسب
جانا کہ سب موافق لغت قریش پڑہتے رہین اور اون صحیفون سے جو

عہد ابو بکر رض مین لکہے گئے تہے موافق لغت قریش کے مصحف نقل کرا کے
اطراف مین بہیجے گئے اور جاننا چاہیئے کہ یہہ اختلاف اور لغتون کا لغت
قریش سے ایسا تہا کہ لفظ التابوت موافق لغت قریش کے ت کے سات
اور موافق قراءت زید رض کے جو انصار سے تہے ہاء ہوز کے ساتہ پڑہا
جاتا تہا اور اسیطرح اور جا قیاس کرنا چاہیئے اور کسیطرح عثمان رض نے
اپنی طرف سے اصلاح نہین دی اور اگر پادریصاحب امر مذکورہ بالا کو
اصلاح کہتے مین تو کوئی محل طعن نہین قول اونکا اور اوسنے صرف ایات الخ
عثمان رض نے آیتون کی ترتیب مین بہی دخل نہین دیا بلکہ آیتون کی ترتیب
وہی ہے جو حضرت صلعم کے زمانہ مین تہی کیونکہ جب جبرئیل ع کوئی آیہ قرآن کی
لاتے تہے تو فرما دیتے تہے کہ اسکو فلانی سورۃ مین بعد فلانی آیت کے رکہو
اور وہ وہان رکہی جاتی تہی بہرحال ایات مین بہی ترتیب زمانہ حضرت صلعم مین تہی
اور اسی ترتیب سے پڑہتے تہے قول اونکا تو کیا سبب تہا الخ سبب اسکا وہی تہا
کہ بیہودہ نزاع اور ترجیح بعض قراءۃ کے بعض پر اوٹہ جاوے قول اونکا
بلکہ لازم تہا کہ اگر سب کو نہین الخ محض توہم ہے کیونکہ عثمان نے کچہہ اپنے
گہر مین بیٹہ کے چپکے قرآن مین نہ بنا دیا تہا اور بسبب تواتر قرآن کے مسلمانو
یہہ امید نہ تہی کہ کوئی ایسا کہیگا اور غیر اسلام والون سے گو وہ قرآن کو
نہین مانتے کسی نے یہہ گمان بیہودہ بہ نسبت قرآن کے نہین کیا تہا فقط پادریصاحب نے

[illegible]

اپنی ندامت ٹالنے کو کیا ہے قول اونکا جیسے شیعی کہتے ہین الخ اوپر گذرا
کہ اونکے جمہور اور علما محققین اس امر سے انکار کرتے ہین اور اوس فرقہ سے
جو تہوڑے سے لوگ مجہول اس امر کے قایل ہوئے ہین اوسی فرقہ والے
اونکو غیر معتبر اور اونکے قول کو باطل سمجہتے ہین مگر حیف کہ پادریصاحب ان بعض کے
قول کی سند پکڑتے ہین اور اپنے فرقون سے فرقہ ابیونی اور مارسیونی اور
مانی کیز کے قولونکو نہین دیکہتے انصاف تو یہہ ہے کہ ان بعض کے قول کو
اپنے اون تینون فرقون کے قولون سے مقابلہ کرین قول اونکا اب اس صورت
مین الخ شیعون مین سے اونہین بعض مجہول غیر معتبر نے کہا ہے جنکو
اونہین کے جمہور علما محققین نے جہٹلایا اور اور فرقون اسلامی کا تو کیا ذکر
اور اونسے بڑہ کر پادریصاحب کے فرقون نے انبیاء اسرائیلی اور عہد عتیق
اور جدید کی کتابون کی نسبت کہا ہے اور سبنونکی مشہور کتابون سے تو
پادریصاحب نے خاک ہی نہ نکالا تو اسحال مین ایسا ذی شعور جیسے
پادریصاحب ہین شک کلی رکہے تو مضائقہ نہین وگرنہ اور کوئی عیسائی
جو منصف ہے ایسا ہرگز نہ کہیگا کیونکہ حضرت عثمان رض اصحاب رسول اللہ
تہے اور اونہون نے قرآن شریف کو بلا واسطہ رسول مقبول سے
خود صحیح کرلیا تہا اور وہ کل قرآن کے حافظ تہے اور جو صحابہ قرآن کے
جمع کرنے مین مصروف تہے خود کاتبان وحی تہے اور سواء انکے اور

بہت صحابہ حافظ تہے خصوصا حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہ جو بعد اونکے
مسند خلافت پر بیٹہے اور اسی قرآنکے موافق حکم کرتے رہے قول
اونکا اگر محمدی ایسی باتین الخ کہتا ہون کہ خدا نکرے کہ ایسی
ضعیف حجتون سے کوئی محمدی یہہ دعوی کرے یہہ منصب عالی تو
پادریصاحب کا ہے اور بس بلکہ محمدیون کے پاس تو اثبات تحریف
کے لئے بڑی بڑی قوی دلیلین موجود ہین چنانچہ کچہہ تو اسی رسالہ
مین بہی لکہی گئی ہین از انجملہ وہ کہ جمہور قدما عیسائیہ عبرانی نسخہ کے
محرف ہونیکے قایل تہے اور یہودیون کو تحریف کرنیکا
الزام دیتے تہے مثلاً یوستینوس شہید نے طریفون یہودی سے مقابلہ
مین دعوی کیا کہ یہود نے عہد عتیق سے کتنی پیشین گوئیان جو حضرت
عیسی علیہ السلام کے حق مین تہین نکال ڈالین اور ہارن صاحب نے بہی
لکہا ہے کہ جسٹن اپنی کتاب مین بمقابلہ طریفون یہودی کے دعوی
کرتا ہے کہ عزرا نے لوگون سے کہا تہا کہ یہہ عید فسح کا کہانا ہمارے
خداوند نجات دہندہ اور پناہ کا کہانا ہے تو سمجہو کہ اگر تم خداوند کو
اس نشان یعنے کہانے سے اچہا سمجہوگے اور اوسپر ایمان لاؤگے
تو یہہ زمین کبہی ویران نہوگی اور اگر تم اوسپر ایمان نہ لاؤگے اور اوسکا
وعظ نہ سنوگے تو تم غیر قومون کی ہنسائی کا سبب ہوگے اور وائیکر

اس فقرہ کی سچائی کا حامی ہے اور کہتا ہے کہ یہہ فقرہ عزرا کی کتاب کے
باب ۸ کے ورس ۲۰ و ۲۱ کے مابین تہا اور ڈاکتر آی کلارک بہی اوسکی
صداقت پر راغب ہے اور ڈاکتر بنٹلی صاحب کہ نسخہ عبری کا بڑا
حامی ہے اپنی کتاب مین یون لکہتا ہے کہ البتہ اس باب مین مجہکو کچہہ
شک نہین ہے کہ جسٹن نے طریفون کے ساتہہ مباحثہ کرنے کے وقت
جن عبارتون کے نکال ڈالنے کا الزام یہودیون کو لگایا تہا تو اب عبری
اور سپٹواجنٹ کے نسخون مین نہین پائی جاتی ہین یہ حقیقت ہے جسٹن
اور ارینیوس کے وقت مین دونون مین موجود اور کتاب مقدس کی
جزو تہین خصوصا وہ عبارت جسکی نسبت جسٹن یہہ کہتا ہے کہ وہ یرمیاہ کی
کتاب مین تہی سلبرجیس جسٹن کے حاشیہ مین اور ڈاکتر گریب
ارینیوس کے حاشیہ مین یہہ لکہتے ہین کہ معلوم ہوتا ہے کہ پطرس کو
اپنے پہلے خط کے چوتہے باب کے چہٹے ورس کے لکہنے کے وقت
اسی پیشین گوئی کا خیال تہا **ازانجملہ** وہ کہ بزرگون کی تاریخ کی بابت
ہامعین تفسیر ہنری و اسکات کے یون لکہتے ہین کہ آگسٹائن ان
تاریخون کی بابت یہود کو تحریف کا الزام دیتا تہا اور یہی رای جمہور قدما کی
معلوم ہوتی ہے **ازانجملہ** وہ کہ ان کتابون مین یقینی الحاق ہوئے
ہین جیسا تینون مقسمہ ونکی دوسری فصل مین گذرا ہے **ازانجملہ**

وہ کہ ان کتابوں سے کچھہ ورس بھی غائب ہو گئے ہین سو اسکی ہم کیا شکایت کرین اہل کتاب نے تو کتنی کتابین ہضم کر ڈالین اور بعض جلادین اور بعض پھاڑ ڈالین جیسا کہ اس کتاب مین گذرا ہے از انجملہ وہ کہ صرف عہد جدید کی کتابون مین ڈیڑہ لاکھہ ایسے اختلاف عبارت کے ہین کہ جنمین سے ایک کو بھی بالجزم مصنف کی عبارت نہین کہہ سکتے ہین اور اسیطرح اور بہت سی دلیلین ہین کہ اونین سے کچھہ اس کتاب مین لکھے گئے ہین اور یہہ باتین محمدیون نے صرف معتبر کتابون سے ثابت ہی نہین کین بلکہ اونہون نے تو پادریصاحب سے بھی ساتھہ اوٹھا تحریف اور ۳۰۰۰۰ تیس ہزار اختلافات عبارت کے تسلیم کرا دئے لہذا پادریصاحب اب بمقتضائے انصاف یہہ کہا کرین کہ محمدیونکا یہہ ادعا کہ کتب مقدسہ تحریف ہو گئی ہین بیجا نہین ہے کیونکہ جو جو ثبوت کہ پادریصاحب طلب کرتے تھے محمدیون نے اونسے بڑہ کر پیش کر دیے

پادریصاحب کہتے ہین اب اگرچہ کچھہ لازم نہین کہ محمدیونکی اوس دعوی بلا دلیل پر توجہ کرین پر اسلیئے کہ یہودیون اور مسیحیونکی مقدس کتابونکی تحریف ہونیکا دعوی بہت مشہور ہے پس ہم اون محمدیونکی خاطر جو حق جو ہین اوس دعوی پر غور کر کے معلوم کرادین کہ آیا مقدس کتابون کی تحریف کسی وقت ہوئی ہے یا نہین کہتا ہون نہین کہ دعوی محمدیون کو

بلا دلیل کہنا محض ایک تعصب کی بات ہے اور اس تعصب کا لحاظ
کر کے گو ہم کو ہی چاہیئے تھا کہ ہم ایسے متعصب ہونیکے قولون کی طرف
التفات نکرین مگر بلحاظ عیسائیون حق جو کے پادریصاحب کی دلیلونکے
ابطال پر متوجہ ہوتے ہین پادریصاحب کہتے ہین ہان ایسی تحریف ہونیکے
زمانہ کے لیئے قرآن کی آیتونمین کچہہ خبر ہے چنانچہ سورۂ انبیا مین لکہا ہے
وما ارسلنا قبلك الا رجالا نوحي اليهم فسئلوا اهل الذكر
ان كنتم لا تعلمون * یعنے ہم نے تجہہ سے پہلے کسیکو
نہین بہیجا مگر اون آدمیونکو جنہپر اپنے ارادے بیان کیئے پس اہل ذکر یعنے
اہل کتاب سے پوچہو اگر تم اوسے نہین جانتے * اور پہر سورۂ یونس مین لکہا ہے کہ
* فان كنت في شك مما انزلنا اليك فسئل الذين
يقرءون الكتب من قبلك * یعنے اگر تو اون چیزونکے حق مین
جو ہمنے تیرے لیئے نازل کین شک رکہتا ہے تو اون لوگون سے پوچہہ
جنہون نے تجہہ سے پہلے کتاب کو پڑہا ہے * پس قرآن کے ان مقامونسے
ثابت ہوتا ہے کہ محمد کے زمانہ تک اہل کتاب کی مقدس کتابین تحریف
نہین ہوئی تہین نہین تو اگر بالفرض قرآن سچا ہو تو کیونکر ہو سکتا ہے
کہ خدا ان اپنو نمین حکم کرے کہ مسیحیون اور یہود یونکی کتاب پر متوجہ ہو
او رشک کے وقت اون سے پوچہو کیونکہ نہین ہو سکتا کہ خدا کسیکو ایسی

کتاب کی طرف جو تحریف ہوئی رجوع کریے مگر اس شرط پر کہ معلوم کیا
ہو کہ اس کتاب کے کون کون سے لفظون مین تحریف ہوئی ہے حالانکہ
قرآن مین کوئی بات ایسی نہین جس سے معلوم ہو کہ نئے اور پرانے عہد کی کتابون
کے کون مقام اور کون آیتین تحریف ہوئی ہین بلکہ صرف یہہ کہا ہے
کہ مسیحیون خصوصاً یہودیون نے اپنی مقدس کتابین تحریف کین چنانچہ
سورہ بقر مین لکھا ہے کہ * یا بنی اسرائیل لا تلبسوا الحق بالباطل
وتکتموا الحق وانتم تعلمون * یعنے ای بنی اسرائیل سچ کو
جھوٹھہ نکرو اور سچ کو نہ چھپاؤ جسحالین کہ او سے جانتے ہو * اور اسی
سورہ کی دوسری جگہہ مین لکھا ہے کہ * افتطمعون ان یومنوا
لکم وقد کان فریق منہم یسمعون کلام اللہ ثم یحرفونہ
من بعد ما عقلوہ وہم یعلمون * یعنے کیا چاہتے ہو کہ وے لوگ
یعنے یہودی تم پر یقین لاوین اور حال آنکہ انمین سے ایک فرقہ نے
خدا کا کلام سنا بعد اوسکے تحریف کی اور یہہ بہی سمجہنے اور جانتے کے
بعد کیا ہے * ان دونون آیتون مین تحریف بلا تعین وقت ایک
عام معنی سے بیان ہوئی ہے اب ہم اُن آیتون کو لاتے ہین جنمین
تحریف کے زمانہ اور وقت کا اشارہ ہوا ہے چنانچہ سورہ بینہ مین
لکھا ہے کہ * لم یکن الذین کفروا من اہل الکتاب

والمشرکین منفکین حتی تاتیہم البینۃ رسول من اللہ یتلوا صحفا مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ وما تفرق الذین اوتوا الکتاب الا من بعد ما جاءتہم البینۃ * یعنے اہل کتاب اور مشرکون نے حق سے منہہ نہ پہیرا جب تک کہ روشن دلیل یعنے قرآن اور پیغمبر یعنے محمد خدا کی طرف سے اون پاس نہ آئے کہ وے مقدس کتابونکو جنمین مضبوط حکم آئے ہین اون سے بیان کرین اور اون لوگون نے جنکو کتاب ملی تہی جدائی نہ کی مگر اوسکے بعد کہ اونہین روشن دلیل پہنچی پس اگر ہم بالفرض مان لین کہ قرآن کا یہہ دعوی سچا ہے تو اس آیت سے یہہ نکلتا ہے کہ یہودی اور مسیحیون نے اپنی مروج کتابونکو محمد کے ظاہر ہونے اور تعلیم کے شروع کرنے کے بعد تحریف کیا ہے نہ پہلے کہتا ہون کہ ان آیتون کے نقل کرنے سے پادری صاحب نے اپنے زعم مین قرآن سے تین مطلب ثابت کئے ایک یہہ کہ رسول اللہ کے زمانہ ظہور تک اہل کتاب کی مقدس کتابین محرف نہوی تہین دوسرا یہہ کہ قرآن مین تحریف ایک معنی عام سے بیان ہوی ہے تیسرا یہہ کہ رسول اللہ کے ظہور کے بعد تحریف اون کتابون مین ہوئی ہے اور پہلے مطلب کے ثابت کرنے کیلیئے دو آیتین نقل کین لہذا ہم اون دو نو آیتون کو معہ ترجمہ کے نقل کرکے خوب توضیح اونکی کردیتے ہین

ناکسیکو شبہ رہے آیہ ساتوین سورہ انبیا کی یون ہے وما ارسلنا
قبلک الا رجالا نوحی الیہم فاسئلوا اہل الذکر
ان کنتم لا تعلمون یعنے اور پیغام نہین بہیجا ہمنے تجہہ
سے آگے مگر یہی مردون کے ہاتہہ کہ حکم بہیجتے تہے ہم اونکو (یعنے وسے
آدمی ہی ہتے نہ فرشتے) سو پوچہو (اس بات کو کہ وسے آدمی ہی
ہوتے ہتے نہ فرشتے) اہل کتاب سے اگر تم نہین جانتے اور اس آیہ کو
کچہہ ہی پادری صاحب کے مدعا سے ربط نہین کیونکہ یہہ آیہ جواب ہے اون
مشرکونکے قول کا جو آیہ ۳ اوسی سورہ مین یون منقول ہے ہل ہذا
الا بشر مثلکم افتاتون السحر و انتم تبصرون
یعنے یہہ شخص (یعنے محمد صلعم) کون ہے ایک آدمی ہمہین سا (یعنے کہاتا
پیتا چلتا پہرتا) پہر کیون پڑتے ہو جادو مین (یعنے جو یہہ خارق عادات
اور معجزے دکہلاتا ہے سب جادو ہین) آنکہون دیکہتے یعنی مشرک لوگ
اس شبہہ مین تہے کہ پیغمبر لوگ فرشتے ہوتے ہونگے نہ آدمی اور محمد صلعم
جو ہماری مثل کہاتا پیتا پہرتا چلتا آدمی ہے تو یہہ پیغمبر نہوگا اور سب
معجزے اوسکے جادو ہونگے اور مشرکونکو خیبر اور مدینہ کے یہودیون سے
بڑا ارادہ اور ربط تہا اور محمد صلعم کی نبوت باطل کرنیکو اونسے مشورہ کیا کرتے
تہے اور ایسے امر مین اونکے قول مان لیا کرتے تہے اوسپر اللہ تعالی نے

آیہ ساتوین مین الزاما فرمایا کہ تم اپنے دوستون یہود سے پوچہہ لوکہ
اگلے نبی آدمی تہے یا فرشتے اور آیہ آٹھوین مین فرمایا وما جعلناھم
جسدا لا یاکلون الطعام وما کانوا خالدین
یعنے اور نہ بنائے تہے ہمنے اونکو (یعنے پیغمبرونکو) ایسے بدن کہ وے کہانا نہ کہاوین
اور نہ تہے رہ جانیوالے (یعنے کہانا ہی کہاتے تہے اور موت بہی
اونکو آئی) پس اسجا اتنی ہی غرض ہے کہ یہہ شبہہ مت کرو اور دوستون
یہودیون سے پوچہہ لوکہ اگلے نبی آدمی تہے یا فرشتے کہاتے پیتے تہے
یا نہین اور یہہ بات تو یہودیون کو خوب معلوم تہی کو مقدس کتابین محرف
ہون پس پادری صاحب نے اس آیہ کو ناحق نقل کیا ہے اور غلطی کہا کہ آیہ
مین کاف اپنی طرف سے بعد لفظ ارسلنا کے بڑہا دیا ہے اور آیہ نوین
سورہ یونس کی یون ہے فان کنت فی شک مما انزلنا الیک
فاسأل الذین یقرءون الکتٰب من قبلک یعنے سو اگر تو ہے
شک مین (اے سامع) اوس چیز سے جو اوتاری ہمنے تیری طرف
تو پوچہہ اونسے جو پڑہتے ہین کتاب تجہسے آگے اور اس آیہ مین شاہ ولی اللہ تعالی
شک اون لوگون کا اوٹہاتا ہے جو بمقتضای بشریت کبہی ایسے خلجان مین پڑتے
تہے کہ قرآن مین بعضے ایسی باتین ہین جو ہماری عقل مین بعید معلوم ہوتی
ہین مثل زندہ ہونے مردون کے دن قیامت مین اور مانند اسکے اور

بعضی باتین ایسی ہین جو انتظام دنیاوی سے متعلق ہین اور بعض
قصے اگلون کے ہین پس یہہ قرآن کلام خدا نہین ہے اور کلام خدا کا اور ڈہب کا ہوتا ہوگا
پس اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اگر تم کو یہہ شک ہے تو تم اہل کتاب سے
پوچھہ لو کہ خدا کا کلام جو نبیون پر اوترتا تہا اس قسم کا ہوتا تہا یا نہین اور
اس بات کو یہود اور نصاری خوب جانتے تہے گو مقدس کتابین محرف
ہون پس اس آیہ سے بہی مثل آیہ اول کی یہہ بات ثابت نہین
ہوتی کہ زمانہ ظہور رسول صلعم تک مقدس کتابین محرف نہین ہوئی
تہین قول اونکا پس قرآن کے ان مقامون سے ثابت ہوتا ہے
کہ محمد صلعم کے زمانہ تک اہل کتاب کی مقدس کتابین تحریف نہین ہوئی تہین
کہتا ہون مین کہ یہہ مجرد زعم پادری صاحب کا ہے ان آیتون سے
یہہ مدعا ثابت نہین ہوتا جیسا اوپر بیان ہوا قول اونکا نہین تو
اگر بالفرض قرآن سچا ہو تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا ان آیتون مین
حکم کرے کہ مسیحیون اور یہودیون کی کتاب پر متوجہ ہو کہتا ہون مین
ان آیتون مین یہودیون اور مسیحیون کی کتاب کی طرف متوجہ ہونیکا
ہرگز حکم نہین ہے قول اونکا اور شک کے وقت اون سے پوچہو
کہتا ہون مین کہ جن باتون کے پوچہنے کا حکم ہے وے باتین انکو معلوم
تہین گو اونہون نے بے دیانتی سے بہت کچہہ مقدس کتابون مین تحریف

کی ہو قول اونکا کیونکہ نہین ہوسکتا کہ خدا کسی کو ایسی کتاب کی طرف
جو تحریف ہوئی رجوع کرنے کہتا ہو نہین اسیطرح خدا نے کسیکو
کتاب محرف کی طرف رجوع کرنے کو نہین کہا یہہ تو پادری صاحب کا
محض وہم ہے اور بس کیونکہ وہ باتین جنکے پوچھنے کا حکم ہوا ہے
کتاب کی تحریف و عدم تحریف پر موقوف نہین بلکہ وہ ان لوگونکو
زبانی روایت سے معلوم ہوسکتی تہین اور دوسرے مطلب کے
ثابت کرنے کے لیئے یہہ دو آیتین سورۂ بقر کی نقل کرتے ہین اول آیہ
۴۲ جو یون ہے ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا
الحق وانتم تعلمون یعنی اور مت ملاؤ صحیح مین غلط اور یہہ کہ
چہپاؤ سچ کو جانکر اور اس آیہ مین اپنی طرف سے پادری صاحب نے
بطور اصلاح کے یہہ لفظ یا بنی اسرائیل جو شروع اوس رکوع
مین تہا بڑہا دیا کیا کرین کہ پادری صاحب سے عادت کی موافق ایسا امر سرزد
ہوگیا ہے اسلیئے کہ مسیحی ایسا کچہہ انجیل مین بہی بطور عادت کیے کرتے
ہین اور اس آیۃ مین اگرچہ نشان مقام محرف کا نہین بتایا گیا مگر بلا شبہہ
بنی اسرائیل پر بابت تحریف کے ملامت ہے اور کوئی ایسا کلمہ نہین
کہ جس سے یہہ ثابت ہو کہ قبل زمانہ محمد صلعم کے تحریف مقدس کتابونمین
نہین ہوئی دوسری آیہ ۷۵ جو یون ہے افتطمعون ان الخ

یعنے اب کیا تم مسلمان توقع رکھتے ہو کہ وہ مانین تمہاری بات اور ایک لوگ
تہی اونمین کہ سنتے کلام اللہ کا پہر اوسکو بدل ڈالتے بوجہ کر اور اونکو معلوم
ہے (کہ ہم جہوٹ اور افترا باندہتے ہین پس جب انکے سلف کا یہہ حال ہو
تو ایسے تحریف کا ہونا کیا محل تعجب ہے) اور اس آیہ مین بہی اگرچہ تصریح
نشان مقام محرف کی نہین مگر اتنا تو بیان ہوا ہے کہ اہل کتاب کے
سلف کا ایک فرقہ تحریف کیا کرتا تہا اگر خلف بہی کرین تو کیا تعجب ہے
اور اس صورت مین یہہ آیہ پادریصاحب کی غرض اصلی کے مخالف پرتی
ہے پادریصاحب نے اسکو بہی عبث نقل کیا اور نیز اپنے مطلب کے ثابت
کرنے کے لئے سورہ بینہ کی آیات کو نقل کرتے ہین کہتا ہین ان
آیتونکا ترجمہ دو طور پر ہے اول اسطور پر جسکو اکثر مفسر احتمال اول کرکے
لیتے ہین اور شاہ عبدالقادر صاحب نے بہی اپنے ترجمہ مین اوسیکو لیا
یعنے انہہ وے لوگ جو منکر ہوئے کتاب والے (یعنے یہودی اور عیسی
اور شرک والے (یعنے بت پرست) باز آنے والے (یعنے اپنے دین
اور بری رسمون اور برے عقیدون سے مثل عدم اعتقاد نبوت
جناب مسیح کے جیسا یہود کو تہا اور اعتقاد تثلیث کے جو عیسائیونکو تہا
اور مانند انکی) جب تک نہ پہنچی اونکو کہلی بات ۲ ایک رسول اللہ کا پڑہتا
ورق پاک ۳ اونمین لکہی کتابین (یعنے سورتین) مضبوط ۴ اور

ہوئے وے جنکو ملی کتاب (یعنے اپنے دین اور رسمون اور عقیدون
سے اسطور پر کہ بعضون نے اونکو چہوڑکر اسلام قبول کیا اور بعضے
تعصب سے اونہین پر قایم رہے) مگر جب کہ آچکی اونکو کہلی بات (یعنے
رسول اللہ اور قرآن) اور شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ آیت اول کے ترجمے کے
آخر مین حاشیہ پر بطور فائدہ کے یون لکہتے ہین حضرت صلعم سے پہلے
سب دین والے بگڑ گئے تہے ہر ایک اپنی غلطی پر مغرور تہا اب چاہیے
کہ کسی حکیم یا کسی ولی کی یا بادشاہ عادل کے سمجہائے لوگ راہ پر آوین
سو ممکن نہ تہا جب تک ایسا رسول نہ آوے عظیم القدر ساتہ کتاب
اللہ کے اور عدد قوی کے کہ کئی برس مین ملک ملک ایمان سے بہر گئے
پس ان آیتون کا حاصل اتنا ہی کہ کیا اہل کتاب اور کیا اہل شرک اپنے دین قدیم اور بری
رسمون سے بدون مبعوث ہونے رسول زبردست کے باز آنے
والے نہ تہے اور بعد اوسکے مبعوث ہونے کے اہل کتاب سے
جو مخالف ہوا اوسکی مخالفت ضد کی راہ سے ہے اور اسصورت مین
ان آیتون مین سے پادری صاحب کو کچہہ بہی استدلال کی جگہہ نہین اور دوسرے
طور پر ترجمہ اس پہلی اور چوتہی کا یون ہے نہ تہے وے لوگ جو منکر ہوے
کتاب والے اور مشرک لوگ باز آتے (یعنے اپنے وعدے سے
جو پہلے مبعوث ہونے پیغمبر صلعم کے کرتے تہے کہ جب وے مبعوث ہونگے

توہم ایمان لائینگے اور ان رسمون بری اور اپنے دین کو چھوڑ دینگے)
جب تک کہ پہنچی اونکو کھلی بات ہہ اور نہین ہوئے وے جنکو ملی
کتاب (یعنے اپنے اوس دعوی سے جو کرتے تہے) مگر جبکہ آچکی اونکو
کھلی بات اور اسصورت مین ان آیتون سے اتنی بات معلوم
ہوتی ہے کہ اہل کتاب کو حضرت صہ کے مبعوث ہونے کے پہلے
انتظاری تہی اور یہہ بات توجب ہی صادق آتی ہے جب کہ اکثر
بشارات حضرت ؐ کی تحریف سے محفوظ ہون اور یہہ ہمارے دعوے
کو مخالف نہین کیونکہ ہم نہین کہتے کہ مقدس کتابون کی اہل کتاب نے
ساری عبارت اول سے آخر تک محرف کرڈالی ہے اور کوئی لفظ یا
حرف کلام نبوت کا اومین باقی نہین بلکہ سچا دعوی اونکا وہی ہے
جو اوپر بیان ہوا اور ان آیتون سے ہرگز یہہ بات ثابت نہین ہوتی
کہ مقدس کتابون مین پیشتر زمانہ رسول اللہ سے کسی مواضع مین
تحریف نہین ہوئی قول اونکا پس اگر بالفرض مان لین کہ قرآن کا
الخ محض ایک توہم ہے اور ہرگز اوس آیت سے یہہ بات ثابت
نہین ہوتی جسکو پادری صاحب سمجھے جیسا عنقریب گذرا پادری صاحب
کہتے ہین مصنف کتاب استفسار نے بھی آیت مذکورہ کا مضمون
۸۴۴ صفحہ مین اسطرح بیان کیا ہے کہ نبی سابق الانتظار کے اعتقاد

رکھنے سے جدا یا اسکے اعتقاد رکھنے مین مختلف و متفرق نہین ہوے
مگر جبکہ یہہ نبی آیا ان معنونکو رد سے البتہ یہہ کہا جا سکتا ہے کہ نبی
آخر الزمان کی بشارت مین اوسکے ظہور کے زمانے تک کچھہ تحریف
و تبدیل نہین واقع ہوئی ورنہ وے اوسکے منتظر نہوتے اسطرح پر
کہ جب وہ آویگا تو ہم مانینگے اور اوس پر ایمان لاوینگے سو اسکا
جواب یہہ ہے کہ اس استدلال سے درصورتیکہ صحیح اور درست کیا
جاوے اتنا ہی ثابت ہوا کہ صرف نبی کے لیئے جو بشارتین نہین اونین
تحریف و تبدیل نہین واقع ہوئی مگر بعد ظہور اوس نبی کے نہ یہہ کہ بیبل
بہرمین اور کہین کسیطرحکی خرابی نہین ڈالی گئی مگر بعد ظہور اوس نبی کے
ثم کلام اب ہم کہتے ہین کہ مصنف استفسار کی یہہ تقریر عین ہمارا
مطلب ہے کیونکہ درحالیکہ اون آیتونمین جنہین محمدی بشارتین کہتے ہین
تحریف و تبدیل واقع نہوئی تو اور آیات مین کیسلیئے ہوئی کہتا ہونمین کہ یہہ جواب
صاحب استفسار کا تنزلی ہے جیساکہ اوسکا یہہ قول کہ استدلال سے
درصورتیکہ صحیح اور درست کہا جاوی صاف اسی امر پر دلالت کرتا ہے
پس صاحب استفسار کے نزدیک اول یہہ استدلال ہے صحیح اور درست
نہین کیونکہ ان آیات کے دو معنے ہین اور معنی اول قوی اور یہہ قاعدہ ہے
اجد عبارت کے دو معنی ہون اور ایک ونمیں جو مقصود مستدل ہے اسکے

مخالف ہے قوی ہو یا دونون برابر ہون تو اوس سے استدلال پورا
نہین ہوتا اسی لیئے صاحب استفسار نے بعد لکہنے معنے اونکے کہا تہا
اور جب ایک معنے اس آیہ کے یہہ ٹہرے تو یہہ دعوا پادریصاحب کا کہ قرآن سے
اونکا مطلب ثابت ہوتا ہے غلط ہو گیا اور اگر اس سے تنزل کرین اور
استدلال کو درست مان لین تو جواب اوسکا وہ دیا جو پادریصاحب نے
نقل کیا اور وہ جواب کسطرح مفید پادریصاحب کو نہین اور قول اونکا
تو اور ایات مین کس لیئے ہوی بالکل وہم ہے کیونکہ یقینا اور آیات بے شمار
مین تحریف ہوی ہے اور بہت ایسی آیتون کو ہم معہ اونکے سببونکے
اس رسالہ مین بیان کر چکے ہین اب پادریصاحب اپنی طرف سے جو
چاہین اور اون آیتونکی تحریف کا عذر کہین گو اہل انصاف کے نزدیک جائز ہو یا نہین
پادریصاحب کہتے ہین اور یہہ بات کہ فی الحقیقت کتب مقدسہ کی کسی
بات مین کسی وقت تحریف واقع نہین ہوئی آگے چلکر بیان و مدلل
ہو گی اور قرآن کے مفسر یہی کہتے ہین کہ مسیحی اور یہودی محمد کے ظاہر
ہونے کے منتظر تہے لیکن ظاہر ہونیکے بعد عداوت کے سبب اوسے
روگردان ہو گئے اور اکثر اون آیتونکو جنمین محمد صلعم کے آنیکا اشارہ تہا اپنی مقدس
کتابون سے نکال ڈالا تاکہ دے اس طرح اپنے بے ایمانی کے واسطے
ایک عذر بنا دین لیکن جب قرآن مین اس دعوی کی کوئی دلیل مذکور نہین ہے

رکھنے سے جدا یا اسکے اعتقاد رکھنے مین مختلف و متفرق نہین ہوئے
مگر جبکہ یہہ نبی آیا ان معنونکی رُو سے البتہ یہہ کہا جا سکتا ہے کہ نبی
آخر الزمان کی بشارتونمین اوسکے ظہور کے زمانے تک کچھہ تحریف
و تبدیل نہین واقع ہوئی ورنہ وے اوسکے منتظر نہوتے اسطرح پر
کہ جب وہ آویگا تو ہم مانینگے اور اوس پر ایمان لاوینگے سو اسکا
جواب یہہ ہے کہ اس استدلال سے درصورتیکہ صحیح اور درست کیا
جاوے اتنا ہی ثابت ہوا کہ صرف نبی کے لیئے جو بشارتین تہین اونمین
تحریف و تبدیل نہین واقع ہوئی مگر بعد ظہور اوس نبی کے نہ یہہ کہ بیبل
ہہ مین اور کہین کسیطرحکی خرابی نہین ڈالی گئی مگر بعد ظہور اوس نبی کے
تم کلامہ اب ہم کہتے ہین کہ مصنف استفسار کی یہہ تقریر عین ہمارا
مطلب ہے کیونکہ درحالیکہ اون آیتونمین جنہین محمدی بشارتین کہتے ہین
تحریف و تبدیل واقع نہوئی تو اور آیات مین کیسلیئے ہوئی کہتا ہونمین کہ یہہ جواب
صاحب استفسار کا تنزلی ہے جیسا کہ اوسکا یہہ قول کہ استدلال نہیے
درصورتیکہ صحیح اور درست کہا جاوی صاف اس امر پر دلالت کرتا ہے
پس صاحب استفسار کے نزدیک اول یہہ استدلال ہی صحیح اور درست
نہین کیونکہ ان آیات کے دو معنے ہین اور معنی اول قوی اور یہہ قاعدہ ہے
کہ جس عبارت کے دو معنی ہون اور ایک اونمیں سے جو مقصود مستدل ہیکے

مخالف ہے قوی ہو یا دونون برابر ہون تو اوس سے استدلال پورا
نہین ہوتا اسیلیے صاحب استفسار نے بعد لکہنے معنے اول کے کہا تہا
اور جب ایک معنے اس آیہ کے یہہ ٹہرے تو یہہ دعوا پادریصاحب کا کہ قرآن سے
اونکا مطلب ثابت ہوتا ہے غلط ہو گیا اور اگر اس سے تنزل کرین اور
استدلال کو درست مان لین تو جواب اوسکا وہ دیا جو پادریصاحب نے
نقل کیا اور وہ جواب کسیطرح مفید پادریصاحب کو نہین اور قول اونکا
تو اور ایات مین کس لیئے ہوی بالکل وہم ہے کیونکہ یقینا اور آیات بے شمار
مین تحریف ہوی ہے اور بہت ایسی آیتون کو ہم معہ اونکے سببونکے
اس رسالہ مین بیان کر چکے ہین اب پادریصاحب اپنی طرف سے جو
چاہین اور اون آیتونکی تحریف کا عذر کرلین گو اہل انصاف کے نزدیک جائز ہو یا نہین
پادریصاحب کہتے ہین اور یہہ بات کہ فی الحقیقت کتب مقدسہ کی کسی
بات مین کسی وقت تحریف واقع نہین ہوئی آگے چلکر بیان و مدلل
ہو گی اور قرآن کے مفسر یہی کہتے ہین کہ مسیحی اور یہودی محمد کے ظاہر
ہونے کے منتظر تہے لیکن ظاہر ہونیکے بعد عداوت کے سبب اوس سے
روگردان ہو گئے اور اکثر اون آیتونکو جنمین محمد صلعم کے آنیکا اشارہ تہا اپنی مقدس
کتابون سے نکال ڈالا تاکہ دیے اس طرح اپنے بے ایمانی کیواسطے
ایک عذر بنا دین لیکن جب قرآن مین اس دعوی کی کوئی دلیل مذکور نہین ہے

اور بلحاظ اون سببونکے جو ہم بعد ذکر کرینگے قرآن کو بے دلیل نہین
قبول کر سکتے تو نہین ہو سکتا کہ فقط آپکے دعوے پر اس بات مین ہم سکوت اختیار
کرین بلکہ لازم ہے کہ جب قرآنہین اس دعوی کے ثابت کرنیکے لیئے
کوئی دلیل نہین تو تلاش کرین اور دیکہین کہ شاید ہم اس طرف سے
اس دعوے کے سچا ہونیکے واسطے کوی معتبر دلیل پاوین اور اسطرح
سے حقیقت کو دریافت کرین * کہتا ہو نمین قول اونکا کسی بات
مین کسی وقت مین تحریف نہین ہوئی محض ایک دروغ بیفروغ ہے
اور بہت شاہد اسکے کاذب ہونیکے پہلے بیان ہوچکے قول اونکا اور
قرآن کے مفسر الخ کہین قرآن کے مفسر یہہ بات نہین لکہتے ہین کہ ساری
بیبل مین محمد صلعم کے ظہور سے پہلے کسی موضع مین تحریف نہین ہوی تہی
اور نہ یہہ بات کہ بعد ظہور کے اون سارے یا اکثر آیتونکو جنمین اسکا
اشارہ تہا مقدس کتابون کے ساری نسخون سے جو سارے جہان
مین پائے جاتے تہے نکال ڈالا ہے پادریصاحب کو چاہیئے کہ ایک دو
تفسیر کا حوالہ دیوین قول اونکا شائد ہم اسطرف سے الخ بحمد اللہ کہ
پادریصاحب جیسے یہان اس دعوی کے سچا ہونے مین شاک ہین
ویسی ہی نکلنے کہ کوئی دلیل اچہی انکے ہاتہہ نہین لگی جیسا عنقریب کہا جاتا ہے
پادریصاحب کہتے ہین اس مطلب کی تحقیق کے وقت پہلا سوال یہہ

کہ آیا مسیحی و یہودی ایسے کام کے لیئے کوئی جہت یا سبب کہتے
تہے یا نہین کیا مقدس کتابونکی تحریف کرنے سے اونہین کچہہ فائدہ ملا
یا محمدؐ اور اوسکی امت کے آگے عزت دار ٹہرتے یا دولت حاصل
کرتے تہے یا خلیفون اور اسلام کے بادشاہونکے ملکونمین چین سے
گذران کرتے یا اِس کام کے باعث خدا کی رضامندی اونکے شامل حال
ہوئی ہرگز نہین بلکہ بالفرض اگر مقدس کتابونکو تحریف کرتے تہے توکیا
اس جہان مین اور کیا اوس جہان مین خلاف مطلب حاصل کرتے تہے
چنانچہ اس جہان مین اس سبب سے کہ محمدیون نے مقدس کتابونکے
تحریف ہونیکا گمان کیا اور اس تحریف کو اونکی بے ایمانیکا باعث
سمجہا ہے مسلمانونکی عملداری کے ہر ایک ملک مین جسمین مسیحی اور
یہودی رہتے ہین بہت سا ظلم اور برا ہی عذاب مسلمانون سے
اوٹہایا اور اوٹہاتے ہین اور وہ جو قیامت کا عذاب ہی اوسکی بابت
مقدس کتابون مین صاف خبر دی ہے کہ خدا کے کلام مین کمی و بیشی
کرنیوالے بڑے عذاب مین پڑینگے چنانچہ موسیٰ کی پانچوین کتاب کے
۴ باب کی ۲ آیت مین لکہا ہے * کہ تم اس بات مین جو مین تمہین کہتا ہون
نہ کچہہ زیادہ کیجو نہ کم تاکہ تم خداوند اپنے خدا کے حکمونکو جو مینے تم تک پہنچائے حفظ
کرو * پہر مکاشفات کی ۲۲ فصل کی ۱۸ و ۱۹ آیت مین لکہا ہے کہ مین ہر ایک شخص کے آگے

جو اس کتاب کی نبوت کی باتین سنتا ہے یہہ گواہی دیتا ہون کہ اگر کوئی
ان باتون مین کچھہ بڑہاوے تو خدا ان آفتونکو جو اس کتاب مین لکھی
ہین اوسپر بڑہاویگا اور اگر کوئی اس نبوت کی کتاب کی باتون مین سے
کچھہ نکال ڈالے تو خدا اوسکا حصہ کتاب حیات اور شہر مقدس
اور اون باتون سے جو اس کتاب مین لکھی ہین نکال ڈالیگا * پس اس
حال مین کسطرح خیال کیا جاے کہ مسیحی اور یہودیون نے یکبارگی
بے سبب بے جہت ایسا کام کیا ہو باوجودیکہ خوب جانتے ہین کہ
اسطرح کا کام اونکو اس جہان مین مسلمانونکے ظلم اور اوس جہان مین خدا
کے غضب مین گرفتار کریگا اور اسکے برخلاف اگر محمدؐ سے ضد نہ کرتے
اور اوسکا کہا مان لیتے تو محمدیونکے ظلم سے بچکر مسلمانون کی ولایت
مین امام سے رہتے اور محمدؐ کے جہاد و غزوات مین عزت و اعتبار حاصل
کرکے دشمنونکی لوٹ کے مال مین سے بہی حصہ پاتے پس اگر فی
الحقیقت مسیحی اور یہودیونکی مقدس کتابونمین محمدؐ کی خبرین تہین تو البتہ
انہین کوئی سبب نہ تہا کہ محمدؐ کا انکار کرکے اپنی کتابونمین تحریف
کرین اور یہہ جو مسیحی اور یہودیون نے محمدؐ کو قبول نکیا اور اوسکے
نہ قبول کرنے کے سبب نہایت سختیان اوٹہائے اور اوسکے تابعدارون
سے اوٹہائین اسکا باعث صرف یہہ تہا کہ انکی کتابونمین اوسکی کچھہ خبر نتہی اور

اونہون نے اوسکی تعلیم کو ہی مقدس کتابونکے موافق بنایا لکہتا
ہونمین کہ یہہ تردیدات جو اس سوال مین مذکور ہین محض بیجا ہین کیونکہ مسلمان
ہرگز مدعی اسکے نہین کہ تحریف فقط بعد ظہور محمد صلعم کے ظہور مین آئی ہے
اور بس بلکہ اونکا دعوی عام ہے جیسا مکرر بیان ہوا علاوہ اسکے فائدہ
عام ہے خواہ نفس الامر مین ہو خواہ تحریف کرنیوالے کے زعم مین اور
خلقت کو اپنا دین چہوڑنا گو برا ہی ہو مشکل ہوتا ہے اور اکثر
آدمیون کو اپنی بات کی بہی گو ناحق ہی ہو پچ ہوا کرتی ہے اور ان لحاظون
سے بہت حرکتین بیہودہ کر بیٹہتے ہین اور اونکو مفید سمجہتے ہین قول اونکا

چنانچہ موسی کی پانچوین کتاب کے چوتہے باب کی ۲ آیت مین لکہا ہے
کہتا ہونمین جب مقدس کتابونمین باب کے باب اور فقرے کے فقرے
الحاقی ہین اور اونکے الحاقی ہونے پر علما عیسائی کا اقرار ہے مثل تمام ۳۴
باب کتاب استثنا کی اور ۱۰ باب کتاب استثنا اور پانچ ورس اخیر باب ۱۰ کتاب یوشع کے
اور مثل لفظ آجکے دن تک کے جو بیسیون جگہہ عہد عتیق کی کتابون مین
واقع ہے اور مثل ۲٦ ورسون باب ۱۲ تکمیلہ کے اور سات باب اخیر
کتاب امثال کے اور باب ۵۲ قوین کتاب یرمیا کے اور غیر انکے کے
جنکی تفصیل مفصلاً اس رسالہ مین گذری پس اب کونسی دلیل ہے
کہ یہہ ایک آیہ الحاقی نہو جایز ہے کہ یہودیون نے خوب تحریف کیکے

اس آیہ کو عوام کے بہکانے کے لیے بڑہا دیا ہو **قول** اونکا یہہ مکاشفات کی ۲۲ فصل کی ۱۸ و ۱۹ آیت مین لکہا ہے الخ **کہتا ہون** کہ اخیر چوتہی صدی تک کتاب مکاشفات کی جمہور عیسائیونکے نزدیک واجب التسلیم اور الہامی نہ تہی اور اسمین بہی شبہہ تہا کہ تصنیف یوحنا کی ہے اور بہت عالمون فرقہ پروٹسٹنٹ نے اس کتاب کو جعلی اور جہوٹی سمجہا ہے اور سریانی کلیسون اور اسیطرح عرب کے کلیسون نے اسکو نہین مانا اور بعض علما کے نزدیک یہہ کتاب تصنیف سرنتہس ملحد کی ہے جیسا مشروحا فصل دوسری مقدمہ مین گذرا پس اسمین اگر یہہ بات لکہی ہو تو محرفون کے نزدیک اوسکا کیا اعتبار تہا وے تو اوسکو ایک بیہودہ کلام سمجہتے تہے اور اگر کونسل کارتہیج سنہ ۳۹۷ مین تین سو برس تخمینا کے بعد اسکو کتاب الہامی مانا ہے تو اوسکا کچہہ اعتبار نہین اوسنے تو کتاب جودتہ اور کتاب وزڈم اور کتاب ٹوبیاس اور کتاب باروق اور کتاب ایکلیزیاسٹیکس کو بہی الہامی کتابون مین داخل کر کے واجب التسلیم کرادیا تہا اور ابتک رومن کاتہلک اونکو الہامی مانتے ہین اور یلوریصاحب اور تمام فرقہ یلوریصاحب کا اون کتابونکو الہامی نہین مانتے ہین جیسا ان کتابونکے حقمین بادریصاحب اور فرقہ پادریصاحب کے نزدیک حکم اس کونسل کا مردود ہے

اسیطرح ہمارے نزدیک حکم اس کونسل کا کتاب شاہدات کے
حقمین سمجہا جاوے قول اونکا بس اسحال مین کسطرح ہوا الخ کتنا
ہونہین کہ اگرمان لین کہ یہ ورس الہامی تہے تو بہی تحریف بعید نہین
ہے سابا وجود موجود ہونیکے اوسی ورس ۲ باب ۲۷ کتاب استثنا کے
موافق رائے جمہور عیسائیونکے پانسو برس بعد وفات موسی ع کے سامریون
نے ورس ۴ باب ۲۷ کتاب استثناء مین اور اسیطرح بزرگونکی عمر کے
برسونکی تعداد مین اور اور جا تحریف کی ہے اور موافق رائے قدما
عیسائیون کے یہودیون نے تعداد برسون اور اور جا مین جسکی تفصیل
اس رسالہ مین گذری تحریف کی ہے اور آدمی نے جب اپنے ایمان پر
کمر باندہی اوسکو ایک دو ایسے قول کب روک سکتے ہین قول اونکا
اسکا باعث صرف یہہ تہا الخ اسیطرح یہودی حضرت عیسی کے
حقمین کہتے ہین کہ ہرگز عیسی وہ مسیح نہین جسکے ہم منتظر ہین اور اونہے
محض جہوٹا دعوی مسیح ہونیکا کیا ہے اور اوسکی تعلیم بہی ہماری مقدس
کتابونکی موافق نہین یادریصاحب کہتے ہین قطع نظر اسکے کہ مقدس کتابونکی
تحریف ہونیکا کوئی سبب نہ تہا اگر کبہی کوئی ایسی نالایق فکر کرتا بہی تو اوسکا
انجام ممکن نہ تہا کیونکہ محمد ص کے وقتمین بلکہ اوسیے کتنے برس آگے مسیحی دین
اکثر ملکونمین پہیلا تہا اسطرح پر کہ اناتولی اور شام اور یونان اور مصر

[illegible]

اور افریقہ کے اوپر طرفوالے سب مسیحی تھے اور سوائے اسکے عرب اور عجم اور ہندوستان مین بہی مسیحی رہتے تہے اور ایطلیہ اور فرنس اور هسپانیہ اور انگلش کے ملک کے رہنیوالون اور جرمنی کے ملک کے اکثر حصے کے لوگون نے دین مسیحی کو قبول کیا تہا بس ہزارون مسیحی جو دور اور نزدیک ملکون کے چارون طرف تہے کسطرح ہوسکتا تہا کہ ایسے برے کام کے لئے متفق ہون اور اوسکے سوائے یہودی اور مسیحی ہمیشہ آپسمین ایسی عداوتین رکہتے تہے کہ کبہی ممکن نہ تہا کہ وے ایسے کام مین سب یکدل ہو جاوین اور بالفرض اگر متفق ہو بہی جاتے تو دونون طرف ایسے ایسے لوگ بہی تہے جو اس بات کو ظاہر کرکے پردہ فاش کردیتے * کہتا ہون قول اونکا کوئی سبب تہا الخ بیان سب کا رسیدون مین گذرا قول اونکا تو اوسکا انجام ممکن نہ تہا الخ بلحاظ اون خرابیون کے جو مقدمہ کی تیسری فصل مین بیان ہوئین ۱۷ صدی تک انجام اوسکا ممکن تہا خصوصًا ساتوین صدی تک تو بہت ہی ممکن اور آسان تہا اور بلاشبہ اکثر مواضع مین علما محققین عیسائی مذہب کے اقرار کی موافق تحریف واقع ہوئی ہے پادری صاحب کہتے ہین اور اسلئے سوا محمد ۵۰ کے وقت مین اور اوسکے زمانے سے پیشتر خود مسیحی ہی ایسی غیرت و التماس کی حجت اور نگہبانی مین بڑہے ہیے

کہ جب کبہی ایک فرقہ نے دوسرے فرقہ کی تعلیم مین کچہہ برخلافی پائی اوسی
وقت بیان و ظاہر کر دیا پس ظاہر ہے کہ ایسی کوشش و باریک بینی اور
اسقدر طرفداری کے ساتہہ کیونکر ہو سکتا تہا کہ وے سب دور و نزدیک
کے رہنے والے اپنی مقدس کتابونکی تحریف کرنے کے لیے جمع اور متفق
ہوئے ہون اور فرض کیا کہ اگر بعضے مسیحی مثلاً وے جو عرب و شام
مین رہتے تہے انجیل کی تحریف کرنے مین قدم بڑہاتے بہی تو دوسرے
ولایت کے مسیحی جلد اس بات کو دریافت کرکے ظاہر کر دیتے لیکن
اگلوں کی تواریخ مین جنمین اگلے مسیحیونکے سب احوال کی کیفیت اور
اونکی آپس کی حجت و تکرار جو بیجا و نامناسب حرکتین تہین صاف بیان
ہوئی مین ایسی تحریف کی کچہہ خبر نہین اونسے فقط اتنا سمجہا جاتا ہے کہ اونکے
جہگڑونکا سارا سبب یہہ تہا کہ بعضے معلمون اور مفسرون نے کتب مقدسہ
کی بعض آیات کو اور طرح اور بعض نے اور طرح پر شرح کیا ہے مگر کتب مقدسہ کی تحریف
ہونیکی بابت کبہی کچہہ حجت اور جہگڑا نہین پڑا پس ان باتون سے ظاہر و یقین ہے کہ
ممکن نہ تہا کہ کوئی کتب مقدسہ کو تحریف و تبدیل کرے * جیسا کہ اب محمدیونکے لیے غیر
ممکن ہے کہ اوس سب غیرت و تعصب کو جو اونکے مختلف فرقون مین اب واقع ہے چہوڑکر
سارے قرآنونکو جو نزدیک اور دور کے ملکون مین محمدیونکے پاس ہین تحریف کرنیکے لیے
جمع کرین اور تحریف کرکے اسطرح پہ سمجہین کہ کچہہ معلوم نہووے

اور مسیحی بہی اس بات سے آگاہ ہون پس جیسے کہ یہہ بات ناممکن ہے
اسیطرح مسیحیونکے واسطے بہی محمد صلعم کے وقت اور اور ایام مین اپنی مقدس
کتابین تحریف کرنا محال وغیر ممکن تہا کہتا ہون مین کہ محمد صلعم کے زمانہ مین اور
بیشتر اونکے زمانہ سے خود حضرات مسیحی اواز بلند سے چلاتے تہے
کہ یہودیون نے عہد عتیق کی مقدس کتابون مین تحریف کی ہے قول او
جیساکہ اب محمدیونکے لیئے غیر ممکن ہے الخ یہہ قیاس مع الفارق ہے کیونکہ
قرآن مین بسبب متواتر ہونے ہر ہر لفظ کے اور بسبب ہونے عبارت
اوسکیکے اعلی درجہ بلاغت مین تحریف کسی کی چل نہین سکتی تہی اور مقدس
کتابونمین کہ نہ اونکے الفاظ بطور تواتر کے منقول ہین اور نہ اونکی عبارت
اعلی درجہ بلاغت پر ہے تحریف کی گنجایش تہی خصوصاً اون خرابیونکا لحاظ
کرکے جنکا ذکر فصل ۳ مقدمہ مین گذرا پادریصاحب کہتے ہین اور یہہ بات
کہ نئے اور پرانے عہد کی مقدس کتابین حقیقت مین تحریف وتبدیل نہین ہوئین
اگلے نسخونکی طرف رجوع کرنے سے صاف ظاہر وثابت ہوتی ہے
کیونکہ اب مقدس کتابونکے ایسے نسخے موجود ہین جو محمد کے زمانہ سے بہت
پہلے یونانی زبان مین جو انجیل کی اصل زبان ہے قلم سے پوستین کے
کاغذ پر مرقوم ہوکر اب تک معتبر رہین کہ اون مین سے بعضون مین پرانے
اور نئے عہد کی سب کتابین لکہی گئین اور بعضون مین صرف کئی حصے

اور پرانے عہد کی کتابونکے لکھے گئے ہین چنانچہ اُن مین سے ایک جلد
جو ہجرت سے دوسو پچاس برس پہلے لکھی گئی اور ہمارے وقت تک
باقی اور اوسکا نام قدکس واطیکانوس ہے شہر روم واقع ولایت
اطالیہ کے کتب خانہ مین ہے اور ایک اور جلد جو ہجرت سے دوسو برس
پہلے لکھی گئی شہر لندن مین موسہ ام برطینیہ کے کتب خانہ مین موجود
اور اُسے قدکس الکسندرینوس کہتے ہین پھر ایک اور جلد کہ اوسی کتاب
کی مانند پرانی ہے پارس شہر کے ایک کتب خانہ مین موجود ہے اور
اوسے قدکس افریمی کہتے ہین اور ان نسخونکے سوا اس طرح کے اور بہت
نسخے مسیحیونکے پاس مین کہ محمدؐ سے پہلے اور پیچھے اوسی وقت مین
اور بعضے اوسکے بعد یونانی و عبری زبان مین لکھے گئے ہیں اور جو کہ
عبری زبان مین لکھے گئے پرانے عہد کی کتابین ہین اس لئے کہ وے
در اصل اوسی زبان مین لکھی گئین اور ان سب نوشتونکا سارا احوال
یہان بیان کرنا ضرور نہ تھا لیکن ہمنے اسی قدر ظاہر کرنے پر کفایت کی
اور اگر ان نسخونکو جو محمدؐ سے پہلے لکھے گئے اون نسخون سے جو بعد
لکھے گئے اور کتب مقدسہ کے ان نسخون سے جو اب مسیحیون مین رائج ہین اور ہین
اور مقابلہ کرین تو ثابت ہوتا ہے کہ قدیم نسخے باہم موافق اور ہمارے زمانہ
کے مروج نسخون سے مطابق ہین چنانچہ اس راہ سے بھی ظاہر ہوا

روشن ہے کہ نئے اور پرانے عہد کی مقدس کتابون مین کبہی کچہہ تحریف
نہین ہوئی * کہتا ہون مین کہ اسحٰا پادریصاحب نے پرانے نسخون سے
دلیل پکڑی ہے اور اون نسخون مین عیسائیون کے نزدیک باعتبار قدامت
کے اگرچہ خاک دہول اعتبار رکہتے ہین تو یہی متن نسخے ہین قدکس واطیکانو
اور قدکس الکسندریئوس اور قدکس افریمی جنکو پادریصاحب نے صراحۃ
ذکر کیا اور حال دونون اول کا شروع مقصد دوم کے آخر مین بیان
ہوا اسلیئے ان دونونکا حال اسجا بطور اجمال کے اور پچہلیکا حال بطور
تفصیل کے لکہا جاتا ہے قول اونکا چنانچہ اونمین سے ایک جلد
جو ہجرت سے دو سو پچاس برس پہلے لکہی گئی الخ محض دعوی بلادلیل
ہے اور ہرگز ایسی قدامت اس نسخہ کی اب تک کسی اچہی دلیل
سے ثابت نہین ہوی بلکہ خود علماء محققین عیسائیونمین خلاف ہے
بعضے اخیر چوتہی صدی کا اور بعضے پانچوین صدی کا اور بعضے چہٹی
صدی کا اور بعضے ساتوین صدی کا لکہا ہوا بتلاتے ہین اور ہریک ٹکڑون کاغذ وغیرہ کا
لحاظ کرکے کہتا ہے کہ شائد فلانی صدیکا لکہا ہوا ہوگا اور باوجود اسکے
وہ نسخہ بسبب پرانے پن کے بہت ہی خراب ہوگیا تہا اور حرف
اوسکے اکثر جگہہ سے بالکل مٹ گئے ہین اوسمین از سر نو لکہے
گئے ہین اور عبارتین کی عبارتین اوسمین داخل ہوئین ہین اور بعض جا

چاکو ہے لفظونکو چھیل ڈالا ہے قول اونکا اور ایک اور جلد جو ہجرت سے دو سو برس الخ یہہ بہی مثل اول کے ایک دعوی بلا دلیل ہے اور اسمین بہی علماء عیسائیونکا خلاف ہے بعض اوسکو چوتھی صدیکا اور بعضے ساتوین صدی کا اور بعضے آٹھوین صدی کا اور بعضے دسوین صدی کا لکھا ہوا بتلاتے ہین اور ہارنے انگلون کا قول ہے اور مونٹ فاکن کہتا ہے کہ چھٹی صدی سے پہلے کا کوئی نسخہ لکھا ہوا نہین نہ قدکس الکسندرینوس اور نہ کوئی اور نسخہ یونانی اور میکالس کہتا ہے کہ یہہ نسخہ آٹھوین صدی سے قبل کا لکھا ہوا نہین اور اودین کہتا ہے کہ دسوین صدی کا لکھا ہوا ہے اور بہت علماء عیسائی نے اس نسخہ کی بڑی مذمت کی ہے اور یہہ نسخہ اور قدکس واطیکانوس آپسمین ایسی مختلف ہین کہ کوئی دو نسخہ آپسمین ایسے مختلف نہین قول اونکا پہر ایک اور جلد کہ اوسی کتاب کی مانند پرانی ہے پارس شہر کے الخ یہہ نسخہ بہی پادریصاحب کے نزدیک ہجرت سے قریب دو سو برس پیشتر کا لکھا ہوا ہے مگر یہہ بہی پادریصاحب کا ایک دعوی ہے اور بس ہارنصاحب جلد دوسری اپنی تفسیر کے صفحہ ۹۴ و ۹۵ مین پرانے نسخون عہد جدید کے بیان مین لکھتے ہین کہ عہد جدید کے اندر اس نسخہ مین بہت سے نقصان جنکو وٹسٹین نے اولا ظاہر کیا اور میکالس اور کریس بیک نے ثانیا وٹسٹین کے اظہار سے نقل کیا ہے پائے جاتے ہین علاوہ اون نقصانونکے بہت جا سے پڑھا بہی نہین جاتا اور وٹسٹن

خیال کرتا ہے کہ یہہ نسخہ ایک اون نسخون مین سے ہے جو اسکندریہ
مین ترجمہ سریانی کے مقابلہ کے لیئے جمع کیئے گیئے ہیں لیکن کوئی دلیل اس امر کی نہین
اور ورس ۷ باب ۹ نامہ عبرانیون پر ایک حاشیہ لکھا ہوا ہے اوس سے
وہی محقق استدلال پکڑتا ہے کہ یہہ نسخہ قبل پانسو بیالیس کے لکھا گیا ہے
لیکن اوسکی دلیلون کو میکالس فیصل نہین سمجہتا اور خود اتنا کہتا ہے
کہ پرانا ہے اور بشپ مارش ساتوین صدی کا لکھا ہوا کہتا ہے اور اسکی
عبارت ترجمہ لاطینی سے ملتی ہے لیکن کوئی دلیل نہین کہ اوسے خراب
کرکے ترجمہ لاطینی کی موافق بنا لیا ہے اور اس نسخہ مین کسی محقق نے
تبدیل کی ہے اور گریس بیک سمجہتا ہے کہ یہہ تبدیل اوس نسخہ کے
لکھے جانے کے بعد بہت عرصہ کی پہنچی ہوئی ہے اور اوسنے بہت
سی پرانی عبارتونکو چہیلا ہے نتیجہ مخلصا پس اس نسخہ مین اول تو صرف
عہد جدید ہے اور اوسمین بہی بہت سے نقصان پائے جاتے مین
اور باوجود اوسکے بہت جا سے پڑہا بہی نہین جاتا اور کوئی دلیل اس
امر کی بہی نہین کہ کونسی صدی کا لکھا ہوا ہے اور بشپ مارش ساتوین صدی کا
لکھا ہوا بتلاتا ہے اور بعد مدت کے کہینے اوسمین تحریف بہی کی ہے
اور بہت سے پرانی عبارتونکو چہیل ہی ڈالا ہے پس جس صورت مین
کہ کوئی اچہی دلیل نہین کہ یہہ تینون نسخے کس عہد کے لکھے ہوئے ہین بلکہ

بقول بعضے عالمون عیسائی مذہب کے پہلا نسخہ ساتوین صدی کا
اور دوسرا آٹھوین یا دسوین صدی کا اور تیسرا ساتوین صدی کا
لکھا ہوا ہے اسصورت مین یہہ دعوی پادریصاحب کا کہ پہلا اڈہائی سو
برس اور تیسرا اور دوسرا دو سو برس ہجرت کے پہلے کا لکھا ہوا ہے
کیونکر مانا جاوے اور ظاہر یہہ ہے کہ جو حضرات عیسائیونمین دسوین
صدی تک جعل کا بڑا زور تہا اور دوسری صدی سے ایسے جھوٹ کا
بولنا اور ایسے فریب کا دینا جسمین دین عیسوی کی بہبودی ہو علماء
مسیحی مین بمنزلہ مستحبات دینی کے ٹہر گیا تہا کسی پوپ یا متعلقین
پوپ سے کہ حال انکی دیانت اور امانت کا پادریصاحب اور اونکے فرقہ کو
بہت کچھہ معلوم ہے اسلام کی روز بروز ترقی دیکھکر ایسے نسخے جعلی بناکر
ہدیا ہوگا کہ یہ نسخے ہجرت کے قبل کے لکہے ہوئے ہین تا عوام عیسائی
انکے جال مین آجاوین اور اس جعل کی کیا شکایت ہے عیسائیون نے بہت انجیلین
وغیرہا گھڑکے تیار کردی ہین جیسا عبارت موسٹیم سے جو نقل
اوسکی مقصد تیسرے کی پہلی فصل مین گذری سمجہا جاتا ہے یا دیکھتے
ہین اوپر کا مطلب ثابت کرنیکے واسطے ایک اور دلیل ان معلمین
اور دین کے خادمونکی کتابونسے جو حواریونکے بعد پیدا ہوتی ہے
دینے مسیحیونکے مشہور معلم محمد سے بہت مدت آگے ہوئے ہے اور

بہت سی کتابین لکھین کہ انمین سے اکثر ابتک مسیحیونکے درمیان موجود ہین اب اس جگہہ ہم انمین سے کئی ایک اشخاص کا ذکر کرکے اونکے زمانونکو بہی معین کر دیتے ہین اسطرح پر کہ سنہ مسیحی کی پہلی اور دوسری صدیمین کلمنس نامی اسقف اور یگناشیوش اور یوسطینوس شہید اور ایرینوس اور کلمنس الکسندریہ اور ترطولیانوس نے کتنی کتابین تصنیف کین کہ اب تک انمین سے بعضی تمام اور بعضی کسی قدر موجود ہین اور ان معلمونمین سے بعض تو حواریونکے شاگرد اور بعض حواریونکے شاگردونکے شاگرد تہے غرض کہ صعود مسیح سے نوے برس بعد سے دو سو برس تک یعنی سنہ ہجری سے چار یا پانچ سو برس پہلے اونہون نے یے کتابین لکہین اور پہر سنہ مسیحی کے تیسری صدی مین یعنی سنہ ہجری سے تین سو برس پہلے اوریگنس وکبریانوس نے بعضی کتابین بنائین جو اب تک ہین اور اسیطرح سے اشخاص یعنی اینربیوس وافرم شامی وامبروشیوش وباسیلیوس وخریسوسطموس وهیرونیموس واگوستینوس ہی جو مسیحی قوم مین بڑے مشہور معلم ہوتے تہے سنہ ۴۰۰ و ۵۰۰ مسیحی مین یعنی سنہ ہجری سے ۲۰۰ و ۱۰۰ برس آگے بہت سی کتابین بنا کر چہوڑ گئے جو اب تک باقی ہین اور وے سب کتابین مسیحی دین کے بیانمین لکہی گئین اور اکثر انمین سے نئے اور پرانے عہد کی کتابونکی شرح وتفسیر پر شامل ہین اور اسی سبب

اپنے اور نیز عہد کی کتابونکے بہتیرے مقام اونمین لکھی ہین اور
قدس کتابونکے وے مقام جو اونمین ہین اگر ہم انکو کتب مقدسہ کے
ان نسخون سے جو اب مسیحیونمین رایج ہین مقابلہ کرین تو وے سب آپس مین
جنکا ذکر ان معلمون نے اپنی کتابونمین کیا ہے ٹھیک ویسے ہی ہین
جیسے اب مسیحیونکے مروج نسخونمین لکھی ہین پس اس سے یہی بالیقین
معلوم ہوتا ہے کہ انجیل کسی وقت مین تحریف نہین ہوئی اور اس انجیل
کے سوا جو اب مسیحیونکے پاس ہے کوئی اور انجیل نہ تھی اور اصل انجیل یہی ہے

* **کہتا ہونمین** کہ اسیجا پادریصاحب مشایخ کی کتابون سے دلیل
لاتے ہین مگر یہہ دلیل بہی ضعیف ہے اور صورت تسلیم مین ہرگز مثلانکے
دعوے کو جسکا بیان اوپر گذرا منافی نہین اور جو اونہون نے پانچوین
صدی کے علماء تک جنکے قولونمین قوت دیکہی ہے اونکے نام یہان لکھے
ہین پس حقیقۃ مسیحیونمین بڑی سند انہین کے قول کی ہے اور ہم اسیجا
خوف طوالت سے فقط کلیمنس اور اگناٹیوشس کا جو صدی اول کے علماء
اور حواریون کے شاگرد کہلاتے ہین اور پادریصاحب نے بہی انکو بڑا
معتبر سمجھکر اول لکہا ہے حال لکہدیتے ہین علاوہ اسکے جو دوسری
تیسری صدی سے حضرات مسیحیونمین مذہب عیسوی کی بہبودی کے
لیئے جہوٹ بولنا بمنزلہ مستحبات دینی کے ٹہر گیا تہا تو اونکے قول کی

حال کلیمنس

صداقت مین بہی شک ہے اور بڑا اسندی اول پادری صاحب کے
نزدیک کلیمنس ہے جو روم کا اسقف تہا اور حال اوسکا یہہ ہے
کہ اوسکا صرف ایک ہی خط ہے جو کلیسہ روم کی طرف سے کرنتہیوں کے
کلیسہ کو لکہا تہا اور اوسکے سال تحریر مین خلاف ہے مگر کسی قول
کے موافق وہ سال سنہ ۹۶ سے تجاوز نہین کرتا کیونکہ وہ خط آرچ بشپ
آف کینٹربری کے نزدیک مابین سنہ ۶۴ و سنہ ۷۰ کے ہے اور لیکلرک کے نزدیک
سنہ ۶۹ مین اور ڈاکٹر ڈاول کے نزدیک سنہ ۶۴ مین لکہا گیا ہے اور ڈیوپن
اور ٹلی منٹ کہتے ہین کہ سنہ ۹۱ یا ۹۳ تک کلیمنس بشپ ہی نہوا تہا
اور موافق مختار لارڈنر کے سنہ ۹۶ مین مرقوم ہوا ہے پس اول اسی
امر کا تسلیم نہین کہ کونسے سنہ مین لکہا گیا ہے باوجود اسکے اوس سارے
خط مین کسی جگہ سے صاف نہین سمجہا جاتا کہ وہ اسنے کسی انجیل کا
حوالہ لیتا ہے بلکہ جو چند عبارتین اوسکی اتفاقاً کسی انجیل کی عبارت
سے مضمون مین کچہہ موافق پڑ گئی ہین اونکی بابت علماء عیسائی نے
زبردستی دعوی کیا کہ ان عبارتونکو ان انجیلون سے لیا ہوگا
گو حوالہ صریح نہین دیا اور ہم اول بطور نمونہ کے ایک عبارت نقل
کرکے تکلم ان لوگونکا [illegible] کرتے ہین اور بعد اوسکے دو اور عبارتین جنکو
کتب اسناد والے [illegible] سمجہتے ہین اور اونسے بڑہ کر اوس خط مین

کوئی عبارت سند کے لایق نہین اسیوسطے ملی نے اپنی کتاب مین بطور
تصریح کے اونہین دو کو لیا ہے معقول فیصل ہے اس باب مین انکی
معتبر کتابون سے نقل کر دیتے ہین مستر جونس کہتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے
کہ کلیمنس نے اس فقرے مین جو عیسی کو پیار کرتا ہے اوسکو چاہئے کہ
اوسکے حکم پر عمل کرے حوالہ ورس ۱۵ باب ۱۴ یوحنا کا لیا ہے انتہی جاننا چاہئے
کہ وہ ورس یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو میرے
حکمون پر عمل کرو اسیجا اگرچہ سب لفظونمین موافقت نہین مگر تاہم
مستر جونس ہی نے محض اس لحاظ سے کہ ان دونون فقرونمین باعتبار
مضمون کے کچھہ اتحاد ہے دلیل پکڑی کہ کلیمنس نے اسیجا یوحنا کی
انجیل سے حوالہ لیا ہے اور اپنے گمان مین یہہ ایک سند وجود انجیل
یوحنا کی اوسوقت مین نکالی اور یہہ تو محض ایک وہم ہے کیونکہ موافق
کسی قول کے سال تحریر خط کلیمنس کا سنہ ۹۶ سے تجاوز نہین کرتا اور یہی
مستر جونس کہتا ہے کہ یوحنا نے اپنی انجیل سنہ ۹۸ مین لکھی ہے جیسا
ہارنصاحب اپنی تفسیر کی چوتھی جلد کے صفحہ ۳۰۷ مین لکھتا ہے
کہ یوحنا نے موافق مختار کرزاستم اور ارای فانیس کے قدما سے اور موافق
مختار ڈاکتر مل اور فیبرسی شس اور لیکلرک اور بشپ ٹملائن کے
متاخرین سے سنہ ۹۷ مین اور موافق مستر جونس کے سنہ ۹۸ مین اپنی انجیل کو

لکہا ہے انتہی پس جب اوسکے نزدیک وہ انجیل سنہ ۹۸ مین تصنیف ہوئی
تو سنہ ۹۶ مین یا اوس سے پہلے کلیمنس نے کسطرح اوس سے حوالہ لیا ہے
بلکہ ظاہر یہہ ہے کہ جو کلیمنس صحبت یافتہ حواریون کا تہا اور بارہا اوسنے
اونکا وعظ بہی سنا تہا تو یہہ بات بہی وعظ مین کئی دفعہ سنی ہوگی
اور اوسی بات کو لکہا ہوگا علاوہ اسکے یہہ بات کچہہ سننے پر ہی موقوف
نہین بلکہ امر بدیہی ہے کہ محب وہی ہوتا ہے کہ اپنے محبوب کے حکمون پر
عمل کرتا ہے نہین تو دعوی محبت کا غلط ہے پس جایز ہے کہ کلیمنس نے
یہہ بات اپنی طرف سے لکہی ہو اور کوئی دلیل نہین کہ اس فقرہ کو
انجیل یوحنا سے لیکر لکہا ہے اور اگر مجرد مناسبت سے گو تہوڑی ہی ہو
نقل ثابت ہو جاتی ہے تو لازم آتا ہے کہ اکثر فقرے جو انجیل مین اقوال
مسیح کے اندر پائے جاتے ہین حکما اور بت پرستونکی کتابون سے
منقول ہوئے ہون او ملحدونکا یہہ طعن کہ انجیل مین جو تین چار باتین اخلاق کی
اچہی پائی جاتی ہین اونہین کتابون سے منقول ہین بیجا ہووے صاحب
اکسیہومو لکہتا ہے کہ وے عمدہ اخلاق مندرجہ عہد جدید کے جن پر عیسائی
بڑا فخر کرتے ہین لفظا لفظا کنفیوشس کی کتاب اخلاق سے جو قریب
چہہ سو برس کے بیشتر مسیح سے تصنیف ہوئی ہے منقول ہین مثلا
ذیل خلق ۲۴ کے یون مرقوم ہے دوسرے سے وہ کرو جو تم چاہتے ہو کہ وہی

تم سے کریے اور نہ کرو وہ جو تم نہین چاہتے کہ وہ تم سے کریے اور تمکو صرف
اسی خلق کی حاجت ہے اور یہہ سب خلقون کی اصل ہے اور ذیل
خلق ۱۵ کے مرقوم ہے اپنے دشمن کی موت نچاہو کہ وہ خواہش
بیفائدہ ہے اور اوسکی زندگی خدا کے اختیار مین ہے اور ذیل خلق
۳۵ کے ہے نیکی کا بدلہ نیکی کے ساتھہ کرو اور کبھی بدی کے بدلے مین
بدی نکرو اور ذیل خلق ۶۲ کے ہے ہم دشمن سے اعراض بدون انتقام
لینے کے کرسکتے ہین او طبیعت کے خیال ہمیشہ گنہگار نہین انتہی پس حق
یہہ ہے کہ مجرد مناسبت سے نقل نہین ثابت ہوتی اور وہ دعوی جلدو کا
غلط ہے اور اسکا لارڈنر نے انصاف کیا اور مسٹر جونس کی حمایت
اچھی نہ سمجھی اور اپنی تفسیر کی جلد دوسرے کے صفحہ ۴۸ مین لکھا کہ مین سمجھتا
ہون کہ اس حوالہ مین شبہہ ہے کیونکہ کلیمنس بسبب وعظ اور صحبت حواریون کے
اسباب سے خوب واقف تھا کہ اقرار عشق عیسوی کا آدمیون مین کیا خدمت
کرتا ہے کہ اوسکے حکمون پر عمل کرین انتہی اب حال اون دو بڑی ہندی
عبارتونکا سنئے اول یہہ کہ باب ۱۲ اوسنا مین یون واقع ہوا ہے
اور رحم کرین جیسا کہ لکھا ہوا ہے اسلیئے روح القدس نے اسطرح کہا ہے
کہ دانا آدمی اپنی دانائی پر فخر نکرے خصوصا یاد رہین خداوند یسوع کے الفاظ
جو بہہ بارہی اور مجاہدہ کی تعلیم کے وقت یون فرمائی تھی رحم کرو تاکہ تم پر رحم

کیا جاوے بخشو تاکہ تم بخشے جاؤ جیسا تم کروگے ویسا ہی تمہارے ساتھہ
کیا جائیگا جیسا تم دوگے ویسا ہی تمہین دیا جائیگا جیسی تم عیب گیری
کروگے ویسے ہی تمہاری عیب گیری کیجائیگی جیسی تم مہربانی دکھاؤگے
ویسی ہی تمکو مہربانی دکھائی جائیگی اور جس پیمانہ سے تم ناپوگے اوسی پیمانہ
سے تمہارے لیے ناپا جائیگا انتہی علماء عیسائی اسلیے کہتے ہیں کہ کلیمنس نے
یہہ الفاظ ورس ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ باب ۶ لوقا اور ورس ۱ و ۲ و ۱۲
باب ۷ متی سے نقل کیے ہین اور عبارت باب ۶ لوقا کی یون ہے ہندیہ
سنہ ۱۸۴۱ ع ۳۶ سو اسلیے تم جیسا تمہارا باپ رحیم ہے رحیم ہو ۳۷
نکتہ چینی نکرو تب تمہاری نکتہ چینی نکیجائیگی اور گناہ ثابت نکیا کرو تو
تمہارے گناہ ثابت نکیے جائینگے بخشو کہ تم بخشے جاؤگے ۳۸ دو کہ
تمہین دیا جائیگا اچھا پیمانہ داب داب کے اور ہلا ہلا کے منہا منہہ بہرا ہوا
تمہاری گود مین رکہہ دینگے اسلیے کہ جس پیمانہ سے تم پیمایش کرتے ہو
اوسی سے پہر تمہارے لیے پیمایش کی جائیگی اور عبارت باب ۷ متی کی
یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ ا نکتہ چینی نکرو تاکہ تمہاری نکتہ چینی نکی جاوے ۲
کیونکہ جو نکتہ چینی تم کروگے ویسی ہی تمہاری نکتہ چینی کی جائیگی اور جس
پیمانے سے تم پیمایش کرتے ہو اوسی سے تمہارے واسطے بھی پیمایش
کیجائیگی ۱۲ امیر جو سلوک تم چاہتے ہو کہ لوگ تم سے کریں تم بھی اونسے ویسا ہی کرو

کہ شرع اور انبیا یہی ہین انتہی دوسری عبارت یہہ ہے جو کلیمنس نے
باب ۴۶ اوس نامہ مین نقل کی ہے یاد رکہو خداوند یسوع مسیح کے الفاظ
اسلیئے اوسنے کہا ہے کہ اوس آدمی پر افسوس (جسکی طرف سے جرم آوے)
اوسکے لیئے بہتر تہا کہ وہ پیدا نہوتا اس سے کہ وہ میرے برگزیدہ کو
دکہہ دیوے اوسکے لیئے یہہ بہتر تہا کہ چکی کا پاٹ اوسکی گردن مین باندہ کر
سمندر مین ڈبویا جاتا اس سے کہ وہ میرے کسی ایک کو چہوٹے بچون سے
دکہہ دیوے انتہی کہتے ہین کہ یہہ فقرے ورس ۲۴ باب ۲۶ متی اور ورس ۶
باب ۱۸ متی اور ورس ۴۲ باب ۹ مرقس اور ورس ۲ باب ۱۷ لوقا سے منقول
ہوئے ہین اور عبارت اون ورسون کی یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ ورس ۲۴
باب ۲۶ متی کا ابن آدم جیسا کہ اوسکے حق مین لکہا ہے چلا لیکن اوس شخص پر
جسکے ہاتہہ سے ابن آدم پکڑوایا جاوی واویلا ہے اوس شخص کے لیئے
یہہ بہتر تہا کہ وہ پیدا نہوتا ورس ۶ باب ۱۸ متی کا پر جو کوئی کہ ایک کو ان
لڑکون سے جو میرے معتقد ہین ٹہوکر کہلاوے یہہ اوسکے لیئے بہتر تہا
کہ ایک چکی کا پاٹ اوسکی گردن مین باندہا جاتا اور وہ دریا مین تہ تک
پہنچایا جاتا ورس ۴۲ باب ۹ مرقس کا اور جو کوئی ان چہوٹون مین جو مجہہ پہ
اعتقاد رکہتے ہین ایک کو ٹہوکر کہلاوے اوسکے لیئے یہہ بہتر تہا کہ چکی کا
پاٹ اوسکے گلے مین لٹکایا جاتا اور وہ دریا مین ڈبویا جاتا ورس ۲ باب ۱۷ لوقا کا

اگر چکی کا پاٹ اوسکی گردن مین لٹکایا جاتا اور دریا مین پہینک دیا جاتا
تو اوسکے لیئے اوس سے یہہ بہتر ہوتا کہ وہ اون چہوٹون مین سے ایک کو
ٹہوکر کہلاوے انتہی اور لارڈنر بعد نقل اس عبارت کلیمنس اور حوالے
ورسون انجیل کے اپنی تفسیر کی جلد دوسری کے صفحہ ۳۷ مین لکہتا ہے
کہ میسے مقابلہ مین کئی انجیل نویسون کے الفاظ اسلیئے رکہدیئے ہین
تاکہ ہر شخص خوب سمجہہ لیے لیکن عام خیال یہہ ہے کہ اس عبارت کا جزء اخیر
ورس ۲ باب ۱۷ لوقا سے لیا گیا ہے انتہی دیکہو دونون جا مین سب فقرون
کے اندر کلیمنس کی عبارت انجیلون کی عبارت سے توافق لفظی نہین
رکہتی اور بعض فقرونمین مضمون مین پورا اتحاد نہین نکلتا کیونکہ ایک
فقرہ عبارت اول کلیمنس کا اقوال مسیح سے یون ہے رحم کرو تاکہ تم پر
رحم کیا جاوے اور ورس ۶ ۳ باب ۶ لوقا مین یون ہے پس جیسا تمہارا
باپ رحیم ہے رحیم ہو اور یہہ فقرہ جیسی تم مہربانی دکہاؤگے ویسی
ہی مہربانی تمکو دکہائی جائیگی کلیمنس کی عبارت مین ہے اور متی اور لوقا
مین نہین پایا جاتا اور یہہ فقرہ اور گناہ ثابت نکیا کرو تو تمہارے
بہی گناہ ثابت نکیئے جائینگے لوقا مین ہے اور کلیمنس مین نادر ہے
اور حال دوسری عبارت کا بہی ایسا ہی کچہہ خراب ہے پس دعوی نقل کا
محض بیجا ہے اسلیئے اگر انجیل سے نقل کرتا تو نام اوسکا لیتا اور اگر نام نہ لیتا

تو عبارت مین موافق ہوتا اور اگر یہہ بہی نکلیا تو ادنی درجہ یہہ تہا کہ اوس سب
مضمون مین تو موافقت رکہتا البتہ دونون جا ہیے اتنی بات ثابت
ہوتی ہے کہ کلیمنس کے نزدیک یہہ قول ارشاد جناب مسیح کے تہے اور جو
کلیمنس صحبت یافتہ حواریونکا و حواریون کی صحبت کے یافتون کا تہا اور مریدونکے
واقف تہا تو کہان سے ثابت ہو سکتا ہے کہ اوسنے انجیل متی یا لوقا
یا مرقس سے دیکہکر لکہا ہے اسی لیئے اس دعوی سے بشپ پیرسن نے
فارغخطی دی اور کہا کہ کلیمنس نے حوالہ نہین لیا لارڈنر اپنی تفسیر کی جلد
دوسری مین دو نو عبارتون کے حق مین لکہتا ہے کہ جنہون نے ہمارے
خداوند کے حواریون اور مریدون کی صحبت پائی تہی اور ہمارے خداوند کے
مسئلون اور تاریخ سے ایسے واقف تہے جیسے انجیل نویس اونکے
ملفوظات کے دیکہنے سے اکثر ایک مشکل واقع ہوا کرتی ہے جب تک
اونکے حوالے صریح اور ظاہر نہون اور یہان وہ مشکل یہہ ہے کہ آیا
کلیمنس ان جگہون مین اون الفاظ عیسوی کی طرف رجوع کرتا ہے جو مکتوب تہے
یا کر تہونکو وہ الفاظ عیسوی یاد دلاتا ہے جو اوسنے اور اونہون نے
خداوند کے حواریون اور اور مریدون سے سنے ہونگے ایکاک اول کو
اختیار کرتا ہے اور بشپ پیرسن دوسرے کو اور مین اسبات کو مانتا ہون
کہ پہلے تینون انجیلین اس وقت سے پہلے لکہی گئی تہین اور کلیمنس نے اگر رجوع

کہاں تو ہو سکتا ہے گو لفظوں اور عبارت میں خوب موافقت نہیں رکہتا لیکن یہہ بات کہ اوسنے رجوع ہی کیا ہے آسان نہیں کہ فیصل ہو جاوے کیونکہ وہ ایک ایسا شخص ہے کہ جو انجیلوں کے لکھے جانے سے پہلے ان چیزوں سے خوب واقف تہا اور بعد اونکے لکھے جانے کے بہی ممکن ہے کہ اسی طور سے کہ پہلے اوسکی بیانکی عادت تہی بدون رجوع کے طرف انجیلوں کے اون چیزوں کا جنسے وہ خوب واقف تہا بیان کرتا ہو لیکن دونوں صورتوں میں انجیلوں کی سچائی کو خوب مضبوط کرتا ہے اسلیئے صورت رجوع میں تو مقدمہ صاف ہے اور صورت عدم رجوع میں ہی انجیلوں کی تصدیق ہے کیونکہ یہہ الفاظ موافق ہیں اونکے جو وہان لکھے ہیں اور ایسے مشہور کہ وہ اور گر نتہی اونکو جانتے تہے پس کلیمنس نے ہمکو یقین کرایا کہ ہمارے انجیل نویسوں نے الفاظ عیسوی کو جنکو بردباری اور ریاضت کی تعلیم کے وقت ہمارے خداوند نے فرمائے تہے ٹہیک ٹہیک اور صحیح لکہا ہے اور یہ الفاظ لائق ایسے کے ہیں کہ بڑے ادب سے یاد رکہے جاویں اور اگرچہ یہان مشکل ہے لیکن پہر ہی میں خیال کرتا ہوں کہ اکثر فضلا کی رائے لیکلرک کی رائے کے موافق ہوں البتہ پولوس ورس ۳۵ باب ۲۰ اعمال میں اسطرح سے بعض کو یوں نصیحت کرتا ہے یاد رکہو

الفاظ خداوند یسوع کے جو اوسنے کہا ہے کہ دینا لینے سے زیادہ تر
مبارک ہے اور مین یقین کرتا ہون کہ یہہ عام مانا گیا ہے کہ پولوس اسجا
کسی لکہے ہوئے کیطرف رجوع نہین کرتا بلکہ صرف بعضے لوگون الفاظ
عیسوی کیطرف جو اون سے یہہ اور وہ واقف تہے مگر اس سے یہہ
نہین لازم آتا کہ ایسا طور رجوع کا ہمیشہ ایسا ہی سمجہا جاوے
بلکہ یہہ طور لکہے ہوئے اور غیر لکہے ہوئے کیطرف استعمال مین
آسکتا ہے اور ہم پاتے ہین پولیکارپ کو کہ یہی طور استعمال مین لاتا ہے
اور غالبًا بلکہ یقینًا لکہی ہوئی انجیلونکی طرف رجوع کرتا ہے انتہی کہتا
ہون مین کہ انکے علما کے نزدیک ہرگز یہہ امر بطور یقین کے نہین ثابت
ہوسکتا کہ کلیمنس نے انجیلون سے ان عبارتونکو نقل کیا ہو اور نشیب مین
تو صاف اس امر کا انکار کرتا ہے اور حق بہی اسیکی طرف ہے کیونکہ اولا
تو کلیمنس حالات مسیح اور اقوال مسیح سے خوب واقف تہا ثانیا عبارت
اور لفظون مین بہی موافقت نہین ثالثا کوئی امر ایسا اوسکے کلام مین
نہین کہ اوس سے سمجہا جاوے کہ اوسنے جو ادیا ہے دیکہو پولوس
مقدس بہی مثل کلیمنس کے س ۳۵ باب ۲۰ اعمال مین کہتے مین باوجودیکہ
باتفاق علما مسیحی کے کسی لکہے ہوئے کیطرف رجوع نہین کرتے پس
ایسا ہی کلیمنس کو سمجہو اور وہ جو لارڈنر کہتا ہے کہ صورت دوسرے مین بہی انجیلونکی

تصدیق سے ہے الخ بہت ہی عجیب ہے کہ بعض فقروں کے مضمون مین موافق ہو جانے سے کہان تمام انجیلونکی تصدیق نکل سکتی ہے بالفرض اگر تصدیق ہی ہو تو فقط اسقدر ہوگی کہ یہہ فقرے ان انجیلونمین قول عیسوی سے منقول ہوئے ہین اور وہ جو کہتا ہے کہ اور ہم پاتے ہین پولیکارب کو یہی طور استعمال کرتا ہے الخ مردود ہے کیونکہ جو پولیکارب بہی تابعی اور یوحنا کا شاگرد اور مثل کلیمنس کی ست حالات مسیحی سے واقف تہا تو حال اوسکا مثل حال کلیمنس کے ہے اور جس جا یہی طور استعمال کرتا ہے اوس جا ہم کہتے ہین کہ وہ بہی مثل کلیمنس اور یوسی بیس کے لکہی ہوئی انجیلونکی طرف رجوع نہین کرتا پس بحمد اللہ کہ جو منزلہ بسم اللہ کے اور بڑا اسنادی پادریصاحب کا تہا اوسکے کلام سے کچہہ بہی سند انجیلونکی نہ نکلی اب حال دوسرے کا سنیئے کہ وہ بڑا اسنادی اگناشیوس ہے جو ۳۷ برس بعد عروج کے انطاکیہ کا اسقف ہوا تہا اور یہہ شخص تابعین حواریون سے ہے۔ لارڈنرا اپنی تفسیر کی دوسری جلد مین لکہتا ہے کہ یوسی بیس اور جیروم نے اوسکے سات خط کا ذکر کیا ہے اور انکے سوا اور خط بہی اوسکی طرف منسوب ہین کہ جنکو جمہور علماء جعلی سمجہتے ہین اور میرے نزدیک بہی ظاہر یہی ہے اور اون سات خطونکے دو نسخے ہین ایک بڑا دوسرا چہوٹا اور سوائی مسٹر وسٹن اور دو چار اوسکے تابعین کے سبکی یہی راے ہے

کہ نسخہ بڑے مین الحاق ہوا ہے اور نسخہ چھوٹا اسکی قابلیت رکھتا ہے

کہ اوسکی طرف منسوب ہو اور مینے جو غور سے دونون نسخون کا مقابلہ

کیا یہہ بات معلوم ہوئی کہ چھوٹے نسخہ مین الحاق کر کے بڑا نسخہ بنالیا

اور یون نہین کہ چھوٹا نسخہ بڑے نسخہ سے مختصر کر لیا ہوا اور جو ایسے قدما

کے بہی چھوٹے نسخہ سے مناسبت بہ نسبت بڑے نسخے کے زائد

رکہتے ہین باقی رہا یہہ سوال کہ آیا خطوط مندرجہ چھوٹے نسخہ کے بہی حقیقت مین

اگناثیوس کے ہین یا نہین اسمین بڑا جھگڑا ہے اور بہت بڑے بڑے

محققون کے قلم اس امر مین کام مین آئے ہین اور دونون جانبین کی تحریر کو

دیکھہ کر اس سوال کو مشکل سمجھتا ہون اور میرے نزدیک اتنی بات

ثابت ہے کہ یہہ خطوط وہی ہین جنکو یوسی بیس نے پڑھا ہے اور اوسکے وقت

مین موجود تھے اور بعض فقرے ٹہیک زمانہ اگناثیوس کے مناسب نہین تو

یہہ بات معقول معلوم ہوتی ہے کہ اونہین الحاقی مانین نہ یہہ کہ

اونکا لحاظ کر کے اون سب خطونکو رد کر دین خصوصاً صورت کیابل

نسخون مین جسمین ہم اب مبتلا ہین اور جو بڑے خطونمین کسی ایرین نے

الحاق کیا ہے اسیطرح ہوسکتا ہے کہ چھوٹے خطونمین بہی کسی

ایرین یا کسی دیندار یا دونون نے دست اندازی کی ہوگی کہ میرے

نزدیک اوس دست اندازی سے بڑی خرابی نہین آئی انتہی ملخصًا

اور کتاب بیلی کا محشی اوسکے حاشیہ مین لکھتا ہے کہ پچھلے دنون مین
اگناٹیوس کے تین خطونکا ترجمہ سریانی ظاہر ہوا اور اوسکو کیورٹن
نے طبع کیا ہے اور اس نیئے ملفوظ نے فریب تحقیق کے اس امرکو کردیا ہے
کہ چھوٹے خطون یونانی مین جنکو اشر نے درست کیا ہے الحاق ہوا ہے
اور بعد اسکے چار دلیلین اسکی ذکر کرتا ہے جسکو منظور ہوا وسمین دیکھ
لے اور جب حال اوسکے خطون کا یہہ ہو تو ہم کو اوسکے فقرونکی نقلکرنیکے
جواب دینا ضروری نہین بلکہ کہتا ہون مین کہ جب سب علما مسیحی
دو مین عالمونکے اگناٹیوس کے بڑے خطونکو بالاتفاق غیر معتبر سمجھتے
اور کہتے ہین کہ اونمین کسی ایرین نے الحاق کیا ہے تو اس صورتمین اونکی
مسیحیونکے نزدیک بہی کچھہ سند نہین باقی رہے چھوٹے خط اوسکے
جعلی اور عدم جعلی ہونے مین بہت بڑے بڑے محققونمین جہگڑا ہے
پس اونکا بہی اگناٹیوس کے خط ہونا ہمارے نزدیک مسلم نہین بلکہ
انکو بہی دوسری تیسری صدیمین کہ جسمین جھوٹ بولنا اور فریب دینا
یہودی دین عیسوی کے لیے بمنزلہ مستحبات کے ٹہر گیا تہا کسی نے
بنالیا ہوگا اور ان سات خطون اگناٹیوس کی کیا حقیقت ہے
قریب ستر انجیلون وغیرہا کے حضرت مسیح اور مریم اور حواریون کی
طرف سے جعلی بنائی گئی تہین اور اگر مان بہی لین تو بہی علماء عیسائی

کے نزدیک یہہ مسلم ہے کہ ان چہوٹے خطوںین کی فقرے الحاقی ہین
اور لارڈ نر نے اقرار کیا ہے کہ یقینا نسخے اون خطونکے بہت کمیاب
ہین اور ممکن ہے کہ انمین بہی کسی اریں یا کسی دیندار یا دونون نے
الحاق کیا ہوا اور جب یہہ مسلم ہوا اور حضرات دیندار بہی اپنی عاقبت
سنوارنے کو ایسے امر کے درپے تہے تو اون خطوں کا پہر کیا اعتبار رہا
جائز ہے کہ بعض فقرے اس قسم کے بہی حضرات دینداروں نے الحاق
کردیے ہونگے بہرحال بحمد اللہ کہ صدی اول مین علماء سے لوگ کیکے کلام مین
سند ان انجیلونکی نہ نکلی اور دو بڑے سندی یا در صاحب کے کلام سے
کچہہ بہی ان انجیلونکی سند نہ ثابت ہوئی اور سارے مجموعہ عہد جدید
کی سند کے تو کیا معنی یادر صاحب کہتے ہین اور اگر کوئی یہہ
دعوی کرے کہ جب محمد صلعم کے وقتمین کتب مقدسہ قدیمہ کو تحریف کیا
تو اون معلمون کی کتابونکو بہی تحریف کرڈالا سو اسکے واسطے
ہمارا یہہ جواب ہے کہ پہلے تو اس دعوی کے ثابت کرنے کی کوئی دلیل
نہین محض دعوی ہے اور بہی دوسرے جیسا ہم پہلے ثابت کرچکے ہین
مسیحیونکو کوئی سبب تہا کہ محمد کے وقت مین پرانے اور نئے عہد کی کتابونکو
تحریف کرین اسیطرح ان قدیم کتابونکے تحریف کرنیکا بہی کوئی سبب تہا کہ
جسطرح محمد کے وقتمین کتب مقدسہ کے سارے نسخونکا تحریف کرنا غیر ممکن تہا

اسیطرح یہہ دعوی بہی ہرگز واقع نہین ہوسکتا اور جیسے کہ اب فی زماننا
اون سب کتب دینیہ کی جو محمدیونکے پاس ہین تحریف کرنا اور اون مقامونکا
جن مین محمد صلعم کے واسطے اشارے ہین نکال ڈالنا غیر ممکن ہے ایسے ہی
محمد صلعم کے وقت مین مسیحیونکی بیشمار کتابونکی تحریف بہی ممکن نہ تہی کہتا ہون
کہ اول مسلمان اس بات کے قائل نہین کہ مقدس کتابین پہلے محمد صلعم کے تحریف
نہین ہوئین تاکہ یہہ کلام پادریصاحب کا التفات کے قابل ہو لہذا تینون جواب
پادریصاحب کے مردود ہین کیونکہ نہ تو دعوی مسلمانونکا بے دلیل ہے اور نہ
یہہ بات سچ ہے کہ مسیحیونکو کوئی سبب نہ تہا چنانچہ صدق ان دو دعوونکا
اس رسالہ کے ناظر کو خوب معلوم ہے اور نہ یہہ بات سچ ہے کہ اونکی
تحریف ممکن نہ تہی دیکہو بڑی کتاب مجموعہ خطوط اگناتیوس کی جمہور
علماء اور محققین عیسائی کے نزدیک جعلی اور محرف ہے اور لارڈنر اوسمین فرقہ
ایرین کی تحریف کا قائل ہے اور چہوٹی کتاب مجموعہ خطوط کی بہی بعض محققین کے
نزدیک جعلی ہے اور بعض کے نزدیک اگرچہ سب جعلی نہین لیکن موافق
تحریر لارڈنر کے اوسمین بہی الحاق ہوا ہے اور رغبہ دست اندازی
فرقہ ایرین یا دیندار عیسائیون سے خالی نہین اور باستثناء ان مشایخ
کی کتابون کے نسخے بہی بہت ہی قلت سے پائے جاتے تہے قطع نظر
اسکے ڈیونیسیس بشپ آف کورنتہہ دوسری صدی مین باواز بلند چلاتا تہا

که مین نے بہائیون کی خاطر سے خط لکھے تھے لیکن ان شیطان کے
خلیفون نے میرے خطونکو خراب کیا پس کیا تعجب ہے کہ بعض نے
کتب مقدسہ کو بہی خراب کرنیکا ارادہ کیا ہو چنانچہ اسکا حال مفصلاً
آگے گذر چکا ہے تو اب ذرا خیال کرنا چاہیئے کہ جب عیسائیون نے
ڈیونیسیس کی حین حیات ہی مین اوسکے خطونکا یہہ حال کیا ہو تو
اوسکی موت کے بعد تو خدا جانے کیا کچہہ خاک اوڑائی ہوگی اور
ایسا ہی کچہہ اور مشایخ کی کتابون کا بہی حال ہے جیسا کہ لارڈنر کے
قول سے مفہوم ہوتا ہے اور پادری صاحب کہتے ہین قطع نظر ان سب باتون کے
محمد صلعم کے مرنیکے بعد عمر خلیفہ نے اوسوقت کے مسیحیونکے کئی
ایک بڑے بڑے کتب خانے اپنے قبضہ مین کرلئے ان مین سے شام
کی ولایت مین قیصریہ کا کتب خانہ اور مصر مین اسکندریہ کا کتب خانہ تہا
ان کتب خانون مین کتب مقدسہ کے قدیم نسخے اور اکثر مسیحی معلمونکی
کتابین تہین جیسا کہ اگلی تواریخ سے معلوم ہوتا ہے پس اس صورت
مین محمدیونکو آسان تہا کہ مقدس کتابونکے قدیم نسخے اور قدیم معلمونکی
کتابین ظاہر کرکے تحریف کا دعوی ثابت کرتے حالانکہ کتب خانونکے
چہین لینے کے بعد عمر نے اونکے جلا دینے کا حکم دیا اور اوسوقت کے
اور محمدیونکا بہی یہہ حال تہا کہ جو پرانی کتابین پاتے تہے برباد کرتے سو

اس برباد کرنے مین یا تو اپنی کتابونکی قدر نہین جانتے یا یہہ سمجھتے تھے کہ اونکا مضمون قرآنکے خلاف ہونے پر گواہی دیتا ہے اور یہی قدیم کتابونکا برباد کرنا محمدیونکی ایسی بیخبری کا باعث ہوا ہے کہ وے مسیحیونکے اگلے حالات اور اور قومونکی کیفیت و حقیقت سے جو محمدصؐ کے پہلے تھے اسی خبر و آگاہی نہین رکہتے کہ ایسے ایسے دعوی کرتے ہین مثل دعوی تحریف کتب مقدسہ وغیر ذلک اور اس لیئے کہ محمدی قدیم کتابین اور مسیحیونکی تاریخون سے کچہہ اطلاع نہین رکھتے پہر اونکے واسطے تواریخ سے دلیل لانا مشکل ہے اور سوائے اسکے محمدیون نے اون کتابونکی تلاش و جستجو اب تک نہین کی جو فرنگستان کے مسیحیونکے پاس ہین لیکن اس زمانہکے محمدی اگر اپنا داد و نکے تعصب کو کنارے رکہکر انصاف کی راہ سے ایام گذشتہ کا عوض کیا چاہین تو فرنگستان مین جاکر وہان کے کتب خانونکو دیکہین کہ اون مین کتب مقدسہ کے وے پرانے نسخے اور مسیحی معلمونکی وے کتابین جو ہم نے ذکر کین دیکہہ سکتے ہین اور اگر اون کتابونکی زبان سیکہہ لین تو اونکا پڑھنا بہی اون پر آسان ہو جائیگا اور اون کتب خانون مین ایسی کتابین بہی بہت پاوینگے جنمین یہہ مطالب جو ہم نے اس فصل مین لکہے مفصل و مشرح مذکور ہین اور کتب سابق الذکر کے قدیم نسخے

اسناد بہی اونمین بتفصیل بیان ہوئی ہے کہتا ہونمین کہ اسوقت تک
صدہا فاضل یہودی اور عیسائی مسلمان ہوچکے تہے اور اونہون نے
اسلام کی حقیقت پر اپنی کتابونکی موافق گواہی دی تہی اور اوسوقت
عیسائیونمین بڑا زور شور پوپ کی حکومت کا تہا اور اوسکے متعلقین خود
عبری کتابونمین عہد عتیق کی تحریف کے قائل تہے تو محمدیونکو کچہہ ضرور نہ تہا
کہ ان کتابون سے کچہہ ثابت کرتے رہا مرجلا دینیکا سو اوسکا حال یہہ ہے
کہ اون کتب خانون مین ہر قسم کی کتابین تہین پس جو علم فلسفی کی تہین اونکے
جلا دینے مین کچہہ بہی ہرج نہ تہا زمانہ پولوس مقدس مین بہی اس قسم کی کتابین
قیمتی پچاس ہزار روپیہ کی اون لوگون نے جو پہلے یہودی یا یونانی تہے پہر مسیحی ہوگئے تہے
جلادی تہین اور اوسپر نہ پولوس مقدس نے اونکو منع کیا تہا اور نہ یہہ
کہا تہا کہ ان کتابون کو رہنے دو تاکہ جو مسیحی نہین ہوئے اون پر اونسے
ڈہونڈکر دلیل پکڑی جاویگی اور نہ پہونک دینے پر کچہہ طعن کیا تہا باب ۱۹
اعمال مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ع ۱۸ اور بہتیرون نے اونمین سے جو ایمان لائے
تہے آگے اپنے کامونکو قبول دیا اور ظاہر کیا ۱۹ اور بہتون نے جو جادو
کرتے تہے اپنی کتابین اکٹہی کرکے لوگونکے آگے جلادین اور جب اونکی قیمت کا
حساب کیا تو پچاس ہزار روپیئے ٹہرے انتہی پس اس جہت سے عمرؓ پر کچہہ
بہی الزام نہین اور جو کچہہ دینی تہین اکثر ترجمے تہے اور جو سب فساد کے بانی تہین

تو اونکا جلا دینا ہی کچہہ قابل طعن نہ تھا کتاب واٹسن منطبعہ سنہ ۱۷۹۱ کی جلد تیسری مین ہے کہ جب جلا دینے ترجمہ وکلف کا حکم نکل چکا بٹلر نے سنہ ۱۴۰۱ مین ایک کتاب لکہی اور سنہ ۱۴۴۹ مین ایک کونسل ہوئی اور اوسکے حکم سے جمیع وکلف کی ہدایتین نکالکر جلا دی اور دریا مین بہا دی گئین اور سنہ ۱۵۲۶ مین کارڈنل ولسی اور اور بشپ لوگون نے حکم کیا کہ ٹنڈل کا ترجمہ نہ پڑہا جاوے اور ممانعت کے واسطے اس مضمونکا اشتہار اپنے اپنے علاقون مین جاری کیا کہ لوتہر کے بعضے پیرو ون نے ترجمہ غلط کیا ہے اور خدا کے کلام کو جہوٹے ترجمہ اور الحادی حاشیون سے خراب کیا ہے اسلیئے وہ ترجمہ جسکے پاس ہو تیس ۳۰ دن کے اندر واکر جنرل کے پاس حاضر کرے ورنہ کلیسا سے نکالا جاویگا اور تہمت بدعتی ہونے کی اوسکو لگے گی اور اسی سال مین ٹونسٹل بشپ لندن اور ٹامس مور نے عنقریب تمام نسخونکے خرید کرکے پال کے کراس مین جلا دیئے اور سنہ ۱۵۲۹ مین ٹونسل نے معرفت آگسٹن پیکنٹن سوداگر کے اوس ترجمہ کے نسخے خرید کرکے مقام چیپ سائڈ مین علانیہ جلا دیئے بعد اوسکے جب ٹنڈل نے نظر ثانی کرکے پہر دوبارہ سنہ ۱۵۳۰ مین مطبوع کرایا اور معرفت جان ٹنڈل نے اپنے بہائی اور اور ون کی اوسکو پوشیدہ پہیلایا اوسپر بشپ لندن نے ان پہیلانے والونکو طلب کیا اور تشہیر کرکے اونہیں کے ہاتہہ سے سب نسخونکو چیپ سائڈ مین جلوا لیا اور اٹھارہ ہزار آٹھہ سو چالیس پونڈ اور ون نسن

اون پر جرمانہ ہوا کہ جسکے ہمارے ملک کی رواج کی موافق ایک لاکھ اٹھاسی ہزار چار سو روپیہ اور ساڑھے چھ آنے تخمیناً ہوتے ہیں اور ۱۵۴۶ء میں بادشاہ ہنری ہشتم کا حکم ہوا کہ ترجمہ ٹنڈیل اور کوورڈیل کا اور اسیطرح اور کتابیں جنکی پارلمنٹ سے اجازت نہین دی اور فرت اور وکلف وغیرہا کی کتابین نہ پڑھی جاوین بلکہ جلا دینے کے لئے ملکی اور کلیسوں کے افسرون کے حوالہ کیجاوین چنانچہ بشپ لندن کے حکم کے موافق پال کراس مین جلائی گئین اور ۱۵۵۴ء مین نماز کی کتاب معہ انجیل کے جلائی گئی اور ۱۵۵۵ء مین ایک اشتہار اس مضمون کا جاری ہوا کہ بدعتی کتابین نہ کہین بھیجی جاوین اور نہ پڑھی جاوین اور نہ کوئی اپنے پاس رکھے پادری جیلڈ بین ہے کہ ہارمنی ٹی شین کی تہیوڈورٹ کے وقت مین موجود تھی اور سب کلیسون مین پڑھی جاتی تھی لیکن اوسنے اوسکے سب نسخون کو غارت کر دیا تاکہ انجیل کو اوسکی جگہہ قایم کرے انتہی اور فرقہ پروٹسٹنٹ جسمین پادری صاحب داخل ہین اپنی ابتدا تسلط مین فرقہ کاتلک کے بہت سے کتب خانونکو جو غالباً اونمین دینی کتابین تہین جلا دیا ہے کہ آج تک کاتلک اونکی بابت غم کرتے ہین پس اگر مطلقاً کسی کتاب کا جلا دینا قابل الزام ہے تو عیسائی لوگ بدرجہ اولی ملزم ٹہرینگے اور عیسائی لوگ جو حضرت عمرؓ پر تہمت لگاتے ہین وہی تہمت بلکہ

اوس سے زیادہ اون پر اولٹی پڑیگی کیونکہ حضرت عمرؓ نے تو
محرف کتابین کہ جنہین وہ خود ہی ایسا سمجھتے تھے جلوا دین بخلاف
عیسائیونکے کہ اونہون سے وہ کتابین غارت کین کہ جنہین وے
لوگ خدا کا خالص کلام جانتے تھے **قول** اونکا لیکن اس زمانہ
کے محمدی اگر باپ دادونکے الخ **کہتا ہون مین** کہ غریب محمدیونکو
فرنگستان مین جانے اور اون نسخون کے دیکھنے کی حاجت نہین
کیونکہ آپ کی کتب اسناد کے مصنفون سے باوجودیکہ اونکے
حامی ہین بہت کچھ اونکے حال سے ہمکو مطلع کردیا ہے جیسا کہ اوپر
بیان ہوا اور اونکی تحریر کے موافق دعوی پادریصاحب کا ایک
مغالطہ ہے اور ممکن نہین کہ پادریصاحب بطور جزم کے یہ بات
ثابت کرین کہ وے نسخے محمدؐ سے بیشتر کے لکھے ہوئے ہین
پادریصاحب کہتے ہین جس حال مین ہم دلیل لاچکے کہ مقدس
کتابین نہ محمدؐ کے وقت مین اور نہ اوسکے بعد تحریف و تبدیل ہوئین پس
ہم نے محمدیونکے دعوی کے خلاف ہونیکو جواب شافی ثابت
کردیا اور اب ہوسکتا تہا کہ ہم بے تامل اس مطلب کو چھوڑکر دوسرے
باب کے مطالب بیان کرتے لیکن درحالیکہ بعضے محمدی کبہی کبہی قرآنکے
معنی نہ سمجھنے سے یا تعصب و کج بختی کی راہ سے کہتے ہین کہ کتب مقدسہ

محمدؐ کے وقت سے پہلے تحریف ہوئے ہین اور حال آنکہ ایسی بات قرآن کے
ہی برخلاف ہے مگر اب ہم اس حجت کا بہی مختصر جواب دینگے اسطرح
سے اولاً مخفی نرہے کہ جو کچہہ ہم نے اب تک برانے اور نئے عہد کی
کتابونکے تحریف ہونے کی بابت ذکر کیا اس حجت کے رد مین بہی
جواب کافی ہے کیونکہ ہم ذکر کر چکے کہ مسیحیون مین کتب مقدسہ اور
قدیم معلمونکی کتابونکے ایسے نسخے اب تک موجود ہین جو محمدؐ کے
زمانے سے کچہہ مدت آگے اور بعضے اونمین سے خود حواریونکے زمانے
کے نزدیک لکہے گئے اور یہہ بہی ہم نے اونہین جگہونمین بیان کیا ہے
کہ کتب مقدسہ کے وے قدیم نسخے اون نسخون سے جو اب مسیحیونکے
درمیان ہین خوب ملتے ہین بس صاف معلوم ہو گیا کہ کتب مقدسہ
محمدؐ سے پہلے اور ہر وقت ایسی ہی تہین جیسے اب ہین دوسرے
یہہ کہ اگلے مسیحیون نے حواریونکے وقت سے تین سو برس تک مسیح پر
ایمان لانے اور انجیل قبول کرنے کے سبب یہودیون اور بت پرستون
سے بہت ظلم اور دکہہ سہے چنانچہ لوگ اونسے دشمنی رکہتے اور دکہہ
دیتے اور اونکا مال و متاع زبردستی سے چہین لیتے تہے اور اون
رنجون اور مصیبتونمین صرف ایک اتنی تسلی اونکے لئے باقی تہی کہ مسیح
اعتقاد اور انجیل کے مضمون سے تسلی دلی اور خوشحالی روحانی اونہین

حاصل تھی ہول کی خاطر خلش خار سے متحمل ہوتے اور خوش رہتے تھے لہذا اس دنیا مین انکا بڑا خزانہ یہی انجیل تھی اور بس سو اسی سبب اپنی دولت و مال اور ہر چیز خوشی سے دیدا لیتے تھے تاکہ اس خزانہ کی نگہبانی کرین یہان تک کہ بعض اون مین سے اپنا قتل ہونا اس سے بہتر سمجھتے تھے کہ بت پرست اونکی انجیل کو جلا دیوین پس کیونکر ہو سکتا کہ ایسے مسیحی اپنی کتب مقدسہ کی تحریف تبدیل پر راضی ہوتے ہون اس صورت مین ایسی محبت اور بحث درمیان مین لانا بڑی بیخبری اور کم عقلی ہے پس بالیقین معلوم ہوتا ہے کہ محمد صاحب سے پہلے بلکہ حواریونکے زمانے تک بہی کبہی مسیحیونکی مقدس کتابونکے تحریف ہونیکا اتفاق نہین ہوا اور پہر اپنے اور نئے عہد کی کتابین جیسی اصل مین تہین اب تک ویسی ہی ہین **کہتا ہون** قول پس ہم محمدیونکے دعوی کو الخ مخدوش ہے اور ہرگز مسلمانونکا یہہ دعوی نہین کہ زمانہ محمد صہ تک تمام مقدس کتابونکے نسخے تحریف سے مصئون اور پاک ہے تھے اور فقط بعد زمانہ ظہور رسول اللہ صہ کے اونمین فقط بشارتون رسول اللہ صہ کے اندر تحریف ہوئی اور بس بلکہ اونکا دعوی عام ہے جسکا بیان اوپر گذرا اور جب دوسوین صدی عیسوی تک جہوٹ اور جعلسازی کا بازار بہت ہی گرم تہا تو بلاشبہ وہان تک

بہت کچھہ خرابیان اون کتابون مین ہوئی ہین قول اونکا لیکن درحالیکہ بعضے بعضے محمدی قرآنکے معنے نہ سمجہنے سے یا تعصب اور کج بحثی کی راہ سے الخ کہتا ہون مین کہ غریب محمدی تو قرآنکے معنی سمجہتے ہین اور اونہون نے تعصب اور کج بحثی نہین کی مگر پادریصاحب یا تو بسبب عدم مہارت زبان عربی کے قرآنکے معنی غلط سمجہہ گئے ہین اور اسی سبب سے قرآن کے معنے سمجہنے مین اکثر پادریصاحب غلطی کہاتے ہین جیسا کہ ازالۃ الشکوک کے مقدمہ کے اندر اور اوسجا مصرح ہوا ہے اور دعوی مسلمانونکا وہی عام ہے جسکا بیان اوپر گذرا قول اونکا مگر اب ہم اس حجت کا مختصر جواب دینگے الخ لہذا ہم بہی پادریصاحب کی دونون وجہون کا مختصر جواب دیتے ہین کہ کوئی نسخہ پرانا مقدس کتابونکا ایسا نہین کہ جسپر یقین کیا جاوے کہ زمانہ رسول اللہ صلعم سے پیشتر کا ہے اور فقط گمان پادریصاحب کا ہمارے کلام کا نہین اور اگلے قرنون مین بہی تحریف ہوگئی ہے قول اونکا اس صورت مین ایسی حجت اور بحث درمیان مین الخ مسلمانونکا دعوی تو بفضل اللہ صحیح اور پادریصاحب کی حجت اور بحث بیجا ہے پہر خود ملاحظہ فرماتے کہ بیخبر اور بے عقل کون ہے قول اونکا ہین بالیقین معلوم ہوتا ہے الخ جب تحریف کا ہونا پہلے زمانہ محمد سے

ثابت ہوگیا تو یہہ یقین حقیقۃ جہل مرکب ہے اور بس یادریصاحب کہتے ہین
خلاصہ بعضے شخصونکے اس قول پر بہی ہم متوجہ ہوکر تحقیق کرتے ہین کہ
گویا یہودیون نے مسیح کے وقت مین دشمنی کے سبب اون مقامونکو
جنمین مسیح کا اشارہ تہا پر اپنے عہد کی کتابون سے نکال ڈالا اسکا
جواب یہہ ہے کہ جسطرح محمدیونکا وہ اگلا دعوی بے دلیل تہا اسیطرح
یہہ دعوی بہی ثابت نہین ہوا بلکہ صرف ایک خیال ہے بے بنیاد کیونکہ
اگر یہودی مسیح کی خبرین اپنی مقدس کتابون سے نکالتے تو پہلے اون
آیتون کو نکالتے جو صریح اور صاف گواہی دیتی ہین کہ مسیح جسکا وعدہ
یہودیونکو دیا تہا یسوع ہے مثلاً اشعیا کی ۷ فصل کی ۱۴ آیت اور
اوسی کتاب کی تمام فصل اور دانیال کی ۹ فصل کی ۲۴ آیت سے
۲۷ تک اور موسی کی پہلی کتاب کی ۴۹ فصل کی ۹ آیت سے ۱۲ تک
اور میخا کی ۵ فصل کی ۲ آیت اور زکریا کی ۲ فصل کی ۱۰ آیت اور ۲۲ زبور کی ۱۶
و ۱۷ و ۱۹ آیت * سوا اسکے درحالیکہ خدا نے یہودیونکو تاکید کے
ساتہہ فرمایا تہا کہ اپنی کتابون مین کچہہ کمی بیشی نکرین جیسا کہ موسی کی
۵ کتاب کی ۱۲ فصل کی ۳۲ آیت مین لکہا ہے پس اس حکم کے بموجب
یہودی کتب مقدسہ کی محافظت پر ایسے متوجہ ہوئے جبن کہ اونہون نے
پر اپنے عہد کی ہر ایک کتاب کے تمام لفظ اور حرف گن گن کر جمع کئے ہین

که مبادا ایک لفظ یا ایک حرف کم و بیش ہو جاے اور اگر پرانے
عہد کی کتابونکے وے نسخے جو مسیحیون پاس موجود ہین اون نسخونسے
جو یہودیون مین رایج ہین مقابلہ کیئے جائین تو ثابت ہوتا ہے کہ بلا کم و
بیش ٹہیک ٹہیک آپسمین موافق ہین * پہر پہلے مسیحی اکثر یہودی
ہین اگر یہود کے معلم مسیح کے زمانے مین یا اوس سے پہلے پرانے
عہد کی مقدس کتابون کو تحریف کرتے تو وے البتہ اس بات سے
آگاہ ہو کر مسیحی ہونے کے بعد اوسکو ظاہر کرتے حال آنکہ مسیحیونکی
کتابون مین کچھہ خبر نہین ہے کہ یہودیون نے مقدس کتابونکی ان پیشین
گوئیون کو جو مسیح کیطرف اشارہ تہین نکال ڈالا ہو ہان مگر مسیحی
دین کے پہلے معلم فقط یہی سچا دعوی کرتے ہین کہ یہودیون نے
اون آیات کو جنہین یسوع مسیح کا اشارہ ہے نالایق اور نامناسب
طور پر تفسیر اور خلاف بیان کیا ہے کہتا ہون تمہیں قول اونکا بعضے
شخصونکی الزام سے مخدوش ہے کیونکہ بعض نہین یہہ تو قدماء مسیحیونکی
عام راے تہی کہ عبری سے بعض مواضع مین یہود نے قصداً تحریف
کی ہے اور بڑے بڑے اپنے مشایخ نے تحریف کا الزام یہودیونکو
دیا ہے اور جسٹن شہید نے تو کئی پیشین گوئیان پیش کی ہین کہ
یہودیون نے انکو مقدس کتابون سے نکال ڈالا ہے اور اسیطرح

اور مشایخ کا بھی حال ہے جیسا کہ کریز اسٹم نے کہا ہے کہ یہود نے بہت سی کتابین گم کر دین اور بعض پھاڑ ڈالین اور بعض جلا دین اور آگسٹائن نے الزام دیا کہ یہودیون نے بزرگون کی عمر کی تاریخون کو بدلا ہے پس اگر پادری صاحب کے نزدیک یہودی پاک دامن ہین تو اونکے یہہ پیشوا محرف و مفتری تھے کہ اپنی طرف سے پیشین گوئیان گھڑ کے پیش کرتے اور کہتے تھے کہ یہ مقدس کتابون مین تہین اور یہودیون نے انکو نکال ڈالا ہے ہمکو اگر ارشاد ہو تو یہودیونکو پاک دامن سمجھکر نسبت تحریف کی آپکے مقتدایون کی طرف کیا کرین قول اونکا تو پہلے اون آیتونکو نکالیئے جو صریح اور صاف گواہی دیتی ہین الخ کہتا ہون کہ اولا صریح اور صاف ہمین کسلیئے کہ اونمین سے ایک بھی ایسی صریح نہین ہے کہ بلا تکلف حضرت عیسی پر جم جاوے مثلاً اشعیا کے ساتوین باب کی ۱۴ آیت کے معنی ہین خود علماء اہل کتاب کو خلاف ہے بعض کہتے ہین کہ اس ورس مین حضرت اشعیا اپنی بی بی کی طرف اشارہ کرتے اور کہتے ہین کہ وہ لڑکا جنیگی اور وہ لڑکا اچھی طرح ہوش نہ سنبھالنے پاویگا کہ احاز کے دشمن پامال ہو جاوینگے چنانچہ اسکا حال ڈاکٹر بنسن نے بھی لکھا ہے اور یہی معنی قرین قیاس بھی ہین کیونکہ ربط کلام اسی بات کو مقتضی ہے اور ورس ۱۶ مین اسی بات کی

تصدیق کرتا ھے ورنہ اس ورس کے کچھہ معنی نہ ہونگے کیونکہ
حضرت اشعیا بادشاہ احاز کی تشفی کرتے اور کہتے ہین کہ اوس لڑکے
کے ہوتے ہی چند روز بعد اوسکے دشمن ہلاکت کو پہنچینگے پس
یہان اگر حضرت مسیح مراد لیئے جاوین تو بھلا احاز کو کیا تشفی ہوتی
کیونکہ اوسکے زمانہ سے حضرت عیسیٰ تک ساتھہ سو برس سے بھی
زیادہ فاصلہ ہے قطع نظر اس سے ورس ۸ مین اوسکے وقوع کی
میعاد ۶۵ برس کے اندر مقرر ہوئی ہے لہذا وہ سب باتین اس
مدت کے اندر ہونی چاہین نہ یہہ کہ ساتھہ آٹھہ سو برس کے بعد ہون پس
باقی رہا وہ لفظ کہ جسکے معنی کواری ترجمہ ہوئے ہین اور وہ عیسائیوں کے
زعم مین گویا بڑی قوی دلیل ہے سو اوسی لفظ کو سمیکس اور ایکویلا اور
تہیودوشن نے جوان عورت ترجمہ کیا ہے اب اس صورت مین یہہ پیشین
گوئی کسی حالت مین ایسی صریح نہین کہ بلا تکلف حضرت عیسیٰ پر
جم جاوے اور دوسری پیشین گوئی جو باب ۵۳ اشعیا مین ہے
اوسمین بھی اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ اسجگہہ حضرت اشعیا حضرت
یرمیا کے غم کا بیان کرتے ہین اور تیسری خبر دانیال کے نوین باب
کی بھی حضرت مسیح پر صادق نہین آتی کیونکہ اوس میعاد معینہ
کے اندر حضرت عیسیٰ کا ہرگز خروج نہین ہوا بالفرض اگر [illegible]

کہ دن سے یہان برس مراد ہے جیسا کہ عیسائی لوگ اب توجیہہ کرتے ہین گو حقیقت مین یہہ بہی اون لوگون کا محض ایک تحکم ہے تو بہی یہہ خبر حضرت عیسی پر نہین جمتی کیونکہ ورس ۲۵ مین اونکے آنیکی میعاد ۶۹ ہفتہ کہ جکے ۴۸۳ دن ہوتے ہین مقرر ہوی تہی پس اگر ان دونکو برس بہی قرار دین تب بہی پہلے فرمان سے کہ بادشاہ قرش نے عزرا کو دیا تہا حضرت مسیح تک اتنے برس نہین ہوتے بلکہ بخلاف اسکے ۵۳۶ برس ہوتے ہین اور یوسیفس مورخ کے نزدیک تو اوس فرمان سے حضرت عیسی تک چہہ سو برس کے قریب گذرے ہین علاوہ برین اسمین ذکر ختم نبوت کا ہے تو اس صورت مین حواریون کی نبوت یہہ کہان ثابت ہوگی لہذا عیسائی لوگون کو چاہیے کہ اس دعوی سے فارغخطی دین اور چوتہی پیشین گوئی جو عیسائیون کے زعم مین بڑی قوی دلیل ہے یعنے حضرت موسی کی پہلی کتاب کی خبر سو وہ بہی حضرت عیسی پر کئی وجہہ سے نہین جم سکتی اول یہہ کہ سپٹر یعنے ریاست کی جریب اور لاگور یعنی حاکم کے لفظ اسبات پر مقتضی ہین کہ حضرت مسیح کے آنے تک اوس قوم مین حکومت رہے حالانکہ ایسا نہین ہوا کیونکہ چہہ سو برس مسیح سے پیشتر وہ سب کی سب قوم قید ہوکر بابل کو گئی اور اسیطرح مصریون اور رومیونکی غلامی کرتی رہی اور انوگس کے وقتمین تو بڑی بلا مین مبتلا تہی

دویم یہہ کہ بالفرض اگر یہہ بہی ہم تسلیم کرلین کہ لفظ عصا اور حاکم سے
شنا لحت قوم مراد ہے جیسا اب عیسائی لاچار ہوکر تاویل کرتے ہین
تب بہی کچہہ بات نہین بنتی کیونکہ یہہ بات تو حضرت عیسیٰ کے بعد تک بہی
جاری رہی چنانچہ تاریخون سے خوب واضح ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک تک عرب مین یہود بہت ملکون پر
قابض اور خودسر اور ازاد تہے ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعد اونپر ایسی تباہی آئی کہ پہر اونمین کوئی حاکم نہین ہوا اور جہان
رہے وہان دوسری قوم کے مطیع ہوکر رہے ہین پس اس
پیشین گوئی سے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد لیئے جاوین
تو مضائقہ نہین سیوم یہہ کہ لفظ شیلوح کے معنے مین اختلاف ہے
لاطینی ولگیت مین (وہ جو بہیجا جانے کو ہے) ترجمہ ہوا ہے اور
سپٹواجنٹ مین چیزین اوسکے لیئے رکہین ہین یا وہ جسکے لیئے
وہ رکہا ہے ترجمہ کیا ہے اور سریانی مین اوسی لفظ کا وہ جسکا
وہ ہے ترجمہ ہوا ہے اور عیسائیونکا مشہور اور بڑا محقق و مفسر
لیکلرک وس لفظ کا اوسکا انجام یا موقوف ہونا ترجمہ کرتا ہے
پس اسحالتمین تو یہہ خبر حضرت عیسیٰ پر ہرگز نہین جمتی بہر حال یہہ بہی
پیشین گوئی ایسی صریح نہین ہے کہ بلا تکلف حضرت عیسیٰ پر جم جاوے

باقی رہین اور تین پیشین گوئیان کہ جنکو پادریصاحب نے صریح جانکر یہان
نقل کیا ہے سو اونکا حال ان سے بھی بد تر ہے کیونکہ میکا کی عبارت مین
وعدہ ہے کہ شخص موعود حاکم ہوگا اور حضرت عیسی حاکم نہ تھے پس اسی سبب سے
یہود حضرت عیسی کو مسیح برحق نہین جانتے کیونکہ اونکے زعم مین مسیح
دنیا مین بادشاہت اور داؤدی سلطنت کو قایم کریگا اور اونکے وقت
مین سب ۱۲ قومین بنی اسرائیل کی جمع ہو کے ایک جگہہ رہینگے یہود حواری
بھی حضرت عیسی کی نسبت اونکی زندگی بھر دنیاوی بادشاہت کا خیال
کرتے رہے ہے اور زکریا کی خبر بن بھی کوئی ایسا لفظ نہین کہ جو حضرت عیسی پر
چپے کیونکہ اوسمین اللہ تعالے خود متکلم ہے اور ۲۲ زبور مین حضرت داؤد
اپنا حال بیان کرتے اور خدا یتعالے ملکسے مناجات کرتے ہین پس اوسے
حضرت عیسی سے کیا علاقہ چنانچہ ورس ۸ اکی شرح مین اگرچہ یکمن کلنڈ الف
نے لاچار ہو کر یون لکھا کہ اتنا تو سچ ہے کہ داؤد کے دشمنون نے
اوسکا مال لوٹ لیا اور اوسکا اسباب خراب کیا اور گرین صاحب نے
بھی ورس ۱۶ اکی شرح مین کہا ہے کہ ایک معنے کر کے تو یہہ الفاظ حضرت
داؤد پر جچتے ہین لیکن حضرت عیسی پر پورے ہوئے بہر حال اسمین سے
بھی کوئی پیشین گوئی ایسی صریح نہین کہ بلا تکلف حضرت عیسی پر جم جاوے
تسپر بھی لطف یہکہ یہودیون نے بعض کو اسمین سے بھی تحریف کر ڈالا

مثلاً ۲۲ زبور کو کہ جسکا ذکر صفحہ ۱۰۷ مین گذرا ہے اور میخا کے ۵ باب کا
۲ ورس جسکا اکتیسوین فساد صفحہ ۱۴۱ مین گذرا اور دانیال کی ۹ پیشین
گوئی مین ایک رہا دیکر اوسکو ایسا بگاڑ ڈالا کہ اب ہرگز حضرت عیسیٰ پر
نہین جم سکتی چنانچہ ڈاکٹر بریٹ اوس رسالہ مین جو والٹسن کی تیسری
جلد مین ہی لکھتا ہے ثانیاً اگر صریح ہونا اونکا مان ہی لیوین تو پھر یہ کیا ضرور ہے
کہ جو بعض جا ایسی خبرین رہ گئی ہون تو کسی جا اونسے تحریف ظہور مین
نہ آئی ہو کسلیئے کہ جائز ہے کہ بعضی صریح خبرین نکالڈالی ہون جیسا جسٹن
کہتا ہے اور بعضی محض قدرت خدا سے اونکے الزام کے لیئے باوجود
اونکی ایسی بے ایمانی کے رہ گئی ہون ثالثاً بعض مواضع مین اب ہی
یقیناً آپکے متاخرین مفسرین نے لاچار ہوکر تحریف کا اقرار کیا ہے
جیسا کہ بیان اوسکا اوپر گذرا قول اونکا یہودی کتب مقدسہ کی محافظت پر
الخ کہتا ہون نہین کہ کسوقت مین اونہون نے ایسی محافظت پر توجہ کی
ہے اگر پہلے ولادت مسیح ؑ کے یا اول صدی مین کی ہوتی تو پھر کیون
اون کتابون مین خرابیان پڑتین کہ کچہہ کا کچہہ ہوگیا اونمین جسے آپ کی سند کی کتابون
مین اقرار ہوا اور مضطرب قول ہو گئے کیونکہ ایسی محافظت مین
ممکن نہ تھا کہ سب جہان کے نسخون مین غلطی ہو جاتی کہ جسکو بعض جا کاتبون کے
سر پر اور بعض جا اور ون کے سر پر تہوپی جاتی ہے اور اسیطرح الحاقی

فقرون مین یقینا معلوم ہوتا کہ فلانے وقتمین فلانے شخص نے فلانی جگہہ
مین فلانہ لفظ یا فقرہ لاحق کیا ہے حالانکہ کسیکو اسناد کی کتابون کے
مصنفون سے یہہ بات ہاتہہ نہین آئی اور یہہ بہی ممکن نہ تہا کہ ایسی محافظت
مین اصل عبارت مصنف کی کسی ایک نسخہ مین اول سے آخر تک محفوظ رہتی
حالانکہ ہار رضا صاحب اقرار کرتے ہین کہ کسی ایک نسخہ مین اول سے
آخر تک سب کی سب اصل عبارت مصنف کی محفوظ نہین رہی اور اگر
ایسی محافظت اب پچھلے زمانے مین کی ہے تو مسلم مگر کسکام کی کیونکہ
۱۴ صدی تک تو اسطرح کے باب اور ورس بہی نشان نہوے ہتے تو
حروف کیے گنے کا تو کیا ذکر ہے بلکہ حقیقت حال یہہ ہے کہ اسحاق ناتہان
یہودی نے ۱۵ صدی مین ورسونکا نشان دیا ہے چنانچہ اسکا حال
ہار رضا صاحب نے جلد دوسری کے ۱۵۶ صفحہ مین بیان کیا ہے پس
اسکے بعد بالفرض اگر محافظت ہوی ہی تو کیا ہو تو اپنا کام پہلے ہی کر چکے
تہے **قول اونکا یہہ پہلے مسیحی الخ کہتا ہون** کہ اون بیچارون نے
تو بہتیرا پکار پکار کر کہا کہ یہود نے تحریف کی ہے جیسا جسٹن اور کریسسٹم
اور اگسٹائن اور اور قدماء کا حال گذرا ہے **قول اونکا حال** انکے مسیحی علماء
کتابون مین **الخ** اونکا علم اور فضل خوب روشن کرتا یا اونکی دیانت و صداقت
کو ظاہر کرتا ہے کیلیے کہ یہودیون کی تحریف کرنیکا حال تو جسٹن اور

کریڈ اسمتھ اور آگسٹائن وغیرہ کی کتابوں مین موجود ہے اور بعض
اور متاخرین لوگون سے نقل کیا مثلاً ہارن اور جامعین تفسیر ہنری
اور اسکاٹ اور ڈاکٹر برٹ اور ممفورڈ اور وائیتیکر وغیرہ سے پس
مین پوچھتا ہون آیا پادری صاحب نے انمین سے کوئی کتاب دیکھی ہے یا نہین
صورت اول مین تو پادری صاحب کی دیانت و صداقت کا حال روشن
ہوتا ہے کہ باوجود جان بوجھ کے حق کو چھپاتے ہین اور صورت دوسری مین
افسوس کی بات ہے کہ پادری صاحب کا حال تو یہہ ہو کہ اپنی مشہور
کتابون سے بھی خبر نہین رکھتے تسپر مسلمانون سے مقابلہ آکے قرآن شریف
کی خلاف واقع تفسیر کرکے مفسرون کو الزام رکھتے ہین سبحان اللہ
ہوتا ہو نہ ہو بڑی بات ہے کس کس برتے پر پادری صاحب مسلمانونکی
دینی کتاب لکھنے پر مستعد ہوئے یہہ ہو نہ ہو اور یہہ رسالہ پادری
جاری ہے عجب زمانہ آیا کہ جسکے ہاتھہ مین قلم کاغذ ہوتا ہے
جو چاہتا ہے سو لکھتا ہے پادری صاحب کہتے ہین اور ثانیاً
حواریون نے بھی کسی جگہہ کوئی بات نہین کہی کہ یہودیون نے اپنی مقدس
کتابین تحریف کی ہون بلکہ اوسکے برعکس گواہی دی ہے کہ عہد عتیق
کی مقدس کتابین سب کی سب خدا کا کلام ہین اور اوسکے پڑھنے اور
مطالعہ کرنیکا حکم دیا ہے اسطرح پر کہ مسیح نے یوحنا کی ۵ فصل کی

۳۹ آیت مین فرمایا ہے کہ * کتابونمین ڈہونڈ ہو کیونکہ تم گمان کرتے ہو کہ
اون مین تمہارے لیے ہمیشہ کی زندگی ہے اور یے وہی ہین جو میرے لیے گواہی
دیتی ہین اور دوسرے تیموتیوس کی ۳ فصل کی ۱۶ آیت مین لکہا ہے
* کہ ساری کتاب (یعنی عہد عتیق کی ساری کتاب) الہام سے ہے
اور تعلیم اور الزام اور سدہارنے اور راستبازی مین تربیت کے واسطے
فائدہ مند ہے * اور متی کی ۵ فصل کی ۱۷ و ۱۸ آیتون مین مسیح نے یون
ہے کہا * کہ یہہ خیال مت کرو کہ مین توریت یا نبیون کی کتابین منسوخ
کرنے آیا مین منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ پوری کرنے آیا کیونکہ مین تم سے
سچ کہتا ہون کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جاے ایک نقطہ یا
ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ مٹیگا جب تک سب کچہہ پورا نہو * پہر سیا
یوحنا کی ۵ فصل کی ۴۶ و ۴۷ آیتون مین لکہا ہے اون سے فرمایا *
کہ اگر تم موسی پر ایمان لاتے تو مجہہ پر بہی ایمان لاتے اسلیے کہ اوسنے میرے حق مین لکہا ہے
لیکن جب تم اوسکے لکہے ہوسے پر ایمان نہین لاتے تو میری باتونکو کیونکر
یقین کروگے * اور متی کی ۲۲ فصل کی ۳۱ و ۳۲ آیتون مین کہا ہے
کہ مردونکے جی اوٹہنے کی بابت خدا نے جو تمہین فرمایا کیا وہ تم نے نہین
پڑہا کہ مین ابیرام کا خدا اور اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہون خدا مردونکا
نہین بلکہ زندونکا خدا ہے * پہر یوحنا کے ۱۰ باب کی ۳۵ آیت مین یہودیونکو

نسبت فرمایا* کہ اونکے پاس خدا کا کلام آیا* اور لوقا کے ۲۴ باب کی
۲۵ آیت سے ۲۷ تک اپنے شاگردون سے کہا کہ* ای نادانو اور
نبیونکی ساری باتونکے ماننے مین سست مزاجو کیا ضرور نہ تہا کہ مسیح کہہ
اونہا وسے اور اپنے جلال مین داخل ہو اور موسی اور سب نبیون کی
وسے باتین جو سب کتابون مین ہین شروع سے اونکے لئے بیان کین
*اور لوقا کے ۱۶ باب کی ۲۹ و ۳۰ آیتون مین مرقوم ہے کہ مسیح نے
ایک تمثیل مین فرمایا* کہ ابراہیم نے اُس سے (یعنے دولتمند سے)
کہا کہ اُونکے پاس موسی اور نبی ہین چاہیے کہ وسے اونکی سنین پہر فرمایا
جب سے موسی اور نبیونکی نہ سنینگے تو اگر مردون مین سے کوئی اٹہے
اوسکی نہ مانینگے کہتا ہون مین کہ مسیح اور حواریون نے تو کہین یہ بہی
نہین کہا کہ سامریون نے اپنی توریت کے نسخہ مین تحریف کی پس
چاہیے کہ پادریصاحب کے نزدیک وہ بہی غیر محرف ہو حالانکہ جمہور
علماء یہود و عیسائیہ کا اسبات پر اتفاق ہے کہ اونہون نے عیبال
کی جا گذرم بنا لیا ہے اور احکام عشرہ مین ایک حکم اپنی طرف سے
گہڑکے داخل کر دیا پس حضرت مسیح اور حواریون کا اس امر مین چاہو تو
رہنا اور یہود کو تحریف کا الزام نہ دینا عدم تحریف کی دلیل نہین ہو سکتی
قول اونکا بلکہ اوسکے برعکس گواہی دی الخ کہتا ہون مین کہ

پادریصاحب کا ان درسون سے استدلال کرنا کئی وجہ سے مخدوش ہے اولاً یہہ کہ عہد جدید کی کتابین بے سند اور غیر متواتر ہین اور اونمین الحاق ہوا ہے اور وہ محرف بہی ہوگئین لہذا اونسے سند پکڑنا محض بیجا ہے ثانیاً یہہ کہ اگر بالفرض یہہ بہی مان لیا جاوے کہ ان خاص درسونمین تحریف نہین ہوئی اور یہہ الحاقی بہی نہین ہین تب بہی انسے عہد عتیق کی سند نہین ہو سکتی کیونکہ اونمین سے ایک درس مین بہی سب کتابون کے نام ہین اور نہ اونکی تعداد نہین بتائی گئی ہیں کیونکر معلوم ہو کہ وہ کتابین جنکی طرف اون درسونمین اشارہ ہے یہی کتابین ہین جو اب عیسائیونمین مستعمل ہین اور جو شاید پادریصاحب یہہ کہین کہ یہودیون کے ہان یہی کتابین الہامی مانی جاتی تہین تو یہہ بہی غلط ہے کیونکہ حضرت عیسی کے ہمعصر یہود کتاب دانیال کو وحی سے لکہی ہوئی مانتے اور نہ دانیال کو پیغمبر جانتے تہے اور کتاب استیر بہی قدماء عیسائیہ کے نزدیک مشتبہ تہی چنانچہ ملیٹو کی قانونی کتابون کی فہرست مین بہی داخل نہین ہے اور کتاب حزقیل پر بہی سنہدرم کے علماء کا شبہہ تہا کہ قانون مین داخل کیجاوے یا نہین چنانچہ ان کتابون کا مفصل حال مقدمہ کی فصل اول مین گذرا اور یوسیفس جو بڑا مورخ مشہور ہے اور جسکی گواہی عہد عتیق کے بابت بڑی معتبر سمجہی جاتی ہے اور وہ سنہ عیسوی مین گذرا صرف اتنا ہی لکہتا ہے کہ

ہمارے یہان ہزارون کتابین نہین ہین کہ ایک دوسرےکی مخالف اور
متناقض ہون بلکہ ہمارے یہان صرف بائیس کتابین ہین اور ونمین
تمام اگلے زمانون کا حال ہے اور وے الہامی سمجھی جاتی ہین پانچ
اونمین سے موسیٰ سے آتی ہین سوا ونمین آئین اور عالم کی پیدایش
سے موسیٰ کی موت تک کا احوال ہے اور اوسکی موت سے لے بادشاہ
اردشیر تک پیمبرون نے اپنے اپنے وقت کا حال ۱۳ کتابونمین لکھا
اور باقی چار کتابین خدا کی حمد و ثنا پر شامل ہین پس اس گواہی سے اگر
یہہ تسلیم بھی کیجاوے تو صرف یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یوسیفس حضرت
موسیٰ کی پانچ کتابین تصنیف بتلاتا اور اونہین مانتا بھی ہے لیکن اس سے
یہہ نہین ثابت ہوسکتا ہے کہ وہ بھی پانچ کتابین ہین یا وہ پانچ
کتابین لفظاً لفظاً ان کتابون کی موافق نہین بلکہ اوسکی تاریخ سے
تو اسکے برخلاف معلوم ہوتا ہے جیسا کہ بزرگون کی تاریخونکے حال مین
گذرا ہے اور باقی کتابون کی نسبت تو اس گواہی سے کچھہ سند نہین
نکل سکتی کیونکہ یوسیفس کہتا ہے کہ موسیٰ کی موت سے بادشاہ
اردشیر کے زمانہ تک سب پیغمبرون نے ۱۳ کتابونمین حال لکھا
اور باقی ۴ کتابین حمد و ثنا پر شامل ہین پس سب ملکے ۱۷ ہوئین
حالانکہ اب موسیٰ کی پانچ کتابون کے سوا عہد عتیق مین ۳۴

کتابین ہین قطع نظر اس سے ایوب کی کتاب کو بعض علما حضرت موسی سے پہلے کی تصنیف بتلاتے ہین چنانچہ اسکا حال مفصلاً مقدمہ کی پہلی فصل مین بیان ہوا ہے علاوہ برین وسوقیین اور بہت کتابین ہین اونہین قدما عیسائیہ نے مانا ہی ہے مثلاً توبیاس وجوڈیتھ اور روزدم اور باروق اور اکلیزیاسٹیکس وغیرہ گواب وہ ساختہ ٹہہرے پروٹسٹنٹو نکے نزدیک واجب التسلیم نہین ہین پس ہوسکتا ہے کہ یہان وہ ہی مراد ہون لہذا فرقہ رومن کاتلک اور گریک کو اون کتابون کے قانونی ہونے کے لیئے یہہ ایک بڑی سند ہوگی قطع نظر اس سے بہت سی کتابین اب گم ہین پس کیا وجہہ کہ اون کتابون کی طرف گواہی کا اشارہ نہو کیونکہ وہ ہی یوسیفس مورخ جسکا عیسائیون کو بڑا اعتبار ہے حضرت حزقئیل کیطرف دو کتابین منسوب کرتا اور کہتا ہے کہ حزقئیل نے یروشلیم کے غارت ہونے اور صدقیا کے بابل کو نہ دیکھنے کی بات پیشین گوئی کرکے اوس ملفوظ کو یروشلم مین بھیجدیا پس اب وہ ملفوظ کہان ہے اور اسی طرح اور بہی کتابین گم ہین چنانچہ اونکا حال دوسرے مقصد کی پہلی فصل مین گذرا ہے ثالثاً یہہ کہ بالفرض اگر یہہ بہی ہم تسلیم کرلین کہ ان درسونمین انہین کتابون کی طرف اشارہ ہے تو بہی انسے عہد عتیق کی عدم تحریف کی سند نہین ہوسکتی اور یہہ گواہی ہمارے دعوی

مخالف نہین پڑسکتی کیونکہ ان ورسون سے صرف اتنا ہی ثابت
ہوگا کہ یہہ کتابین اوسوقت مین مروج اور یہودیون کے یہان واجب
التسلیم تہین چنانچہ پیلی کہ جسکی کتاب کو پادری صاحب نے بھی بڑا مستند
جان کر حل الاشکال کے صفحہ ۱۵۵ مین کتاب اسناد مین ذکر کیا ہے
اپنی کتاب کے تیسرے حصہ کے تیسرے باب مین یون لکھتا ہے کہ ہمارے
شفیع نے بلاشبہ آئین موسوی کو من جانب اللہ کہا ہے اور مین
اسبات کو مشکل سمجھتا ہون کہ اوسکا اغاز اور وجود اوسکی طرف سے ہے
ہو خصوصاً اسحال مین کہ یہودی لوگ جو مذہب مین آدمی اور اوچیرون
مثل فن لڑائی اور صلح کے تھے توحید خدا کے ساتھہ چمٹے ہوئے ہون
اور اونکے مسئلے خدا کے باب مین بہتر ہون اور اور لوگ بہت معبودون
کی قائل ہون اور بلاشبہ ہمارے شفیع نے اکثر اونکے برلینے لکھنے
والون کی نبوت کو تسلیم کیا ہے اور اس حد تک ہم عیسائیونکو جاننا
واجب ہے اور سب عہد عتیق یا ہر ہر فقرہ کی سچائی اور اصل ہونے
ہر کتاب کے اور تحقیق پر لکھنے والے سب کے لیئے دین عیسوی کو مدعا علیہ کرنا بہت
تو مین نہین کہتا لیکن بلا ضرورت تمام سلسلہ کو مشکل مین ڈالنا ہے
یہہ کتابین عام پڑہی جاتی تہین اور ہمارے شفیع کے ہمعصر یہودی مانتے
تہے اور اونسے اور اوسکے حواریون نے معہ تمام یہودیون کے اونکی

رجوع کیا ہے اور اشارہ کیا ہے اور استعمال میں لائے ہیں پر بہی
اس استعمال اور رجوع سے اور کچھہ نتیجہ سوا اسکے نہیں نکلتا کہ
جہان حضرت عیسیٰ نے کسی پیشین گوئی کے حقمین صاف کہدیا ہے
کہ من جانب اللہ ہے وہ تو الہامی ہے وگرنہ فقط اتنا ثابت ہوتا ہے
کہ اسوقت مین یہہ کتابین مشہور اور مسلم تہین اور اسصورتمین
ہماری مقدس کتابون کی یہود کی کتابون کیے سے خوب گواہی ہے
مگر اس گواہی کی خاصیت بہی سمجہنی چاہیئے کہ وہ یقیناً مختلف ہے اوس سے
جو بعض دفعہ بیان کی گئی ہے یعنی استحکام خصوص ہر معاملہ اور
رائے کا بلکہ ہر کام کی علت کا بہی مع قیاس اوس علت کے یعقوب
اپنے نامہ مین کہتا ہے تمنے ایوب کا صبر سنا ہے اور خداوند کا مطلب
دریافت کیا ہے باوجود اسکے علماء عیسائی مذہب مین ایوب کے حال
کی حقیت بلکہ وجود ایسے شخص پر بہی ہمیشہ نزاع اور گفتگو رہی ہے اور
یعقوب کی گواہی اتنی ہی خیال کی گئی ہے کہ اوس وقتمین یہہ کتاب بہی
او یہودی مانتے تہے اور بس اور پولوس اپنے دوسرے نامہ تمتہی مین
ایسی ہی مناسبت رکہتا ہے اور جس طرح یاناس اور یمبراس نے
موسی کی مخالفت کی اوسیطرح وے صدق کے مخالف ہین اور
نے نام عہد عتیق مین نہین پائے جاتے اور معلوم نہین کہ پولوس نے

انکو کسی جہوسیے ملفوظون سے لیا ہے یا باعتبار روایت کے معلوم کیا ہے لیکن کسینے یہان خیال نہین کیا کہ یوسس اسحاسند ملفوظسے لیتا ہے اگر وہ احوال لکہا ہوا تہا جسکو اوسینے نقل کیا یا وہ اپنے تئین مدعا علیہ سحابی اسشہادت کا کرتا ہے جہ جا اسکے کہ اوسینے اون سوالون کے سبب سے اپنے تئین مبتلا کیا ہو کہ اوسکی تاریخ اور رسالت اسحال کے تحقیق پر موقوف ہے یہ کہ ایا یاس اور یبیراس ہوسی کے مقابلہ مین آئے تہے یا نہین پہر کس سبب سے چاہیئے کہ اون احوالون کی تحقیق کیجاوے اور میری اس تقریر سے یہہ غرض نہین کہ اور وقت کے یہودیون کی تاریخ کے بہ نسبت تاریخ ایوب اور یانا س اور یبیراس کی بہتر گواہی نہین رکہتے بلکہ مین اور طرح پر خیال کرتا ہون اور میری مراد یہہ ہے کہ رجوع کرنا عہد جدید مین کسی فقرہ عہد عتیق پر اوس فقرہ کی صداقت ایسی مقرر نہین کر دیتا کہ اوسکے باعتبار نہ ین یا اوسکی دلیل خارجی ہین جو اوسکے اعتبار کی بنیاد ہے تحقیق کی حاجت نہو اور جہان نہین یہودیونکی تاریخ کی نسبت یہہ قاعدہ مقرر کرین کہ چاہیئے کہ ہر بات یہود کی کتابون کی سچی ہو ورنہ وے سب کتابین جہوٹی ہین کیونکہ یہہ قاعدہ کبہی دوسری کتاب کے واسطے مقرر نہین ہوا اور اس امر کا بیان اسلیئے مینے ضرور سمجہا کہ والٹیر اور اوسکے شاگردون کی

پچھلے دنون سے یہہ رسم غالب ہوگئی ہے کہ وے دین عیسوی پر
یہود کی بغل مین ہوکر حملہ کرتے ہین اور اونکے بعض اعتراض اونکے
ترجمہ کرنے اور بعض مبالغہ کرنے سے ناشی ہوئے ہین لیکن اونکے
اعتراضون کا مبنی یہی ہے کہ حضرت مسیح اور پہلے معلمونکی گواہی موسی
اور اور پیغمبرونکی رسالت پر ہر ہر بات اور ہر ہر جزء یہودیونکی تاریخ
کی تصدیق کرتی ہے اور دین عیسوی پر عہد عتیق کے ہر حال کی سچائی کی
ضمانت واجب ہے انتہی دیکھو موافق اقرار پیلی کے مسیح اور حواریونکی
گواہی اور اونکے رجوع سے یہودیون کی کتابون کی طرف اتنا ثابت
ہوتا ہے کہ جہان کسی پیشین گوئی کے حقمین صاف کہدیا ہے کہ یہہ من جانب اللہ
ہے وہ تو الہامی ہے وگرنہ یہہ سمجھا جاہیئے کہ اوس وقت مین یے کتابین
مشہور تہین اور رجوع سے کسی فقرہ کیطرف صداقت اوس فقرہ کی
یا صداقت اوسکی دلیل کی ایسی ثابت نہین ہوتی کہ اوسمین تحقیق
کی حاجت نہو جیسا کہ قول یعقوب اور پولوس کا اسپر دلالت کرتا ہے
اور پیلی سچ کہتا ہے دیکھو بائیس[۲۲] وجہ سے جنکا بیان مقدمہ کی پہلی
فصل مین گذرا ایوب کی کتاب مین اختلاف ہے اگر یعقوب کی گواہی
کافی ہوتی تو کیون اسقدر اختلاف پڑتا رابعاً یہہ کہ اگر بفرض محال
یہہ بہی ہم مان لین کہ پیلی نے یہی بہان غلط سمجہا اور پادری صاحب بہی

ٹہیک کہتے ہین تب بہی ہمارے دعوی کو اس گواہی سے کچہہ بہی نقصان
نہین پہنچ سکتا کیونکہ اسصورتمین سرف اتنا ہی ثابت ہوگا کہ حضرت
عیسیٰ کے عہد تک وہ کتابین محرف نہین ہوئی تہین اور اونمین
یہودنے تصرف نہین کیا تہا لیکن کریزاسٹم اور اگسٹائن اور
جسٹن کی گواہی کو جو آگے گذری ہے پادری صاحب کیا کرینگے جو
دعوی کرتے ہین کہ یہودنے بعد حضرت عیسیٰ کے تحریف کی ہے
اور ڈاکٹر کینی کاٹ اور بشپ الٹن جو پرانے نسخونکے نہ ملنے کی وجہ
یون بیان کرتے ہین کہ یہودیون کی کونسل نے ساتوین آٹہوین
صدی کے قبل کے لکہے ہوئے نسخونکو غلطی کا الزام لگا کر جلوا دیا
پس اس سے یہہ گمان کہ یہودیون نے ضرور تحریف کی ہے خوب مضبوط
ہوتا ہے بہرحال یہہ گواہی جسے پادری صاحب اپنے زعم مین بہت
ہی معتبر سمجہے ہوئے تہے کچہہ بہی ہمارے دعوی کے منافی نہین نکل اور
اوس سے عہد عتیق کی کتابون کی ذرا بہی سند نہین ہوتی لیکن
تعجب کی بات ہے کہ باوجود اس بیان کے پادری صاحب کچہہ
اور ہی راگ گاتے ہین ذرا سنئے وہ کیا خوب اونچ لیتے ہین یا دیکہا
لتے ہین پس ان آیتون مین مسیح نے کہلا کہلی اقرار کیا اور گواہی
دی کہ یہہ اپنے عہد کی کتابین جو اون دنون یہودیون مین مستعمل تہین

حق اور صحیح اور خدا کی طرف سے ہین اگر یہودی اونہین کچھہ دخل و تصرف
یا تحریف و تبدیل کر دیتے تو مسیح ایسے امر قبیح کو مشہور کر کے تحریف
کی ہوی آیتین سب بتا دیتا اور انہین صحیح ہی کر دیتا * اور اس بات سے
یہہ بہی نکلتا ہے کہ جب کہ بنی اسرائیل بابل مین قید ہوئے اوس وقت
بہی کتب مقدسہ تحریف و تغیر سے بچی رہی ہین کیونکہ ہرگز نہین
ہو سکتا کہ ایسا ہوا ہو اور مسیح نے اوس امر کی حقیقت بیان
نہ کر کے جہوٹہی حامی بہری ہو الحاصل کتب عہد عتیق کی صحت اور
حقیقت کے لیئے مسیح کی گواہی ایک بڑی دلیل ہے اس
صورت مین ادعاء مذکورہ کی کچھہ اصل نہین اور خوب یقین ہے کہ
یہودیون نے اپنی کتب مقدسہ کو نہ مسیح کے عہد مین تغیر و تبدیل
کیا نہ بابل مین قید ہونیکے زمانہ مین بلکہ اب تک ویسی ہی
ہین جیسی خدا کے ہان سے پیغمبرونکی معرفت اونہین ملی ہین *
کہتا ہون کہ مسیح نے تو کہین بہی کہلا کہلی گواہی نہین دی چنانچہ
اسکا بہی حال گذرا ہے قول اونکا اگر یہودی اونہین کچھہ
دخل و تصرف یا تحریف و تبدیل کرتے تو مسیح الخ کہتا ہون ثبوت
یہہ مسیح عہ نے سامریون کے اوس امر قبیح کو کہ اونہون نے
توریت مین تحریف کی تہی مشہور کر کے محرف آیتین کو نہ بتا دین

اور اونہین صحیح کیون نہ کردیا پس درحالیکہ اونہون نے ایسا
نہین کیا تو پادریصاحب کی تقریر کے موافق لازم آتا ہے کہ
توریت سامری بہی غیر محرف ہو حالانکہ یہہ بات جمہور علماء
یہود و عیسائیہ کے خلاف ہے پس ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ کا
اس امر مین خاموش رہنا کچھہ عدم تحریف کی دلیل نہین ہوسکتا

قول اونکا اور اس بات سے یہہ بہی نکلتا ہے الخ **کہتا ہون**
کہ پادریصاحب نتیجہ تو خوب نکالتے ہین لیکن افسوس یہہ ہے
کہ اون ہی کے علماء اونکو اس نتیجہ کی بابت جہٹلاتے ہین بشپ ہارسلی
جو عیسائیون مین بڑا فاضل ہے اور اوسکی کتاب بڑی مستند
سمجہی جاتی ہے تیسری جلد کے ۲۸۵ صفحہ مین یون کہتا ہے
یہہ بات یقینا بہت درست ہے کہ عبرانی متن بخت نصر کے
ہیکل کو غارت کرنے کے بعد بلکہ شاید کچھہ زمانہ پیشتر سے
بہی اون نقلون مین جو لوگون کے پاس تہین بہت بری تحریف
کی حالتمین تہا اسلیئے کہ اوسکا یہہ حال عزرا کی تصحیح کے بعد
کبہی ہوا ہو انتہی پس جسحال مین یہہ بات ثابت ہو گئی کہ وہ نسخے
جو لوگون کے پاس تہے سو محرف تہے اور اصل نسخہ بخت نصر کے
وقت مین غارت ہو گیا چنانچہ بشپ ہارسلی ہی اوسی صفحہ مین

لکھتا ہے کہ اصل نسخہ کھویا گیا اور ملنر کی کتاب کی عبارت بھی
نقل ہو چکی ہے کہ علماء کا اسبات پر اتفاق ہے کہ اصل نسخہ
بخت نصر کے وقت مین غارت ہوا اور عزرا کا صحیح کیا ہوا نسخہ
انتی یوکس کے وقت مین ضایع ہوا تو اب بالبداہت یہہ بات ظاہر
ہوی کہ جتنے نسخے باقی رہے ہین سو سب کے سب محرف ہین
اسی لیئے ہارن صاحب کہتا ہے کہ اب کسی نسخہ مین مصنف
کی سب عبارت نہین ہے بلکہ سب جہان کے نسخون مین پہیل
رہی ہے قول اونکا کیونکہ ہرگز نہین ہوسکتا الخ کہتا ہون مین
کہ مسیح نے نوکہین بھی اون کتابون کی یہہ حامی نہین بہری ہے
کہ وہ غیر محرف ہین بلکہ بعض ورسون کے مضمون سے تو یہودیون
کی بے ایمانی خوب ظاہر ہوتی ہے چنانچہ ورس ۲۶ و ۲۷ باب ۵ یوحنا
در ورس ۲۹ و ۳۱ باب ۱۶ لوقا وغیرہا ان یہہ بات مسلم ہے کہ ان
کتابون مین کہ جنکا عیسائیون نے عہد جدید نام رکھا ہے یہہ نہین
بیان ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے یہودیون کو تحریف کی بابت الزام دیا
لیکن حضرت عیسیٰ کے اس امر مین خاموش رہنے سے یہہ نہین لازم
آتا ہے کہ وہ کتابین محرف نہین ہین کیونکہ اسی طرح تین سامری
توریت کے لیئے بھی یہی بات لازم آویگی کسلیئے کہ حضرت عیسیٰ نے تو اوسکے

حقیقین بہی سامریہ عورت کے سامنے خاموش رہیے حالانکہ ایسے
ذکر کا وہان پر بڑا موقع تہا کیونکہ اوس سامری عورت نے اوسی
پہاڑ گذرم کے حقیقین کہ جسکی بابت سامریون پر تحریف کا الزام
دیا جاتا ہے یون کہا تہا (ورس ۲۰ باب ۴ یوحنا) ہمارے باپ
دادون نے اس پہاڑ پر سجدہ کیا اور تم کہتے ہو کہ وہ مقام
جہان چاہئے کہ لوگ سجدہ کرین یروشلم مین ہے لیکن اسکے جواب
مین حضرت مسیح نے الزام تحریف کا نہ دیکے صرف اتنا ہی
کہا ورس ۲۱ یسوع نے اوسے کہا ای عورت میری بات کو
سچ جان کہ وقت آتا ہے کہ تم نہ تو اس پہاڑ مین اور نہ یروشلم
مین باپ کو سجدہ کروگے پس اس سے صاف معلوم ہوتا ہے
کہ اس امر مین حضرت مسیح کو خاموشی منظور تہی لہذا سامریہ
عورت کی بات پر قدح نہ کی اور اوسے یہ نہ کہا کہ تم لوگون نے تحریف
کی ہے اور حق وہی ہے جو یہود کہتے ہین تو اب بخوبی ظاہر ہوا کہ
حضرت مسیح کا خاموش رہنا اور یہود کو تحریف کا الزام نہ دینا
عدم تحریف کی دلیل نہین بن سکتا لہذا پادری صاحب کا اس بات سے
عدم تحریف کے لیئے استدلال کرنا اور نتیجہ نکالنا سب پوچ ٹہرا
مخفی نرہے کہ اب آگے پادری صاحب نے کتاب استفسار پر چند اعتراضات

کر کے اپنی دانست مین مصنف استفسار کے نقض کو مرتفع
کیا ہے اور اس خیال محال مین کئی ایک صفحہ اپنی کتاب کے
سیاہ کیئے اور اپنی اوقات ضایع کی ہے سو ہر چند وہ اعتراضات
قابل التفات تو نہ تھے اور نہ یہہ دل چاہتا تھا کہ ایسی لغوبات کے
جواب مین مصروف ہو کر اپنی تضیع اوقات کرون لیکن اس بحث سے
کہ اس رسالہ مین میزان الحق کی ساری فصل کا جو تحریف کے
باب مین ہے جواب لکھا گیا ہے مناسب معلوم ہوا کہ کچھہ اون
باتونکا اجمالی جواب لکھدون کیونکہ ان سب باتونکا تفصیلی جواب
صاحب استبشار نے لکھا ہے اور عنقریب پادریصاحب کی
نظر سے گذریگا پادریصاحب کہتے ہین پوشیدہ نرہے کہ کتاب
استفسار کے مصنف نے بڑی جد و جہد کی ہے تا کہ خواہ نخواہ کتب
عہد عتیق و جدید کا تحریف ہونا ثابت کرے اور جتنے اعتراض کہ
اس بات پر بعبارت طول و طویل اپنی کتاب مین اوسنے پیش کیے
ہین اون سب کا خلاصہ بارہ دلیل ہین ۲۷ ہم صفحہ سے ۴۸ ہم تک ہے
مگر تعجب یہہ ہے کہ ان بارہ دلیلون مین جنہین مصنف نے نہایت
معتبر مانا اور جابجا اون پر رجوع کیا ہے صرف ایک ہی دلیل بجا
اور مطلب کے موافق و مناسب ہے باقی کوئی دلیل کتب مقدسہ کی

تحریف سے علاقہ نہین رکہتی جہ جا کہ مثبت تحریف ہو اِس تفصیل سے کہ
پہلی اور دوسری اور تیسری اور پانچوین دلیل مین تو وہی ایک
اعتراض پیش کیا ہے یعنے بیبل نری کلام اللہ نہین ہے بلکہ اوسمین
اورونکا کلام بہی جابجا داخل ہے اور ساتوین اور اٹہوین اور نوین
اور دسوین دلیل مین پہر اسی مطلب کا ذکر کیا ہے صرف اتنا فرق ہے
کہ توریت و انجیل کی بعضی آیتونکو خلاف بیان کرکے اپنے مطلب کے
موافق بنا لیا پس یہ آٹہہ دلیلین صرف اسی ایک بات پر رجوع
کرتی ہین کہ بیبل مین غیرونکا کلام ملکر اوسمین خرابیان ہوگئی ہین اور
بہت جگہہ یہہ بہی کہا ہے کہ یہ خرابیان ابتدا سے بلکہ اون کتابونکی
تالیف کے وقت سے پڑی ہین جیسا کہ ۴۲۰ و ۴۳۰ و ۴۵۳ و
۴۵۹ وغیرہ صفحون مین اسی قسم کی باتین لکہی ہین سو بالفرض
اگر مصنف کا دعوی درست بہی ہو تب بہی اس سے یہہ ثابت
نہوگا کہ کتب مقدسہ مین تحریف واقع ہوئی بلکہ یہہ پایا جائیگا کہ
وے کتب کلام الہی نہین ہین مگر شخص محمدی توریت و انجیل کے
کلام اللہ ہونے سے منکر نہین ہو سکتا ہے اور تحریف صرف
اوس وقت ثابت ہوگی جب معتبر دلیلون سے مدلل و مبین
ہو جاے کہ اب کی کتابین اگلی کتابونکے موافق مطابق نہین ہین حالانکہ

اس بات کے اثبات مین اون دلیلون کے درمیان ایک حرف
بھی نہین ہے امر واقعی تو یون ہے کہ کتب مقدسہ ہر وقت
ایسی ہی نہین جیسی اب ہین اور مصنف نے بھی انجان اس
بات کی گواہی دی ہے چنانچہ اوسنے مواقع مذکورہ مین اقرار
کیا ہے کہ وہی خرابیان جنکو اوسنے دلیل تحریف بنایا ہے
ابتدا سے اور تالیف کے وقت سے ہوئی ہین لیکن وے کتابین
اگر ابتدا سے ایسی ہی نہین جیسی اب ہین تو ظاہر ہے کہ تحریف و
تبدیل نہین ہوئین اور یہہ کہنا کہ ابتدا سے کلام غیر داخل ہوا ہے
تو یہہ وہی بات ہے کہ توریت و انجیل کلام اللہ نہین حال آنکہ
محمدی اتنا نہین کہہ سکتے * کہتا ہون صاحب استفسار کی
سب دلیلین بجا ہین اور پادری صاحب کا یہہ کہنا کہ اونمین سے صرف ایک
دلیل مطلب کے موافق و مناسب ہے اور باقی دلیلون کو تحریف سے
کچھہ علاقہ نہین سراسر لغو و بیجا کیونکہ تحریف عام ہے خواہ قصداً
ہو وے خواہ بسبب عدم تواتر کے سہو کاتبان وغیرہ سے
وقوع مین آوے القصہ کسیطرح ہو ما بہ المقصود یہہ ہے کہ اوس
کتاب مین کسی غیر کی عبارت داخل ہو جاوے اور صاحب استفسار
بھی یہی مطلب ہے۔ اس صورت مین جلیسے تعجب ہے کہ پادری صاحب

پہر کیونکر کہتے ہین کہ اون دلیلونکو تحریف سے کچہہ علاقہ نہین قولِ اونکا سو بالفرض الخ ہرگز درست نہین ہے کیونکہ یہہ قاعدہ کلیہ ٹہر رہا ہے کہ جب کوئی کتاب کسی مصنف کی تصنیف ثابت ہو اور پہر اوسمین ایسے جملے پائے جاوین جو اسکی تصنیف سے نہ معلوم ہووین خواہ باعتبار ابتداؤ زمانے کے ہون خواہ بنظر محاورہ کے تو ان جملونکو بیشک الحاقی جانینگے اور یہہ سمجہینگے کہ یہہ جملے کسی نے پیچہے سے ملائے ہین نہ یہہ کہ کل کتاب کو ان جملون کے باعث رد کر کے یہہ بات کہہ دین کہ یہہ ساری کتاب اصل مصنف کی تصنیف نہین ہے چنانچہ ہارن صاحب پہلی جلد کے صفحہ ۶۸ مین لکہتا ہے کہ محققین اور قاعدہ دانون نے کہا ہے کہ الیڈ اور اڈیسی مین چند مصرع الحاقی ہین کسی نے اون کتابون کو ہومر کی تصنیف ہونے سے انکار نہین کیا اور لارڈنر جلد دوم کے صفحہ ۶۷ مین اگناشیس کے خطون کے جہوٹے نسخے کے حال مین لکہتا ہے کہ جو عبارتین اگناشیس کے ٹہیک زمانے کے مناسب نہ معلوم ہون تو اس بات سے کہ اون سارے خطونکو رد کر دین یہہ بات معقول ہے کہ اون فقرات کو الحاقی جانین اور اسیطرح یوسیفس کی تاریخ کو بہی اوسکی تصنیف ہونے سے کوئی شخص انکار نہین کرتا گو اسمین بہی

الحاق ہوا ہے مثلاً وہ جملہ جسمین حضرت عیسیٰ کا ذکر ہے بیشک
الحاقی مانا گیا ہے جیسا کہ لارڈنر نے خوب محکم دلیلون سے ثابت
کیا ہے اور علی ہذا القیاس قدماء کی تصنیفات سے بہی کوئی منکر
نہین ہے گو اون لوگون کی کتابین بہی الحاق سے خالی نہین ہین
پس جب یہہ بات ثابت ہوئی کہ کوئی کتاب الحاق ہونے کے باعث
مصنف کی تصنیف سے خارج نہین ہو جاتی بلکہ یہہ بات سمجہی
جاتی ہے کہ اوس کتاب مین تحریف ہوئی ہے لہذا صاحب
استفسار کی آٹہون دلیلین بجا ہین اور پادری صاحب کا جواب
سراسر بیجا لیکن اگر پادری صاحب کے نزدیک یہہ بات نادرست ہے
اور انکے نزدیک یہی بجا ہے کہ الحاق ہوجانے کے باعث کتاب
مصنف کی تصنیف نہین رہتی تو ہمارا کیا نقصان ہے پادری صاحب
بہت سے قدماء کے کلام سے ہاتہہ دہو وین اور اونہون نے
بہت ہی بیجا کیا جو اگناشش کے کلام سے سند پکڑی کیونکہ
اسکے خطون مین تو یقینی الحاق ہوا ہے جیسا کہ لارڈنر اور پیلی
کی کتاب مین مفصل لکہا ہے علی ہذا القیاس کتب عہد عتیق اور عہد جدید
سے بہی دست بردار ہون کیونکہ اونکے الحاق مین کسیطرح کا شک
و شبہہ باقی نہین ہے چنانچہ پہلے اور دوسرے اور تیسرے مقصد مین

اسکا ثبوت کیا گیا ہے قول اونکا مگر محض محمدی توریت و انجیل کے
کلام اللہ ہونے مین الخ نادانستگی یا محض مغالطہ دہی کی راہ سے
ہے کیونکہ محمدی تو اون توریت و انجیل کے قایل ہین جو حضرت
موسی اور حضرت عیسی علی نبینا و علیہما السلام کے اوپر نازل ہوئی
تہین نہ اس مجموعہ عہد عتیق اور عہد جدید کے جسمین بہت سی
ایسی کتابین ہین جنکے مصنفون کا بہی ٹہکانا نہین قول اونکا
تحریف صرف اوسوقت ثابت ہوگی الخ کہتا ہون ہرگاہ
الحاق ثابت ہو گیا تو ثبوت تحریف کے لئے اب اور کسی دلیل
کی حاجت باقی نہین کیونکہ اگلے نسخونکا ایکے نسخون سے فرق ثابت
ہوگیا یا دیکہنے سے ہوئی ہی دلیل ہن کہا ہے کہ انجیل کی روایتون مین اختلاف ہے
اور کیا روی دلیل ہین کہا ہے کہ بیبل کے ترجمے جو مختلف بولیون مین ہین
مطابق نہین ہین لیکن اس سے یہی ثابت نہین ہوتا کہ کتب مقدسہ مین تحریف
و تبدیل ہوئی ہے اگر انجیل کی روایتون مین فی الحقیقت اختلاف معنوی نکلتا
تو اس سے یہہ ثابت ہوتا کہ انجیل حق اور خدا کی طرف سے نہین ہے نہ یہہ کہ تحریف
ہوئی اور اون اختلافون سے جو ترجمون مین واقع ہوئے ہین صرف مترجمین کا
سہو معلوم ہوگا نہ یہہ کہ کتب مقدسہ کے اصل نسخون مین اختلاف پڑ گیا ہو
تحریف جیسا کہ مذکور ہوا صرف اسی حالت مین ثابت ہوگی کہ اصل نسخ یونانی و

عبرانی ہے کے درمیان اختلاف معنوی ہوا اور بارہوین دلیل مین مصنف نے محمد صلے کے
قول کو تحریف کی دلیل بنایا ہے لیکن اونکے نزدیک محمدؐ کا قول دلیل
نہوگا جبتک کہ اوسکی رسالت معتبر اور صحیح دلیلون سے ثابت نہوگی پس یہ
دلیل بہی بیجا اور بے مطلب ہے * کہتا ہون مین کہ پادری صاحب کا جواب جب
درست ہوتا کہ صرف ترجمون ہی مین نقصان پایا جاتا حال آنکہ یہ بات نہین ہے
بلکہ اصل یونانی و عبرانی نسخے باہم مختلف ہین چنانچہ ڈاکٹر مل صاحب نے
عہد جدید کے چند نسخے مقابلہ کرنے سے تیس ہزار اختلاف عبارت کے
نشان دیئے اور ڈاکٹر گریس باخ نے ڈیڑہ لاکہہ جیسا انکا مفصل حال
اسی فصل مین گذر چکا ہے پس اب پادری صاحب کو چاہیئے کہ اپنے قول کے
موافق تحریف کا اقبال کرین کیونکہ اصل عبرانی اور یونانی نسخونکا باہم مختلف
ہونا اظہر من الشمس ہے چنانچہ پادری صاحب نے بہی نسخ متعددہ مین تیس ہزار
اختلاف عبارت کے کہ جسے وہ سہو کاتب سے تعبیر کرتے ہین مجمع عام
مین سب کے سامنے قبول کر لئے بلکہ اوسکے بعد خط مورخہ ۱۸ اپریل مین بہی
بصراحت ایسا کچہہ لکہا ہے کہ تحریف خوب طرح ثابت ہو گئی صاحبو ذرا انصاف
سے ملاحظہ کردین اوس عبارت کو نقل کردیتا ہون وہ یہہ ہے پہر لو تعا
تحریف کے جواب مین ہماری بات یہہ تہی کہ تحریف و تبدیل از سہو کاتبان وغیرہ
نکتون اور حروف اور لفظونمین اور بعض آیتونمین بہی ہوا ہے اور یہہ کہ ہمارے

علماء نے قدیم نسخوں سے تیس ہزار غلطیاں اسطرح کی نکالیں ہیں انتہی اور پہر خط مورخہ ۱۴ اگست مین لکھتے ہین ہان مین ویریوس ریڈنگ یعنی کاتبونکے سہو کا مقر ہوا انتہی اور بشپ مارسلی جلد سیوم کے صفحہ ۲۸۱ و ۲۸۲ مین کتاب ہوشیع کے باب مین یون لکھتا ہے مگر آرچ بشپ نیوکم مقر ہے کہ محرف عبارتون سے جو متن مطبوعہ کو خراب کیئے ہوئے ہین بڑی مشکلات واقع ہوتی ہین گو بشپ مارسلی آرچ بشپ نیوکم کے اس قول پر اعتراض کرتا ہے لیکن پہر خود ہی یون لکہتا ہو یہہ کہ پاک متن نے تحریف پائی یہہ بات تو بلا شبہہ ہے اور اختلاف نسخون سے برظاہر ہے اسلیئے کہ مختلف عبارتونمین صرف ایک ہی درست ہوسکتی ہے اور یہہ بات بہی غالب ملکہ مین کہتا ہون کہ عنقریب یقین کے ہے یہہ کہ خراب عبارتیں بعض دفعہ چہپے ہوئے متن مین راہ پا گئی ہین مگر یہہ کہ ہوشیع کی کتاب مین عہد عتیق کی اور کتابون سے زیادہ تحریفات ہین مجہے اسکی کوئی دلیل نظر نہین آتی اور مین اس بات کا انکار کرتا ہون کہ کسی جگہہ اتنی بہت تحریفات ہین یا وہ ایسی ہین کہ اوس کتاب کی عبارت کے مبہم ہونیکا سبب ہوئی ہون انتہی پس اب پادریصاحب کو عدم تحریف کے دعوی کے لیئے کونسی دلیل باقی رہی کیونکہ جس آٹہ مین وہ چہپتے تہے وہ آٹہ تو اب باقی نہی لیکن باوجود اسکے پادریصاحب اور نہی کہتے ہین شاید پادریصاحب

کو اوسوقت یہہ خیال ہوگا کہ ہماری کتابوں سے کب سیکو خبر ہوگئی جو ہمین اوسکے سامنے اقبال کرنا پڑیگا پس اس گھمنڈ مین پایا در یصاحب نے ہیز باقی رہی چھٹی دلیل سو ایک وہی مطلب کے موافق اور مطابق ہے اور وہ یہہ ہے کہ سرکبس ہارونی نے جو مسیحی معلمون مین سے تہا اور جسنے پوپ اُربانوس نامی کے زمانہ مین بیبل کے عربی ترجمہ کو صحیح کیا دیباچہ مین کہا ہے کہ کاتبون کے سہو سے کتب مقدسہ کے اصل نسخ عبرانی و یونانی مین ایک تہوڑا سا خلل پڑگیا ہے چنانچہ معلم مذکور کا قول کتاب استفسار کے ۳۰۷ صفحہ مین نقل ہوا ہے * کہ من سہو الکاتبین فی اصل العبرانی و الیونانی نقص یسیر او غلط صغیر الخ * یعنی کاتبونکے سہو سے اصل کتاب عبرانی و یونانی مین تہوڑا سا نقصان و غلطیان تہوڑی سی ہین * اب اگرچہ مصنف مذکور نے مبالغہ کی راہ سے ہر ہر خلل کو بہت سا بیان کیا اور کج فہمی سے اوسکو فساد و تحریف کی دلیل بنایا اور ۱۰۷ صفحہ مین کہا ہے کہ ہرگاہ حمایت کرنیوالا اوس کتاب کا تہوڑے سے نقصان اور فساد کا اقرار کرتا ہے تو واقع مین نہ معلوم کتنا تہا جسکو وہ تہوڑا لکھتا ہے مگر اس سے بہی تحریف و تبدیل ثابت نہوگی کیونکہ ہر عارف و منصف کو معلوم و یقین ہے کہ کاتبونکے سہو سے کتاب کی تحریف و تبدیل

ثابت نہین ہوتی سہو کاتب قرآن کے نسخون مین پایا جاتا ہے لیکن
اس سبب سے کوئی یہہ نہ کہیگا کہ قرآن تحریف پا گیا پوشیدہ رہے
کہ اس زمانہ کے مسیحی معلمون نے ہزار طرح سے محنت کر کے
قریب و بعید سے کتب مقدسہ کے سارے پرانے نسخے جو اب تک
موجود رہتے آئے جمع کر کے بڑی دقت سے مقابلہ کیا تا کہ معلوم
ہو جائے کہ کاتبون کے سہو سے کتب مقدسہ کے مضمون و مطلب
مین خلل پہنچا ہے کہ نہین سو اس مقابلہ سے ظاہر و ثابت ہو گیا کہ اگر
تیرہ سو چودہ سو برس کے عرصہ مین جو حواریون کے عہد سے کتب مقدسہ کے
چھپنے وقت تک منقضی ہوا کاتبونکا سہو از قسم تبدیل اعراب و حروف
کے اور بعضی جگہہ الفاظ کا بھی مقدم و موخر ہو جانا بہت سا وقوع
مین آیا پھر سب نسخے مطالب و مضمون مین موافق و مطابق ہین
چنانچہ جمیع روایات و احکام و تعلیمات و نصایح مین مطابق و
یکسان ہین پس اس تحقیقات سے بھی ثابت ہوا کہ نئے اور پرانے
عہد کی کتب مقدسہ نے کسی وقت تحریف و تبدیل نہین پائی اب تک
وہی ہین جو قدیم سے ہین اور ظاہر ہے کہ کتاب کی تحریف صرف
اسوقت ثابت ہوتی ہے کہ اوس کتاب کے معتبر اور مشہور
نسخون مین اختلاف پایا جائے چنانچہ قدیم نسخے کچھہ اور ہون اور نئے

مروج نسخے کچہہ اور جیسا کہ بالفرض اگر کوئی کہے کہ درصورتیکہ قرآن
مین سہو کاتب پایا جاتا ہے اور بعض اعراب و حروف و الفاظ
کی قراءت مین اختلاف ہے مثلاً سورۂ یوسف کے اوائل مین
یرتع ویلعب کی جگہہ لفظ مرتع و ملعب پایا گیا اور ایسے ہی
سورۃ الحج کے وسط مین بعض قرآن مین صواف کی جگہہ لفظ
صوافن واقع ہے اور سورۃ الفرقان کے وسط مین لفظ بشرا
کی جگہہ نشرا ہے اور سورۂ قاف کے آخر بعض قرآنمین توعدون
کی جگہہ یوعدون پایا جاتا ہے اور سورہ تکویر کے آخر بعض قرآنمین
بضنین کی جگہہ بظنین ملتا ہے خلاصہ قرآن کے دو نسخون مع
تفسیر کے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا کہ سورۂ یوسف سے سورۂ
تکویر تک ۳۳ لفظ مین جنمین حروف کا ایسا ہی اختلاف پڑگیا ہے
جیسا مذکور ہوا اور شک نہین اگر قرآن کے سو دو سو نسخے دیار قریبہ
و بعیدہ سے جمع کرکے اول سے آخر تک مقابلہ کیئے جاوین تو کاتبوں کی
صدہا غلطیان نکلینگی ماوراے اون مشہور اختلافون کے جو اعراب
مین ہین پس اگر کوئی کہے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مین تحریف
و تبدیل ہوئی ہے تو کیا محمدی کہینگے کہ درحالیکہ باوجود اختلاف
مذکورہ کے سب قرآن احکام و مطالب مین باہم موافق و مطابق ہین

تو تیہراایہہ اعتراض بیجا دبے بنیاد ہے بس جبتک کہ محمدی لوگ ایک
ایسا قدیم و معتبر نسخہ جو روایات و احکام اور نصایح وغیرہ مین
اونکی مروج کتب مقدسہ کے ماوراے ہو پیش نکرین مسیحیونکا جواب
بہی اونکے سارے اعتراضون پر جو وے بائبل کی تحریف کی بابت
کرتے ہین وہی اونکا ساجواب ہوگا * اور اگر کوئی شخص تعصب
کی راہ سے ویسا کہے جیسا مصنف استفسار نے ۴۴۹ و ۴۵۹
وغیرہ صفحونمین کہا ہے کہ محال ہے کہ مسیحیونمین ایسی کتاب اور ایسے
قدیم نسخے جنکا ذکر ہوا ابتک موجود ہون تو ایسی بات کا یہہ جواب
ہے کہ فرنگستان مین جا کر مذکورہ کتب خانونکی سیر کرے تا اون
کتابونکو اپنی آنکہون دیکہہ لیوے اور اگر ضروری علم اور بولیان سیکہہ لیوے
تو اون کتبخانونمین وے کتابین بہی اوسے ملینگی جنمین وے
اسناد بیان ہوئی ہین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ وے قدیم کتابین
اوسی اگلے زمانے مین لکہی گئی ہین اور اگر یہہ بات اوسے منظور
نہو تو واقف کارونکی بات ملنے اور بیجا گفتگو نہ کرے * کہتا ہے
سبحان اللہ پادریصاحب نے کیا چہوٹا نقصان سمجہہ لیا ہے اگر یہہ
نقصان تہوڑا ہی سا ہے تو بڑے نقصان کا خدا حافظ مقام
غور ہے کہ تین سو پچپن نسخونمین جو بورپ کے نسخے بنانے سے قریب
۳۵۵

سو ہی سکیے ہونگے ڈیڑہ لاکہہ اختلاف عبارت کے نکلیے جو بتقسیم مساوی
فی نسخہ ڈیڑہ ہزار ہوتے ہین اونمین سیے ایک کو بہی مصنف کی
اصل عبارت بالیقین قرار نہین دیے سکتے چنانچہ اسکا
مفصل حال آگے گذرا ہے پس کیا پادریصاحب کو ذرا بہی حیا و شرم
نہین ہے جو صاحب استفسار پر کہ اوسکا قیاس بہت ہی حق اور بجا
طعن و تشنیع کرتے ہین قول اونکا مگر اس سیے ہی تحریف و تبدیل
ثابت ہو گئی الخ کہتا ہون پادریصاحب کیا سمجہتے ہین جو ایسی لغو
باتین کہیے جاتے ہین ہان اگر تحریف کا مدار صرف سہو کاتب ہی پر
قرار دیا جاتا تو البتہ یہہ بات کہنے کی گنجایش تہی سہو کاتب تو اسکو
کہتے ہین کہ کوئی شخص الف لکہنے کا ارادہ رکہتا تہا سہواً ب لکہہ گیا
یا ل لکہنا چاہتا تہا سہو سیے م لکہہ گیا اور علی ہذا القیاس سو ایسے
سہو کاتب قابل اصلاح ہین اور ممکن ہیے کہ درست ہو جاوین
بشرطیکہ اصل عبارت مصنف کی کسی نسخہ مین محفوظ پاکیکو
یقیناً معلوم ویاد ہو پر وہ ویریوس ریڈنگ جسکو پادریصاحب سہو
کاتب کہتے ہین اور جسکی تعریف بار بار آچکی ہیے کہ یہہ وہ عبارتین ہین
جنمین نہین معلوم ہو سکتا کہ انمین سیے مصنف کی عبارت کونسی ہیے
اور بنائی ہوئی کونسی البتہ انکا صحیح ہونا محال ہیے علاوہ اسکیے

یہہ اختلافات صرف کاتبون کے سہو سے وقوع مین نہین آئے بلکہ قصداً بدعتیون اور دیندارون نے بہی بہت سا تصرف کیا ہے جیسا کہ ہارن صاحب نے دوسری جلد کے آٹہوین باب مین ویریوس ریڈنگ کے بیان مین لکہا ہے کہ اونکے وقوع کے چار سبب ہین

اول سبب غفلت اور سہو کاتب اور یہہ کئی وجہہ سے ہو سکتا ہے

پہلی وجہہ یہہ کہ لکہانے والے نے خود کچہہ کا کچہہ بتلایا یا لکہنے والے نے بتلانے والے کی بات نہ سمجہکر کچہہ کا کچہہ لکہدیا دوسری وجہہ یہہ عبرانی اور یونانی حروف باہم مشابہہ ہین پس ایک کی عیوض سہواً دوسرا لکہا گیا تیسری وجہہ یہہ کہ کاتب نے اعراب کو لکیر سمجہا یا لکیر کو جسپر لکہتا تہا اسکو حرف کا جزو جانا یا اصل مطلب نہ سمجہکر عبارت بنادی اور یون غلطی کی چوتہی وجہہ یہہ کہ کاتب کہین سے کہین لکہہ گیا اور جب مطلع ہوا تو نچاہا کہ جہان سے چہوڑ دیا تہا پہر وہین سے لکہنا شروع کیا اور جو عبارت کہ لکہہ چکا تہا اوسکو بہی رہنے دیا یا پانچوین وجہہ یہہ کہ کاتب نے کچہہ چہوڑ دیا اور بعد کچہہ لکہنے کے خیال آیا تو اوس چہوٹی ہوئی عبارت کو لکہہ لیا پس اس صورت مین ایک جگہہ کی عبارت دوسری جگہہ چلی گئی چہٹی وجہہ یہہ ہے کہ کاتب کی نظر چوک کر ایک سطر سے دوسری سطر پر جا پڑتی

بس کچھ عبارت رہگئی **ساتوین وجہہ** یہہ کہ کاتب نے الفاظ مخفف اور کوتاہ کو کچھہ کا کچھہ سمجھکر پورا لفظ لکھدیا اور اسیطرح غلطی ہوئی **آٹھوین وجہہ** یہہ کہ جہالت یا غفلت کاتبون کی ویریوس ریدنگ کے وقوع کا بڑا منشا و منبع ہوئی ہے کہ اونہون نے حاشیہ یا تفسیر کو جزو متن سمجھکر داخل کرلیا **دوسرا سبب غلطی کا** نقصان خود نسخہ کا جس سے نقل کی گئی اور وہ بہی کئی طور پر ہوتا ہے **اولاً** یہہ کہ حرکات اور شوشہ حروف کے اوڑ گئے اور محو ہوگئے **ثانیاً** وہی حرکات اور شوشے جو صفحہ کے دوسری طرف تھے پہوٹ کر اس صفحہ کے حروف کے ساتھہ ایسے مل گئے کہ انکا جزو سمجھے گئے **ثالثاً** یہہ کہ کوئی فقرہ کسی نسخہ مین چہوٹ گیا اور کاتب نے اسکو حاشیہ مین سے نشان لکھدیا سو اس سبب دوسرے لکھنے والیکو غلطی ہوئی اور معلوم نہ ہوا کہ اوس عبارت حاشیہ کو کہان داخل کرے **تیسرا سبب** اختلاف کا خیالی تصحیح اور اصلاح ہے اور یہہ بہی کئی صورت پر ہوئی **اول** یہہ کہ کاتب نے کسی عبارت کو جو حقیقت مین ناقص نہ تہی ناقص سمجھا یا مطلب کے سمجھنے مین غلطی کی یا خیال کیا کہ اوس عبارت مین قاعدہ کی غلطی ہے حالانکہ وہ خود غلطی پر تہا یا وہ قاعدہ کی غلطی جسکو وہ صحیح کرتا ہے حقیقت مین مصنف ہی سے واقع ہوئی

[illegible]

دوم بعض محقق کاتبون نے صرف قاعدہ کی غلطی درست نہین
کی بلکہ عبارت غیر فصیح کو فصیح کیا یا فضول لفظون یا الفاظ مترادف کو
جنکا فرق اونکو نہ معلوم ہوا حذف کر ڈالا اور اوڑا دیا سیوم
سب سے زیادہ صورت یہہ ہوئی ہے کہ مقابل فقرون کو یکسان کیا
اور اسطرحکا تصرف انجیلونمین خصوصًا ہوا اور پولوس کے نامون مین
اسلیے سبب اکثر الحاق ہوا تا کہ عہد عتیق سے جو انبے اونسے دیئے
ہین سپٹواجنٹ کے موافق ہون چہارم بعض محققین نے عہد جدید کو
ولگیٹ (یعنے لاطینی) ترجمہ کے موافق بنادیا چوتھا سبب
اختلاف عبارت کا قصدًا تحریف ہے جو کسی نے اپنے مطلب کیلیے
کی ہووے عام اس سے کہ تحریف کرنیوالا دیندار ہو یا بدعتی اور
قدیم بدعتیونمین مارسیون سے زیادہ کسی پر تحریف کا الزام نہین دیا
گیا ہے اور نہ کوئی ایسے حرکت ناشایستہ کے سبب اوس سے زیادہ
ملامت کا مستحق تھا سو اسلیے یہہ ہی تحقیق بات ہے کہ بعض
تحریفات قصدی اون لوگون سے کی ہین جو دیندار کہلاتے تھے اور بعد
اونکے وہی تحریفات ترجیح دیجاتی تہین تا کہ مسئلہ مقبولہ کی تائید ہو
یا جو کچھہ اعتراض اوسپر وارد ہوتا ہوا اوٹھہ جاوے انتہی ملخصًا مخفی
نرہے کہ ہارن صاحب نے ہیرپوس ہیڈمنگ کے واقع ہونے سے سرجان کے

ساتھہ بہت سی مثالین بطور نمونے کے لکھی ہین مگر اون سب کا بیان
موجب تطویل سمجھکر یہان چھوڑ دیا گیا ہے پر کئی نمونے جو پادری صاحب نے
خاف صاحب کی کتاب سے دینداروں کے تحریف کرنے کی بابت
ذکر کئے ہین نقل کیے جاتے ہین مثلاً ورس ۴۳ و ۴۴ باب ۲۲ لوقا جسکا
ذکر اوپر ہو چکا اور ورس ۱۸ باب ۱ متی مین یہہ الفاظ قبل اسکے
کہ وے ہم بستر ہوون اور ورس ۲۵ مین لفظ اوسکا پہلوٹا بیٹا
بعض نسخون مین قصداً چھوڑے گئے ہین تا کہ حضرت مریم کی ہمیشہ کی دوشیزگی
پر شبہہ نہ پڑے اور ورس ۵ باب ۱۵ نامہ اول کرنتھیون مین بجائے
بارہ گیارہ بنائے گئے ہین تا کہ پولوس پر جھوٹ کا الزام عاید ہونے
پاوے کیونکہ یہودا اسکریوطی مر چکا تھا اور ورس ۳۲ باب ۱۳ مرقس
مین کچھہ لفظ چھوڑ دیئے گئے اور بعض مرشدون نے بھی اون الفاظ
کو رد کیا ہے کیونکہ انکو یہہ خیال تھا کہ وہ لفظ ایرین فرقہ کے مؤید تھے
اور ورس ۳۵ باب ۱ لوقا مین کچھہ لفظ سریانی اور فارسی و عربی
اور اتھیوپک اور آور ترجمون کے نسخون مین اور بہت سے مرشدون کی
۱۵ لون مین فرقہ یوٹیکینس کے مقابلہ مین بڑہا دیئے گئے کیونکہ وہ فرقہ حضرت
عیسی کے وصفون کے ساتھہ متصف ہونے کا منکر تھا پس ناظرین
انصاف کرین کہ عبارت مرقومہ بالا کی رو سے کوئی دقیقہ تحریف کے بیچ مین

باقی رہا یا نہین ظاہر و آشکار ہے کہ تحریف کی جتنی صورتین وہم و قیاس مین گذرتی ہین ہمارے صاحب نے سب کا بیان کر دیا اور سب طرح کی مثالین بتلا کے یہہ دکہایا کہ سب صورتون سے کتب مقدسہ مین تحریف واقع ہوئی ہے یس اس صورتین کہ دینداروں اور بدعتیون سے قصدًا تحریف کی اور کاتبون کے وہم سے یہی وقوع مین آئی یعنی کبہی تو حاشیہ کی عبارت متن مین داخل ہو گئی اور کبہی متن کی عبارت خارج کر دی گئی کبہی محققین نے عبارت کو قاعدہ کے خلاف سمجہکر کچہہ کا کچہہ بنا دیا اور کبہی عبارت غیر فصیح کو فصیح کیا کبہی دینداروں نے اپنے مطلب کے موافق تحریف کی اور کبہی بدعتیون نے حسب دلخواہ اپنے کتاب کو بگاڑا تو بہلا اب کونسی صورت تحریف کی باقی ہے اگر پادری صاحب وقوع تحریف کی اور کوئی صورت جانتے ہون تو ذکر کرین نہین تو ایسی لغو باتین کہہ کر کیون لوگونکو اپنے اوپر ہنسواتے ہین ذرا تو دلمین سوچین اور خدا کا خوف کے خیال کرین کہ وہ کس وجہہ اور کونسی دلیل سے دینداروں

و بدعتیون کی قصدی تحریف و محققین کی قیاسی اصلاح اور کاتبون کے وہمی تصرف کو سہو کاتب مین داخل کر کے کہتے ہین کہ سہو کاتب سے تحریف ثابت نہو گی بہلا یہہ کیا انصاف کی بات ہے

معلوم ہوا کہ پادریصاحب نامنصف ہی کوئی ہوگا اور جو اسنے ہی پادریصاحب الصادری باتونکو جنکا ذکر ہوا سہو کاتب کہینگے تو بھی ہمارا کچھ نقصان نہین ہے کیونکہ اس صورت مین ہمارے اور پادریصاحب کے درمیان صرف نزاع لفظی باقی رہیگی یعنے جسے ہم تحریف کہتے ہین اوسکا پادریصاحب سہو کاتب نام رکھتے ہین گو مقصود دونون کا ایک ہی ہے لیکن ایسی ایسی بڑی خرابیونکو تھوڑا سا خلل قرار دیکر صاحب استفسار پر درشت کلامی کرنی پادریصاحب کی حرکت بیجا ہے اور بس قول اوسکا سہو کاتب تو قرآن کے نسخون مین بھی پایا جاتا ہے الخ خدا جانے پادریصاحب کو کچھ خوف خدا بھی ہے یا نہین جو ایسی باتین کہنے پر آمادہ ہوگئے ہین نہین معلوم پادریصاحب کا یہ کہنا ملو انکی کی راہ سے ہے یا محض مغالطہ دہی کے لیئے ایسا کہتے ہین اگر نادانستہ ایسا کہتے ہین تو تو معذور ہین پر دلکو یقین تو نہین آتا کہ پادریصاحب آدمی ایسی ایسی ادنی سی باتون سے جنکو لڑکے جانتے ہین ناواقف محض ہون اور اگر مغالطہ دہی کے لیئے ایسا کہتے ہین تو خدا اونکو سمجھاویے اور سیدہی راہ پر لگاوے بھلا صاحبو ذرا سوچو تو سہی کہ قرآن مین ایسے سہو کاتب کا واقع ہونا کب ممکن ہے کیونکہ قرآن شریف کے الفاظ تو کیا بلکہ حروف اور حرکات بھی بتواتر منقول ہوتے چلے آتے

علاوہ اسکے وہ کتابین جنمین قرآن شریف کی آیات اور حروف اور حرکات اور سکنات وغیرہ کا حال مذکور ہو اوہ کتابین بہی عن عن متواتر راویون کے ذریعہ اس زمانہ تلک چلی آئی ہین ان سب باتون کے سوا نبیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے آج تک لاکہون آدمی ہر زمانہ مین حافظ ہوتے آئے ہین اور قرآن شریف سینہ بسینہ ایک سے دوسرے کے پاس منتقل ہوتا رہا پس اب اگر کوئی کاتب کسی نسخہ مین بالفرض کچہہ غلطی کرے تو اوسکی تصحیح کیسی آسان ہے اور ہم اوسے یقیناً صحیح کرسکتے ہین بخلاف کتب مقدسہ کے کہ اونکی کسی طرح تصحیح ممکن نہین کیونکہ نہ اونکا تواتر منقول ہے اور نہ اہل کتاب کبہی حافظ ہوئے تو پہلا اصول تو مین قرآن شریف مین ویریوس ریڈنگ کے واقع ہونیکی کب گنجایش ہے اگر پادری صاحب ایک جگہہ بہی ویریوس ریڈنگ یعنی ایسے اختلاف عبارت کو جسمین شبہہ ہووے کہ اوسمین کونسی عبارت اصل ہے اور کونسی بنائی ہوئی بتلادین جیسا ہمنے کتب مقدسہ کی نسبت دعوی کرکے ثابت کر دیا تو اونکا دعوی البتہ درست اور بجا ہے پر یہہ بات ہرگز ممکن نہین لیکن منہ ہے ایسا کہنا اور لغو بات بکنا پادری صاحب ہی کی دیانت داری ہے قول اونکا پوشیدہ نرہے کہ اس زمانہ کے مسیحی معلمون نے الخ کہتا ہون مین سبحان اللہ پادری صاحب کیا سچے ہین انکو شرم بہی نہین آتی کہان چار پانچ

سطرونمین صریحاً کئی مغالطے دیئے اور جہوٹ بولے ہین اول یہہ
کہ پادری صاحب کہتے ہین کہ سارے بڑا اپنے نسخے جو اب تک موجود
رہتے آسنے جمع کرکے بڑی دقت سے مقابلہ کیا حال آنکہ یہہ صریح
جہوٹہہ ہے کیونکہ ہزارون نسخے اب بہی ایسے ہین کہ انکا آج تک کسینے
مقابلہ نہین کیا چنانچہ اسکا حال صفحہ چارسو اکتالیس مین گذرا دوسرے یہہ کہ
پادری صاحب کہتے ہین کہ کاتبونکا سہو از قسم تبدیل اعراب اور حروف کے
اور بعضی جگہہ الفاظ کا مقدم و موخر ہوجانا بہت سا وقوعمین آیا اور یہہ
صریح مغالطہ ہے اور پادری صاحب نے عمداً امر حقکو مخفی رکہا ہے
کیونکہ نہ صرف الفاظ مین تقدیم و تاخیر ہوئی بلکہ بہت سی آیتونمین
تحریف واقع ہوئی ہے چنانچہ خود پادری صاحب نے بہی خط مرقومہ ۱۱ اگست ۱۸۵۴
مین صرف عہد جدید مین بندرہ آیتین مشتبہہ بتلائی ہین تیسرے
یہہ کہ پادری صاحب کہتے ہین یہہ سب نسخے مطالب مضمون مین موافق و
مطابق ہین چنانچہ جمیع روایات و احکام و تعلیمات و نصایح مین مطابق
اور یکسان ہین اور یہہ بہی دروغ فاش ہے کیونکہ نسخونمین بہتیرے
احکام اور روایتون مین فرق ہے چنانچہ اسکا حال صفحہ ۴۲۵ مین بیان ہوا
قول اونکا جیسا کہ بالفرض اگر کوئی کہے الخ اسجگہہ پادری صاحب نے
دو ہمالا کیونکو کارفرمایا ہے ایک یہہ کہ اختلاف قراءت کو کاتبونکی

غلطیون کے ساتہہ ملا کر لکہا ہے دوسرے یہہ کہ قرآن شریف
مین کتب مقدسہ کی طرح ویریوس ریڈنگ کے واقع ہونیکا خیال کیا ہے
حال آنکہ ساتون قرائتین خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر منقول [illegible]
ہین جیسا کہ آگے بدغعات ذکر ہو چکا قول اونکا جب تک کہ محمدی
لوگ الخ کہتا ہون مین کہ محمدیون پر یہہ بات واجب و لازم نہین ہے
کہ وے کوئی ایسا نسخہ پیش کرین جیسا پادری صاحب مانگتے ہین کیونکہ
جب وے الزاماً اور تحقیقاً ثابت کر چکے کہ یہہ مجموعہ عہد عتیق اور عہد
جدید کا بعینہ وہ توریت و انجیل نہین ہے جو حضرت موسیٰ اور حضرت
عیسیٰ پر نازل ہوئی تہین کسلیے کہ اونمین کلام غیر الہامی بہی ملا ہوا ہے
بلکہ مجموعہ عہد جدید کا تو غیر الہامی ہونا ثابت ہو چکا اور وے خود عیسائی
علماء کے اقوال سے سند لا کر ثابت کر چکے کہ اگلے نسخون اور اب کے
نسخون مین باہم فرق بین ہے تو اس صورت مین پادری صاحب پر
واجب و لازم ہے کہ یہہ بات ثابت کرین کہ یہی مجموعہ عہد عتیق اور
عہد جدید کا حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ پر نازل ہوا تہا اور سوا اسکے
کوئی نسخہ پیش کر کے مقابلہ کرین اور دکہلاوین کہ اوسمین اور اب کے نسخون مین کچہہ فرق نہین ہے
نہ یہہ کہ اولٹے محمدیون سے ایسی کتاب مانگتے ہین قول اونکا
اگر کوئی شخص تعصب کی راہ سے الخ پادری صاحب کو صاحب استفسار کا

قول کیون ایسا ناگوار گذرتا ہے یہہ بات کچہہ بیجا ہے مصنف استفسار
ہی سنے نہین کہی بلکہ علماء عیسائی اون قدیمی نسخونکو کوئی تو ساتوین
اور کوئی نوین صدی کا بتلاتا ہے جیسا آگے مفصلاً مذکور ہو چکا
پہر اگر مصنف استفسار نے ایسا کہا تو کیا غضب ہو گیا یاد رہے صاحب
کہتے ہین وہ جو مصنف موصوف نے کتب عہد عتیق کی خرابیونکی بابت بارہ
دلیل کے ضمن مین اور اپنی کتاب کے اور مقامون مین بہی کہا اور ادعا کیا
سو اس قسم کے سارے اعتراضونکے لیے مسیح کی گواہی ایک کافی جواب ہے
جو کتب عہد عتیق کے حق و صحیح ہونیکی بابت انجیل مین مندرج ہے
جیسا اوپر بیان ہو چکا بس درحالیکہ مسیح نے توریت کی صحت و حقیقت پر
گواہی دی ہے تو ظاہر و ثابت ہو گیا کہ ویسے خرابیان جو مصنف موصوف
نے ذکر کی ہین توریت مین نہین پائی جاتین بلکہ محض اوسکے فہم مین ہین اور
بس ایسا کہ اوسنے آیات کو یا تو قصداً یا سہواً خلاف تفسیر بیان
کیا ہے اور اسیطرح مصنف نے انجیل کی اون آیتونکو بہی جنہین
اپنی دلیل بنایا خلاف تعبیر و تفسیر کیا ہے چنانچہ کتاب حل الاشکال
مین کہ کتاب استفسار کا جواب ہے بتفصیل مسطور و مذکور ہے اب
اس جگہہ اتنی ہی بات پر کفایت کرینگے کہ انجیل کی آیتون اور روایتون
مین اختلاف معنوی نہین ہے جیسا کہ کتاب مذکور مین مفصل لکہا گیا

اور انجیل و توریت مین کسی جگہہ نہین کہا کہ توریت مین یا انجیل مین تغیر و تبدیل یا دخل و تصرف کیا ہے بلکہ صرف یہہ کہا ہے کہ یہود و نصاری کے جہوٹے معلمون نے توریت و انجیل کی تعلیم مین دخل و تصرف کیے اونکے احکام و تعلیم کو خلاف بیان کیا اور بعضی دفعہ فریب کی راہ سے الہام و نبوت کا بہی دعوی کیا لہذا ان آیتون سے بہی مصنف کا مطلب حاصل نہین ہوتا * کہتا ہون مین مسیح نے تو کہین بہی عہد عتیق کے غیر محرف ہونے کی گواہی نہین دی اور نہ وہ ورس جو پادری صاحب نے اوپر نقل کیئے ہین عہد عتیق کی کتابون کی عدم تحریف کی سند ہوسکتے ہین جیسا کہ ہم وہان ثابت کرچکے ہین قول اونکا اب اسجگہہ الخ یہہ پادری صاحب کا دعوی بلا دلیل ہے جیسا کہ تیسرے مقصد کی تیسری فصل مین مدلل و مبین ہوا قول اونکا اور انجیل اور توریت مین الخ الحمد للہ کہ یہان پادری صاحب تحریف معنوی کا تو اقبال کرتے ہین رہی تحریف لفظی سو وہ اول تو اونہین ورسون سے جو صاحب استفسار نے نقل کیئے ہین ثابت ہے علاوہ اسکے ہم بوجوہ و دلائل کافی اونکو ثابت کرچکے پس بار بار تکرار کی حاجت نہین پادری صاحب کہتے ہین اور وہ جو مصنف نے انجیل کے ترجمون کو اپنے مطالب کے لیئے دلیل ٹہرا کر کہا ہے کہ درحالیکہ یہہ ترجمے باہم متفق نہین تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اصل نسخون مین بہی اختلاف واقع

صفحہ ۵۰۵ سطر ۸

ہوا ہے سو اسکا جواب یہہ ہے کہ اولاً ظاہر ہے کہ ترجموں میں تھوڑا
بہت فرق ہوگا کیونکہ ایک مترجم نے دوسرے سے بہتر ترجمہ کیا ہوگا
جیساکہ قرآن کے فارسی اور اردو ترجموں میں بھی فرق ہے اگرچہ قرآن
کے ترجمے صرف تحت اللفظ ہیں مگر باوجود اس فرق کے بہر ہوا اور
بیبل کا اصل مطلب سب ترجموں میں وہی ہے ثانیاً اگر بالفرض کسی
مترجم نے خلاف ترجمہ کیا ہو تو اس سے اصل کو کیا نقصان ہوگا دیکھو اگر
محمدی علما میں سے کوئی قرآن کا ترجمہ کرے یا قرآن کے دو ترجموں میں
اختلاف ظاہری واقع ہو اور سمجھ میں سے کوئی کہے کہ اس بات سے
قرآن میں تحریف ثابت ہوتی ہے تو کیا محمدی نہ کہینگے کہ جبکہ اصل
عربی نسخے سب مطابق ہیں تو تیرا اعتراض محض بیجا اور تعصب ہے اور جب
تک تو اصل زبان نہ سیکھے ترجمے کے باب میں کچھ مت بول لیکن یہی
جواب ہمارا جواب ہے الحاصل یہہ دعوی ہے مصنف کے مطلب کو مفید ہوگا کہتا
ہو میں یادریصاحب کا یہہ جواب اسوقت بجا ٹھہرتا کہ صرف ترجموں ہی
میں اختلاف پایا جاتا حال آنکہ اصل عبرانی اور یونانی نسخوں میں فرق ہے
جیسا اوپر ثابت ہو چکا علاوہ اسکے بڑے غضب کی بات ہے کہ پادری
لوگ انہیں لغو ترجموں کو کلام الہی قرار دیکر جابجا بانٹتے پھرتے ہیں اور
انکو کچھہ شرم نہیں آتی کہ ہر ترجمے کے عنوان پر لکھدیا کرتے ہیں کہ اصل عبری

ترجمہ کیا گیا پادری صاحب کہتے ہین اور نبی کے حق مین ہمارا اعتقاد یہہ ہے
کہ نبی وحواری اگرچہ اور امور مین قابل سہو ونسیان ہوتے ہین لیکن پیغام
کی تبلیغ وتحریر مین معصوم ہین اس جہت سے انبیا وحواریونکا لکھا
سہو ونسیان سے مبرا ہے اگر انکی کتاب مین کسیکو کہین اختلاف
یا محال عقل معلوم ہے تو یہہ اوسکی عقل وفہم کے نقص کی دلیل ہے نہ کلام کے نقص کی کیونکہ عقل تو
کتاب کی محکوم ہے حاکم نہین ہے اور پرانے اور نئے عہد کی سب کتابین
ازراہ الہام انبیا وحواریونکی معرفت لکھی گئی ہین انجیل کے ان
تین باب کے سوا یعنی مرقس اور لوقا اور اعمال کی کتاب جو مرقس اور
لوقا حواریونکے شاگردونکی معرفت بموجب حکم وامداد پطرس وپولس
حواری کے مرقوم ہوئی ہین اور اس سبب سے یہ بہی کتب الہامی ہین
اور اگرچہ پرانے عہد کی بعضی کتاب کے لکھنے والے کا نام معلوم نہین ہے
لیکن مسیح کی گواہی سے اور اون دلائل سے بہی جو کتب اسناد مین
لکہی ہین معلوم و یقین ہوتا ہے کہ وے کتب بہی الہام کی راہ سے
اگلے نبیون مین سے کسی کے وسیلہ سے لکہی گئی ہین اور حق وصحیح ہین
جاننا چاہیئے کہ سب نبیونکا نام بہی نہین لکہا گیا چہ جائیکہ سب کا کام
اور احوال بیان ہوا ہو* اور انبیا وحواریون نے بعض قول کو قال اللہ
کے تحت مین داخل کیا ہے اور بعض کو غائب کے صیغہ سے لکہا ہے اور بعض وحی

قول کیون ایسا ناگوار گذرتا ہے یہہ بات کچہہ بیجا ہے مصنف استفسار
ہی سنے نہین کہی بلکہ علماء عیسائی اون قدیمی نسخونکو کوئی تو ساتوین
اور کوئی نوسوین صدی کا بتلاتا ہے جیسا آگے مفصلاً مذکور ہو چکا
پہر اگر مصنف استفسار نے ایسا کہا تو کیا غضب ہوگیا پادری صاحب
کہتے ہین وہ جو مصنف موصوف نے کتب عہد عتیق کی خرابیونکی بابت بطور
دلیل کے ضمن مین اور اپنی کتاب کے اور مقامون مین بہی کہا اور ادعا کیا ہے
سو اس قسم کے سارے اعتراضونکیلیے مسیح کی گواہی ایک کافی جواب ہے
جو کتب عہد عتیق کے حق و صحیح ہونیکی بابت انجیل مین مندرج ہے
جیسا اوپر بیان ہو چکا پس درحالیکہ مسیح نے توریت کی صحت و حقیقت پر
گواہی دی ہے تو ظاہر و ثابت ہوگیا کہ وے خرابیان جو مصنف موصوف
نے ذکر کی ہین توریت مین نہین پائی جاتین بلکہ محض اوسکے فہم مین ہین اور
بس ایسا کہ اوسنے آیات کو یا تو قصداً یا سہواً اخلاف تفسیر بیان
کیا ہے اور اسیطرح مصنف نے انجیل کی اون آیتونکو بہی جنہین
اپنی دلیل بنایا خلاف تعبیر و تفسیر کیا ہے چنانچہ کتاب حل الاشکال
مین کہ کتاب استفسار کا جواب ہے بتفصیل مسطور و مذکور ہے اب
اس جگہہ اتنی ہی بات پر کفایت کرینگے کہ انجیل کی آیتون اور روایتون
مین اختلاف معنوی نہین ہے جیسا کہ کتاب مذکور مین مفصل لکہا گیا

کہ اکہارن اور سعوزن طہر اور ڈاتہہ اور شلز اور بشوڈر وغیرہ کا یہہ عقیدہ ہے
کہ موسی ع کی پانچون کتابین الہام سے نہین لکہی گئین چنانچہ بارنصاحب نے
جلد دوسری کے صفحہ ۹۸ اور ۱۱۸ مین بہی اسکا ذکر کیا ہے
سو جب حضرت موسی کی کتابون کی نسبت علماء مسیحیہ کا یہہ اعتقاد ہے
تو اور باقی کتابونکا کیا ذکر کیا جائے کہ اونمین سے اکثرون کے مصنفون
اور زمانہ تصنیف کا بہی ٹہکانا نہین باقی رہا یہہ دعوی کہ حضرت مسیح نے
عہد عتیق کی کتابون کی صداقت کی نسبت گواہی دی ہے سو اسکا
ذکر صفحہ ۵۴۴ مین آچکا ہے پادری صاحب کہتے ہین اور اگر تو سوال کرے
کہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ محمد اور اوسکے تابعدار ایسے جہوٹہے دعوی مین
پڑے ہون کہ گویا پرانے اور نئے عہد کی مقدس کتابین منسوخ و
تحریف ہو گئی ہین اور ایسے دعوی کا سبب کیا ہو گا تو اسکا جواب یہہ ہے
کہ ایسا دعوی کرنا اونکو ضرور تہا کیونکہ اگر نہ کرتے تو البتہ محمد کی باتون سے
صاف خلاف ظاہر ہوتا اس لیئے کہ وہ ایک طرف سے اقرار کرتا تہا کہ پرانے
اور نئے عہد کی کتابین خدا کی جانب سے ہین اور دوسری طرف سے
اون کتابونکی تعلیمات کے برخلاف بیان کرتا پس اس صورت مین
تدبیر صرف اسی مین ٹہری کہ یہہ دعوی درمیان مین لا دے کہ نئے اور
پرانے عہد کی کتابین تحریف اور قرآن کے ظاہر ہونے سے منسوخ

ہو گئی ہین اور یہی سبب ہے کہ وے کتابین قرآن سے موافقت نہین رکہتین تا کہ اس طریق سے اپنے تئین ظاہری خلاف سے چہوڑا دیے اور اپنے کلام کو حق ٹہرا دیے اور اس دعوی کو قوت دینا محمد اور اوسکے تابعدارونکو اتنا مشکل نہ تہا کیونکہ عرب کے بت پرست مسیحیون اور یہودیونکی کتابون سے بیخبر تہے اور ہرچند کہ شروع مین جیسا کہ قرآن سے بہی ثابت ہوتا ہے مسیحی اور یہودی محمد کی دعوت کے جواب مین بہت گفتگو کرتے تہے لیکن جب کہ بہت سے لوگ اوسکے مطیع ہو گئے اور بزور شمشیر قوت پائی ہر کسیکو مقابلہ مین گفتگو کی طاقت نرہی پس محمد کا دعوی مشہور و منتشر ہو گیا مگر ظاہر ہے کہ حقیقت کا ثابت کرنا مار اور زور سے نہین ہو سکتا * کہتا ہو نمین پادریصاحب نے اسمقام پر ملحدانہ گفتگو کی ہے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ یہان اسی قسم کی تقریر سے اوسکا جواب دیا جاوے مثلاً اگر کوئی سوال کرے کہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ پولوس اور اوسکے تابعدار ایسے جہوٹے دعوی مین پڑے ہون کہ گویا عہد عتیق کی کتابین پرانی اور نکمی ہو گئی ہین سو ایسے دعوی کا سبب کیا ہو گا تو اوسکا جواب یہ ہے کہ ایسا دعوی کرنا اونکو ضرور تہا کیونکہ اگر نہ کرتے تو پولوس کی باتون سے خلاف ظاہر ہوتا کیونکہ وہ ایکطرف سے اقرار کرتا تہا کہ سب کتاب الہام سے ہے

اور دوسری طرف سے ان کتابوں کی تعلیمات کے خلاف بیان کرتا
تھا پس اس صورت میں تدبیر صرف اسمین ٹہری کہ یہہ دعوی میدان
مین لا دیوے کہ پرانے عہد کی کتابین منسوخ اور نکمی ہین اور انمین نجات
نہین کیونکہ اگر انمین نجات ہوتی تو دوسرے کی کیا حاجت تھی تاکہ
اس طریق سے اپنے تئین ظاہری خلاف سے چھوڑا دیوے اور اپنے
کلام کو حق ٹہرا دیوے اور ایسا ہی کچہہ حضرت عیسی کی نسبت بہی کہنے
والا کہہ سکتا ہے پس اب پادریصاحب جو کچہہ اس تقریر کا جواب دینگے وہی
ہمارا جواب ہوگا اور یہہ جو پادریصاحب کہتے ہین کہ اسلام بزور شمشیر پہیلا ہے
سو اوسکا جواب یہہ ہے کہ بالاتفاق یہہ بات ثابت ہے کہ جہاد کا حکم
ہجرت کے بعد یعنے نبوت سے تیرہ چودہ برس کے بعد ہوا ہے اور اس
عرصہ مین ہزارون آدمی مسلمان ہو چکے تھے چنانچہ سیل صاحب نے
بہی لکہا ہے کہ مدینہ مین قبل ہجرت کے کوئی گہر باقی ہوگا جسمین کوئی
مسلمان نہوا اور پہر دوسری جگہہ لکہتا ہے کہ یہہ بات محض تہمت ہے
جو کہتے ہین کہ اسلام صرف تلوار ہی کے زور سے پہیلا کیونکہ بہت سے
بلاد ایسے تہے جہان تلوار کا نام بہی نہین لیا گیا اور اسلام پہیل گیا
اور اگر پادریصاحب کو کچہہ جہاد کی نسبت کلام ہو دے تو حضرت
موسی اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد کا معاملہ فلسطینیون سے بہی

اور قنعانی وغیرہ کے ساتھہ ہوا ہے اوسکو دیکھین اور خدا سے ڈر کر
ایسی لغو باتین نہ کرین جیسا ہم ازالۃ الاوہام مین یہہ سب حال لکھہ
چکے ہین اور صاحب استفسار نے ابہی لکھا ہے یاد ریصاحب کہتے ہین
غرض کہ اس باب کے مطالب جنکا ذکر محمدیونکے دعوی کے جواب مین ہو چکا
اگر ہم مختصر طور پر یہہ اونکو بیان کرین تو انہین دلیلون سے صاف ثابت و
ظاہر ہے کہ محمدیونکے دعوے بالکل بے اصل و بے بنیاد ہین بلکہ یقین
کلی ہے کہ پرانے اور نئے عہد کی کتابین نہ محمد کے وقت مین نہ اوسکے پہلے
نہ پیچھے یعنے کسی وقت مین نہ تحریف و تبدیل اور نہ کبہی منسوخ ہوئین
اور نہ ہونگی کیونکہ آسمان و زمین ٹل جاوینگے پر خدا کا کلام نہین ٹلیگا پس وہ
محمدی شخص جو حقیقت کا طالب ہے اِن مقدس کتابون مین خدا کا غیر
منسوخ اور غیر محرف کلام پائیگا جسکے حکم و امر سارے لوگون سے
اور خود اُسسے بہیت رکہتے ہین ہان صاف دل محمدی شخص کو لازم ہے
کہ اس الہامی کلام کی تعلیمین حاصل کرنے مین کوشش کرے نہین تو
جو شخص خدا کے کلام جاننے اور اوسکے حکمون پر عمل کرنے مین سستی
اور غفلت کریگا خدا کے غضب مین پڑیگا اس لیئے ہم نے صاف دل
محمدیونکی رہنمائی کو دوسرے باب کے لکھنے پر توجہ کی اوسمین انجیل او
پرانے عہد کی عمدہ تعلیمونکو مختصر طور پر بیان کرکے ثبوت پہنچا وینگے کہ

مقدس کتابین اون شرطونکو جنہین ہمنے الہام الہی کی پہچان کے واسطے
شروع رسالہ مین لکھا ہے پورا کرتی اور آدمی کی روح کی خواہش
و تقاضا حاصل کرکے اوسے حقیقی نیکبختی کو پہنچاتی ہین چنانچہ ان باتوسے
ہر طرح معلوم و ثابت ہوتا ہے کہ انجیل اور پرانے عہد کی کتابین
خدا کا کلام ہین * کہتا ہون مین کہ مسلمانونکا دعوی تو ہرگز بے اصل
نہین البتہ پادری صاحب کا یہہ کہنا کہ اونکا دعوی بے اصل ہے محض
اور بے اصل ہے چنانچہ ناظرین پر یہہ بات بخوبی واضح و آشکار ہو جاویگی

قول اونکا یعنی کسی وقت مین نہ تحریف و تبدیل نہ کبھی منسوخ
ہوئین الخ مخدوش ہے کیونکہ تحریف ہونا تو یقینی ہے جیسا اس کتاب مین
ثابت و بیان ہوا رہی احکام کی منسوخیت سو اسکا حال یہی پادری صاحب
ذرا سن لین کہ توریت کے احکام دین عیسوی مین بہتیرے منسوخ
ہوگئے مثلاً یوم السبت کہ جسکی عزت کا حکم اور ماننے کی تاکید عہد عتیق
کی کتابون مین جا بجا لکھی ہے جیسا درس ۳ باب ۲ کتاب پیدایش مین
یون مرقوم ہے اور خدا نے ساتوین دن کو مبارک کیا اور مقدس
ٹھرایا اسلیئے کہ خدا نے اوس دن اپنے سب کام سے جو کیا او بنایا
تھا ارام پایا پھر خروج کے ۲۰ باب کے ۱۰ درس مین یون حکم دیا گیا ہے
لیکن ساتوان دن خدا اپنے خداوند کا ہے اوسمین کوئی کچہ کام کرے

نہ تو تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی نہ تیرا خدمت کرنیوالا نہ تیری خدمت کرنیوالی
نہ تیرے مواشی نہ تیرا مسافر جو تیرے دروازہ کے اندر ہے اسلیئے
کہ خداوند نے چھہ دن میں آسمان و زمین دریا اور سب جو کچھہ کہ اونمین ہے
بنایئے اور ساتوین دن ارام لیا اسواسطے خداوند نے یوم السبت کو
مبارک کیا اور اوسے مقدس ٹھہرایا اور پہر اوسی خروج کے ۳۱ باب کے
۱۳ ورس مین یون مرقوم ہے تو اسرائیل کو امر کر اور اونکو کہہ کہ تم میرے
سبت کو مانو اسلیئے کہ یہہ میرے اور تمہارے درمیان تمہارے قرنون
مین نشانی ہے ۱۶ پس بنی اسرائیل سبت کو مانین اور اوسے
پشت در پشت عہد ابدی جانکے اوسمین ثبات کرین اور پہر
استثنا کے باب ۵ کے ورس ۱۵ مین اسکی تاکید کی گئی ہے یاد کر یہہ
کہ تو مصر کی زمین مین غلام تہا اور خداوند تیرا خدا نے اپنے زور اور تہہ
اور بالا دستی تجھکو وہان سے نکال لایا اسلیئے خداوند تیرے خدا نے
تجھکو فرمایا کہ سبت کے دن کی محافظت کر اور خروج کے ۱۶ باب کے
۲۹ و ۳۰ ورس مین یون حکم دیا گیا دیکھہ ازبسکہ خداوند نے
تمکو سبت دیا اسلیئے وہ تمہین چھٹے دن دو دن کی روٹیان دیتا ہے
ہر ایک تم سے اپنی جگہہ گوشہ گیر رہے ساتوین دن کسیکو رخصت نہ دیوے
کہ اپنی جگہہ سے باہر جاوے چنانچہ لوگون نے ساتوین دن اسایش کی

اوخروج کے ۳۱ باب کے ۱۴ ورس مین اس روزکے نہ ماننے والون کی
سزا کی نسبت یون حکم ہوا ہے ۱۴ پس تم سبت کو مانو اسلیئے کہ وہ تمہارے
لیئے مقدس ہے جو کوئی اسکو پاک نہ جانے وہ مارڈالا جاوے جو اوسمین
کچہہ کام کرے وہ اپنی قوم سے کٹ جاوے اور ۳۵ باب کے ۲ ورس
مین یون حکم ہے چہہ دن تک کاروبار کیا جاوے اور ساتوان دن تمہارے لیئے
روز مقدس خداوند کی راحت کا سبت ہوگا جو کوئی اوسمین کام کریگا مارڈالا
جاویگا چنانچہ یہہ حکم یعنی قتل کرنے کی سزا جو سبت کے نہ ماننے والون
کے لیئے تجویز ہوئی تہی اُس زمانہ مین جاری بہی ہوگئی جیسا گنتی کے ۱۵
باب کے ان ورسون سے ظاہر و آشکار ہے ۳۲ اور جب بنی اسرائیل
بیابان مین تہے اُنہون نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ سبت کے
دن لکڑیان جمع کرتا تہا ۳۳ تب وے اوسکو جو لکڑیان جمع کررہا
تہا پکڑکے موسیٰ اور ہارون اور ساری جماعت کے پاس لائے ۳۴
اونہون نے اوسے قید مین ڈالا کیونکہ اُنکو بیان نہین کیا گیا تہا
کہ اوسے کیا کیا جاوے ۳۵ تب خداوند نے موسیٰ کو فرمایا کہ یہہ شخص
مارڈالا جاوے ساری جماعت خیمہ گاہ کے باہر اوسے پتہراؤ کرے ۳۶
چنانچہ ساری جماعت اوسے خیمہ گاہ کے باہر لے گئی اور اُسے سنگسار
کیا کہ وہ مرگیا جیسا خداوند نے موسیٰ کو فرمایا تہا اور اسیطرح یہود تم سبت نے

فضیلت حضرت موسیٰ کے بعد بھی جاری رہی چنانچہ نحمیا ۹ باب کے
۱۴ ورس مین یون فرماتے ہین اور اپنا مقدس سبت اونہین سکھلایا اور
اپنے بندے موسیٰ کے ہاتھ سے اونہین احکام اور حقوق اور فرائض
فرمائے اور حزقیل کے باب ۲۰ کے ۱۱ و ۱۲ ورس مین یون حکم دیا گیا
اور مین نے اپنے حقوق اونہین دیئے اور اپنے احکام انہین جتائے یعنی چیزون پر آدمی اگر عمل کرے تو انسے
جئیگا اور مین نے اپنے سبت بھی اونہین دیئے کہ وے میرے اور
انکے درمیان نشان ہوین تاکہ وے جانین کہ مین خداوند انکا مقدس
کرنیوالا ہون اور یرمیا کی معرفت یون فرمایا باب ۱۷ ورس ۲۲ اور تم
سبت کے دن اپنے گھرون سے بوجھ نہ لیجاؤ اور کسیطرح کا کام
نکرو بلکہ سبت کے دن کو مقدس جانو جیسا مینے تمہارے باپ دادونکو
فرمایا ۲۷ لیکن اگر میری نہ سنوگے کہ سبت کے دن کو مقدس جانو اور
سبت کے دن یروشلم کی پھاٹکون سے بوجھ لیکر داخل نہ ہو تب
مین اسکے پھاٹکون مین آگ لگاؤنگا جو یروشلم کے محلونکو کھا جائیگی اور نہ
بجھیگی اور عہد جدید سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے بھی اسکی
فضیلت قائم رکھی چنانچہ متی کے ۱۹ باب کے ۱۶ ورس مین لکھا ہے
اور دیکھو ایک نے آکے اوس سے کہا اے اچھے استاد مین کونسا اچھا
کام کرون کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤن ۱۷ اوسنے اس سے کہا کہ تو کیون

بہی اچہا کہتا ہے کیونکہ اچہا تو کوئی نہین مگر ایک خدا پہر اگر تو زندگی مین داخل ہوا چاہتا ہے تو حکمون پر عمل کر پس حکمون کے لفظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اوس سے وہی احکام عشرہ مراد مین جو موسی کی معرفت دیے گئے تھے بلکہ مرقس کے ۱۰ اور لوقا کے ۱۸ باب سے بہی ایسا ہی مفہوم ہوتا ہے اور متی کے ۲۴ باب کا ۲۰ ورس سوم دعا مانگو کہ تمہارا بہاگنا جاڑے مین یا سبت کے دن نہو انتہی باوجودیکہ سبت کے ماننے کے لیے اسقدر تاکیدات اکیدہ عہد عتیق کی کتابون مین مرقوم تہین اور حضرت عیسی نے بہی یوم السبت کے ملنے اور نہ ماننے کا حکم بصراحت نہین دیا پس ان آیتون سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اونکے نزدیک بہی یوم السبت واجب الاتباع تھا کیونکہ وہ بہی احکام عشرہ مین داخل ہے پہر بہی پولوس مقدس نے اوسکو منسوخ کر ڈالا چنانچہ کلسیون کے خط کے ۲ باب کے ورس ۱۴ مین لکہا ہے اور حکمون کا دستخط جو ہمارے مخالف تہا مٹا ڈالا اور اوسکو بیچ مین سے اٹہا کر صلیب پر کیلین جڑین ۱۶ پس کوئی کہانے یا پینے یا عید یا نئے چاند یا سبت کے دن کی بابت تمہین گنہگار نہ ٹہراوے ۱۷ کیونکہ آنیوالی چیزون کے سایہ مین پر بدن مسیح ہے برکنٹ اور ڈاکٹر وٹبی ورس ۱۶ کی شرح مین یون لکہتے ہین یہود لوگ

درمیان تین قسم کے دن محافظت کیے جاتے تھے اینی درسری یعنی سال کا
پہلا دن کہ یہان اسکو عید کے لفظ سے تعبیر کیا ہے دوسرے لعنی
جو ہر مہینے کی پہلی تاریخ ہوتا تہا اور جسے یہان نیا چاند کہا ہے تیسرا دیکلی
جو ہفتہ مین ایکبار ساتوین دن ہوا کرتا تہا اور اسکو یہان سبت کا دن
کہا ہے تمام یہہ منسوخ ہوئے بلکہ یہودیون کا ساتوین دن کا سبت
بہی اور خداوند کا دن یا عیسائیون کا پہلے دن کا سبت اسکی جگہہ
قایم ہوا اور جامعین ہنری اور اسکات اسی ورس کی شرح مین لکہتے
ہین چونکہ حضرت عیسی نے رسوماتی آئین کو منسوخ کردیا اب کوئی آدمی
غیر قومونکو اسکے لحاظ نہ کرنے سے الزام نہ لگاوے اور بشپ ہارسلی
اسی ورس کی شرح مین یون لکہتا ہے لیکن یہودی کلیسیا کی سبت موقوف
ہوئی اور نہ عیسائی کو اپنے سبت کی حفاظت مین فریسیون کے وہمون
چلنا ضرور ہے اور باسوبر اور لیا فان لکہتے ہین کہ اگر تمام آدمیون اور
دنیا کی تمام قومون پر یوم السبت کی حفاظت واجب ہوتی تو وہ ہرگز
منسوخ نہ ہوتا جیسا اب حقیقت مین منسوخ ہوگیا اور عیسائیونکو
لازم ہوتا کہ پشت بہ پشت اسکی حفاظت کرتے جیسا انہون نے شروعید
یہود کی تعظیم و تواضع کے سبب کیا تہا یہہ ختنہ کا حکم جسکی تاکید شدید
عہد عتیق مین لکہی ہے اب عیسائیون نے اوسکو بالکل اڑا دیا الا حال انکہ

وہ حکم دائمی تھا جسکے منسوخ ہونیکے مسلمان لوگ بھی ہرگز قائل
نہین ہین جیسا پیدایش کے ۱۷ باب کی ان درسونمین لکھا ہے ۱۰ اور عہد
جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان
جسے تم یاد رکھوگے یہہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک مرد کا ختنہ کیا جاوے
۱۱ اور اپنے بدن کی کھلڑی کا ختنہ کرو اور یہہ اُس عہد کا نشان ہوگا جو
میرے اور تیرے درمیان ہے ۱۲ تمہاری پشت در پشت ہر لڑکے جب وہ
آٹھہ دن کا ہو ختنہ کیا جائیگا کیا گھر کا پیدا کیا پردیسی سے خریدا ہر جو تیری
نسل کا نہین ۱۳ تیرے خانہ زاد کو تیرے زرخرید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا
عہد تمہارے جسم مین عہد ابدی ہوگا ۱۴ اور وہ جسکا ختنہ نہین ہوا
وہی شخص اپنے لوگون مین سے کٹ جائیے کہ اوسنے میرا عہد توڑا اور
یہہ حکم حضرت مسیح کے عہد مین بھی جاری رہا اور خود مسیح اپنی پیدایش کے
آٹھوین دن مختون ہوئے بلکہ پولوس کے زمانہ تک بھی اوسپر عمل جاری
رہا کیونکہ خود پولوس نے تمتہی کا ختنہ کرادیا جیسا کہ باب ۱۶ اعمال مین مصرح ہے
۱ وہ دربا اور لسطورہ مین پہنچا اور دیکھو وہان طیمطوس نامی ایک شاگرد
تھا جسکی مان یہودن تھی جو ایمان لائی پر اسکا باپ یونانی تھا ۲ اور وہ
لسطرہ اور اقیونیم کے بھائیون کے نزدیک نیکنام تھا ۳ سو پاؤل اپنے
چاہا کہ اوسے اپنے ساتھہ لیجلے تو اوسکو لیجا کے اون یہودیون کے سبب

جوادن جگہون مین تہے اوسکا ختنہ کیا کیونکہ وے سب جانتے تہے
کہ اوسکا باپ یونانی تہا سو صرف انہین دو حکمون پر منحصر نہین بلکہ
توریت کے سارے احکام اور بالکل رسوماتی آئین حضرت عیسی کے
عہد مین اور اونکے بعد حواریون کے زمانہ مین بہی جاری رہے جیسا
اعمال کے ۲۱ باب مین مرقوم ہے ۱۸ اور دوسرے دن پاؤل
ہمارے ساتہہ یعقوب کے یہان گیا اور سب بزرگ وہان اکہٹے تہے ۱۹
اور اونہین سلام کرکے اوسنے جو کچہہ خدا نے اسکی خدمت کے وسیلہ
غیرقومون مین کیا تہا برابر بیان کیا ۲۰ اور اونہون نے یہہ سنکے
خدا کی تعریف کی اور اوسے کہا بہائی تو دیکہتا ہے کہ کتنے ہزار یہودی
ہین جو ایمان لائے اور سب شریعت پر بہت گرم ہین ۲۱ اور
انہون نے تیرے حق مین سنا ہے کہ تو غیرقومون مین سب یہودیونکو
سکہاتا ہے کہ موسی سے پہر جاوین کہتا ہے اپنے لڑکون کا ختنہ کرو
اور شریعت کے دستورونپر نہ چلو ۲۲ اب کیا کیا چاہیے لوگ بالضرور
مین جمع ہونگے کیونکہ سنینگے کہ تو آیا ہے ۲۳ سو یہہ جو ہم تجہے کہتے ہین
کہا سے چار شخص ہین جنہون نے منت مانی ہے ۲۴ اونہین
ساتہہ لیکر آپ کو اونکے ساتہہ پاک کر اور اونکے لئے کچہہ خرچ کرکہ اپنا
سر منڈاوین تو سب جانینگے کہ جو تیرے حق مین سنا کچہہ نہین بلکہ تو آپ بہی درست

چلتا اور شریعت کو مانتا ہے ۲۶ تب پاول نے اون شخصونکو ساتہہ
لیا اور دوسرے دن آپکو اونکے ساتہہ پاک کر کے ہیکل مین داخل ہوا
اور خبر دی کہ جب تک اونمین ہر ایک کی نذر نہ چڑہائی جاوے پاک ہونے
کے دن آخر کرونگا پس اِن ورسون سے بخوبی واضح و آشکار ہے کہ
احکام شریعت موسوی پولوس کے زمانہ مین بڑے زور شور سے جاری تہے
یہانتک کہ پولوس مقدس کو بہی ظاہرا انکا اتباع کرنا پڑا گو دلمین
کچہہ اور عقیدہ رکہتا تہا جیسا آگے بیان ہوتا ہے عبرانیون کے خط کے ورس
۱۳ مین ہے کہ اور جب وسنے نیا کہا تو پہلے کو پرانے ٹہرایا اور وہ جو پرانا
اور دنی ہے مٹنے کے نزدیک ہے پائیل صاحب اس ورس کی شرح مین
لکہتا ہے صریح ظاہر ہے کہ خدا نے اوسکہ رسالت کے اقرار کرنے سے
پرانے اور زیادہ نقصان والیکو منسوخ کرنیکا ارادہ رکہتا ہے
لہذا یہودیونکا رسوماتی مذہب موقوف ہوتا اور دین عیسوی اوسکی جگہہ
قائم کیا جاتا ہے اور پہر مقدس پولوس نامہ عبرانیون کے ۱۰ باب مین
یون فرماتے ہین ۱ شریعت جو آنیوالی نعمتون کی پرچہائین ہین اور اون
چیزون کی حقیقی صورت نہین اون قربانیون سے جو وے ہرسال ہمیشہ
گذرانتے اونکو جو وہان آتے ہین کبہی کامل نہین کر سکتے ۲ نہین تو وے
قربانی گذرانے سے باز آتے کیونکہ عبادت کرنیوالے ایکبار پاک ہوکے پہر

اپنے تئین گنہگار سمجھاتے ۳ پر قربانیان برس برس گناہونکو یاد دلاتی
ہین ۴ کیونکہ ہو نہین سکتا کہ بیلون اور بکریون کا لہو گناہ کو مٹاوے
۵ اسلیے وہ دنیا مین آتے ہوے کہتا ہے کہ قربانی اور نذر کو تونے نچاہا
پر میرے لیئے ایک بدن طیار کیا ۶ سوختنی قربانی اور ان قربانیون
سے جو بدن کے لئے ہین تو راضی نہوا ۷ تب مینے کہا دیکھ مین آتا ہون
میری بابت کتاب کے دفتر مین لکھا ہے تا کہ خداوند تیری مرضی بجالاؤن ۸
پہلے جب کہا کہ قربانی اور نذر اور سوختنی قربانی اور گناہ کی قربانی کی
خواہش تو نے نرکہی نہ اونسے خوش ہوا اور یہی قربانیان شریعت کی
موافق گذرانی جاتی ہین ۹ تب اوسنے کہا کہ دیکھ ای خداوند مین
آتا ہون کہ تیری مرضی بجالاؤن تو وہ پہلے کو مٹاتا ہے تا کہ دوسرے کو ثابت
کرے بائیبل صاحب ورس ۸ و ۹ کی شرح مین یون لکھتا ہے کہ
حواری ان دو ورسون مین دلیل لاتا ہے کہ یہودیون کی قربانیون کے
بالکل غیر کافی ہونے کے لیئے ان ورسون مین اشعار ہے اور اسلیئے
مسیح نے انکے نقصانون کے پورا کرنے کے واسطے موت کی تکلیف
اپنے اوپر گوارا کی اور اوسنے ایک بات کرنے سے دوسرے کا احتمال
منسوخ کیا اسیطرح عبرانیون کے ۷ باب مین یون فرماتے ہین
۱۱ اگر لیوانی کہانت سے کاملیت ہوتی کہ لوگ شریعت سے

اسکے پابند تھے تو کیا احتیاج تھی کہ دوسرا کاہن ملک صدق سے
طور پر ظاہر ہوا اور ہارون کے طور پر نہ کہلا وے پس اگر کہانت بدل
جاوے تو شریعت کا بھی بدل ڈالنا ضرور ہوگا بشپ ہال ورس ۱۲
کی شرح میں یون لکھتا ہے کہ جو کہانت احکام الٰہی اور توریت کا
چھوٹا جزو نہ تھی اور اوسکا کام یہہ تھا کہ آئین کی حفاظت اور خبرداری
اسکی رو سے کیجا وے اسلیئے ضرور پڑا کہ جب کہانت بدل گئی تو
آئین بھی ضرور ہی بدلا جاوے اور ڈاکٹر میکنائٹ اسی ورس کی
شرح یون کرتا ہے کہ توریت کے موافق کہانت کا کار جانورون کی قربانی
گذراننے اور عابدون کے بدن کو ادائے رسوم کرکے نجاسات شرعی سے
پاک کرنے پر مشتمل تھا تا کہ وے لوگ جماعت عام میں خدا کی عبادت
کرین لیکن جب ایک کاہن ملک صدق کے طور پر آیا اور جسکا یہہ کام تھا
کہ عابدون کے دلونکو نہ حیوانون کی قربانیون بلکہ اپنی قربانی سے پاک
کرے تب کہانت بدلی اور حیوانون کی قربانی اور اسرائیلیون کے بدن کو
غسل وغیرہ کے وسیلے پاک کرنے کے باب میں جو آئین تھے ضرور کرکے
یعنی بالکل موقوف کیئے گئے ہین اور ہنری اور اسکاٹ کی تفسیر میں ورس
۱۱ سے ۲۵ تک کی شرح میں یون لکھا ہے کہانت اور شریعت جس سے
تکمیل نہیں ہوسکتی موقوف ہوئی ایک نیا کاہن اوٹھا اور ایک نئی

معافی قائم ہوئی جس سے سچے یقین کرنیوالے کامل ہوں اور پھر گلتیوں کے
خط کے تیسرے باب میں پولوس مقدس یوں فرماتے ہیں ۱۰ کیونکہ ویسے
سب جو شریعت کے عمل پر بھروسا رکھتے ہیں لعنتی ہیں کہ لکھا ہے جو کوئی
ان سب باتوں کے کرنے پر کہ شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں قائم نہیں رہتا
لعنتی ہے ۱۱ پر یہہ بات کہ کوئی خدا کے نزدیک شریعت سے راستباز
نہیں ٹہرتا سو ظاہر ہے کیونکہ جو ایمان سے راستباز ہوا سو ہی جیگا
۱۲ پر شریعت کو ایمان سے کچھہ نسبت نہیں بلکہ وہ آدمی جسنے اسکے
حکموں پر عمل کیا سو انہیں سے جیگا ۱۳ مسیح نے ہمیں مول لیکر شریعت
کی لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے بدلے میں لعنتی ہوا کیونکہ لکھا ہے کہ
جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا لعنتی ہے ۱۴ تاکہ ابرہام کی برکت غیر قوموں تک
یسوع مسیح سے پہنچے تاکہ ہم ایمان سے اُس روح کو جسکا وعدہ ہے
پاویں لارڈنر صاحب اِن درسوں کو نقل کرکے نویں جلد کے ۸۷ صفحہ
میں یوں کہتا ہے کہ میں خیال کرتا ہوں کہ اسجگہہ حواری کی یہہ مراد معنی ہے
اور یہہ وہ ہے جو وہ اکثر تعلیم کرتا ہے یعنی حضرت عیسی کی موت اور صلیب سے
شریعت منسوخ ہوئی یا بیفائدہ ہو گئی پھر صفحہ ۸۸ میں لکھتا ہے ان
جگہوں میں حواری صریحًا یہہ بیان کرتا ہے کہ شریعت کے رسوماتی احکام کا منسوخ
ہونا عیسی کی موت کا نتیجہ ہے اور گلتیوں کے خط کے باب ۲ میں پھر فرماتے ہیں

۲۰ مین مسیح کے ساتہہ صلیب پر کھینچا گیا لیکن زندہ ہون پر تو بہی اپنے
نہین بلکہ مسیح مجہہ مین زندہ ہے اور مین جو اب جسم مین زندہ ہون سو خدا کے
بیٹے پر ایمان سے زندہ ہون جسنے مجہسے محبت کی اور آپ کو میرے بدلے دیا
۲۱ مین خدا کے فضل کو بیجا نہین ٹہراتا کیونکہ راستبازی اگر شریعت سے
ملتی ہے تو مسیح بیفائدہ موا ڈاکٹر ہمنڈ ورس ۲ کی شرح مین یون لکہتے
ہین اوسنے میرے لیئے اپنی جان دیکر موسی کے آئین سے مجہے مخلصی دی
اور ورس ۲۱ کی شرح مین یون کہتے ہین یہہ آزادی اسی لیئے مین استعمال
کرتا ہون اور نجات کے لیئے شریعت پر بہروسا نہین کرتا اور نہ کسی کے
احکام کو ضرور سمجہتا ہون اسلیئے کہ وہ تو گویا مسیح کی انجیل کو بیفائدہ
کرنا ہے اور ڈاکٹر وہٹبی ۲۱ ورس کی شرح مین یون لکہتا ہے کہ اگر
ایسا ہو تو اسکا مرکے نجات کو خرید کرنا کچہہ ضروری نہ تہا اور اوسکی
موت مین کچہہ خوبی نہ تہی اور پائیل یون لکہتا ہے کہ اگر یہودیون کی شریعت
ہمین بچاتی اور نجات دیتی تو مسیح کی موت کی کیا ضرورت تہی اور اگر
ہماری نجات کے لیئے شریعت ایک جزو ہے تو مسیح کی موت اوسکے واسطے
کافی نہ ٹہری انتہی اور اسیطرح پولوس مقدس نے جگہہ جگہہ بہت سی
اور علماء عیسائی نے اونکا اقتدا کرکے اون ورسون کی ویسی ہی
شرح کی ہے مثلاً پولوس ورس ۱۸ باب ۲ نامہ عبرانیہ مین یون لکہتا ہے

ترجمہ ہذیہ ۱۸۳۹ء ۱۶ پس اگلا حکم کمزور اور بیفائدہ ہونیکے سبب منسوخ
انتہی الغرض پولوس کے ان اقوال سے جو اوپر مذکور ہوئے اور اور علماء
عیسائی کی شروح و تفاسیر مذکورۃ الصدر سے ہر عاقل و عجمی و فہیم
یہہ بات بخوبی ثابت ہوگی کہ احکام توریت کے منسوخ ہوئے پس
پادریصاحب کا یہہ کہنا کہ کتب مقدسہ نہ کبہی منسوخ ہوئی ہین نہ ہونگی
کیسا لغو ہوگیا اور اب بجز اسکے چارہ نہین کہ پادریصاحب اُن
چہہ اوراق کو جو انہون نے میزان الحق کے پہلے باب کی دوسری
فصل مین نسخ کی بابت سیاہ کیئے ہین بالکل نکالڈالین کیونکہ اول تو
اوس فصل کی بنا ہی فاسد ہے کیونکہ پادریصاحب شروع ہی مین
کہتے ہین کہ قرآن اور اوسکے مفسرین دعوی کرتے ہین کہ جسطرح زبور
آنے سے توریت اور انجیل کے ظاہر ہونے سے زبور منسوخ ہوئی الخ
پہر صفحہ ۲ مین لکہتے ہین اسیحالت مین محمدیونکا دعوی بے اصل و بیجا ہے
جو کہتے ہین کہ زبور توریت کو اور انجیل ان دونونکو منسوخ کرتی ہے الخ
حال آنکہ یہہ صریح بہتان ہے کیونکہ قرآن شریف مین کسی جگہہ یہہ نہین آیا ہے
کہ زبور کے سبب سے توریت منسوخ ہوئی اور نہ کہین یہہ لکہا ہے کہ انجیل کے
ظاہر ہونے سے زبور منسوخ ہوئی اور نہ کوئی مفسر اس بات کا قائل
ہے بلکہ اسکے برخلاف تفسیر عزیزی مین سورہ بقر کی ۱۰ آیت ولقد اتینا

موسی الکتاب الایۃ کی تفسیر کے نیچے ایسا لکھا ہے
اور موسی کے پیچھے ہمنے اور رسولون کو بہیجا جو حضرت یوشع اور حضرت
الیاس اور حضرت الیسع اور حضرت شمویل اور حضرت داؤد اور حضرت
سلیمان اور حضرت شعیا اور حضرت ارمیا اور حضرت یونس اور حضرت
عزیر اور حضرت حزقیل اور حضرت ذکریا اور حضرت یحیی وغیرہم چار ہزار
آدمی تھے اور یہہ سب موسی علیہ السلام کی شریعت پر گذرے ہین
اور اونکے بھیجنے سے اوسی شریعت کے احکام کا جاری کرنا مقصود تہا
جو بنی اسرائیل کی سستی اور کاہلی سے مندرس و متروک اور انکے علماء
بد کی تحریفات کے سبب متغیر ہو چلے تہے اور سورہ نسا کی ۱۶۱ آیت
کی تفسیر کے ذیل مین اس قول کے نیچے وآتینا داؤد زبورا تفسیر حسینی
مین یون لکہا ہے اور ہمنے داؤد کو کتاب دی جسکا نام زبور تہا وہ
کتاب جناب الہی کی حمد و ثنا پر مشتمل اور اوامر و نواہی سے خالی تہی بلکہ
داؤدعم کی شریعت وہی توریت کی شریعت تہی جیسا مباحثہ دینی کے پہلے
حصہ مین مفصل لکہا ہے اور پادریصاحب سے بہی جلسہ مین سب کے روبرو
عرض کیا گیا دوم جو کچہہ پادریصاحب عقلی اعتراض کرکے مسئلہ نسخ کی
بابت قباحتین نکالتے ہین سو وہ سب کی سب پولوس مقدس کے
سر پڑتی ہین الحاصل جیسا پادریصاحب کا دعوی عدم تحریف کی بابت

لغو نکلا ویسا ہی جو کچھہ اونہون نے نسخ کی بابت لکھا ہے بیوجہ ٹہرا
رہا قول اونکا کیونکہ آسمان و زمین ٹل جائینگے پر حضرت مسیح کا کلام نہین
ٹلیگا جو ورس ۳۵ باب ۲۴ متی یا ورس ۳۳ باب ۲۱ لوقا کی طرف اشارہ ہے
سو اسکو اونکے دعوی سے کچھہ بہی نسبت نہین کیونکہ وہ ورس خاص
اوس پیشین گوئی سے جو اوسی باب مین بیان ہوئی ہے علاقہ
رکہتا ہے جیسا کہ بشپ پیرس کہتا ہے کہ اوسکی مراد یہہ ہے کہ میری یہہ
پیشین گوئیان یقیناً پوری ہونگی اور دین اسٹان ہوپ یہہ کہتا ہے
کہ اگرچہ آسمان اور زمین اور سب چیزون کی نسبت تبدیل کے قابل نہین
ہین تو بہی ایسی استوار نہین ہین جیسی میری پیشین گوئیان ان چیزونکی
بابت استوار ہین وے سب مٹ جائینگی پر میری باتین ان پیشین گوئیون
کی بابت ہرگز نہ بدلینگی اور جو بات کہ اب مین نے بیان کی ہے اوسکا ایک شوشہ
مطلب سے متجاوز نہوگا انتہی علاوہ اسکے توریت کی بابت بہی حضرت مسیح کا
قول متی کے ۵ باب مین یون منقول ہے ورس ۱۷ یہہ گمان مت کرو کہ
توریت او نبیوں کی کتابونکو منسوخ کرنے کو آیا مین منسوخ کرنے نہین
آیا بلکہ پورا کرنیکو آیا ہون * اسواسطے مین تمسے سچ کہتا ہون جسوقت تک
کہ آسمان و زمین نیست نہون ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے
ہرگز منسوخ نہوگا جبتک سب کچھہ پورا نہووے * حال آنکہ احکام توریت کے

بلاشبہ منسوخ ہوئے جیسا کہ پولوس مقدس اور اور علماء کے اقوال
او پر گذر چکے اور شاید پادریصاحب اسکے جواب مین اپنی عادت کی
موافق عوام الناس کے مغالطہ دینے کے لئے یہہ کہین کہ وہ احکام منسوخ
نہین ہوئے بلکہ مسیح کے آنے سے انکی تکمیل ہوئی تو اس صورتمین ہم
کہتے ہین کہ اولاً یہہ عذر مسئلہ نسخ کا منافی نہین ثانیاً یہہ کہ جو احکام حضرت
مسیح کے آنے سے پہلے منسوخ ہوئے اونکا کیا جواب ہوگا جیسا
درس ۳۰ باب ۲ کتاب اول صموئیل مین عالی کی نسبت یون حکم ہوا ہے
سو خداوند اسرائیل کا خدا فرماتا ہے کہ مین نے تو کہا تہا کہ تیرا گہر اور تیرے
باپ کا گہر ہمیشہ میرے آگے کام کیا کرے پر اب خداوند بولا کہ کبہی مجہکو
گوارا نہوگا کیونکہ وے جو مجہے تعظیم کرتے ہین مین اونکو بزرگی دونگا
اور وے جو میری تحقیر کرتے ہین سے بیقدر ہونگے* بشپ پاٹرک
اس درس کی یون شرح کرتا ہے کہ خدا نے اس حکم کو جو اوسکے
اور اوسکے کنبے کے لئے پشت در پشت سردار کاہن ہونے کے لئے
دیا تہا منسوخ کر دیا یہہ عہد حضرت ہارون کے بڑے بیٹے الیعازر
کے لئے مقرر ہوا تہا اونسے اونکے بڑے بیٹے فیناس کو پہنچا اسکے
بعد ہارون کے چہوٹے بیٹے ایتامار کی اولاد عالی کو منتقل ہوا جیسے
اب پہر الیعازر کے کنبے کو بسبب گناہ بنی عالی کے منتقل ہوا ہے

اور پھر باب ۱۷ احبار مین یون حکم ہوا تہا کہ بنی اسرائیل مین سے کوئی
شخص سوا ے خیمہ گاہ کے اور کہین ذبح نہ کرے اور اگر کوئی کہین اور بہی
ذبح کریگا تو اوس شخص پر خون کی تہمت ہوگی اور وہ شخص مارا جاویگا
لیکن باب ۱۲ استثنا کے بموجب یہہ حکم منسوخ ہوا ہارن صاحب جلد
اول کے ۶۱۹ صفحہ مین ان درسونکا ذکر کرکے لکہتا ہے کہ ان دونون فقرون مین
ظاہر تناقض واقع ہے لیکن یہہ خیال کرنے سے کہ آئین موسوی بنی اسرائیل
کی حالات کے موافق کم و بیش کیئے جاتے تہے اور وہ آئین ایسے نہ تہے
کہ کبہی بدلے نجاوین اسکی توجیہ بہت آسانی سے ہوسکتی ہے یہہ لکہتا ہے
کہ اونکی (یعنی بنی اسرائیل کی ہجرت کے چالیسوین سال فلستین مین داخل
ہونے سے پہلے استثنا کے باب ۱۲ کے درس ۱۵ و ۲۰ سے تا ۲۲
مین جو حکم دیا گیا موسی نے اوس حکم کو صاف منسوخ کیا اور اجازت
دی کہ فلستین مین داخل ہوتے ہی گائے بیل بہیڑ وغیرہ جہان چاہین
وہان مارین اور کہاوین انتہی ملخصًا اسکے سوا اور بہت سے احکام ہین
جو حضرت عیسی علیہ السلام کے آنے سے پہلے منسوخ ہوگئے ہین
جنکا بیان یہان موجب تطویل سمجہکر چہوڑدیا گیا ہے کتاب ازالۃ الشکوک
مین اکثرونکا ذکر ہوا ہے جسکو دیکہنا ہو اوس کتاب مین دیکہے پس
اس صورت مین پادری صاحب کا یہہ قول کہ ۰ مہدی شخص حقیقت

طالب ہے ان مقدس کتابون مین خدا کا غیر منسوخ اور غیر محرف کلام پائیگا
کیا لغو ہوگیا الحاصل اگر ہم ان وجوہ و دلائل کو جو کتب مقدسہ کے
محرف و منسوخ ہونے کی بابت اب تک مذکور ہوئین مختصر طور پر
بیان کرین تو اونہین دلیلون سے صاف ثابت
و ظاہر ہے کہ محمدیون کا دعوی ٹہیک اور بجا ہے اور عیسائیونکا یہہ
دعوی کہ کتب مقدسہ نہ کبھی منسوخ ہوئین نہ محرف سراسر لغو اور
بے بنیاد بلکہ یقین کلی ہے کہ یہ اگلے اور نیئے عہد کی کتابین ہر وقت
مین یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور پیچھے تحریف اور
تبدیل ہوئین پس وہ عیسائی شخص جو حقیقت کا طالب ہے ان کتابونکو
محرف اور منسوخ پائیگا اسلیئے اوسکو لازم ہے کہ اون کتابون سے
ہاتھ اوٹھاکر اپنی نجات کی راہ ڈہونڈہے اور سچے دل سے قرآن
شریف پر ایمان لاکر نجات حاصل کرے لہذا ہم اس فصل کو تمام کرکے
صاف دل عیسائیونکی ہدایت کے لیئے خاتمہ کے لکھنے پر متوجہ ہوتے ہین
اسمین دین عیسوی کا حال مجملاً بیان کرینگے کیونکہ تفصیلاً لکھنے کیلیئے
بڑی کتاب چاہیئے ہان اگر زمانہ فرصت دیگا تو اس باب مین ایک
مستقل رسالہ لکہا جاویگا انشاء اللہ تعالے

خاتمہ

طبریوس قیصر کے جلوس کے پندرھوین برس جب پنطیوس پیلاطس یہودیہ کا حاکم اور ہیرودیس جلیل کا بادشاہ اور اسکا بہائی فلپ ایتوریہ اور ملک ترخونیتس کا بادشاہ اور لوسانیوس ابلینی کا بادشاہ تہا اور حنان اور قیافا سردار امام تہے تب خدا کا کلام بیابان مین یحیی بن ذکریا کو پہنچا پس اونہون نے عنقریب یردن کے وعظ کیا اور لوگونکو ایک آنیوالے کی خوشخبری دی کہ توبہ کرو کیونکہ آسمانکی بادشاہت نزدیک ہوئی اور لوگونکو اصطباغ دینا شروع کیا اور اوسی عرصہ مین حضرت مسیح بہی گئے اور اونسے اصطباغ پایا لیکن جب یحیی کی زیادہ شہرت ہوئی اور اونہون نے ہیرودکو کچہہ ملامت کی تو اوسنے اونکو قید کردیا حضرت مسیح نے جب اونکے قید ہونے کا حال سنا تو جلیل مین آئے اور ناصرہ کو چہوڑکر کفرناحوم مین آرہے اور اوسوقت سے مسیح نے بہی وہی وعظ کرنا اور کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک ہوئی اور یہودیون کی طرف متوجہ رہے اور اونہین کو وعظ و نصیحت کرکے دین عیسوی کی طرف ترغیب دیتے رہے کیونکہ وہ خاص اونہین کے لئے بہیجے گئے تہے جیسا کہ خود مسیح نے ایک کنعانی عورت کو جسنے انکو اپنی بیٹی کے تندرست ہونیکی استدعا کی صاف جواب دیا کہ مین سوا اسرائیل کے گہرانے کی گمراہ بہیڑون کے پاس

[illegible]

بہیجا ہنین گیا ہون اور ایسا ہی حکم حواریون کو بہی دیکر روانہ کیا کہ تم عوام (متی باب ۱۰ ورس ۵)
کیطرف نجانا اور سامریون کیے کسی شہر مین داخل نہ ہونا بلکہ
بہ تخصیص اسرائیل کی گم شدہ گوسپندونکی طرف جاؤ چنانچہ
اسیطرح حضرت مسیح یہودیون کی ہدایت مین مصروف رہے اور یہود مین سے
سے لوگ اونپر ایمان لائے پر اکثر یہودی لوگ اونکے درپے ازار رہے
آخر کار یہودا اسکریوطی کو ہمراہ لیکے اور حضرت عیسی کو گرفتار کر کے
سردار کاہن کے پاس لیگئے اور ایک بہانہ سے عدالت مقرر
کرکے تجویز کی کہ عیسی قتل کیا جاوے اور اسلیئے اونہین پیلاطس کے
پاس بہیجدیا کہ وہ اوسکے قتل کا حکم دیوے ابتک مسیح کے حواریون اور
شاگردون نے اوسکی تعلیم کی حقیقت اور مطلب بالکل نہین سمجہا
تہا اور اونکا مقصد ایمان دنیوی نعمتون اور فائدونکی امید مین لگا تہا
اوسکے گرفتار ہونے ہی وے سب بہاگ گئے اور اوسی امید پر یوحنا
کی ماں نے مسیح سے یہہ درخواست کی تہی کہ جب تم اپنی بادشاہت مین (متی باب ۲۰ ورس ۲۰)
داخل ہو تو میرے دونون بیٹے بہی تمہارے داہنے اور بائین بیٹہین
اور اسی بنت سے پطرس نے حضرت مسیح سے کہا تہا کہ ہم سب کچہہ چہوڑکے (متی باب ۱۹ ورس ۲۷)
تیرے پیچہے ہولیئے ہمین کیا ملیگا اور اگر وہ بات سچی ہو جو مسیح کا
قول بقرار دیگئی تو مسیح نے بہی ایسا ہی کچہہ کہا ہے کہ تم میرے امتحانون مین

میرے ساتھ رہے ہو اور جسطرح میرے باپنے میرے لیئے بادشاہت مقرر کی
ہے مین تمہارے لیئے مقرر کرتا ہون تاکہ تم میری بادشاہت
مین میری میز پر کہاؤ اور پیو اور تختون پر بیٹہکر اسرائیل کے بارہ
فرقونکا انصاف کرو الغرض کسیطرح ہو اون لوگونکے نزدیک یہہ
بات کہ مسیح دنیاوی سلطنت قایم کریگا اور ہم بہی حکومت کرینگے
ایسی جمی ہوئی تہی کہ جب حضرت مسیح دنیا سے سدہارے تب اوسکے
کہتے اور کہتے تہے کہ ہمین امید تہی کہ یہہ وہی ہے جو اسرائیل کی
آزادی کریگا یہانتک کہ جب وہ حضرت عیسی سے پہر ملاقی ہوئے
تب اونسے یہہ کہا گیا تو اسیوقت بادشاہت بنی اسرائیل کی
پہر بحال کریگا پس اسصورت مین لازم ہوا کہ اونپر دوبارہ روح القدس
نازل ہوتا کہ اونکی بے ایمانی اور سستی دلی دور ہو دیاسطے کیونکہ حضرت
مسیح کا اونمین روح القدس سے پہر دینا اور ہمیشہ اونکی ہدایت دینا کچہہ کام نہ
آیا لیکن جب یہہ روح القدس اوترا تو عجب طور سے اونپر اوترا کہ آوا
بڑی آندہی کی سی آئی شاید ایسا ہوا ہوگا جیسا اب بگولے ہوا
کرتے ہین الحاصل جب وہ روح القدس سے بہر گئے تو یہودیونکی ہدایت
کے واسطے متوجہ ہوے پر شریعت موسوی کے موافق عمل کرتے
رہے اور نماز پڑہنا اور کلیسیا مین جانا اور کہانا پینا سب توریت کے

احکام کے موافق جاری رہا لیکن تہوڑے دنون بعد ساول نام ایک
یہودی جو حضرت مسیح کا بڑا دشمن تہا راہ چلتے ہوئے عیسائی ہوا
اور عیسائی ہونے کے بعد پولوس مقدس بنا پر اسوقت تک غیر قوم
مین سے کوئی شخص عیسائی نہین کیا گیا تہا کیونکہ حواریون کے ذہن مین
وہی بات جمی ہوئی تہی جو حضرت مسیح نے کہی تہی کہ تم غیر قومون کی طرف
نہ جانا حتی کہ کرنیلیا کے عیسائی کرنے کی بابت جو غیر قوم مین سے تہا پطرس
کو مشاہدہ دکہایا گیا اور وہ بیہودہ شک مین پڑا کہ اسکے کیا معنی ہین کہ
یکایک کرنیلیا کے آدمی آئے اور اوسکو قیصریہ کو لیے گئے اور جب وہان کے
لوگون نے عیسائی ہونے کی درخواست کی اور پطرس اونسے باتین کرنے

اعمال کا ۱۰ باب

لگا کہ اسی اثنا مین روح القدس اونپر اوتری اور انسے مختونون کو تعجب ہوا کہ
غیر قومون پر بہی روح القدس کی بخشش ہوئی یہہ دیکہکر پطرس نے اون لوگون کے
اصطباغ پانے کا حکم دیا غرض اس مشاہدہ کے سبب سے غیر قوم بہی عیسائی
ہونے لگے لیکن ایکدفعہ اور گل کہلا کہ مختونون سے جو شریعت موسوی کے
پابند تہے اسبات کی ہٹ کی کہ غیر قوم بہی احکام شریعت بجا لادین اور
غیر قومون کو یہہ بات نامنظور ہوئی تب پاول اور برنباہ اور اون مختونون
گفتگو ہوئی آخر کو یہہ تجویز ٹہری کہ یروشلم مین رسولون اور مشایخ کے پاس
آنکر اسکا فیصلہ کیا جاوے پہر وہ سب اکٹہے ہوکر یروشلم مین آئے اور

وہان کونسل کا جلسہ منعقد ہوا پیتر اور برنباہ اور پولوس مختونون کے خلاف
ہوے یعقوب نے توسط اختیار کرکے یہہ صلاح دی کہ شریعت کا سارا بوجھہ
انکی گردن پر ڈالنا اچھا نہین بہتر یہہ ہے کہ بعضے بعضے احکام کا اتباع انپر
لازم کیا جاوے تب تو ایک سرکیولر بنام نہاد روح القدس جاری ہوا کہ
روح القدس کو اور ہمکو بھی اچھا لگا کہ سوا اُن باتون کے جو ضروری ہین تمپر
زیادہ بوجھہ نہ ڈالین تم بتون کے لیئے ذبح کی ہوئی چیزون سے اور لہو اور
گلا گھونٹا ہوا مردار کہانے سے اور زناکاری سے پرہیز کرو انسے اگر تم اپنے
تئین دور کرو گے تو بھلا کرو گے تم پر سلام سو اس سرکیولر کے مطابق غیر قومونکو اعمال ۱۵ باب
توشریعت کی پابندی نرہی پر مختون لوگ اوس شریعت موسوی کے
متبع رہے لیکن پولوس مقدس اسپر بھی راضی نرہے اور اونہون نے
بالکل شریعت موسوی کو مٹایا اور کہا کہ اُسکا حکم کمزور اور بیفایدہ ہونیکے
سبب منسوخ ہے اور پاکون کے لیئے سب کچھہ پاک ہے سوجب تکلیفات
شرعی بالکل اوٹھہ گئین اور لوگون نے اس دین مین ہر طرحکی آسایش اور آرام
پایا تب غیر قوم کے لوگ بڑی رغبت سے عیسائی ہونے لگے کیونکہ یہہ بات
بالبداہت واضح و آشکار ہے کہ انسان جو خلقت سے گناہونکا مبتلا ہے
اس قسم کی باتونکی طرف بہت جلد متوجہ ہوتا ہے اور اچھی باتون پر کمتر
دل لگاتا ہے لیکن اگرچہ پولوس نے احکام شریعت کو منسوخ کرنیکا حکم

دیے دیا تہا تسپر بہی مختون لوگ جو نئے عیسائی ہوئے تہے اونکو ملے تہے یہانتک کہ جب پولوس یروشلم مین آیا تو مشایخ کو خوف ہوا کہ عیسائیان مختون جو اتباع شریعت بڑے سرگرم ہین اور پولوس کا حال بہی سن چکے ہین بیشک اسکے بہی ہوکر فساد کرینگے تب پولوس کو سمجہایا کر تو بہی منت والے آدمیون کے ساتہہ داخل ہوکر منت ادا کر تاکہ وے لوگ جانین کہ جو کچہہ اونہون نے تیرے حق مین سنا ہے بے اصل اور بے بنیاد ہے اور پولوس نے بہی انکی بات مانکر ایسا ہی کیا الغرض اوربان کے وقت تک سب لوگ احکام توریت کی تعمیل مین سرگرم تہے پر جب بادشاہ نے یہہ حکم جاری کیا کہ جو کوئی ختنہ کریگا مار ڈالا جائیگا تب فلسطین کے عیسائیون نے اس خیال سے کہ مبادا ہم بہی یہودیون مین گنے جاوین رسومات موسوی کو بالکل چہوڑ دیا اور مرقس کو اپنا پیشوا قرار دیا اور یہہ بات لوگونکو جو یہودیونکی رسمون کے ادا کرنے مین بدل راغب اور بہت سرگرم تہے نہایت ناگوار گذری اسلیے وے جدا ہوگئے اور پہر ملک فلسطین مین اپنی جماعتین قایم کین اور انہین رسوم موسوی کو اسی درجہ اور کروفر کے ساتہہ بحال رکہا یہہ لوگ حضرت موسی اور حضرت عیسی کو سند مین برابر سمجہتے تہے سو جب دو فرقہ ہوگئے تو فرقہ اولین جو مسیحی عیسائی تہا اور توریت کی حمایت مین مصروف رہتا تہا بدعتی قرار دیا گیا اور اپنے

اونکا نام رکھا گیا اور دوسرا فرقہ جو توریت سے برگشتہ ہوگیا تھا اور جسکی
بنیاد پہلے ہی پولوس جما چکے تھے دن بدن زیادہ ہوتا اسمعیلیت [illegible]
عیسوی تو عالم سے مفقود ہو چلا اور پولوس کی ترقی ہونے لگی
صدی مین ایک اور ایسی بات ہوئی کہ جسکے سبب دین [illegible] کے
پھیلنے کے لیئے ایک بڑی مدد ملی یعنی یہہ افلاطونیون و فیثاغورثیون سے یہہ
مین یہہ مقولہ تھا کہ سچائی اور خدا پرستی کی تائید کے لیئے جھوٹ بولنا
اور فریب دینا صرف جائز ہی نہین بلکہ قابل تحسین ہے اونسے یہہ بات
حضرت عیسی کے تابعین [illegible] یہہ مقولہ سیکھہ لیا اور ان دونون سے
یہودی عیسائیون کو لگی چنانچہ بہت سی جھوٹی کتابون سے جو بڑے بڑے
منسوب نامون کے ساتھ منسوب ہوکر اس صدی اور اسکے بعد کی
صدیون مین دنیا مین پھیلائی گئین یہہ بات واضح و آشکار ہے اور یہہ
بات کچھہ تعجبات سے نہ تھی اور عیسائی لوگ کچھہ محتاج نہ تھے کہ اونہین
لوگون سے یہہ بات سیکھہ کر عمل مین لاوین کیونکہ اس صدی کے حال کا
ایک بڑا معتبر مورخ یون لکھتا ہے کہ اگر اخلاق کے بدرہنما کا یہ شخص
مراد ہے جو ان کامون کی حد و خاصیت سے جو عیسائیون پر لازم تھے
واقف نہو اور نیکی اور بدی کی بہی صاف صاف تمیز نہ رکھتا ہو اور کتب مقدسہ
کے اصل مطلب مین نہ خوض کر سکتا ہو اور جو اسی سبب سے اکثر بیہودہ [illegible]

ڈاوان ڈول یا احکام الہی کے بیان کرنے مین غلطی مین پہنچاتا ہوگو بسا اوقات اچہی باتین بہی کہتا ہو اگر بدرہنماسے ایسا شخص جسکی بہی تعریف ہوئی مراد ہو تو یقیناً مانا جاوے کہ یہہ لقب تو بلاشبہ بہت سے مرشدون سے علاقہ رکہتا ہے تیسری صدی مین دین یولوسی نے ایک نیا رنگ پیدا کیا کہ اُسوقت کے علماء نے اول تو کتب مقدسہ کی ساری عبارت کو تمثیلی معنیون کے ساتہہ تعبیر کرنا شروع کیا دوسرے علماء عیسائی نے جنہون نے منطق اور علم فلاسفہ تحصیل کیا تہا اپنے اُستادونکا اتباع کرکے بت پرستون اور یہودیون کے ساتہہ مباحثہ کا یہہ طریقہ اختیار کیا کہ جسطرح پر ہو اگرچہ فریب ہی سے کیون نہو فتح حاصل ہو جاوے اس طریقہ یعنی مخالفین کے مغلوب کرنے کے لئے غریبی تقریرین کرنے سے بہت قباحتین واقع ہوئین منجملہ اونکے ایک تو یہہ ہوئی کہ بہت سی کتابین نامور آدمیونکی طرف منسوب ہو کر اس مراد سے شائع ہوئین کہ اونکا اعتبار زیادہ ہووے چنانچہ کیننس یعنی کتاب اصول ایمانیہ تصنیف ہو کر حواریون کے نام سے مشہور ہوئی اور اپاسٹالیکل کنسٹی ٹیوشن یعنی حواریون کے قواعد جسکی تالیف کلیمنس کیطرف منسوب ہے اور ریگنیشن اور کلیمنتنا جو کلیمنس کی تصنیف قرار دیجاتی ہین اور اسیطرح کی اور بہت سی

کتابین جنکی بہو سے آدمی مدت تک قدر و اعتبار کرتے رہے شائع
ہوئین اور یہہ مکر نہ صرف مباحثین ہی مین تہا بلکہ مستک بیئے رہبان
لوگون نے بہی اپنے گروہ کی تائید کے لیئے فریب کرنا اختیار کیا اور اپنے
گروہ کو دیونیسیس کیطرف جسکو پولوس نے پہلی صدی مین عیسائی
کیا تہا نسبت کرنے لگے سوا اس جہوٹہہ کے زیادہ ترویج پانے کے لئے
کئی کتابین علم اسرار اور مجاہدات کی اوسکی طرف منسوب کر دین اس
صدی مین اگرچہ ہر درجہ کے آدمیون کے لیئے شادی کرنا روا تہا بلکہ
جو لوگ بن بیاہے رہتے عفت اور پارسائی مین زیادہ تر نام پیدا
کرتے تھے وجہہ اسکی یہہ تہی کہ اس صدی مین یہہ بات سب لوگون کے
زبان زد ہو رہی تہی کہ جو لوگ جورد ان کرتے ہین اونہین پر شیطانونکا
اثر رہتا ہے اور جو یہہ بات بڑی فائدہ کی معلوم ہوتی تہی کہ جو لوگ
کاہیملہ کے حاکم ہون اونپر شیاطین کا اثر نہ ہونے پاوے لہذا یہہ تجویز
ہو رہی تہی کہ پادری لوگ اس مزہ سے محروم رہین اسی جہت سے
کلیسا کے بہت سے لوگ خاصکر افریقہ مین لوگونکی خواہش پوری
کرنے پر راضی ہوگئے لیکن اسبات مین سعی کی کہ اپنے نفس کی خواہش پر
بہی جبر نہونے پاوے سوا اون عورتون کے ساتہہ جو ہمیشہ کی عفت
کے لیئے منت کر بیٹہی تہین اونہون نے علاقہ رکہا اور یہہ بات بسبب عادت

رایج ہو رہی تہی کہ پادری لوگ رات کو اپنے بچہونے مین ان عورتون
سے ایک عورت کو شریک کر لیتے تہے پر ظاہر مین یہی اظہار ہوتا تہا کہ اس معاملہ مین
کوئی ایسا امر نہین ہے جس سے عفت و پارسائی مین فتور آوے ۵۱ چوتہی
صدی مین رہبانیت کی ترقی ہوئی اور اس صدی مین بہتیری واہیات
اور مزخرفات کا شیوع رہا اور دین عیسوی کی افزایش کی ایک
بڑی وجہہ یہہ ہوئی کہ جب قسطنطین بادشاہ نے اپنے خسر کو مار ڈالا
اور طبیعت پر کچہہ گہبراہٹ اور بیچینی ہوئی اور اوسکے کاہن نے
اوسکا قصور معاف نکیا تب ناچار ہو کر اوسنے عیسائی پادریون کو
بلایا اونہون نے کہا کہ اگر تم عیسائی ہو جاؤ تو ہم ابہی تمہارا قصور
معاف کرے دیتے ہین سو وہ عیسائی ہو گیا اور ایسا سعادتمند
عیسائی ہوا کہ پہلے ہی تو اوسی کاہن کو جسنے اسکے گناہ معاف کرنے
سے انکار کیا تہا مروا ڈالا پہر اپنی بی بی فاسطہ اور اپنے بیٹے کرسپس
اور دونون بہنوئیون اور چہوٹے بہانجے اور بہتیرے دوستون کو
۵۲ قتل کیا اسی بادشاہ کے عہد مین ۳۲۵ء مین کونسل نائس منعقد
ہوئی اور اوسمین مسیح کی الوہیت جسکی مدت سے گفتگو درپیش تہی
صفیہ ہوئی اس کونسل کے انعقاد کی وجہہ یہہ تہی جب ایرس نے جو مسیح کی الوہیت کا منکر تہا اپنے
مسئلہ کو دونون عیسائیون اور علماء غیر کی مدد سے خوب پہیلانا شروع کیا

۵۱ ملر صاحب کی تاریخ کلیسا کی چوتہی صدی کا بیان

۵۲ [illegible]

اور اتہانیشیس اوسکا مقابل ہوا تب قسطنطین نے اس نزاع کو
دیکہکر اس کونسل کے انعقاد کا حکم دیا سو اس کونسل مین تیرہ بشپ
لوگون اور بہتیرے پادریون نے تثلیث سے انکار کیا اور بعض لوگ تثلیث
کے تو قائل ہوئے مگر حضرت مریم کو بجائے روح القدس کے داخل
کرتے تھے لیکن جب بادشاہ نے علانیہ حکم دیا کہ جو شخص تثلیث سے
انکار کریگا اوسکا مال ضبط ہوکر جلا وطن کیا جائیگا تب اکثرون نے بادشاہ کے
خوف سے تثلیث کے عقیدہ پر دستخط کردیئے سو اوسوقت سے
تثلیث قائم ہوئی اور اتہاناشیس کا عقیدہ مشہور ہوا قسطنطین کے
مرنے کے بعد اسکے جانشینون نے دین عیسوی کے رواج دینے مین
بڑی کد و کاوش کی اور یہہ حکم دیدیا کہ جو شخص کوئی دوسری ملت
کا اتباع کریگا سزا پاویگا سو اس جہت سے دین عیسائی روز بروز
ترقی پانے لگا لیکن جون جون اس دین کی ترقی ہوئی صورتین بہی نئی نئی
پیدا ہوئی گئین یہانتک کہ ہم لوگون کے زمانے مین جو باتین اور عجیب وارداتین
وقوع مین آئین پروٹسٹنٹ کی تاریخ کی کتابین اونسے مالا مال ہین ہمکو وہ
سارا حال لکہتے ایک تو شرم آتی ہے دوسرے خوف تطویل مانع ہے
غرض پندرہوین صدی تک یہ لوگونکا خوب زور شور رہا چنانچہ پروٹسٹنٹ
لوگون کا ایک بڑا معتبر شخص لکہتا ہے کہ اصلاح کے شروع مین

جب دجّال اپنی سلطنت پر قابض اور امن سے بیٹھا تھا تب لوتھر اور دوسرا پروٹسٹنٹ یون لکھتا ہے کہ ہم کہتے ہین کہ بہت صدیون تک تمام روے زمین پر عموماً ارتداد پھیلا ہوا تھا اور اسوقت ہمارا کلیسیا ظاہر نہ تھا اور پروٹسٹنٹ لوگون کی ایک بڑی مستند کتاب مین یون مرقوم ہے کہ آٹھ سو برس سے زیادہ تک دنیادار اور پادری لوگ اور فاضل اور جاہل اور دین عیسوی کے کل فرقے اور فرقے کے سب درجے کے مرد اور عورت اور بچے بڑی بت پرستی مین ڈوب گئے تھے اور ایک اور پروٹسٹنٹ یون لکھتا ہے کہ حضرت عیسی کے تین سو سولہ ٣١٦ برس بعد دجالی اور روپی سلطنت شروع ہوئی اور ١٢٦٠ برس تک بلا حجت و تکرار قائم رہی الحاصل یہی سلطنت جسکو پروٹسٹنٹ لوگ دجالی قرار دیتے ہین پندرہوین صدی کے آخر تک برقرار رہی اور معاملات دینی کے مسائل کا تصفیہ اور کونسلون وغیرہ کا انعقاد سب کچھ انہین پوپ لوگون کے زمانہ تسلط مین وقوع مین آیا کیا سولہوین صدی مین دین پوپ پر ایک عجیب انقلاب آیا یعنے جب لیو عاشر پوپ کی گدی پر بیٹھا تو اوسنے اپنے ہم جنس کا قدیمی دستور جاری کیا اور اپنے تابعین کو حکم دیا کہ گناہون کی معافی کی سندین بیچا کرین سیکسنی مین اکثر آگسٹائن کے گروہ اسکام کے لئے مامور ہوا کرتے تھے اور اس اعتبار پر انکو فائدہ بہی ہوتا تہا اور

و منزلت بھی بڑھتی تھی لیکن آرکم بولڈی نے یہہ عہدہ ڈومینشن کے
گروہ کو دیا تب مارٹن لوتھر جو گروہ آگسٹائن مین سے تھا اپنے گروہ
کی خفت دیکھکر انڈلجنس کے بیچنے کے قبائح بیان کرنے شروع کیے
اور جب لوگون نے اوسکے ساتھ مقابلہ کیا تو وہ انڈلجنس ہی کی برائیان
بیان کرنے لگا اسکے باعث فساد ہونا شروع ہوا حتی کہ پوپ کو اوسکی خبر پہنچی
تب پوپ نے اول تو چٹھیان وغیرہ بھیجکر اسکو فہمایش کی اور جب وہ اپنی بکواس
سے باز نہ آیا تب بل یعنے فرمان اس مضمون سے صادر کیا کہ اگر لوتھر اپنی
خطاؤن سے تائب نہ ہو تو کلیسیا سے خارج کر دیا جاوے پر لوتھر نے اسکو
بھی خیال مین نہ لایا اور اوس بل کو جلوا دیا اور پوپ کی اطاعت سے خارج
ہوکر معلم ملکوت کی صلاح اور مشورہ سے لینے دین کی بنا ڈالی یہہ
سارا قصہ خود مصلح دین عیسوی نے اپنی کتاب مسمی بہ ڈیسیا پروٹیا
مین یون بیان کیا ہے کہ یکایک آدھی رات کو مین جاگ اوٹھا تب شیطان نے
مجھسے گفتگو شروع کی کہ سن اے فاضل شخص کہ تو نے پندرہ برس تک
جو خلوت مین ماس کو ادا کیا ہے شاید یہہ بت پرستی ہو اور حضرت عیسی کا
خون اور بدن اسمین نہو اور صرف روٹی اور شراب ہی کی عبادت خود
تو نے کی ہو اور اوروں سے کرائی ہو اوسپر مینے جواب دیا کہ مین مسیح کا
پادری ہون اور مجھکو بشپ نے مقرر کیا ہے اور مین جو کچھ کرتا ہون لینے بڑون کی

اطاعت اور حکم سے کرتا ہون شیطان نے جواب دیا یہہ سچ ہے مگر
ترک اور غیر قوم بہی جو کچہہ کرتے ہین اپنے بزرگون ہی کی اطاعت سے
کیا کرتے ہین اور اسیطرح یوربعام کے کاہن بہی گرم جوشی سے
اپنے کام کیا کرتے تہے کیا اگر تیری تقریری ایسی جہوٹی ہو جیسے ترک
اور سامریون کے کاہن اور اونکی عبادت جہوٹی ہے لوتہر کہتا ہے کہ یہہ
باتین سنکر مجہکو پسینا آگیا اور دل کانپنے لگا اور شیطان میرے رد مین
بہت معقول دلیلین اپنے موقع سے لاتا تہا الحق اس مباحثہ مین وے
مجہکو مغلوب کیا سو مین جیسا کہڑا ہو کر اوسکی اون دلیلون کو جواب دیسکے
میری تقریر اور پادری گری کے بطلان مین بحث کین سنا کیا چنانچہ وے
پانچ دلیلین بیان کین بعد اوسکے لوتہر کہتا ہے کہ اس ضرورت اور تنگی مین
مین شیطانکو اپنی پرانی ڈہال لیکر ہٹا دیتا کہ ایمان اور ارادہ کلیسیا کا
نیکی پر ہے لیکن شیطان نے کہا کہ بتلاؤ تو سہی یہہ کہان لکہا ہے کہ
بے ایمان اور شریر آدمی دوسرے شخص کو مسیح کرسکتا ہے لوتہر کہتا ہے
کہ شیطان کی دلیلون اور اعتراضونکا مین کچہہ جواب نہ دے سکا الا
سکرامنٹ مین مسیح کی حضوری کا مین قائل رہا القصہ کچہہ تو اندلجنس کے نکلنے
کے سبب اور کچہہ معلم الملکوت کی تعلیم کے باعث لوتہر صاحب نے دین پولوسی
پر اصلاح کی لیکن افسوس اوسکی زندگی مین اوسکے شاگردون نے

[illegible]

اوس اصلاح مین ترمیم کی یعنے ادہر تو زوینگلیس اور کارلاسٹاد بیت سکرامنٹ
مین مسیح کی حضوری کا انکار کرکے الگ ہوگئے اور اودہر اسٹارک وغیرہ نے
فرقہ انابابٹسٹ کی بنیاد ڈالی کالون اور بیزا نے اپنا کلیسیا الگ بنایا
اور ناکس نے اپنی تعلیم الگ کی یہانتک کہ ایک دوسرے کے درپی آزار ہوئے
اور طرح طرح کے فساد برپا ہوئے حتی کہ کشت خون کی نوبت پہونچی
اور بہت لوگ مارے گئے ان لوگونکے یہہ حالات ہم کو لکھتے شرم آتی ہے
اور کتاب بہی بڑہی جاتی ہے جسکو دیکھنا ہو کالون اور بیزا کا حال ڈاکٹر
بولساک کی کتاب مین جو بیزا کی زندگی مین لکھی گئی ہے دیکھ لیے اور ناکس کا
حال تاریخ اسکاتلنڈ مصنفہ ٹیلر مین ملاحظہ کرے اور انابابٹسٹ کے بزرگونکا
ماجرا فاکس صاحب کی کتاب شہدا مین دیکھ لے اسی صدی کے اواسط
مین علماء کے غایت اختلاف و تناقض کی جہت سے پیرو لوگونکا عقیدہ
الحاد کی طرف آیا پہلے سب سے ایسے لوگ فرانس اور اطالیہ مین ظاہر ہوئے
وے ایک خدا کو مانتے تھے اور حضرت عیسی کا کچھ لحاظ نہین کرتے
تھے بلکہ حواریون اور انجیل نویسون کے مسائل کو کہانیان اور خواب جانتے تھے
سب دینون پر ہنستے تھے گو ظاہرا ان لوگون کے دین کو جنسے خوف رکہتے تھے
کبہی برتتے تھے بعضے ان مین سے یہہ عقیدہ رکہتے تھے کہ جسم کے ساتھ روح
نہین مرتی اور اورون کی رائے اس مسئلہ اور خدا کی بوبیت کے باب مین

اپنی کیورین کی موافق تہی گویا خدا کو بندون سے کے معاملات مین بعد پیدا کرنیکے کچھہ علاقہ نہین رہا انمین سے بہت سے لوگ فلسفہ اور بہت علوم مین ماہر تہے اور تیز فہم تہے اور اس الحاد کی بلا مین جو آپ مستعد تہے تو اوسکو محنت اور کوشش سے اورون مین بہی پہیلاتے تھے سترہوین صدی مین ایسے لوگون کی اور ترقی ہوئی اور جرمنی و انگلستان مین بہی اسباب کا کچھہ چرچا ہوا چنانچہ لارڈ ہربرٹ اور مسٹر بلاونٹ اور ہوبس اور ارل شافٹسبری اور ٹولینڈ جو بڑے بڑے درجون پر تھے ملحد ہو گئے چنانچہ اونہون نے بہت سی کتابین اس مین تصنیف کین اٹھارہوین صدی مین اس قسم کے عقاید روز بروز بڑی ترقی پر رہے اور امریکہ اور اسپانیہ وغیرہ مین پہیل پڑے حتی کہ یہ بلا عالمگیر ہو گئی اور اس زمانہ مین تو ان سب مقامون مین الحاد کا بڑا ہی زور شور ہے ڈوابٹ اپنی کتاب سفر جرمنی کے صفحہ ۴۰۹ و ۱۴۰ مین لکہتا ہے کہ علم کلام کے جہگڑے مین عہد عتیق کی سچائی اور اصلیت پر حملہ ہوا رفتہ رفتہ یہہ نوبت پہنچی کہ اسکے الہامی ہونے کا یقین جرمنی مین سے نکل گیا بعد ازان عہد جدید کے خطوط پر نزاع ہوئی اور یہہ حال ہوا کہ ایک مصنف کے غیر الہامی سمجہنے کے بعد دوسرے کو اسکا الہامی سمجہنا یہانتک کہ بہت سے متکلمین انکو نالائق سمجہے اور انکو دین عیسوی سے

پہیلانے کا آکہ اور تاریخ کی کتاب سمجہہ لیا بعد اسکے انجیلون کی نسبت
بہی ایسا ہی کچہہ حملہ ہوا یہانتک کہ پادریون کے نزدیک ارسطو اور افلاطون کی بہی
زیادہ حضرت عیسی کا لحاظ نہ رہا اس تمام الحاد کا اثر فرانسیسون کے فلسفہ سے
بہی جو اٹھارہوین صدی کے اواسط او اواخر مین ہوئے ہین سبقت
لے گیا جب لوگون نے دیکہا کہ پادری لوگ بہی ملحد ہو گئے تو انہون نے
بہی وہ طریقہ اختیار کیا جرمنی مین سے دین عیسوی کے لوٹ پوٹ ہو جانے
کی وجہہ قوی ہی ہوئی ہے مسٹر ہوسٹ اپنی کتاب مین جو ۱۸۴۴ء
مین چہپی یون لکہتا ہے کہ قریب تمام جرمن کے مدرسون مین الحاد غالب ہے
کینٹ کے عقاید کو ہیگل اور اور لوگون نے ترمیم کرکے دین عیسوی کو ایک
کہانی ٹہرا دیا فلاسفہ جرمنی مین دین عیسوی کے بازو توڑ ڈالے عہد عتیق
اور عہد جدید کی اعجازی باتون کو کہانیان ٹہرایا حضرت عیسی کے معجزات
اور یہودیون کے قایم کرنیکی بابت خدا کی تعجب انگیز باتونکو اور قومون
کی رسمی گپ سمجہہ لیا اس فلسفی عقیدہ سے اکثر جرمنی جوانون کو بطی
پکڑ رکہا ہے سب طرف کی فلسفی کرسیان الحاد سے بہری ہوئی ہین
(یعنے معلم بہی ویسے ہی ہین) جرمن مین گروہ طالب علمون مین سے
جنکو مین جانتا ہون بارہ آدمی چہانٹنے دشوار ہونگے جو ملحد نہون
جو لوگ اس وبا کے پہیلنے کا شبہہ رکہتے ہون آپ جاوین اور دیکہین لیکن اگر

چاہین کہ لڑکے دانا اور ذی علم اور دین عیسوی کے پکے منکر ہو کر آوین
تو اونکو جرمن مین پڑھنے کو نہ بھیجین آدمی اوون یون کہتا ہے کہ تاریخ کو
یہہ بات معلوم ہے کہ زمانہ حال مین بہ نسبت ملحدون کے مقابلہ مین ایک
دیانتدار کا پانا فرانس مین دشوار ہے پادری گلیگ صاحب جرمنی اور
بوہیمیہ اور ہنگری کے حال مین لکھتا ہے کہ اگر کوئی شخص اسّی نوّے برس
گذشتہ کی بابت جرمنی کے دین پروٹسٹنٹ کے حالات کی تاریخ
دیکھے تو برای العین مشاہدہ کریگا کہ اوسمین عیسائی آنکھہ کو غم و اندوہ کے
سوائے کچھہ نظر نہین آتا زمان مذکور کے پادری لوگون نے دین عیسوی کے خدا کی
طرف سے ہونیکا انکار کرکے اس بات مین بڑی سرگرمی سے محنت
کی ہے کہ اپنے عقائد باطلہ لوگون کے دلون مین ہی ڈالین علم کلام کے
مدرسون کے آتالیقون اور مذہبی اور علمی جنرلون کے رہنماؤن مین سے ایک
ایسے گروہ نے خروج کیا جو اپنے تئین راشنلسٹ کہتے ہین اور اون
لوگون پر جو الہام کے قائل ہین ٹھٹھے مارتے ہین بلکہ وعظ کے سارے منبر
انکے اور اونکے مریدون کے تحت مین آگئے اور یہہ گویا ایسا ایک غمہ
جاری ہوا کہ جدہر اسکے پانی کا گذر ہوا گندگی کر گیا علاوہ اسکے اون
لوگونکا علم جو اس ناپاک کام کی تائید مین آیا اونہون نے ظاہر کیا بلا شبہہ
ایسا پڑا تہا جیسی اونکی طبیعین ہر درجہ کے آدمیون کے مزہ اور سمجھہ کی موافق

تعجب انگیز نہین پس اسصورت مین کچھہ مقام تعجب نہین ہی کہ اسکا نتیجہ یہہ نکلے کہ ہرجگہہ کفر پہیل جاوے اور پروشیہ کے حال مین بہی گلیگ صاحب یون لکہتا ہے کہ پروشیہ کی سلطنت مین سالہا سال سے ابتک پہیل کا مذہب نہین ہے اور ہاکنس نے بہی بہت تفصیل کے ساتھہ جرمن مین الحاد کے پہیل نے کا حال لکہا ہے اور اکتوبر مہینے سنہ ۱۸۵۳ عیسوی کے اخبار موسومہ ٹابلٹ مین لکہا ہے کہ خاص انگلنڈ مین انتچاس خانقاہین ہین جنمین کفر کی تعلیم ہوتی ہے اور تین لاکہہ آدمی ایسے ہین جو کچھہ مذہب نہین رکھتے اگر خوف تطویل مانع نہوتا تو ہم اور بہت سی چیزین لکہتے مگر صاحبان عقل و کیاست کے لئے اسیقدر پر اکتفا کیجاتی ہے پس ای عیسائیو ذرا انصاف سے دیکہو کہ جب کتب مقدسہ اسطرح پر تحریف و تبدیل ہوئی ہون جیسے ہمنے بیان کیا اور تمہارے علما کو بہی بجز تسلیم کے اور کچھہ چارہ نہو اور دین عیسوی بہی دنیا سے گم ہوکر دین پولوسی اوسکے قایم مقام ہوا ہو اور یہی دین پولوسی کئی سو برس تک تحت حکومت دجالون اور بت پرستون کے رہا ہو اور یہہ کتابین بہی جنہین تم کتب مقدسہ کہتے ہو اوس مدت دراز تک اونہین دجالونکے پاس رہین ہون اور یہہ پندرہ برس کے بعد جو اوس دین پولوسی کی اصلاح کی گئی ہو تو ایسے شخص کے طفیل سے جسنے معلم ملکوت سے تعلیم پائی ہو تو بہلا تم اب کس لئے ایسے دین اور ایسی

کتب کے حامی بنے ہو کہ جسلیے تم نبی آخر الزمان پر ایمان لا کر نجات ابدی حاصل
نہین کرتے ای عیسائی بہائیو یہہ وہ نبی ہے جسکی شا نہین اسیبان ثمیتس سا
دشمن جسکو تم بہی عدو سمجہی جانتے ہو اور اوسنے از راہ شقاوت ازلی
کیسے کیسے در غفلت اور نا ملائم الفاظ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت
لکہے ہین صاف صاف گواہی دیتا ہے کہ آنحضرت حسین اور دلبر تہے
اور آپکا چال و چلن پسندیدہ تہا مساکین کی فیض رسانی اونکا شیوہ
تہا ہر ایک کے ساتہہ خوش خلقی سے پیش آتے اور دشمنون بیجا ع
تہے اِن سب باتون کے علاوہ خدا کے نام کا بڑا ادب کرتے تہے جعلسازون
زانیون قاتلون تہمت لگانیوالون بو الفضولون لالچیون جہوٹے
گواہون وغیرہ کے ساتہہ کمال سخت گیری کرتے تہے صبر اور فیاضی
ور رحم دلی و نیکی و احسان اور والدین اور بزرگون کی تعظیم و توقیر کرنے اور انکی عزت
کرنے کی نسبت بہت وعظ و نصیحت کرتے تہے اور بڑے عابد و مرتاض
تہے اب دیکہو ای پیارے و جسمین ایسے ایسے وصف ہون اور اون اوصاف
کا ثبوت اوسکے دشمنون ہی کے اقوال سے پایا جاوے پہر اوسکی نسبت
بے ادبی کرنا اور اپنی عاقبت کی خرابی سے نہ ڈرنا سراسر تعصب اور اپنے باپ
دادون کی رسوم کا اتباع ہے خداوند تعالے اپنے نبی آخر الزمان کے
وسیلہ سے ہمکو اور تمکو تعصب اور طرفداری سے چہڑاوے ای پیارو یہہ وہ نبی ہے

جسکی بہتیری بشارتین باوصف اسقدر تحریفات کے ابتک تمہاری کتابونمین
موجود ہین اور محمدیون کیطرف سے اکثر کتابونمین مرقوم ہوچکی ہین ایسا کہ اون
بشارات کا مصداق سواے نبی آخر الزمان کوئی نہین ٹہر سکتا تم بہی اگر تعصب کو
کنارے رکہکر اونکی طرف متوجہ ہو تو یقین ہے کہ پہر ایسے وساوس و شکوک
مین نہ پڑو اے پیارے عیسائیو یہہ نبی وہ آخر الزمان ہے جسکی بابت کہلا
کہلی حضرت عیسی نے اپنے مصلوب ہونے کے واقعہ کے ذکر مین تقریبًا یون فرمایا
تہا کہ اے برنباہ یقین جان کہ کیسا ہی چہوٹا گناہ کیون نہو خدا اسکی سزا دیتا ہے
کیونکہ خدا تعالے گناہ سے ناراض ہے اور کسی گناہ کو بے سزا نہین چہوڑتا
میری ما اور میرے شاگردون نے جو دنیوی غرض سے میرے ساتہہ محبت کی
خدا اس سے ناخوش ہوا اور بمقتضاے عدالت یہہ چاہا کہ انکی اس نامناسب
عقیدت کی سزا اسی دنیا مین اونکو دیوے تاکہ دوزخکے عذاب سے بچین اور
وہان اونکو اذیت نہ ہووے اور مین اگرچہ دنیا مین بے قصور تہا پر اسلیئے کہ بعضے
آدمیون نے مجہکو خدا اور ابن اللہ کہا خداوند تعالی کو یہہ بات خوش نہ آئی
اور اوسکی مشیت اس امر کی مقتضی ہوئی کہ قیامت کے دن شیاطین مجہہ پر
نہ ہنسین اور مجہکو ٹہٹہونمین نہ اوڑاوین سو اوسنے اپنی مہربانی اور عنایت سے ایسا
بہتر جانا کہ دنیا ہی مین یہودا کی موت کے سبب میری تضحیک اور ہنسائی
ہو جاوے اور ہر شخص یہہ گمان کرے کہ مین صلیب پر کہینچا گیا یہہ ہنسائی تک

ترجمہ قرآن شریف
مصنف سیل صاحب
صفحہ ۳۴

اور منسائی محمد رسول اللہ کے آنے ہی تک رہیگی جب وہ دنیا مین آویگا تو ہر ایک
ایماندار کو اس غلطی سے آگاہ کریگا اور یہہ وہم لوگونکے دل سے اٹہا دیگا پس ای بہائیو
جسکی نبوت کی خبر اس صراحت سے مندرج ہووے بہلا یہہ اوس سے منکر ہونا اپنی عاقبت
خراب کرنا ہے یا نہین اگر ذرا سا بہی انصاف تمہارے دلمین ہو تو ہرگز ہر شکوک و
شبہات مین مبتلا نرہو اگر شیطان لعین جو بنی آدم کا دشمن ہے تمکو اس شبہے
مین ڈالے کہ برنباہ کی انجیل جعلی ہے اور اوسکو تمہاری کونسل اوکیتہولک نے خدا کا
کلام نہین مانا ہے تو تم لاحول پڑہو اور خدا سے دعا مانگو کہ تمکو شیطانی وساوس سے
محفوظ رکہے عقل سلیم عطا فرماوے اور یہہ شک جو صریح بے اصل و بے بنیاد ہے
تمہارے دلسے نکالے دیکہو برنباہ کی انجیل ایک پرانی کتاب ہے اور ہمارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے سیکڑون برس پیشتر کی ہے کیونکہ
دوسری تیسری صدی عیسوی کی کتابون مین اسکا ذکر ہوا ہے تو بہلا یہہ غور فرماؤ کہ اتنے دنون پیشتر
اوسمین جعل کیونکر ہو گیا اور جعل بہی ایسا ہوا جو طاقت بشری سے باہر ہے
اور بدون الہام الہی وہ جعل ہونا ہرگز خیال مین نہین آتا تو اس صورت مین ایسے
جعل سے بہی کچہہ قباحت نہوئی اور اگر تم لوگ یہہ کہو کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کی بعثت کے بعد کسی محمدی نے اسمین یہہ فقرات بڑہا دیئے ہین تو اسکا ثبوت
گذرانو کہ کس شخص نے کس زمانہ مین یہہ تحریف کی اور برنباہ کی انجیل کا کوئی ایسا پرانا
نسخہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پیشتر کا لکہا ہوا ہو اور جسمین یہہ فقرہ

موجود نہ ہووے بیشک کرو نہیں تو ایسے شیطانی واہموا سے توبہ کرکے ایمان لاؤ اور نجات
ابدی مغتنم ہو اور جب تک تم اس امر کو ثابت نہ کرو اور اپنے تعصب سے بلا دلیل
دعوی کیے جاؤ تب تک محمدیون پر کچھہ واجب و لازم نہیں ہے کہ تمہارے ان واہی
تباہی اعتراضون پر توجہ کریں کیونکہ حضرت مسیح کی گواہی تمہاری سب نفعی باتوں سے
افضل ہے اور سارے اعتراضونکا ایک کافی و وافی جواب ہے آپ میں بلا تعصب
و طرفداری سچے دل سے تمہارے لئے دعا مانگتا ہوں خدا مجیب الدعوات اپنے نبی آخر الزمان کے
وسیلے اسکو قبول فرماوے مناجات رب العلمین تو جو ساری چیزوں پر قادر ہے اور بنی آدم کو شیطانی
وساوس سے چھڑانے کی طاقت رکھتا ہے اپنے فضل و کرم سے عیسائیونکو جو سچے دل سے
اپنی نجات کے خواہاں ہیں راہ راست پر لا اور انکو جو تعصب کی راہ سے دین محمدی کے
دشمن ہیں تعصب سے چھڑا اور انکو توفیق عنایت فرما کہ سچے دل سے تیری راہ تلاش کریں
اور تیرے نبی آخر الزمان پر ایمان لا کر نجات ابدی اور حیات سرمدی پاویں اے خداوند
متعال انکو توفیق دے کہ اس کتاب کو بے تعصب اور بلا طرفداری دیکھیں اور ضلالت اور
گمراہی کے ورطے سے نکلکر ساحل نجات پر پہنچیں اور اس بندہ کو اپنے فضل و کرم سے قبول کر
اور اسمیں جو کچھہ سہو و نسیان ہوا ہو تو معاف کر اور ہمارا اور سب اپنے مسلمانونکا خاتمہ بخیر کر اور قیامت کے
دن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب کر آمین یا رب العلمین ربنا لا تواخذنا ان نسینا
او اخطأنا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به
واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولینا فانصرنا علی القوم الکفرین
صلی اللہ تعالی علی خیر خلقه محمد و آله واصحابه اجمعین برحمتک یا ارحم الرحمین تمت بالخیر

الحمد لله والمنة که نسخهٔ متبرکه موسومه باعجاز عیسوی ملقب به مصقلة التحریف تصنیف فخر متکلمین و سرآمد مباحثین دین پناه جناب مولوی رحمت الله صاحب کرانوی بتاریخ دهم ماه صفر المظفر سنه یکهزار و دو صد و هفتاد و یک حلیهٔ انطباع پوشید

قطعات تاریخ

ریختهٔ قلم اعجاز رقم نبض شناس سخن جناب منشی ابوالحسن صاحب مدرس اول فارسی مدرسه سرکاری واقع دار الخلافه اکبرآباد

این نسخهٔ دین پناه اعجاز طراز — کز نصر من الله است عنوانش بکلم
تفسیر بحر فنون بدین نبود — کز هر حرفش حریف یابد الزام
چون حلیهٔ اختتام در بر پوشید — میخواستمش دهم بتاریخ نظام
دل سال تمام او ز هاتف پرسید — گفتا که بود دلیل تحریف تمام

1271

وله

ویحک اعجاز عیسوی که دلیل — بهر تحریف از و نیاری خوش
دل اعجاز را بدست آورد — فیض روح قدس بتاریخش

1271

تمت بالخیر

اغلاط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۴	اسلئے	کیونکہ	۷۵	۳	حال	حالیکے	۱۱۸	۱۳	بیاہ	بیاہ
۵	۱۱	یعنی عدن	یعنی دارالخلافہ اسکا	۷۵	۱۶	چہی	بہی	۱۲۸	۳	سال	سال یاچارسال
۸	۴	جوجسور	جوجہور	۷۷	۸	سراب	سیراب	۱۲۸	۵	ہین	مین
۱۲	۷	بخت نصر	بخت نصر	۷۸	۷	الخر	الخ	۱۲۹	۱۷	پچیسوین [illegible]	پچیسہ [illegible]
۱۴	۱۳	اور اور	کوئی اور	۸۰	۱۴	داع	داغ	۱۲۹	۱۱	گہٹایا	گہٹایا
۱۷	۴	اگ	راگ	۸۴	۱۲	سنہ	سینہ	۱۵۱	۵	پیدا ہوا	[illegible]
۱۷	۹	اسلئی نہین	اسلیئے کہ نہین	۸۶	۹	مغر	مغز	۱۵۱	۶	[illegible]	[illegible]
۱۷	۱۴	متنساہین	متنساہین	۸۶	۱۷	تینو	تینون	۱۵۴	۴	پجر	پہر
۱۹	۱۲	تاہی	آتا ہے	۸۷	۲	بیان مین	بیان مین کہ	۱۵۷	۱۷	قیل	قتل
۲۰	۸	اسلئی	اسلیئے کہ	۸۷	۱۶	بدیانتوسے تہی	دیانتوسے لڑائی	۱۶۴	۱	لوستے	بوستے
۲۰	۱۲	رکہی تہی	رکہا تہا	۹۰	۱۲	ہہین	نہین	۱۶۴	۳	لتارے	لتاڑیے
۲۴	۶	جوادکی	جنگی	۹۴	۵	رومنہ	رومیہ	۱۶۵	۱۲	مین	ہین
۲۷	۷	متعدر	متعذر	۹۴	۷ و ۸	سے مین	کیے ہین	۱۶۷	۱۳	صاحب کے	صاحب سے
۳۱	۵	نکالدیکا	نکالدینکا	۱۰۱	۴	کتاب	کتاب۲	۱۶۹	۱۶	انکاز	انکار
۳۱	۱۲	یوسی بس	یوسی بیس	۱۰۲	۲	سبب	بسبب	۱۷۰	۱	سنہ ۱۸	سنہ ۱۸۰۲
۳۲	۸	اغلاطنامہ	با غلاطنامہ	۱۰۹	۱۱	بشتر	پیشتر	۱۷۰	۵	چیرومنٹ	رچیرومینٹ
۳۳	۱	یعقوت	یعقوب	۱۰۷	۱۸	غلط ہین	غلط مین	۱۷۲	۱۶	فطری	فطیری
۳۵	۹	یعد	بعد	۱۱۱	۱۱	پوشید	پوشیدہ	۱۷۳	۱۰	دن ن	ہن
۳۶	۱۷	یوسوبس	یوسی بیس	۱۱۵	۱	شریہ	شریر	۱۷۶	۱۰	اوحاط	اوجاڑ
۵۰	۱۶	ارجن	ارجن	۱۱۶	۷	اوالی	حوالی	۱۵۸	۸	کرڑاتا	کڑکڑاتا
۵۱	۸	اور بعضے	اور بعضی	۱۱۶	۱۳	جرہ	چڑہ	۱۷۸	۱۷	حارت	غارت
۶۳	۱۵	اسلئی	اسلیئے کہ	۱۱۷	۹	شیرنکان	شیرچکان	۱۸۳	۱	[illegible]	[illegible]
۶۰	۱۶	بسبب	نسبت	۱۱۷	۱۰	ہوگے	ہوگئے	۱۸۲	۵		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۳	۱۷	بنکا	ننگا	۲۳۸	۱۵	نقا	نقل کرکے	۳۰۲	۲ و ۱۵	باب	باپ
۱۸۶	۱۰	قونین	قوانین	۲۳۹	۲	انجیلان	انجیلین	۳۰۳	۱	منفرض	منقرض
۱۹۳	۱۴	بڑی	بڑی	۲۴۱	۱۴	اٹھہ جانے	اوس اٹھہ جانے	۳۰۵	۹	دہاں	وہاں
۱۹۴	۱۳	بید ل	پیدل	۲۴۱	۱۷	پرہ	پردہ	۳۰۷	۹	منفرض	منفرض
۱۹۹	۳	کما	کفارہ	۲۴۲	۴	حشمت بلطل		۳۲۰	۱۲	ملنا دیے	ملوا سنے
۲۰۲	۴	کبر کر	گھبڑ کر	۲۴۴	۱	بتنے	بنتے	۳۲۸	۱۶	گرڈہ	گہڑ
۲۰۳	۳	خدا ور	خدا اور	۲۴۴	۹	ایسا	ایسے	۳۳۴	۶	مقصود	مفقود
۲۰۳	۱۷	ہرم	جرم	ایضاً	۱۰	درس	وہ درس	ایضاً	۷	کرانے حال	کرسنے مین حال
۲۰۴	۱۵	ماسا	کاسا	ایضاً	۱۶	درس	جو درس	ایضاً	۱۱	جواری	حواری
۲۰۶	۱۴	عیسے	جیسے	۲۴۷	۳	تہین	تہی	ایضاً	۱۴	یہہ انجیل	کریہہ انجیل
۲۰۷	۱۷	میری المتوفیاں	مگر لکھی گئی	۲۵۱	۹	مرید نکو	مریدونکو	۳۳۵	۸	اعمالین	اعمال
۲۱۱	۲	نخ	تخ	۲۵۴	۱۲	حصہ	حصہ	۳۳۶	۹	دعوہ	دعوی
۲۱۱	۶	سر بر	شیر ببر	۲۵۵	۱۴	سیکے	ایسکے	۳۳۹	۱۵	برنا نباہ	برنا باہ
۲۱۳	۸	برٹنا	پرٹنا	۲۵۸	۲	سبب سبب	سبب	۳۴۲	۱۳	پہنچی	پہیچی
۲۱۷	۱	مین	سے	۲۶۱	۱۴	دیتے	دیتی ہین	۳۴۵	۱۰	بالوںکا	باتونکا
۲۱۷	۱	ے	بچلے	ایضاً	۱۵	دہراسنے	دہراسنے	۳۴۶	۲	دیلہنی	دیکہنی
۲۱۹	۴	برٹہا	پرٹہا	۲۶۸	۶	حتایا	جتایا	۳۶۱	۱۷	مزیکا	نمرنگا
۲۱۹	۱۷	ہیلتر	جہیلز	۲۷۲	۱۳	ترجمو	ترجمون	۳۶۴	۱۱	اوص	اوس
۲۲۰	۸	عوام	عوام	۲۷۴	۹	اسلیئے	اسلئے کہ	۳۶۵	۵	صوت	صورت مین
۲۲۳	۹	امام	الہام	۲۷۷	۱۳	نہ دخل	دخل	۳۶۸	۱۲	پہلی	پہیلی
۲۲۴	۱۲	چواسال	جو آسانی	۲۸۰	۵	مانو تیرہ	مانو تو تیرہ	۳۶۹	۴	ڈہاڈو	ڈلے دو
۲۳۰	۲	لتاب	کتاب	۲۹۵	۲	ایکلوٹی	ایکلوتی	۳۷۱	۱۲	نیون	نبیون
۲۳۰	۲	خابین	خاسنے مین	۲۹۸	۷ و ۶	فردوسی	فروسی	۳۷۶	۵	زکی	ذکی
۲۱۴	۲	ادرودو	اور دو	۳۰۰	۱۷	انجباون	انجیل مولیسون	۳۸۵	۱۶	معدس	مقدسہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۸۶	۵	نغفیر	نضیر	۴۷۴	۳	تن نسخے	تین نسخے	۵۲۴	۸	حقیقت	حقیت
۳۸۸	۷	جاجت	حاجت	۴۷۶	۱۰	پاہنچی	پہنچے	ایضاً	[illegible]	کیون	کیون
۳۹۹	۵	لپس	لبس	۴۷۹	۱۲	حقیقہ	حقیقۃ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	صفحہ
۴۰۱	۱۷	دونون باب	دونون	۴۸۳	۱۲	پرداخت	پرداجب	۵۳۶	۴	باب	باپ
۴۰۲	۹	اونہون	اونہون نے	۴۸۸	۱۶	موافق ہون	موافق ہو	۵۳۰	۲۰	استغفار	استغفارکا
۴۰۵	۱۶	اور جو	کہ جو	ایضاً	۱۷	بعض کو یون	بعض کو	۵۵۹	۹	محض بجا	محض بیجا
۴۰۶	۱	انکار کرن اور اسکی خوب صورتی اور عمدہ … خراب کر دیا ہے انکار کرن		۴۹۵	۷	جال	حال	۵۶۳	۴	ابیٹا	بیٹا
				۴۹۶	۵	ابی مر	اتنی جر	ایضاً	۱۰	یادکرہی	یادکرہی
۴۰۹	۷	قرب	قریب	۴۹۶	۹	سکے	اسکیے	ایضاً	۱۵	[illegible]	[illegible]
۴۱۲	۱۷	کرستے ہین	کرتے ہین	۴۹۷	۱۴	آسکے	آسکیے	۵۶۷	۸	پرانے	پرانا
۴۱۳	۶	کیونکہ …… ہے	کیونکہ …… ہے	۵۰۶	۱۲	ہین	مین	ایضاً	۱۴	پرچھائین ہین	پرچھائین ہے
ایضاً	۹	اور سجدہ	سجدہ	ایضاً	۱۴	رتے	کرتے	۵۶۹	۱۷	تکملا	تکمیل
۴۱۹	۱۶	صط	ضبط	ایضاً	۱۷	یہی	بہی	۵۸۳	۴	کرتو	کرتو
۴۲۳	۱۵	اسلام ہے	اسلام مین ہی	۵۰۷	۱۶	میاد	میعاد	۵۸۴	۷	یہویون	یہودیون
۴۲۷	۸	دفون	دفینون	۵۱۰	۸	جبزیں	جزین	۵۸۴	۱۶	بہیلا	پہیلا
ایضاً	۱۳	حکونکا	حکونکی	ایضاً	۲۱	طائقہ	علاقہ	۵۹۳	۲	فلفہ	فلسفہ
۴۲۹	۳	در غایت	در غایت شہرت	۵۱۱	۳	رہ د	رہو	۵۹۵	۴	شمہ	چشمہ
۴۳۲	۷	اسپیر	اسپیر	ایضاً	۵	مین بہی	مین ہی	۵۹۸	۱۷	کرکیے	کرسیے
۴۴۳	۱۰	کیف یفعل	کیف یفعل	۵۱۴	۱۳	پادری صاحب الخ	[illegible]	۶۰۰	۱	وہہون	وہہون
۴۴۹	۱۶	محدوش الخ	[illegible]	۵۱۶	۷	ہین بتلائے	بتلائیے	۶۰۰	۱۳	مساحل	ساحل
۴۵۱	۱	حانب	غالب	۵۱۸	۶	بہی مراد	ہی مراد				
ایضاً	۱۲	کرد سیے	گرد بن	۵۲۰	۱۵	یمیرنس	یمبراسس				
۴۶۰	۷	اوپر آوین	راہ پر آوین	۵۲۱	۱۲	باعتبار	اعتبار				
۴۶۴	۱۰	نکلیے	نکلیے	۵۲۴	۱۲	غل	نکلی				

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

۱- اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس [illegible]، مجلس انتظامی [illegible] پانچ کتابیں ایک ماہ کے لیے [illegible] رکھ سکیں گے
[illegible] جامعہ [illegible] و نصاب [illegible] و کلیات [illegible] اس [illegible] رکھ سکیں گے

۲- اساتذہ جامعہ عثمانیہ [illegible] کتابیں ایک ماہ کے لیے [illegible] اور [illegible]
اور اراکین دار الترجمہ [illegible] شدہ دو کتابیں بی اے [illegible]

۳- طلبائے ایم اے، ایم ایس سی اپنے پاس [illegible] ال ال بی [illegible] رکھ سکیں گے۔
کہ طلبہ [illegible] تین کتابیں [illegible] ہوں تو طلبہ [illegible] بحساب
طلبہ پانچ کتابیں [illegible] واپس لیا جائیگا۔

۴- مدت مقررہ پر کتابیں واپس [illegible] کی جائیں گی [illegible] اس عرصہ
ایک آنہ یومیہ [illegible] کتاب [illegible] لازم ہے۔

۵- [illegible] کتابیں [illegible] کتاب کا [illegible] خراب ہو جائیں تو [illegible] دار

۶- کتابوں پر کسی قسم کا نشان یا حاشیہ [illegible]
[illegible] جائے۔

۷- [illegible]

۸- قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں جاری نہ کی جا سکیں گی فقط